جلد اول

ترجمہ اردو

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول

جو بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضاۃ شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسمی بہ

تلخیص الصحاح

۱۹۰۰
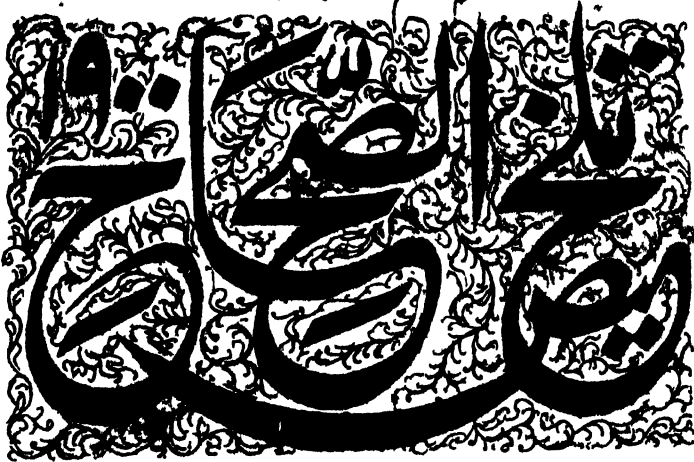
مترجمہ

منشی عالم مولوی فاضل عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ فرزند اصغر عالیجناب معلی القاب قدوۃ المحققین عمدۃ المتکلمین مولانا مولوی محمد [illegible] صاحب مرحوم سابق جوڈیشل سکرٹری سرکار عالی فرزند حضرت عارف کامل و عالم عامل افضل [illegible] اشرف الفضلا مولانا مولوی رشید الدین خانصاحب مرحوم دہلوی امام علم مناظرہ

باہتمام

شیخ عبدالحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا وّ مُصلیًا

حدیث

(۱) مصطلحات حدیث مین **حدیث** اُس کو کہتے ہین جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا جو حضرت م کے سامنے ہوا اور حضرت م نے اُس کو جائز رکہا پس جو زبان سے فرمایا اُس کو حدیث قولی کہتے ہین اور جو کیا اُس کو حدیث فعلی کہتے ہین۔ اور جو حضرت م کے سامنے ہوا اُس کو حدیث تقریری کہتے ہین ابتداء اسلام مین مدت تک علم حدیث مین کسی نے کتاب نہین تالیف کی زبانی سب یاد رکہتے تہے پہر اول ابن جریج رح اور امام مالک رح اور ربیع رح نے تالیف شروع کی پہر تدوینات اور تالیفات کا بہت چرچا ہوا علماے حدیث نے جو متن حدیث کو شمار کیا تو لاکہہ حدیثین پائین ۔

اقسام حدیث

(۲) احادیث دو قسم کی ہین۔

(۱) متواتر

(۲) آحاد

متواتر وہ ہے جس کو ہر زمانے مین اتنا بکثرت لوگون نے روایت کیا ہو کہ عقل اُن کے جہوٹ بولنے کو محال جانے اور آحاد وہ ہے جسکی روایت مین اتنی کثرت نہو۔ آحاد کی تین قسمین ہین مشہور اور عزیز اور غریب مشہور وہ ہے جس کو ہر زمانے مین تین یا زیادہ راویون نے روایت کیا ہو اور عزیز وہ ہے جس کو ہر زمانے

مین دو راویون سے کم نے روایت نہ کیا ہو اور غریب وہ ہے جس کی روایت کسی زمانہ مین ایک ہی راوی
سے ہو پس متواتر سے ہر ایک کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے خواص کو بھی عوام کو بھی اور آحاد روایت
سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے - اور بعضی صورت مین کثرت قرائن سے اہل علم کو یقین بھی حاصل ہو جاتا ہے پس آحاد مین بعضی روایت
تو مقبول ہے اور اُسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی معلوم ہو اور بعض روایت مردود ہے اگر راوی کی دیانت اور راستی نہ ثابت ہو

اقسام احادیث مقبول آحاد

(۳) مقبول آحاد کی دو قسم ہین صحیح اور حسن صحیح اس کو کہتے ہین جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگون نے ہر زمانے
مین برابر روایت کیا ہو نہ اس مین کوئی چھپا عیب ہو نہ اور معتبر لوگون کے مخالف ہو پس صحیح حدیث کی
سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اسکو حدیث متفق علیہ کہتے
ہین اس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ
جو بخاری اور مسلم کی شرط اور اُن کے طور پر ہو پانچوین وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ جو فقط
مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اُس کو صحیح جانا ہو **حسن** اس
حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اس کے راویون کا حافظہ اور یاد صحیح کے راویون
کے برابر نہین ہو ہر چند مقبول اور حجت اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم
اور افضل ہے حسن صحیح سے رتبے مین کم ہے ۔

اقسام احادیث نامقبول آحاد

(۴) قسم آحاد کی احادیث جو لائق حجت کے نہین ہین وہ ضعیف ہین **ضعیف** حدیث اُس کو کہتے ہین جو صحیح اور حسن کے
مخالف ہو خواہ اُسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو پس اگر ابتدائے سند سے راوی
ساقط ہو اُسکو معلق کہتے ہین اور اگر انتہا سے ساقط ہو یعنے صحابی مذکور نہ ہو تو اُس کو مرسل کہتے
ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہون تو اُس کو معضل کہتے ہین اور نہین تو منقطع اور جس
حدیث کا راوی مطعون ہو یعنے جھوٹا ہو تو اُس کی حدیث کو موضوع کہتے ہین یا اُس پر جھوٹ کی
تہمت لگائی گئی ہو تو اس کو متروک کہتے ہین یا راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو یا اُس
کی روایت معتمد لوگون کے مخالف ہو یا فاسق یا بدعتی ہو تو اُس کی حدیث کو منکر کہتے ہین ۔

کتب علم حدیث

(۵) علم حدیث مین بہت کتابین ہین لیکن چھ کتابین نہایت مشہور ہین

جن کو صحاح ستہ کہتے ہین اول صحیح بخاری۔ دوسرے صحیح مسلم۔ تیسرے ابوداود۔ چوتھے ترمذی۔ پانچوین نسائی چھٹی موطا امام مالک سوائے بخاری اور مسلم کے باقی چار کتابون مین ہر قسم کی احادیث ہین صحیح بھی اور حسن بھی اور ضعیف بھی چنانچہ ان کے مصنفون نے بیان کر دیا ہے صحیح حسن ضعیف کا دریافت کرنا ہر کسی کا کام نہین ہے خدا نے محدثین کو عقل اور شعور ایسا دیا ہے کہ وہی ان کو خوب پہچان جاتے ہین جیسے صراف کھوٹا یا کھرا روپیہ اشرفی پرکھ لیتے ہین بدون ان کے بتلائے ہر شخص نہین جان سکتا۔ ہر چند اصطلاحات حدیث کی تفصیل بہت ہے لیکن عوام کے فہم مین نہین آسکتی اسی واسطے اسی قدر اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے ؀

صحیح بخاری و صحیح مسلم

(۶) صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔ ان دونون کتابون کو صحیحین کہتے ہین علم حدیث کی سب کتابون مین صحیحین منتخب کتابین ہین ان کی صحت پر سب کا اتفاق ہے خصوصاً صحیح بخاری جو قرآن شریف کے بعد اصح الکتب ہے ان دونو کتابون مین سوائے صحیح حدیث کے حسن حدیث بھی نہین ہے ضعیف کا تو کیا ذکر ہے امام بخاری اور مسلم ایسے استاد کامل علم حدیث کے ہوئے ہین جن کا رتبہ کسی کو حاصل نہین ہوا فی الحقیقت یہ دونو بزرگ آسمان تحقیق کے آفتاب اور ماہتاب ہین اور حق تعالی نے ان کے فضائل اور کمالات کو اور ان کی کتابون کو ایسی شہرت دی جو محتاج بیان نہین کچھ مجمل ان کا حال ذکر کیا جاتا ہے تا ناواقفون کو آگاہی حاصل ہو ؀

امام بخاری کے حالات

(۷) ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرہ لیلۂ سوم شوال ۱۹۴ ہجری مین پیدا ہوئے طفلی مین اندہے ہو گئے تھے ان کی ماں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ خوش ہو کہ حقتعالی نے تیری دعا اور زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس کی عمر سے بخارا مین حدیث یاد کرنا شروع کیا جب سولہ برس کی عمر کے ہوئے تو عبداللہ بن مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کر چکے پھر حج کے واسطے گئے اور عرب مین علم تحصیل کرنے لگے جب اٹھارہ برس کے ہوئے فضائل اصحاب اور تابعین رح مین تصنیف شروع کی آخر اس سب مجموعے کی مدینے مین حضرت صلعم کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری بنائی۔ حامد بن اسمعیل محدث سے روایت ہے کہ مین اور بخاری استادون

سے ساتھہی علم حدیث تحصیل کرتے تہے ایک روز مین نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس دوات قلم نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تم کو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری رح نے کہا کہ تم نے مجہ کو بہت تنگ کیا لاؤ اپنی تحریر کو میری یادداشت سے مقابلہ کرو اور مین اس مدت تک پندرہ ۱۵ ہزار حدیث لکھہ چکا تہا اتنی سب حدیثون کو بخاری رح نے مجہ کو زبانی سنا دیا اور ایسا خوب یاد تہا کہ مین نے اپنی حدیثون کو ان سے صحیح کر لیا پہر بخاری نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ میری یہ محنت اور سرگردانی محض بے فائدہ ہے۔ اُسی روز مین جان چکا تہا کہ یہ شخص شدنی ہے اُس کے برابر کوئی نہ ہو سکے گا۔ اور صحیح بخاری تصنیف کرنے کا یہ سبب ہے کہ ایک روز اسحاق بن راہویہ کی مجلس مین ذکر ہوا کہ اگر کوئی صرف صحیح حدیثون کو علیحدہ جمع کرے تو خوب فائدہ ہو کہ بے دغدغہ لوگ اس پر عمل کرین بخاری کے دل مین یہ بات اثر کر گئی چہہ ۶ لاکھہ حدیثین اُن کے پاس تہین اُن کا انتخاب شروع کیا جس حدیث کی صحت کمال مرتبے مین ثابت تہی اس کو لکھتے اور باقی کو ترک کرتے تہے معمول یہ قرار دیا تہا کہ ہر حدیث کی تحریر کے واسطے غسل کرتے اور دو رکعت نماز پڑہتے اور دعا اور استخارہ کرتے کہ الٰہی مجہ سے خطا نہ ہو آخرش کو اسی طرح سولہ برس کی محنت سے مدینے مین حضرت کی مسجد کے اندر منبر اور حضرت کی قبر مبارک کے درمیان صحیح بخاری تمام ہوئی صرف صحیح حدیثون کو ایک کتاب مین جمع کرنا اول بخاری سے شروع ہوا سب حدیثین صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو چہتر ہین اور اگر مکرر کو حذف کیجئے تو چار ہزار ہین اُن کی خوش نیتی کے سبب سے یہہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ اُن کی حیات مین ستر ہزار آدمی نے بلا واسطہ اُن سے اس کتاب کی سند حاصل کی امام بخاری وہان سے بخارا گئے بعدہ حاکم بخارا کی ناراضی کی وجہ سے نیشاپور گئے وہان کے حاکم سے بہی ناموافقت ہوئی اور وہان سے سمرقند گئے اور ۲۵۶ھ ہجری مین وہین وفات پائی تاریخ وفات

بہر احوال بخاری ضبط کردم از ثقات ‏ ‏ ‏ ‏ صدق تاریخ تولد نور تاریخ وفات
۱۹۴ ‏ ‏ ۲۵۶

عبد الواحد طوسی اس زمانے مین بڑے ولی کامل تہے انہون نے خواب مین دیکہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند اصحاب کے راہ مین منتظر کہڑے ہین عرض کی یا رسول اللہ آپ کس کے انتظار مین ہین فرمایا کہ محمد بن اسمعیل کا مین منتظر ہون پہر تحقیق ہوا تو اوس وقت بخاری کا انتقال ہوا تہا اور بہت بزرگون نے خواب مین دیکہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری کو اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ محمد بن احمد مروزی جو نیک بخت تہے رحمۃ اللہ کے پاس خواب مین دیکہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو زید

تو کب تک شافعی کی کتاب کا درس کیا کرے گا ہماری کتاب کو تو کیون نہین پڑہتا مین نے کہا کہ یا رسول الله آپ کی کون کتاب ہے فرمایا کہ جامع محمد بن اسمعیل یعنے صحیح بخاری۔ اور اسی طرح امام الحرمین کا بھی قول مشہور ہے شدت اور خوف اور سختی مرض اور قحط وغیرہ مصائب مین صحیح بخاری کا ختم تریاق مجرب ہے چنانچہ حرمین شریفین مین اب تک معمول ہے کہ جب روم کے بادشاہ کو کوئی سخت جنگ درپیش ہوتا ہے تو بلاد کے علما بخاری شروع کرتے ہین حق تعالے فتح دیتا ہے۔

امام مسلم کے حالات

(۸) امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری دو سو چار ۲۰۴ ہجری مین پیدا ہوئے اور دو سو اکسٹھ ۲۶۱ ہجری مین ان کا انتقال ہوا تمام اہل حدیث ان کی بزرگی اور کمال کے قائل ہین اور بڑے عمدہ محدثین ان کے شاگرد ہین جیسے ابو حاتم رازی اور ترمذی علم حدیث مین بہت کتابین ان کی تالیف ہین خصوصًا صحیح مسلم مین عجیب علم حدیث کے دقائق ہین جو اہل حدیث جانتے ہین تین لاکھ حدیث سے اس کتاب کو منتخب کیا ہے اور اس مین کمال ہوشیاری اور احتیاط کی ہے سب احادیث اس کتاب کی بارہ ہزار ہین ستاون برس تک انہون نے طالب العلمی کی اور یحیے بن یحیے اور قتیبہ بن سعید و اسحق بن راہویہ و احمد بن حنبل اور قعنبی و حرملہ بن یحیی ائمہ حدیث سے علم حدیث حاصل کیا ان سے کثیر اشخاص مستفید ہوئے انہون نے امام بخاری کی پیروی کی اپنے اہل عصر مین اس علم مین ممتاز تھے انہون نے ایک کتاب موسوم بہ مسند مدون کی ہے جس مین تین لاکھ احادیث ہین۔ ابو حاتم رازی نے امام مسلم کو خواب مین دیکھا ان کا حال پوچھا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا مسلم نے کہا کہ حق سبحانہ و تعالی نے بہشت کو میرے واسطے مباح کر دیا ہے جہان چاہتا ہون وہان رہتا ہون ابو علی ایک بزرگ تھے جب وہ مر گئے تو کسی نے ان کو خواب مین دیکھا تو پوچھا کہ خدا تعالے نے تمہاری کس سبب سے نجات کی انہون نے کہا کہ ان جزون کی برکت سے اور وہ جز صحیح مسلم کے تھے

ابو داود کے حالات

(۹) ابو داود کا اسم شریف اشعث بن اسحاق الازدی سجستانی ہے جو ۲۰۲ ہجری مین پیدا ہوئے اور ۲۷۵ ہجری مین انہون نے بصرہ مین انتقال کیا اور شام و مصر و خراسان و ملک عراق مین طالب العلمی کرتے رہے اور بہت سی کتابین انہون نے تصنیف فرمائین انہون نے مشائخ بخاری و مسلم سے احادیث حاصل

کین جیسے احمد بن حنبل اور عثمان بن ابی شیبہ و قتیبہ بن سعید وغیرہ جو ائمہ حدیث تہے اور ان سے عبداللہ اور ابو عبد الرحمن نسائی اور ابو علی اللولوی نے علم حدیث حاصل کیا اور ماسوا ان کے اور بہتیرے لوگون نے تعلیم پائی انہون نے اپنی کتاب "سنن" احمد بن حنبل کو دکہائی انہون نے اسے پسند کیا اُن کا بیان ہے کہ مین نے پانچ لاکہہ احادیث لکہی تہین ان مین سے چار ہزار آٹہہ سو حدیث منتخب کین جو اس کتاب "سنن" مین مندرج ہین۔ اکثر احادیث صحیحہ یا احادیث صحیحہ کے مانند احادیث اس مین درج کی گئی ہین درحقیقت ابوداؤد اعلیٰ درجہ کے عالم اور متقی شخص تہے خطابی کا قول ہے کہ علم دین مین سنن ابوداؤد کے مانند کوئی کتاب نہین لکہی گئی اور خدا تعالےٰ نے اس کتاب کو باوجود اختلاف مذاہب کے عام لوگون مین مقبول بہی کرادیا۔ ابوداؤد نے بیان فرمایا ہے کہ مین نے اس کتاب مین کوئی ایسی حدیث نہین بیان کی جس کے ترک پر اجماع تہا ابن اعرابی کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن شریف اور اس کتاب کے سوا کچہہ بہی نہ ہو تو بہی اسے کسی چیز کی احتیاج نہ ہوگی ابوداؤد سے قبل علمائے حدیث نے جامعات اور مسندات تصنیف فرمائی تہین اور ان مین سنن اور احکام اور اخبار اور قصص اور مواعظ اور آداب سے متعلق احادیث درج کی تہین لیکن کسی نے محض سنن کو جمع نہین کیا تہا پس جو ابوداؤد نے کیا اور کسی نے نہین کیا ابراہیم حربی کا قول ہے کہ جب ابوداؤد نے یہ کتاب تصنیف کی علم حدیث ان کے لیے ایسا سہل ہوگیا تہا جیسا کہ حضرت داؤد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے لیے لوہا نرم ہوگیا تہا۔

ترمذی کے حالات

(۱۰) "ترمذی" کا اسم شریف ابو عیسےٰ محمد بن عیسےٰ بن سورۃ الترمذی ہے آپ ۲۰۰؁ہجری مین پیدا ہوئے ۲۷۹؁ہجری مین بمقام ترمذ انتقال فرمایا یہ ان علمائے حفاظ مین سے تہے جو اعلیٰ مشائخ حدیث سے مستفید ہوئے جیسے قتیبہ بن سعید و محمد بن بشار و علی بن حجر وغیرہ ائمہ حدیث اور ان سے بہتیرے لوگ مستفید ہوئے آپ کی علم حدیث مین اور بہت سی تصانیف ہین اور ان کی یہ کتاب صحیح اور اکثر کتب سے اچہی ہے جو ہر طرح بہت مفید ہے اور جس مین بہت کم مضامین مکرر ہین۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے علمائے حجاز و عراق و خراسان کو یہ کتاب دکہائی اور انہون نے اسے پسند کیا اور

تعریف کی ۔

نسائی کے حالات

(۱۱) "نسائی" کا نام ابو عبد الرحمن ہے جو شعیب بن علی بن بحر کے فرزند تھے ۲۱۵ھ ہجری مین آپ پیدا ہوئے اور ۳۰۳ھ ہجری مین مکہ معظمہ مین انتقال فرمایا آپ بھی انھین ائمہ حفاظ مین تھے جنہون نے علم حدیث قتیبہ بن سعید و علی بن حشرم و اسحاق بن ابراہیم و محمد بن بشار و ابی داود و سجستانی وغیرہ سے حاصل کیا اور ان سے بہتیرے لوگون نے علم حدیث حاصل کیا ان کی علم حدیث مین بہت سی کتابین ہین یہ شافعی المذہب بہت متقی مشہور تھے مشہور ہے کہ اپنے زمانہ کے لوگون مین یہ بہت باوقعت عالم تھے ۔

امام مالک کے حالات

(۱۲) "مالک" ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک الاصبحی امام دار الہجرۃ کا نام ہے جو ۹۵ھ ہجری مین پیدا ہوئے ۱۷۹ھ ہجری مین انھون نے انتقال کیا ۔ جو صرف ملک حجاز ہی کے امام نہین تھے بلکہ علم حدیث و فقہ کے کل اہل مدینہ کے بھی امام تھے ۔ جن کا اس قدر فخر ناکافی نہین ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اصحاب مین سے مین فی الواقع آپ سے اس قدر خلائق نے علم حاصل کیا جس کی کوئی تعداد ہی نہین ہے اُن مین کے اکابرین مین سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور عبد الرحمن مخزومی اور عبد العزیز بن ابی حازم ہین اور معین بن عیسے قزاز اور عبد الملک بن عبد العزیز ماجشون اور یحیے بن یحیے اندلسی اور عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی اور عبد اللہ بن وہب و اصبغ بن الفرج وہ مشائخ ہین جن سے امام بخاری و مسلم و ابی داؤد و ترمذی و احمد بن حنبل و یحیے بن معین وغیرہ ائمہ حدیث مستفید ہوئے ۔ یحیی بن سعید قطان کا قول ہے کہ مالک سے زیادہ تر صحیح احادیث قوم بھر مین نہین ہین اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ امام مالک آفتاب علما ہین غرض اس مین شک نہین ہے کہ امام مالک اپنے زمانہ مین علم حدیث اور علم فقہ مین اپنا نظیر نہین رکھتے تھے اور ہر قسم کی خوبیان آپ مین تھین آپ کا خلق آپ کی تہذیب آپ کا اتقا آپ کا استغنا سب اوصاف اعلے درجہ کے تھے جب ہارون رشید حج کو گیا اس نے آپ کی "موطا" سُنی اور تین ہزار اشرفیان نذر کین اور عرض کیا کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیے ۔ اس لیے کہ میرا قصد ہے کہ لوگون کو موطا کا پابند کرون جس طرح کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگون

کو قرآن شریف کا پابند کیا آپ نے جواب دیا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد آپکے اصحاب مختلف بلاد مین تشریف لے گئے جس کی وجہ سے ہر ہر شہر کے لوگون کے پاس کچھہ نہ کچھہ علم موجود ہے پس لوگون کو موطا کے پابند کرنے کی میرے خیال مین کوئی وجہ نہین ہے جب کہ خود حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ (اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ) یعنے اختلاف امت رحمت ہے یعنی جن جن بلاد مین جن جن صحابہ سے جو جو کچھہ علم پہیل چکا ہے اسی پر لوگ عمل کر رہے ہین گو سب کے طریقہ عمل مین کسی قدر اختلاف ہو لیکن وہ اختلاف رحمت ہے۔ اور اس کی کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ بالتخصیص موطا ہی کے پابند کیے جائین۔ باقی رہا تمہارے ساتھہ چلنا سو اس وجہ سے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے (اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ) یعنے باشندگان مدینہ کے لیے مدینہ ہی بہتر ہے اگر وہ سمجھین مین مدینہ سے ہی نہین جا سکتا۔ غرض نہ آپ ہارون رشید کے ساتھہ گئے اور نہ اس کی مہربانی کی کچھہ پرواہ کی فی الواقع آپکے بے انتہا مناقب ہین جو یہان بخوف طوالت بیان نہین کیے جا سکتے۔

صحاح ستہ کی کل احادیث کا یکجا جمع ہونا اور ان مجموعہ سے بالآخر تیسیر الوصول کا مرتب ہونا اور اس کا اردو مین ترجمہ

(۱۳) انہین چھہون حضرات کا یادگار اُمہات ستہ ہین جن مین اکثر صحیح احادیث مندرج ہین اور جس تحقیق اور احتیاط کے ساتھہ ان حضرات نے ان کتابون کو مدون کیا ہے اور جس قدر مفید یہ کتابین ہین اس کا اندازہ اصل کتابون ہی سے ہو سکتا ہے جن کی خوبیان بیان سے خارج ہین۔ گو احادیث نبویہ انہین چھہ کتابون مین محدود نہین ہین تاہم زیادہ قابل اعتبار اور صحیح احادیث ہر امر سے متعلق زائد از کافی ان کتابون مین موجود ہین جن سے بآسانی تمام ہر امر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے اور کوئی ضرورت کسی امر سے متعلق مزید معلومات کی باقی نہین رہتی چنانچہ علما نے علم حدیث کی کامل تحصیل کے لیے صرف ان کتابون کا پڑہ لینا بالکل کافی قرار دیا ہے اور فی الحقیقت غور سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کتابون کا طلبا علم حدیث کے لیئے پڑہ لینا ضرور زائد از کافی ہے۔ چونکہ

مقتضای احتیاط یہی تہا کہ ہر ایک حدیث مع اسناد بیان کی جاے تاکہ نہ اس امر کے معلوم کرنے
مین کوئی دقت ہے کہ کس قسم کی حدیث ہر کس درجہ کی وقعت رکہتی ہے نہ حدیث کے اعتبار مین
کوئی شبہ ہے لہذا احتیاطاً مؤلفین نے ہر حدیث معتبر اسناد کے ساتہہ ان کتابون مین بیان کی
ہے اور اسناد اکثر احادیث سے کئی چند زیادہ ہین اور گو ہر کتاب کی ترتیب نہایت عمدہ اور
باقاعدہ ہے لیکن ہر مؤلف نے اپنے اپنے خیال کے بموجب ترتیب رکہی ہے جس کی وجہ سے
نہ سب کتابون کی ترتیب ایک قسم کی ہے۔ نہ بوجہ طوالت وضخامت کتب کسی خاص مضمون
کی حدیث کا بآسانی ملسکنا ممکن ہے۔ گو اس مین ذرہ شک نہین ہے کہ اس کی سخت ضرورت
تہی کہ ہر ایک حدیث معہ اسناد بیان کی جاے مگر جب ایک دفعہ اس طور پر احادیث کی تدوین
ہوچکی تب بنظر سہولت باسقاط اسناد احادیث کا یکجا جمع کیا جانا ممکن تہا جس مین طلباء
کے لیے بہت سی سہولتین تہین ایک یہ کہ تہوڑے عرصہ مین وہ اصل احادیث کو مطالعہ کرسکین
دوسرے بوقت ضرورت ہر مضمون کی حدیث بآسانی نکال سکین جن اغراض کے لیے کسی خاص
ترتیب کی بہی ضرورت تہی اور با این ہمہ اسقاط اسناد سے کوئی نقص نہین پیدا ہوسکتا
تہا اس لیے کہ اگر احادیث کے ساتہہ کوئی علامت اصل کتاب کی رہے جس سے یہ معلوم ہوسکے
کہ یہ حدیث کس کتاب کی ہے تو اگر اسناد پر بحث پیدا ہو یا اسناد کی ضرورت واقع ہو تو اصل کتاب
سے اس حدیث کا نکال لینا ممکن تہا جس مین وہ معہ سند مذکور تہی۔ فی الواقع موجودہ زمانہ مین
زیادہ تر مضامین حدیث کی ضرورت واقع ہوتی ہے نہ اسناد حدیث کی۔ اسناد حدیث سے
بہت ہی کم کام پڑتا ہے مضامین حدیث سے ہمیشہ کام رہتا ہے پس زیادہ کارآمد چیز کی زیادہ
تسہیل کی ضرورت تہی پس ابتداءً اس طرف ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری کا خیال رجوع
ہوا اور انہون نے صحاح ستہ کی احادیث کو باسقاط اسناد یکجا جمع کیا پہر علامہ مجدالدین
ابو السعادات ابن اثیر نے اسے مرتب کیا اور اس کا نام "جامع الاصول" رکہا لیکن اس سے
زیادہ انہون نے تلخیص کی طرف توجہ نہین فرمائی۔ گو بلحاظ روایات تو مکرر احادیث نہین
تہین لیکن بلحاظ مضامین بکثرت مکرر احادیث تہین اگر بلحاظ
مضامین مکررات کے اسقاط کی طرف خیال رجوع ہوتا تو بہت کچہہ تلخیص

ممکن تھی جس سے یقیناً کتابون کا حجم بہت گھٹ سکتا تھا چنانچہ اس کی طرف کچھہ عرصہ کے بعد قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال رجوع ہوا اور انھون نے نہایت محنت اور جانکاہی کے ساتھہ کامل طور پر تلخیص بھی کی اور نیز نہایت عمدہ طور پر احادیث کو مرتب بھی کیا جس سے وہ تمامی اغراض پورے ہو گئے جو صحاح ستہ کی احادیث کے یکجا جمع کرنے سے ہو سکتے تھے۔ انھون نے ایک تو یہہ کام کیا کہ جو اصول پر بطور شرح اضافہ کیا گیا تھا جس قدر بے ضرورت تھا سب ساقط کر دیا دوسرے مکررات عام طور پر ساقط کر دیے۔ تیسرے حروف معجمہ کے لحاظ سے مضامین حدیث کو اخذ کیا اور حروف کی ترتیب کے بموجب ہر ہر مضمون کی احادیث کو جمع کر دیا اور ایسی علامات وضع کین جن سے معلوم ہو سکے کہ ہر حدیث کو کن اصحاب صحاح نے ذکر کیا ہے اور جو احادیث بلا اختلاف عبارت صحاح ستہ مین درج تھین ان پر (ق) کی علامت رکھی جس سے معلوم ہو جاے کہ بالاتفاق انھین الفاظ کے ساتھہ چھیون مؤلفون نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور جن احادیث کے الفاظ مین صحاح مین اختلاف تھا جس حد تک جن مؤلفون کا اتفاق تھا وہ بھی بیان کر دیا اور جن مؤلفون کو جس حد تک اختلاف تھا وہ بھی ظاہر کر دیا۔ درحقیقت قاضی القضات نے عجیب کام کیا جس کی وجہ سے صحاح ستہ کی احادیث پر طلبا کا عبور نہایت سہل ہو گیا اور اس کتاب کا نام انھون نے (تجرید الاصول) رکھا۔ بوجہ سہولت یہہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور لوگون نے اس کی بہت قدر کی چونکہ اس کے رموز اور علامات ایسے دقت طلب تھے جو عام طلبا کے سمجھہ مین نہین آتے تھے اس وجہ سے کسی قدر تصریح کی ضرورت تھی لہذا اس کی طرف ۹۰۶؁ ہجری مین صاحب تیسیر الاصول کا خیال رجوع ہوا اور انھون نے علاوہ رموز اور علامات کی تبدیل کے کسی قدر مناسب ترمیمات بھی کین اور بعض مکررات کو بھی ساقط کیا اور کسی قدر مفید اضافہ بھی کیا۔ بعض لغات حدیث کی تشریح بھی فرمائی۔ غرض جو نقائص قاضی القضات کی تالیف مین رہ گئے تھے وہ سب رفع کر دیے اور یہہ کتاب بے حد سہل و مفید ہو گئی اس مین ذی علم مؤلف نے حسب ذیل علامات رکھے ہین +

(۱) اَخْرَجَهُ السِّتَّۃُ (جن احادیث کو ایک ہی عبارت کے ساتھ چہیون اصحاب الصحاح نے لکھا ہے ان کے اخیر مین یہہ علامت رکھی گئی ہے

(۲) اَخْرَجَهُ الْخَمْسَۃُ (ماسوا امام مالک کے باقی اصحاب الصحاح نے جن احادیث کو ایک ہی عبارت کے ساتھ بیان کیا ہے ان کے اخیر مین یہ علامت ہے۔

(۳) اَخْرَجَهُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا (اگر سوا امام مالک کے اصحاب صحاح مین سے اور کسی نے بہی کسی حدیث کو اپنی کتاب مین نہین لکھا تو اس کے اخیر مین یہ علامت ہے اور نہ لکھنے والے کا نام۔

(۴) اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ (جن احادیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے ایک ہی عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے اُن کے اخیر مین یہ علامت ہے

(۵) اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَۃُ (جن احادیث کو امام مالک اور امام بخاری اور امام مسلم نے ایک ہی عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے اُن کے اخیر مین یہ علامت ہے

(۶) اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ (جن احادیث کو امام بخاری اور امام مسلم اور کسی ایک نے اصحاب صحاح مین سے نقل کیا ہے ان کے اخیر مین یہ علامت اور اس کا نام ہے

(۷) اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَۃُ (جن احادیث کو امام بخاری اور امام مسلم کے سوا باقی چار اصحاب الصحاح نے ایک عبارت کے ساتھ نقل کیا ہے اُن کے اخیر مین یہہ علامت ہے۔

(۹) اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا (جن احادیث کو ماسوا امام مالک کے اور کسی نے نہین لکھا اور شیخین نے بہی نہین لکھا اُن کے اخیر مین یہ علامت اور اس کا نام ہے جس نے نہین لکھا۔

(۱۰) جن احادیث مین یہ ترتیب نہین پائی جاتی انہین اسی مؤلف کے نام سے درج کیا ہے جس نے وہ حدیث اپنی کتاب مین لکھی ہے۔

چونکہ اس زمانہ مین لوگون کی ہمتین دینی علوم حاصل کرنے مین بہت قاصر ہین اور علوم دینیہ کی طرف عام طور پر مسلمانون کو جیسے چاہیے توجہ نہین ہے گو ہندوستان مین قدیم زمانہ مین اہل اسلام

کو دینی علوم پر بہت توجہ تہی جس کی وجہ سے اکثر ہندوستان مین نامی علما گذرے ہین مگر اب خاص
مشکلات کی وجہ سے بہی اور خاص مصائب کے سبب سے بہی لوگون کو اس طرف توجہ نہین رہی خاص
مشکلات تو نہیہ ہین کہ اس ملک کی زبان اُردو ہے اور عربی زبان کا حاصل کرنا ان لوگون کے
لیے مشکل ہے پہر معمولی طور پر عربی پڑہ لینا ان کتابون کے سمجہنے کے لیے بالکل مفید نہین
ہے بلکہ اس کی سخت ضرورت ہے کہ اعلے درجہ کی عربیت حاصل ہو۔ اس کے لیے زیادہ وقت درکار
ہے اور یہان عموماً اہل اسلام سخت افلاس اور پریشانیون مین مبتلا ہین اور سب سے زیادہ فکر
معاش مین منہمک رہتے ہین اسی وجہ سے انہین بہت کم موقعہ تحصیل علم کا ملتا ہے علاوہ اس کے
جدید تعلیم اور جدید اخلاق انہین اس طرف بہت کم مائل ہونے دیتا ہے۔ بیشتر وہ اسی قسم کے
علوم کو انتہائی تعلیم خیال کرتے ہین جو اکتساب معاش مین اُن کے لیے معین ہے حالانکہ چند
روزہ حیات کی حیات ابدی کے مقابلہ مین کچہ حقیقت نہین ہے اس کی تکلیف و راحت
کی بمقابلہ دوامی راحت و تکلیف کے ذرہ بہی پرواہ نہ ہونی چاہیے عاقبت کی فکر کو دنیا کی فکر
پر مقدم سمجہنا چاہیے اور علوم دینیہ کے اکتساب کی سعی کرنا چاہیے۔ بہرحال ان حالات نے اب
اہل ہند کی یہ حالت کردی ہے کہ فیصدی ایک شخص بہی عربی نہین جانتا بلکہ فی ہزار ایک
شخص بہی عربی دان ملنا مشکل ہے لہذا اس کی سخت ضرورت ہے کہ کتب دینیہ کا اردو مین ترجمہ
کیا جائے۔ گو اس عام کم توجہی کے لحاظ سے جو اس وقت علوم دینیہ کے ساتہ ہے اس کے بعد بہی بہت کم
اُمید ہے کہ لوگ توجہ کے ساتہ دینیہ علوم کی کتابون کو پڑہین تاہم بعض اشخاص جن کو علوم دینیہ کا شوق ہے
مگر وہ عربی نہین جانتے نہ عربی مین حسب ضرورت لیاقت پیدا کر سکتے ہین انہین ضرور ترجمہ کتابون
سے مدد مل سکتی ہے پس علم حدیث مین ایسی جامع کتاب جو "صحاح ستہ" کے قائم مقام ہو اور جس کا مطالعہ
صحاح کے مطالعہ کے مساوی ہو اس سے بہتر کوئی نہین ہے جو انواع و اقسام کے فوائد پر مشتمل ہے
اور جس مین ہر قسم کی سہولتین موجود ہین اور جس کے مطالعہ سے صحاح ستہ پر عبور ہو جاتا ہے اور تمامی
مضامین صحاح ستہ سے ایک قسم کی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ لہذا مین نے موجودہ زمانہ کے حالت
کے لحاظ سے اس کی سخت ضرورت خیال کی کہ "تیسیر الاصول" کا اردو مین ترجمہ کیا جائے۔
اور ایسی فہرستین احادیث اور مضامین احادیث کی بنائی جائین جن سے ہر مضمون کی حدیث ضرورت

کے وقت فوراً بلا دقت نکل سکے پس خداوند کریم نے مجھے اس مقصود مین کامیابی عطا فرمائی اور بامحاورہ عام فہم اردو مین اس عمدہ کتاب کا ترجمہ ہوگیا۔ اور فہرستین بھی طیار ہوگئین اب صرف اردو جاننے والے بھی آسانی کے ساتھ صحاح ستہ کی احادیث کے مضامین سے مطلع ہو سکتے ہین اور اس کتاب سے اچھی طرح استفادہ اُٹھا سکتے ہین اور ضرورت کے وقت بنہایت سہولت کے ساتھ ہر مضمون کی حدیث فہرستون کے ذریعہ سے نکال سکتے ہین پس کوئی دقت اہل ہند کے لیے اس کتاب سے مستفید ہونے مین نہین رہی۔ اس سے زیادہ مختصر اور صحاح ستہ کے مضامین پر حاوی کتاب ملنی ناممکن ہے۔ اور ضرور ہے کہ ہر مسلمان جو لکھہ پڑہ سکتا ہو ایک جلد اس کتاب کی اپنے پاس رکھے اور کم از کم ایک دفعہ اسے اول سے آخر تک پڑہ لے تاکہ صحاح ستہ کے مضامین سے واقف ہو جائے پس جس شخص کے پاس ایک اردو مترجم قرآن شریف اور ایک یہ کتاب ہو اسکو دینی امور مین کسی اور کتاب کی مطلقاً ضرورت نہین ہے بشرطیکہ استاد سے سمجھ کر قرآن شریف کا ترجمہ اور اس کتاب کا ترجمہ پڑہ لیا ہو۔ چونکہ یہ کتاب گویا صحاح ستہ کا خلاصہ ہے لیکن نہ اس قسم کا خلاصہ جس مین اصل احادیث مین مداخلت کی گئی ہو بلکہ اس طرح کا خلاصہ ہے کہ ایک حدیث مختلف راویون سے اصحاب صحاح نے مختلف عبارات مین لکھی ہے اس مین منجملہ ان کے ایک کی پوری حدیث نقل کر کے یہ بتا دیا گیا ہے کہ اور ون کوان الفاظ مین کیا اختلاف ہے کس نے کیا الفاظ کم بیان کیے ہین کیا الفاظ زائد بیان کیے ہین یا بجائے کن کن الفاظ کے کیا الفاظ بیان کیے ہین جس سے ظاہر ہے کہ کس قدر طالب العلم کو فائدہ ہو سکتا ہے گویا اُس نے ان چھیون کتابون مین بھی یہ حدیث پڑہ لی اور اختلافات سے بھی مطلع ہو گیا پس اس کتاب کا نام (**تلخیص الصحاح**) زیادہ مناسب ہوگا۔ لہذا اس ترجمہ کا یہی نام رکھا گیا خداوند کریم سے امید ہے کہ وہ ہندوستان مین اس کتاب کو عام مقبولیت عطا فرمائیگا اور لوگون کو اس سے استفادہ کا شوق دیگا۔ اگر اب بھی لوگ علم حدیث سے محروم رہین تو ان کی بدقسمتی ہے اس لیے کہ اس سے زیادہ سہولت صحاح ستہ پر عبور مین اور کیا ہو سکتی ہے۔

الفقیر الی اللہ
محمد محی الدین

جلد [illegible]

ترجمہ اردو

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول

جو ترتیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسمی بہ

تلخیص الصحاح

۱۹۰

ترجمہ

منشی عالم مولوی فاضل عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ فرزند اصغر عالیجناب معلی القاب قدوۃ المحققین عمدۃ المتکلمین مولٰنا مولوی محمد مؤید الدین خانصاحب مرحوم سابق جوڈیشل سکرٹری سرکار عالی فرزند حضرت عارف کامل و عالم عامل افضل الفضلاء اعلم العلماء شرف الفضلاء مولٰنا مولوی رشید الدین خانصاحب مرحوم دہلوی امام علم مناظرہ

باہتمام

شیخ عبد الحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی لاہور میں طبع ہوئی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

امّا بعد حمد خدا و درود بر مصطفی برادران اہل اسلام کو واضح ہو کہ یہہ امر تو آپ لوگون پر اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ مطبع صدیقی لاہور کی بنیاد پہلے روز سے خدمت علوم دین و اشاعت تراجم احادیث سید المرسلین و تفسیر کلام رب العالمین پر رکہی گئی ہے اور بحمدہ تعالی عرصہ بیس سال سے مطبع نے اپنی فرض منصبی کو کما حقہ نبہایا ہے چونکہ اب تراجم صحاح ستہ و تفسیر ترجمان القرآن کو طبع کرنے سے فراغت پائی تو کتاب نایاب عطر و جوہر صحاح ستہ یعنی تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف توجہ کی۔ اور یہہ ایسی کتاب لاجواب ہے کہ بحکم مقولہ ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ؎ اپنی خوبی خود آپ ہی بیان کرسکتی ہے کسی دوسرے سے اسکی تمام خوبیونکا بیان ہونا امر محال ہے ؎ لایدرک الواصف المطری خصائصہ (یعنی مبالغہ کے ساتہہ تعریف و توصیف کرنے والا بھی اسکے خصائص و خواص کو نہین پاسکتا) بنابرین اس کتاب کی تعریف و توصیف مین خامہ فرسائی کرنا ایک محال امر کے پیچھے پڑنا ہے۔ صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ مؤلف نے کمال ہی کردیا۔ کہ دریا کو کوزی مین بہردیا۔ صحاح ستہ کی بڑی بڑی ضخیم جلدون کا اصل خلاصہ یعنی متون احادیث سب اس کتاب مین درج کردیے۔ اور اسانید چونکہ عوام اہل اسلام کے کار آمد نہ تہے انکو موجب طوالت سمجہہ کر حذف کردیا پس شائقین حدیث کیلیے یہ کتاب گل بے خار و گنج بے مار ہے ترجمہ ایسا صاف و بامحاورہ ہے کہ مطلب سمجہنے کے لیے کچہہ پیچیدگی نہین پڑتی صاف صاف خلاصہ مطلب قاری اور سامع کے ذہن نشین ہوتا جاتا ہے۔ اور ترجمہ ایسا سلیس و عام فہم و مطلب خیز کیون نہ ہو کہ مترجم صاحب منشی عالم مولوی فاضل عالی جناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خانصاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ فرزند اصغر عالیجناب معلی القاب قدوۃ المحققین عمدۃ المتکلمین مولانا مولوی محمد مؤید الدین خانصاحب مصنف تشخیص المقال سابق جوڈیشل سکریٹری سرکار عالی فرزند حضرت عارف کامل و عالم عامل افضل العلما اشرف الفضلا مولینا مولوی رشید الدین خان صاحب مرحوم دہلوی امام علم مناظرہ ہین اب عام اہل اسلام کے مضامین صحاح ستہ پر حاوی ہونے مین صرف اتنی کسر باقی رہگئی ہے کہ اس کتاب کو خریدین اور مطالعہ کرین پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ کتاب ہذا کو خرید کر زیر مطالعہ رکہے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو۔ فقط وما علینا الا البلاغ المبین۔ خاکسار شیخ عبد الحی بن شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الهمزة

جسمین دس کتابین ہین
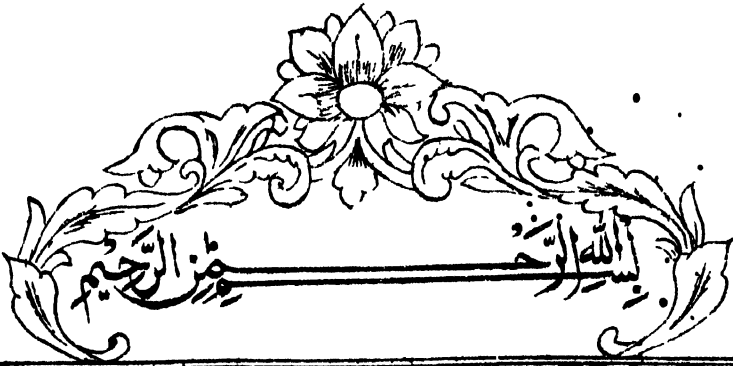
کتاب الایمان۔ کتاب الاعتصام۔ کتاب الامانة۔ کتاب الامر بالمعروف۔
کتاب الاعتکاف۔ کتاب احیاء الموات۔ کتاب الایلاء۔ کتاب الاسماء والکنی۔
کتاب الآنیہ۔ کتاب الامل والاجل

کتاب اوّل

ایمان اور اسلام کے بیان مین جس مین تین باب ہین

باب اول

ان دونون کی تعریف حقیقی و مجازی کے بیان مین جن مین تین فصلین ہین

فصل اول

ایمان اور اسلام کی فضیلت کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّ عِیْسٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ وَکَلِمَتُہٗ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا کَانَ مِنَ الْعَمَلِ اَخْرَجَہٗ

الشیخان والترمذی وفی اخرٰی لمسلم من شھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ
حرم اللہ تعالیٰ علیہ النار

ترجمہ

عبادہ بن صامت انصاری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اس امر کی شہادت دی کہ بجز خدا تعالے کے اور کوئی معبود نہین ہی جو تنہا ہے اور جسکا کوئی شریک نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول مین اور عیسی علیہ السلام اسکے بندہ و رسول ہین اور اسکا وہ کلمہ ہین جسے اُسنے مریم علیہا السلام کیجانب القا کیا تہا اور جو اُسکے روح ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے ایسے شخص کو خدا ضرور جنت مین داخل کریگا عام اس سے کہ وہ کسی عمل پر ہو اس حدیث کو شیخین اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور مسلم نے ایک روایت مین بدین الفاظ روایت کی ہے کہ جو شخص اس امر کی شہادت دے کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود نہین ہی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکے رسول ہین ایسے شخص پر خدا دوزخ کو حرام کردیگا۔

(۲) وعن ابی سعید بن مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال ابو سعید فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ اخرجہ الترمذی وصححہ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے دل مین ذرہ برابر بہی ایمان ہو گا وہ دوزخ سے نکالا جائے گا۔ ابو سعید رضہ نے فرمایا کہ جس شخص کو اسمین شک ہو وہ یہ آیت قرآنی پڑہ لے کہ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ یعنے خدا ذرہ برابر بہی ظلم نہین کرتا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۳) وعنہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا وجبت لہ الجنۃ اخرجہ ابو داود

ترجمہ

ابو سعید ہی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ الفاظ کہے کہ خدا کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد م کے رسول ہونے پر مین راضی ہون تو ایسے شخص پر جنت واجب ہوجائیگی ابو داود نے اسکو راوی ہین

(۴) وعنہ ایضا رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ کتب اللہ لہ کل حسنۃ کان ازلفہا ومحیت عنہ کل سیئۃ کان ازلفہا وکان بعد ذلک القصاص کل

حَسَنَۃٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِہَا اِلَّا اَنْ یَتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَالنَّسَائِیُّ مُسْنَدًا وَمَعْنٰی اَزْلَفَہَا قَرَّبَہَا

ترجمہ

ابو سعید ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اسکا اسلام اچھا ہو جاوے تو ایسی تمام نیکیوں کا خدا اسکو ثواب عطا فرمائیگا جو اسنے قبل قبول اسلام کی تھین اور ایسے تمامی گناہ اسکے معاف ہو جاوینگے جنکا وہ قبل قبول اسلام مرتکب ہوا تھا اور اسکے بعد نیا حساب اس طرح شروع ہوگا کہ ایک نیکی بمنزلہ دس نیکیون کے سمجھی جائیگی اسی طرح سات سو تک اور ایک گناہ ایک ہی سمجھا جائیگا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اسکو معاف کرے۔ بخاری نے اسحدیث کو تعلیقاً یعنے ترک اسناد کے ساتھہ روایت کیا ہے اور نسائی نے اسناد ذکر کیا ہے

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الدَّوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَاِنَّ کُلَّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ وَکُلَّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُہَا تُکْتَبُ بِمِثْلِہَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے اسلام کو ٹھیک کر لے تو اگر وہ ایک نیکی کرے گا تو دس لکھی جائینگی اسی طرح ہر ایک نیکی سات سو تک اسی طور پر لکھی جائیگی اور اگر وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوگا تو ایک ہی لکھا جائیگا تا آنکہ وہ شخص خدا سے ملے (یعنے مر جاوے) اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

ترجمہ

معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت مین داخل ہوگا اسحدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَۃَ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِکَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا

دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ثم قال فی الرابعة علی رغم انف ابی ذر اخرجه الشیخان و الترمذی الرغم الذل والهوان

ترجمہ

ابوذر غفاری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل ع میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ بشارت دی کہ تیری امت میں سے جو کوئی ایسا شخص مرجائے جو خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہیں سمجھتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا اگر ایسا شخص چوری اور زنا کا مرتکب ہوا ہو تب بھی وہ جنت میں جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گو چوری اور زنا کا مرتکب ہو اسی طرح تین دفعہ راوی یہی سوال کرتا رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی جواب دیتے رہے پھر چوتھی دفعہ یہی جواب دینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا مطلب یہ ہے کہ (اگر ابوذر ناک گھسنی کرے تب بھی اسکے خلاف نہیں ہوسکتا) شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان فقال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنة اخرجه مسلم۔

ترجمہ

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو طریقہ واجب کرنے والے ہیں تو کسی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کس چیز کو واجب کرنے والی ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرگیا کہ وہ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک سمجھتا تھا تو ایسا شخص دوزخ میں داخل ہوگا اور جو ایسی حالت میں مرگیا کہ وہ خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہیں سمجھتا تھا تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا مسلم اس حدیث کے راوی ہیں۔

(۹) وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قلت یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیمة قال لقد ظننت ان لا یسألنی عن هذا احد اول منك لما رایت من حرصك علی الحدیث اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمة من قال لا اله الا اللہ خالصا من قلبه اخرجه البخاری

ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کے دن آپکی شفاعت کا زیادہ تر مستحق کون شخص ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حدیث کیجانب مین نے تیرے شوق کو دیکھا تو مین نے یہی خیال کیا تہا کہ تجہسے پہلے مجہسے اور کوئی یہ سوال نہ کریگا۔ قیامت کے دن زیادہ تر مستحق میری شفاعت کا وہی شخص ہوگا جو خلوص قلب سے لا الہ الا اللہ کہیگا۔ اسحدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے

(۱۰) وَعَنْ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

صہیب بن سنان رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا کام ہی عجیب کام ہے کہ اسکا سب کام اسکے لیے اچھا ہے اور یہ بات مسلمان کے اور کسی کو حاصل نہین ہے۔ اگر اسکو کوئی خوشی ہو اور وہ شکر کرے تو اچھا ہی ہو اور اگر اسکو کوئی غم لاحق ہو اور وہ صبر کرے جب بہی اچھا ہی ہو۔ اسحدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس ہے کہ اس امت سے عام اس سے کہ یہودی ہو یا نصرانی جسنے میرا حال سنا پہر مر گیا اور اُن امور پر ایمان نہین لایا جنہین مین خدا کی جانب سے بہیجا گیا ہون تو ایسا شخص ضرور دوزخی ہوگا۔ مسلم نے اسکو روایت کیا

(۱۲) وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مُعَلَّقًا

ترجمہ

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ انسے یہ سوال کیا گیا کہ کیا لا الہ الا اللہ جنت کی کنجی نہیں ہے انہوں نے جواب دیا
کہ ہان ہے لیکن ہر ایک کنجی کے لیے دانتوں کا ہونا ضروری ہے پس اگر تم اس قسم کی کنجی لاؤ گے جسمین دانت ہونگے
تو کھل جائیگا ورنہ نہیں کھلیگا بخاری نے اس حدیث کو معلقاً روایت کیا ہے۔

(۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ قَالَ تَرَكَنَا مُحَمَّدٌ فِيْ اَدْنَاهُ وَطَرَفُهُ فِي الْجَنَّةِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ جَوَادٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ جَوَادٌّ ثُمَّ رِجَالٌ يَدْعُوْنَ مَنْ مَرَّ بِهِمْ فَمَنْ اَخَذَ فِيْ تِلْكَ الْجَوَادِّ انْتَهَتْ بِهِ اِلَى النَّارِ وَمَنْ اَخَذَ اِلَى الصِّرَاطِ انْتَهٰى بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ وَالْجَوَادُّ جَمْعُ جَادَّةٍ وَهِيَ الطَّرِيْقُ

ترجمہ

عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ انسے کسی شخص نے سوال کیا کہ صراط مستقیم (سیدھا رستہ) کیا چیز ہے
انہوں نے جواب دیا کہ ہمکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے قریب تر چھوڑ دیا ہے اور دوسرا کنارہ اسکا جنت کے
جانب ہے اور اسکے داہنے جانب اور بائیں جانب راستے ہیں اور وہان کچھ لوگ ہیں جو ادھر گزرنے والے کو بلاتے ہیں
پس جس شخص نے ان رستون کو قبول کر لیا اسکی وجہ سے دوزخ میں پہونچ جائیگا اور جسنے صراط مستقیم کو مضبوط
پکڑا اسکی وجہ سے جنت میں پہونچ جائیگا۔ پھر حضرت ابن مسعود رضہ نے یہ آیت پڑھی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الْاٰيَةَ۔ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے اسکی پیروی کرو۔ اور دوسرے رستون کی پیروی
مت کرو رزین نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں جو لفظ جواد مذکور ہے وہ جمع جادہ کی ہے جسکے
معنے رستہ کے ہیں۔

فصل دویم

(ایمان اور اسلام کی حقیقت کے بیان میں)

(۱۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَلَا تَغْزُوْ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْاِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ

ترجمہ

عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اُن سے کہا کہ آپ کیون نہین لڑتے آپ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے پانچ چیزون پر اسلام کی بنیاد قائم کی گئی ہے (۱) اس امر کی شہادت دینی کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہین (۲) نماز کا پڑہنا (۳) زکوۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکہنا۔ بجز ابوداؤد کے اور پانچون نے اسحدیث کو بیان کیا ہے۔

(۱۵) **وعن** یحیی بن یعمر قال کان اول من قال فی القدر بالبصرۃ معبد الجھنی فانطلقت انا وحمید بن عبد الرحمن الحمیری حاجین او معتمرین فقلنا لو لقینا احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألناہ عما یقول ھؤلاء فی القدر فوفق لنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما داخلا المسجد فاکتنفتہ انا وصاحبی احدنا عن یمینہ والآخر عن یسارہ فظننت ان صاحبی سیکل الکلام الی فقلت یا ابا عبد الرحمن انہ قد ظھر قبلنا اناس یقرءون القرآن ویتقفرون العلم وذکر من شانہم وانہم یزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا لقیت اولئک فاخبرھم انی بریء منہم وانہم براء منی والذی یحلف بہ عبد اللہ بن عمر لو ان لاحدھم مثل احد ذھبا فانفقہ ما قبل اللہ منہ حتی یؤمن بالقدر ثم قال حدثنی ابی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام فقال الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی

عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ
رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ وَلَيْسَ عِنْدَ مُسْلِمٍ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ
قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعِنْدَهُمْ فَلَبِثْتُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ
قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ فِيْ اُخْرٰى بَعْدَ صَوْمِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَهُ فِيْ اُخْرٰى
وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَ نَعْمَلُ فِيْ شَيْءٍ خَلَا وَمَضٰى اَوْ فِيْ شَيْءٍ يُسْتَانَفُ
الْاٰنَ قَالَ فِيْ شَيْءٍ خَلَا وَمَضٰى فَقَالَ الرَّجُلُ اَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ
يُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْوَهُ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهِيَ رِوَايَةٌ لَهُمْ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ
بِهٖ شَيْئًا مَكَانَ اَنْ تَشْهَدَ وَفِيْهِ فَاِذَا كَانَ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُءُوْسَ النَّاسِ وَزَادَ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا اللّٰهُ وَتَلَا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةَ وَفِيْ اُخْرٰى بَدَلَ الْعُرَاةِ الصُّمُّ الْبُكْمُ مُلُوْكَ الْاَرْضِ
وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هَادِيًا وَّبَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ
بِهٖ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهُ لَجِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَمَعْنٰى يَتَقَفَّرُوْنَ
يَبْتَغُوْنَ وَقَوْلُهُ اُنُفٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَالنُّوْنِ اَيْ مُحْدَثٌ لَمْ يَسْبِقْ عِلْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِهٖ وَكَذَبَ اَعْدَاءُ
اللّٰهِ بَلْ عِلْمُ اللّٰهِ سَابِقٌ لِّلْمَعْلُوْمَاتِ كُلِّهَا

ترجمہ

یحییٰ بن یعمر سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ پہلے جس شخص نے کہ تقدیر کے مسئلہ مین بصرہ مین گفتگو کی وہ معبد جہنی تہا پس
اسی اثنا مین ہم اور حمید بن عبدالرحمن حمیری واسطے ارادہ حج یا عمرہ کے (راوی کو شک ہے) نکلے اور ہمارے
دل مین یہ آرزو تہی کہ کاش کسی اصحاب رسول اللہ صلعم سے ہمسے ملاقات نصیب ہو جاتی تو تقدیر کے مسئلہ سے متعلق
دریافت کرتے اور ان لوگون کی گفتگو انکو سناتے کہ اتفاقا خوش قسمتی سے عبداللہ بن عمر رضہ ہمکو مل گئے جبکہ وہ مسجد
مین داخل ہو رہے تہے پس مینے اور میرے ساتہی نے اونکو گہیر لیا ایک داہنے جانب تہا اور دوسرا بائین جانب
پس مینے خیال کر لیا کہ میرا ساتہی اس گفتگو کو میرے ہی سپرد کریگا اسلیے مین نے انسے اس مسئلہ سے متعلق اسطرح
گفتگو شروع کی کہ اے ابو عبدالرحمن ہماری طرف کچہہ لوگ ایسے ظاہر ہوے ہین جو قرآن پڑہتے ہین اور علم کے

طلب مین رہتے ہین اور انکی یہ کیفیت بیان کی کہ انکا خیال یہ ہے کہ تقدیر کوئی چیز نہین ہے تمامی امور از سر نو پیدا ہوئے ہین عبداللہ بن عمر رضنے جواباً فرمایا کہ جب تم ان لوگون سے ملو تو انکو یہ خبر کر دینا کہ مین انسے اور وہ مجھسے بری ہین اور قسم ہے اس ذات کی جسکے ساتھ عبداللہ بن عمر قسم کہاتا ہے کہ اگر انکے پاس مثل احد (ایک پہاڑ کا نام ہے) کے سونا ہو اور وہ اسکو خرچ کر ڈالین بہی تو خدا تعالی ہرگز قبول نہین کریگا تا وقتیکہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائین پہر (عبداللہ بن عمر رضہ) فرمانے لگے کہ میرے والد عمر بن الخطاب رضنے فرمایا کہ ایک وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تہے کہ یکایک ہمپر ایک ایسا شخص ظاہر ہوا جسکے کپڑے نہایت سفید تہے اور بال شدت سے سیاہ تہے (یعنے کپڑے میلے اور بال گرد آلودہ نہ تہے) اور اسپر سفر کا کوئی اثر نہین پایا جاتا تہا اور کوئی شخص ہم مین سے اسکو نہین پہچانتا تہا حتے کہ وہ اس طریقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا کہ اپنے دونو گہٹنے رسول اللہ صلعم کے گہٹنون سے ملا دیے اور اپنے دونو ہاتھ رسول اللہ صلعم کے دونو زانو پر رکھہ دیے اور کہنے لگا کہ اے محمد صلعم مجھکو اسلام سے مطلع کیجیے (کہ اسلام کیا چیز ہے) آپنے جواباً فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو اس بات کی کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلعم اسکے بندہ اور رسول ہین۔ اور نماز پڑہو۔ اور زکوۃ دو۔ اور رمضان کے روزے رکہو۔ اور حج کرو اگر قدرت رکہتے ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ آپنے سچ فرمایا پس ہم سب متعجب ہوئے کہ سوال کرتا ہے اور تصدیق کرتا ہے۔ پہر کہنے لگا کہ مجھکو ایمان سے مطلع کیجیے (کہ ایمان کیا چیز ہے) آپنے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم خدا اور اسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ (یعنے یقین کرو کہ یہ سب صحیح ہین) اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لاؤ تب وہ کہنے لگا کہ آپ سچ فرماتے ہین۔ اب احسان سے مجھکو خبر دیجیے (کہ احسان کیا چیز ہے) آپنے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس خیال کے ساتھ کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسکو نہین دیکھ سکتے تو وہ تمکو دیکھ رہا ہے۔ پہر وہ کہنے لگا کہ قیامت کی خبر دیجیے (کہ کب آئیگی) آپنے جواب دیا کہ اس امر مین مسئول سائل سے زیادہ واقف نہین ہے (یعنے ہم تم برابر ہین) وہ کہنے لگا کہ اچھا تو اسکی نشانیون کی خبر دیجیے آپنے فرمایا کہ اسکے علامات یہ ہین کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنیگی۔ اور تم دیکھوگے کہ ننگے سر اور ننگے جسم والے بکریون کے چرانے والے بڑی بڑی عمارتین بنائین گے پہر وہ شخص چلا گیا۔ اور ہم بہت دیر ٹہیرے رہے تا آنکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا کہ اے عمر رضہ تم پہچانتے ہو کہ سائل کون شخص تہا مین نے کہا کہ خدا اور رسول زیادہ جانتا ہے۔ پہر آپنے بیان فرمایا کہ یہ جبرائیل تہے اس غرض سے تمہارے پاس آئے تہے کہ تمکو تمہارا دین سکہائین۔ ابو داؤد نے ایک

روایت مین بعد صوم رمضان کے جنابت سے غسل کرنیکو بھی ایمان مین زیادہ کیا ہے اور ابوداؤد ہی نے ایک اور روایت
مین اسطرح بیان کیا ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گروہ مزنیہ یا جہینہ مین سے دریافت کیا کہ یا
رسول اللہ صلعم کس مین عمل کرتے ہین ایسی شئے مین جو رفت وگذشت ہوچکی ہے یا ایسی شئے مین جواب ازسر نو
شروع ہوتی ہے۔ آپنے جوابدیا کہ ایسی شئے مین جو رفت وگذشت ہوچکی ہے۔ پھر اس شخص نے کہا یا بعض قوم نے
(اسمین راوی کو شک ہے) کہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے آپنے فرمایا کہ جنتی لوگون کے لیے اہل جنت کا کام آسان ہو
جاتا ہے اور دوزخی لوگون کے لیے اہل دوزخ کا کام آسان ہوجاتا ہے۔ بخاری نے ابوہریرہ رض سے اسی طرح
روایت کی ہے اور بجز ترمذی کے سب نے اسی طرح روایت کی ہے۔ ترمذی مین بجائے اسکے کہ (تو گواہی دے)
یہ ہے کہ (تم خدا کی عبادت کرو اور کسی شئے کو اسکے ساتھ شریک مت کرو) اور اسمین یہ ہے کہ جبکہ ننگے پانون
اور ننگے جسم والے سردار ہون اور حسب ذیل عبارت اسنے زائد بیان کی ہے کہ پانچ چیزین ایسی ہین جنکو بجز
خدا کے اور کوئی نہین جانتا۔ اور آپنے یہ آیت پڑہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ اور دوسری روایت مین بعد لفظ
(ننگے جسم والے) کے الفاظ بڑہائے ہین کہ (گو ننگے بہرے روئے زمین کے بادشاہ ہون) اور نسائی نے اس طرح
روایت کی ہے کہ (قسم ہے اس ذات کی جسنے محمد ص کو ہدایت اور بشارت کے لیے بھیجا ہے مین تم لوگون مین سے
کسی آدمی سے اس شخص سے (یعنے جبرائیل علیہ السلام سے) زیادہ واقف نہین ہون اور وہ جبرائیل ع ہین جو دحیہ کلبی
کی صورت مین نازل ہوئے تھے۔ اس حدیث مین لفظ (یتقفرون) جو مذکور ہے اسکے معنے تتبعون کے ہین یعنے
ڈھونڈہتے اور طلب کرتے ہین اور لفظ (انف) کے معنے حدث یعنے نوپیدا کے ہین جسکے ساتھ سابقا
علم الٰہی نہ ہوا ہو۔ خدا کے دشمنون نے بالکل جھوٹ ... کہا بلکہ علم الٰہی کل معلومات کے لیے سابق ہے۔

(۱۶) **وعن** انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال بینا نحن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی المسجد اذ دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال ایکم محمد قلنا ھذا الرجل
المتکئ الابیض وللنسائی رحمہ اللہ تعالی من روایۃ ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ھذا الامغر
المرتفق قال حمزۃ الامغر الابیض المشرب بحمرۃ فقال ابن عبد المطلب فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قد اجبتک فقال انی سائلک فمشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجد علی فی نفسک
قال سل عما بدا لک فقال اسالک بربک ورب من قبلک آللہ تعالی ارسلک الی الناس کلھم
قال اللھم نعم قال انشدک باللہ تعالی آللہ امرک ان تصلی الصلوات الخمس فی الیوم واللیلۃ

قال اللهم نعم قال انشدك بالله تعالى آلله امرك ان تصوم هذا الشهر من السنة قال اللهم نعم
قال انشدك بالله تعالى آلله امرك ان تاخذ هذه الصدقة من اغنيائنا فتقسمها على فقرائنا
قال اللهم نعم قال الرجل امنت بما جئت به وانا رسول من ورائي من قومي وانا ضمام بن ثعلبة
اخو بني سعد بن بكر اخرجه الخمسة وهذا لفظ البخاري وعند مسلم جاء رجل فقال يا
محمد اتانا رسولك فزعم لنا انك تزعم ان الله تعالى ارسلك قال صدق قال فمن خلق السماء
قال الله قال فمن خلق الارض قال الله قال فمن نصب هذه الجبال وجعل فيها ما جعل
قال الله قال فبالذي خلق السماء وخلق الارض ونصب الجبال آلله ارسلك قال نعم قال و
زعم رسولك ان علينا خمس صلوات في يومنا وليلتنا قال صدق قال فبالذي ارسلك
آلله تعالى امرك بهذا قال نعم ثم ذكر الزكوة ثم الصيام ثم الحج كذلك قال والنبي صلى
الله عليه وسلم يقول في كل سوال صدق فيقول فبالذي ارسلك آلله امرك بهذا فيقول نعم
ثم ولى وقال والذي بعثك بالحق لا ازيد عليهن ولا انقص منهن فقال النبي صلى الله عليه
وسلم لئن صدق ليدخلن الجنة

ترجمہ

انس بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مسجد مین تھے کہ یکایک ایک شخص اونٹ پر سوار مسجد مین داخل ہوا اور اونٹ کو مسجد ہی مین بٹھلایا۔ پھر اسکو اونٹ کی خاص بندش کے ساتھہ باندھ دیا پھر کہنے لگا کہ تم لوگون مین محمد کون شخص ہے ہمنے جواب دیا کہ یہ شخص سفید جو تکیہ لگائے ہین اور نسائی نے ابوہریرہ رضہ سے اس طرح روایت کی ہے کہ (یہ شخص جو سفید مائل بسرخی ہے) تب اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے ابن عبد المطلب آپنے جواباً فرمایا کہ مین تجھے جواب دیتا ہون پھر وہ شخص کہنے لگا کہ مین آپ سے کچھہ دریافت کرنا چاہتا ہون لیکن مین سوال مین بہت سختی کرونگا آپ مجھپر اپنے دل مین غصہ نہ فرمائیگا آپنے فرمایا کہ پوچھو جو کچھہ تم پوچھنا چاہتے ہو تب اُسنے کہا کہ مین آپکو آپ کے پروردگار اور جو آپ سے قبل تھے انکے پروردگار کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا خدا نے آپکو تمامی لوگون کیجانب بھیجا ہے آپنے جواب دیا کہ الٰہی ہان ایسا ہی ہے۔ پھر اُسنے کہا کہ آپ کو خدا کی قسم ہے کیا خدا نے آپکو یہ حکم دیا ہے کہ آپ رات دن مین پانچ نمازین پڑہا کرین آپنے جواب دیا الٰہی ہان ایسا ہی ہے پھر اُسنے کہا کہ مین آپکو خدا کی قسم دیتا ہون کیا خدا نے آپکو

یہ حکم دیا ہے کہ سال مین اس مہینہ کے آپ روزہ رکہین آپ نے فرمایا الٰہی ہان ایسا ہی ہے۔ پہر اسنے کہا کہ مین آپکو
خدا کی قسم دیتا ہون کیا خدا نے آپکو یہ حکم دیا ہے کہ ہم مالدارون سے یہ صدقہ لیکر ہم فقیرون پر تقسیم فرمائین آپ نے
فرمایا الٰہی ہان ایسا ہی ہے اس شخص نے کہا کہ جو کچہہ آپ لائے ہین مین اسپر ایمان لایا۔ اور مین اپنی قوم کا جو میرے پیچہے
ہین قاصد ہون اور مین ضمام بن ثعلبہ۔ بنی سعد بن بکر کا بہائی ہون ۔ پانچون نے بہی اسی طرح روایت کی ہے اور یہ
بخاری کے الفاظ ہین اور مسلم نے اس طرح روایت کی ہے کہ ایک شخص آکر کہنے لگا اے محمد صلعم آپکا قاصد ہمارے پاس
آیا اور کہنے لگا کہ آپ یہ خیال کرتے ہین کہ خدا نے آپکو بہیجا ہے آپ نے فرمایا کہ اسنے سچ کہا پہر اس شخص نے کہا کہ آسمان
کو کسنے پیدا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے پہر پوچہا کہ زمین کو کسنے پیدا کیا آپ نے فرمایا کہ خدا نے پہر اسنے کہا کہ ان پہاڑون
کو کسنے گاڑا اور کسنے اُن مین کیا جو کچہہ کہ کیا آپنے فرمایا کہ خدا نے تب اس شخص نے کہا کہ قسم ہے آپکو اُس ذات کی جسنے آسمان
اور زمین کو پیدا کیا اور پہاڑون کو گاڑا کیا خدا نے آپکو بہیجا ہے آپنے فرمایا ہان ۔ پہر وہ شخص کہنے لگا کہ آپکے قاصد
نے یہ بیان کیا کہ رات دن مین ہمپر پانچ نمازین ہین آپ نے فرمایا کہ سچ کہا تب اُسنے کہا کہ آپکو قسم ہے اُس ذات کی جسنے
آپکو بہیجا ہے کیا خدا نے آپکو ایسا حکم دیا ہے آپنے فرمایا کہ ہان پہر اسی طرح اس شخص نے زکوۃ۔ صوم۔ حج کا ذکر
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سوال کے جواب مین فرماتے رہے کہ قاصد نے سچ کہا اور وہ شخص یہ کہتا تہا
کہ آپکو قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپ کو بہیجا ہے کیا خدا نے آپکو ایسا حکم دیا ہے اور آپ فرماتے تہے کہ ہان پہر وہ شخص
یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ قسم ہے اس ذات کی جسنے آپکو برحق مبعوث کیا ہے مین اُنپر کچہہ زیادہ کرونگا۔ نہ
ان مین سے کچہہ کم کرونگا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو ضرور جنت مین
داخل ہوگا۔

(۱۷) **وعن** طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنى من
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرهن قال لا الا ان تطوع فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وصيام رمضان فقال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع
وذكر له الزكوة فقال هل علي غيرها قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول لا ازيد
على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق او

دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ اَفْلَحَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ

ترجمہ

طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ اہل نجد سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی . . . .
حالت میں آیا کہ اسکے سر کے بال بکھرے ہوئے اور پریشان تھے جسکے آواز کی گنگناہٹ سنائی دیتی تھی
لیکن یہ نہیں سمجھہ میں آتا تھا کہ وہ کہتا کیا ہے یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا پہنچا اسوقت
معلوم ہوا کہ وہ اسلام کی بابت سوال کر رہا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات دن مین پانچ نمازین مین
اُسنے کہا کہ انکے سوا اور نمازین بھی ہمپر واجب ہین آپنے فرمایا کہ نہین لیکن یہ کہ تم نفل نمازین پڑھو۔ پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے اُسنے کہا کہ اسکے سوا اور بھی روزے ہمپر واجب ہین آپنے فرمایا
نہین مگر یہ کہ تم نفل روزہ رکھو اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا ذکر فرمایا اسنے کہا اسکے سوا
اور بھی کچھہ مجھپر واجب ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تم نفل خیرات کرو پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا
کہ نہ اسپر مین کچھہ زیادہ کرونگا نہ اس مین سے کچھہ کم کرونگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی بہت
اچھی حالت ہوگی اگر سچا ہے یا یہ فرمایا کہ جنت مین داخل ہوگا اگر سچا ہے (راوی کو شک ہے) بجز ترمذی
کے باقی چھہ اشخاص اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے اسطرح بیان کیا ہے کہ خدا کی قسم اسکی اچھی
حالت ہوگی اگر سچا ہے۔

(۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ
فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ
قَالُوْا رَبِیْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی قَالُوْا اِنَّا نَاْتِیْكَ مِنْ شُقَّةٍ
بَعِیْدَةٍ وَاِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاْتِیَكَ اِلَّا فِی
الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّ
نَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ قَالُوا اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ
الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسًا مِّنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَ
الْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَیَّرِ وَقَالَ احْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْا بِهٖ مَنْ وَّرَاءَكُمْ

وَقَالَ لِلْاَشَجِّ اَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ اَلدُّبَّاءُ اَلْقَرْعُ وَالْحَنْتَمُ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانُوْا يَجْعَلُوْنَ فِيْهَا الْخَمْرَ وَالنَّقِيْرُ اَصْلُ خَشَبَةٍ تُنْقَرُ وَالْمُزَفَّتُ اَلْوِعَاءُ الْمُطْلٰى بِالزِّفْتِ مِنْ دَاخِلٍ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَهٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ الْاَرْبَعَةُ تُسْرِعُ بِالشِّدَّةِ فِي الشَّرَابِ وَتُحْدِثُ فِيْهِ الْقُوَّةَ الْمُسْكِرَةَ عَاجِلًا وَتَحْرِيْمُ الْاِنْتِبَاذِ فِيْ هٰذِهِ الظُّرُوْفِ كَانَ فِيْ صَدْرِ الْاِسْلَامِ ٭

ترجمہ

عبداللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انسے سوال کیا کہ گھڑے مین نبیذ بنانا جائز ہے یا نہین - تو انہون نے جواب دیا کہ عبدالقیس کا قبیلہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا تہا آپنے فرمایا کہ کون قبیلہ ہے یا کون قوم ہے اونہون نے کہا کہ ربیعہ کے لوگ ہین اپنے فرمایا مرحبا قوم یا گروہ جو نہ رسوا ہوے نہ شرمندہ ہوے وہ کہنے لگے کہ ہم آپکے پاس بہت دور سے آئے ہین اور ہمارے اور آپکے مابین یہ کفار مضر کا قبیلہ ہے اور بجز شہر حرام کے اور کسی مہینہ مین ہم آپ پاس نہین آسکتے پس ہمکو ایک ایسی خلاصہ اور مختصر بات بتلا دیجیے جسکی ہم اُن لوگون کو خبر دین جو ہمارے پیچہے ہین اور اسکی وجہ سے ہم جنت مین جائین پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چار کامون کے کرنیکا حکم دیا اور چار باتون سے منع فرمایا انکو حکم دیا کہ اکیلے خدا کے ساتہہ ایمان لائین اور آپ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ خدا کے ساتہہ ایمان لانا کیا چیز ہے اُنہون نے جواب دیا کہ خدا اور اسکا رسول خوب زیادہ جانتا ہے یعنے ہم کو معلوم نہین ہے آپنے فرمایا کہ گواہی دینی اس امر کی کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد اُسکے رسول ہین اور نماز کا پڑہنا اور زکوۃ دینا اور ماہ رمضان کے روزے رکہنا اور غنیمت کے مال سے پانچوان حصہ دینا اور منع فرمایا انکو چار چیزون کے استعمال سے ایک تو کدو کے تونبے سے (جسکو عربی مین دبا کہتے ہین) - دوسرے سبز گھڑے کے استعمال سے (جسکو عربی مین حنتم کہتے ہین) تیسرے لاکہی برتنون سے (جسکو عربی مین مزفت کہتے ہین) چوتہے کہجور کے کہدے ہوئے برتن سے (جسکو عربی مین نقیر اور مقیر کہتے ہین حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ اسے یاد رکہو اور اُنہین اس سے مطلع کرو جو تمہارے پیچہے ہین ؏ (وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ) یہ چارون برتن کثرت سے شراب کے کاروبار مین مستعمل ہوا کرتے تھے اور ان مین نشہ بہت جلد پیدا ہو جاتا تہا لیکن ان برتنون مین نبیذ کا بنانا ابتداء اسلام مین منع تہا اب اسکی ممانعت منسوخ ہو چکی ہے) اور رسول اللہ صلعم نے

ؑ مؤلف کا قول ہے

اشج کو کہا جو اسی قبیلہ عبد القیس مین تہا کہ تجہہ مین دو عادتین ہین جنکو خدا دوست کہتا ہے ایک تو حلم ہے (بردبار ہونا) دوسرے نرمی۔ پانچون نے اسحدیث کو روایت کیا ہے لیکن یہ الفاظ شیخین کے ہین۔

(۱۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

علی بن ابیطالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص مومن نہین ہو سکتا تا وقتیکہ چار چیزونپر ایمان نہ لائے ایک تو یہ اسبات کی گواہی دے کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون اُسنے مجھے برحق مبعوث فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ موت پر ایمان لاوے (کہ ضرور انیوالی ہے) تیسرے یہ کہ موت کے بعد مبعوث ہونے پر ایمان لائے۔ چوتہے یہ کہ تقدیر پر ایمان لائے روایت کی یہ ترمذی نے

(۲۰) وَعَنِ الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ اَوْصَتْ اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً وَّعِنْدِيْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ نُوْبِيَّةٌ اَفَاُعْتِقُهَا قَالَ اُدْعُهَا فَدَعَوْتُهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ مَنْ رَّبُّكِ قَالَتِ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

شرید بن سوید ثقفی سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ میری ماں نے یہ وصیت کی ہے کہ مین اُسکی طرف سے ایک مسلمان شخص آزاد کرون اور میرے پاس ایک کالی لونڈی نوبہ کے رہنے والی ہے کیا مین اُسے آزاد کردون آپ نے فرمایا کہ اسکو بلاؤ مینے بلایا اور وہ آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ تیرا پروردگار کون ہے اُسنے جواب دیا کہ خدا ہے پھر آپنے پوچھا کہ مین کون ہون اُسنے کہا کہ آپ خدا کے رسول ہین آپ نے ارشاد فرمایا اسکو آزاد کردو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ لِي جَارِيَةً كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے جو میری بکریان چراتی تھی مین جب اسکے پاس آیا اور ایک بکری مجکو کھوئی ہوئی معلوم ہوئی تب مین نے اُس سے دریافت کیا (کہ بکری کیا ہوئی) اس نے کہا کہ اس کو بھیڑیا کھا گیا تب مجکو رنج ہوا اس پر غصہ آیا اور بمقتضائی بشریت مین نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا مجھپر ایک بردہ کا آزاد کرنا واجب ہے اب کیا مین اسکو آزاد کرون پس آپ اس لونڈی سے مخاطب ہوکر پوچھنے لگے کہ خدا کہان ہے اس نے کہا کہ آسمان مین پھر آپنے پوچھا مین کون ہون اس نے کہا کہ آپ خدا کے رسول مین تب آپ نے فرمایا اچھا اس کو آزاد کردو اس لئے کہ یہ مسلمان ہے مسلم ـ مالک ـ ابوداود ـ نسائی اس کے راوی ہین

(۲۲) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عباس بن عبد المطلب رضؓ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اس شخص نے چکھا جو خدا کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا ـ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین ـ

(۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعٰوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَحْدَهُ وَعَلِمَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَعْطٰى زَكٰوةَ مَالِهِ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كُلَّ عَامٍ وَلَمْ يُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ وَلَا الْمَرِيضَةَ وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيمَةَ وَلٰكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ

فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَسْئَلْکُمْ خَیْرَہٗ وَلَمْ یَاْمُرْکُمْ بِشَرِّہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنٰی رَافِدَۃً عَلَیْہِ اَیْ
مُعِیْنَۃً لَّہٗ عَلٰی اَدَاءِ الزَّکٰوۃِ غَیْرَ مُحَدِّثَۃٍ نَفْسَہٗ بِمَنْعِہَا فَہِیَ تَرْفُدُہٗ وَتُعِیْنُہٗ وَمَعْنَی الدَّرِنَۃِ
الشَّرَطِ اللَّئِیْمَۃِ رُذَالُ الْمَالِ وَصِغَارُہٗ

ترجمہ

عبداللہ بن معویہ غاضری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین کام ایسے ہین جسنے اونکو کیا اوسنے ضرور
ایمان کا مزہ چکھا۔ جسنے تنہا خدا ہی کی عبادت کی اور یہ سمجھا کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود نہیں ہے اور ہر سال اپنے مال
کی زکوۃ خوشی سے بطیب خاطر دی اور بوڑہا اور بیمار اور خراب جانور نہیں دینا چاہیے بلکہ اوسط درجہ کا مال دینا چاہیے
کیونکہ خدا تمہارا اچھا مال نہیں چاہتا اور برے مال کے دینے کا نہیں حکم دیتا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃَ الْقُشَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا اَتَیْتُکَ حَتّٰی حَلَفْتُ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ ھٰؤُلَاءِ لِاَصَابِعِ یَدَیْہِ
لَا اٰتِیَکَ وَلَا اٰتِیَ دِیْنَکَ وَاِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَیْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَ
اِنِّیْ سَاَلْتُکَ بِوَجْہِ اللّٰہِ بِمَ بَعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا اٰیَاتُ الْاِسْلَامِ
قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَتَخَلَّیْتُ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ کُلُّ مُسْلِمٍ
عَلٰی مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِیْرَانِ لَا یَقْبَلُ مِنْ مُشْرِکٍ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ عَمَلٌ اَوْ یُفَارِقَ الْمُشْرِکِیْنَ
اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کیا کہ اے نبی اللہ مین آپکے پاس نہین آیا تاآنکہ مینے دونون ہاتھون کی انگلیون سے زیادہ تعداد مین قسمین
کہائین تہین کہ مین آپکے پاس نہ آؤنگا نہ آپکا دین قبول کرونگا اور مین ایک ایسا آدمی تہا جو کچھ نہین جانتا تہا
بجز اسکے جو خدا اور اوسکے رسول نے مجھکو سکہلایا اور مین آپسے خالصًا لوجہ اللہ پوچھتا ہون کہ خدا نے آپکو
کیا چیز دیکر ہمارے پاس بہیجا ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام دیکر مینے پوچھا کہ اسلام کی نشانیان کیا ہین آپنے
فرمایا کہ تم یہ کہو کہ خدا کے واسطے مینے اپنا منہ زمین پر رکھدیا اور سب معبودون سے سبکدوش ہوگیا اور نماز پڑہا کرو
اور زکوۃ دیا کرو۔ ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے اور دونون ایک دوسرے کے مددگار ہین کسی مشرک کا

اسلام لانیکے بعد بھی کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا تا وقتیکہ وہ مشرکین سے جدا ہو کر مسلمانوں میں نہ مل جاوے
نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْ سُفْیٰنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْ لِیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْہُ اَحَدًا بَعْدَکَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ

ترجمہ

سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اے رسول اللہ کے آپ مجھسے باب اسلام میں ایک ایسی بات تبلایے کہ آپکے بعد پہر وہ بات کسی سے نہ پوچھوں آپنے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پہر اسی پر جمے رہو مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَھُوَ الْمُسْلِمُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَھُوَ طَرَفٌ مِّنْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ترجمہ

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہماری نماز کیطرح نماز پڑہے (اور نماز میں) ہمارے قبلہ کیجانب متوجہ ہو اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کہاوے وہ مسلمان ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور ایک بڑی طویل حدیث کا ایک ٹکڑہ ہے جسکو بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

فصل سویم

(مجاز کے بیان میں)

(۲۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً وَّفِیْ رِوَایَۃٍ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

ترجمہ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستّر اور کئی اور ایک روایت میں ساٹھہ اور کئی شاخیں ہیں۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے پانچوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں

یہ زیادہ کیا ہے کہ سب سے افضل یہ قول ہے کہ لا الہ الا اللہ اور ادنے درجہ یہ ہے کہ رستہ سے تکلیف دینے والی چیز دور کردی جائے

(۲۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا مَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِی الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰی فِی النَّارِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بَعْدَ قَوْلِهٖ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَنْ يُبْغِضَ فِی اللّٰهِ

ترجمہ

انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین باتیں جس شخص مین ہونگی وہ انکی وجہہ سے ایمان کا مزہ پائیگا جس شخص کے نزدیک دنیا اور مافیہا سے خدا اور اسکا رسول محبوب تر ہو اور جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہو اور وہ دوستی محض اللہ کے واسطے ہو اور جو شخص اس بات کو برا سمجھے کہ پھر وہ کفر مین لوٹ جانے اسکے بعد کہ خدا نے اسکو اس سے نجات دی ہو جیسا کہ اسکو برا سمجھتا ہے کہ وہ آگ مین ڈالا جاوے بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین اور نسائی نے ایک روایت مین اسکے بعد (دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے) یہ بیان کیا ہے کہ تم دوستی اور دشمنی خدا کے واسطے کیا کرو۔

(۲۹) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَهْلِهٖ

ترجمہ

انس رض ہی سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ تم مین سے کوئی شخص مسلمان نہین ہوسکتا تاوقتیکہ مین اسکو باپ اور بیٹے اور تمام لوگون سے محبوب تر نہ ہون شیخان اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی نے ایک روایت مین یہ بیان کیا ہے کہ مین اسکے ۔۔۔۔۔ نزدیک مال اور اہل و عیال سے محبوب تر نہ ہون۔

(۳۰) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ

حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ اخرجہ الخمسۃ الا ابا داود وزاد النسائی فی اخری من الخیر

ترجمہ

انس ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے مسلمان نہین ہو سکتا تاوقتیکہ وہ اپنے بہائی کے لیے وہ چیز بہتر خیال نہ کرے جسکو وہ اپنے لیے بہتر سمجہتا ہے بجز ابو داؤد کے پانچون اسکے راوی ہین اور نسائی نے ایک روایت مین لفظ خیر زیادہ کیا ہے یعنے جو بہلائی اپنے لیے پسند کرتا ہو وہی اپنے مسلمان بہائی کے لیے پسند کرے۔

(۳۱) وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان اخرجہ ابوداود۔

ترجمہ

ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے واسطے دوستی کرے اور اللہ کے واسطے دشمنی کرے اور اللہ کے واسطے خرچ کرے اور اللہ کے واسطے خرچ کرنے سے باز رہے ایسے شخص نے اپنا ایمان پورا کر لیا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۳۲) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمومن من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم اخرجہ الترمذی والنسائی

ترجمہ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتہ اور زبان سے مسلمان سالم اور محفوظ رہین۔ اور مومن وہ شخص ہے جسکو لوگ اپنی جان اور مال پر مامون سمجہین۔ ترمذی اور نسائی راسکے راوی ہین۔

(۳۳) وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وہذا لفظ البخاری وفی اخری للشیخین والنسائی ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرا السلام علی من عرفت و

مَنْ لَمْ تَعَرِفْ ترجمہ

عبداللہ بن عمرو رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھہ اور زبان سے مسلمان لوگ سالم اور محفوظ ہین - اور مہاجر وہ شخص ہے جو ممنوعات الٰہی کو ترک کر دے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین - اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور ایک روایت مین جو شیخین اور نسائی سے مروی ہے اسطرح مذکور ہے کہ کسی شخص نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے کونسا اسلام بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلایا کرو - اور ہر ایک آشنا اور نا آشنا کو سلام کیا کرو -

(۳۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد مین جانے کا عادی دیکھو تو اسکے ایمان کی گواہی دو (کہ وہ مسلمان ہے) کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ خدا کی مسجدون کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتا ہے - ترمذی اسکے راوی ہین -

(۳۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَنْ کُلِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا تُکَفِّرْہُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْہُ عَنِ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِھَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ

ترجمہ

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتین ایمان کی جڑ ہین جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اسکو نہ ستاؤ نہ کسی گناہ کی وجہ سے اسکو کافر کہو نہ کسی عمل کی وجہ سے اسکو اسلام سے محروم کرو - اور جہاد کی ابتدا اسوقت سے ہے کہ خدا نے مجھے مبعوث کیا اور اس وقت تک جہاد جاری و قائم رہے گا کہ اس امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھہ کشت و خون کریگا - جہاد کو نہ کسی ظالم کا ظلم باطل کر سکتا ہے نہ کسی عادل کا عدل اور ایمان

لا نا نقدر ونہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳۶) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم بہ قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذلک صریح الایمان اخرجہ مسلم وابوداؤد وفی اخری الحمد للہ الذی ردکیدہ الی الوسوسۃ ولمسلم رحمہ اللہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ ان احدنا لیجد فی نفسہ ما لان یحترق حتی یصیر حممۃ او یخر من السماء الی الارض احب الیہ من ان یتکلم بہ قال ذلک محض الایمان ومعنی المحض الخالص ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین سے چند لوگون نے آپ سے دریافت کیا کہ ہم اپنے دلون مین ایسے (برے) خیالات پاتے ہین جنکا زبان پر لانا ہمکو بہت بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے آپنے فرمایا کہ کیا ایسا تم اپنے دلون مین پاتے ہو انہون نے کہا کہ ہان تب آپنے فرمایا کہ یہ تو عین ایمان ہے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ابوداؤد کے یون مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ شکر ہے اس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ سے بدلدیا۔ اور مسلم نے ابن مسعود رضہ سے اسطرح روایت کی ہے کہ اصحاب نے کہا کہ اے رسول اللہ ہم مین سے کوئی شخص اپنے دل مین ایسا برا خیال پاتا ہے کہ اسکے بیان کرنے سے اسکو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ آگ مین جلاکر کوئلہ کردیا جاوے یا آسمان سے زمین پر گرادیا جاوے آپ نے فرمایا کہ یہ تو خالص ایمان ہے۔

باب دوئم

(ایمان و اسلام کے احکام کے بیان مین جس مین تین فصلین ہین)

فصل اول

(اقرار شہادتین کے حکم مین)

(۳۷) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام

وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ أَخْرَجَهَا الشَّيْخَانِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسْلِمٌ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین (منجانب اللہ) محکوم ہون کہ لوگون سے کشت و خون کرون تا آنکہ وہ گواہی دین اس بات کی کہ بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد ﷺ اسکے رسول ہین اور نماز پڑہا کرین اور زکوۃ دیا کرین جب انہون نے ایسا کیا تو مجھسے اپنی جانون اور مالون کو بچا لیا بجز اسکے کہ بحق اسلام ہو (جیسے زنا کر کے رجم و قصاص وغیرہ سے نہین بچ سکتے) اور انکا حساب خدا پر ہے شیخین اسکے راوی ہین مسلم نے حق اسلام کو مستثنے نہین کیا ہے۔

(۳۸) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَلَمْ نَدْرِ مَا سَارَّهُ حَتّٰى جَهَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ بَلٰى وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلٰى وَلَا صَلٰوةَ لَهُ قَالَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَهَانِيَ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهِمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عبید اللہ بن عدی رض سے روایت ہے کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے چپکے باتین کرنی شروع کین اور ہم نہ سمجھ سکے کہ وہ آہستہ آہستہ کیا باتین کرتا ہے تا آنکہ آپنے پکار کر فرمایا تب ہمکو معلوم ہوگیا کہ وہ کسی منافق کے قتل کرنے کی اجازت چاہتا ہے آپنے فرمایا کہ کیا وہ اسکی شہادت نہین دیتا کہ بجز خدا اسکے اور کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد ص اسکے رسول ہین اسنے جواب دیا کہ ہان لیکن اسکی شہادت اعتبار کے قابل نہین ہے آپنے فرمایا کیا وہ نماز نہین پڑہتا اُسنے جواب دیا کہ ہان لیکن اسکی نماز معتبر نہین ہے آپنے فرمایا کہ ایسے لوگون کے قتل کرنے سے مجھے خدا نے منع فرمایا ہے۔ مالک اُسکے راوی ہین۔

(۳۹) وَعَنْ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ مَالَهُ وَدَمَهُ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَفِي أُخْرٰى لَهُ مَنْ وَحَّدَ اللّٰهَ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ

طارق اشجعی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور بجز خدا کے جتنی چیزین پوجی جاتی ہین اُن مین سے کسیکو نمانے تو اُسکا جان و مال حرام ہے اور اسکا حساب اللہ پر ہے مسلم اسکے راوی ہین اور ایک روایت مسلم نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جو شخص خدا کو ایک جانے پہر پوری حدیث مثل سابق مذکور ہے۔

دوسری فصل

(بیعت یعنی مریدی کے احکام کے بیان مین)

(۴) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ أَتُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَفِيْ أُخْرٰى وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ أَيْ غَيْرِ الشِّرْكِ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَأَمْرُهٗ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوٗدَ وَزَادَ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أُخْرٰى بَعْدَ قَوْلِهٖ فَأَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَطَهُوْرٌ وَّفِيْ أُخْرٰى لِلثَّلَاثَةِ وَالنَّسَائِيِّ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ وَعَلٰى أَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ أُخْرٰى أَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ فِيْهِ مِنَ اللّٰهِ بُرْهَانٌ أَلْبَوَاحُ الظَّاهِرُ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ التَّاوِيْلَ

ترجمہ

عبادہ بن الصامت رضہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ مجھسے اسبات پر بیعت نہین کرتے کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور چوری اور زنا مت کرو اور کسی ایسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسکا قتل خدا نے حرام کیا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور کسی پر تہمت نہ لگاؤ جسکا مخرج وہ شے ہے جو تمہارے ہاتھوں اور پاؤن کے

ہا ہین ہے (یعنے دل پر) اور اچھی بات مین میری نافرمانی نکرو۔ پس تم مین سے جس شخص نے اس عہد کو پورا کیا تو اسکا ثواب خدا پر ہے اور جو شخص ان مین سے کچھہ کر بیٹھا اور وہ (لوگون سے) پوشیدہ رہا تو اسکا کام خدا کی تفویض ہے خواہ بخش دے یا عذاب کرے پس ہم سبھون نے اسپر بیعت کی بجز ابو داود کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور نسائی نے ایک روایت مین اسکے بعد (کہ اسکا حساب خدا پر ہے) یہ زیادہ کیا ہے کہ جو شخص ان مین سے کچھہ کر بیٹھا اور دنیا ہی مین اسکی سزا بھگت چکا تو وہ اسکے لیے کفارہ اور طہارت ہے۔ اور ایک روایت مین ان تینون اور نسائی نے اسطرح روایت کی ہے کہ ہمنے سختی اور راحت اور خوشی اور ناخوشی ہر حال مین سننے اور اطاعت کرنے کی بابت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسطور پر کہ گو ہمارے حق کا خیال نہ رکہا جائے۔ اور اس امر کی بابت کہ ہم ایسے شخص کے سردار ہونے مین نہین لڑینگے جو اسکے لائق ہے۔ اور اس کی بابت کہ ہم سچ کہینگے جہان ہونگے خدا کی راہ مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرین گے۔ اور ایک دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ ہم ایسے شخص کی خلافت مین جو اسکے لائق ہے نہین جھگڑین گے مگر اسوقت جبکہ کھلم کھلا کفر دیکھا جائے (جسمین تاویل کی گنجایش نہ ہو) جو خدا کے نزدیک لڑنے کی دلیل ہوسکے (یعنے اس وقت لڑنے کی اجازت ہے)۔

(۴۱) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْنَا أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا عَلَامَ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَلَى أَنْ لَا تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَتُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتَسْمَعُوا وَتُطِيعُوا وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيفَةً قَالَ وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أُولَئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يُنَاوِلُهُ إِيَّاهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاؤدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ ہم لوگ نو یا آٹھہ یا سات آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپنے فرمایا تم بیعت نہین کرتے فوراً ہم سبنے ہاتھہ پھیلائے اور کہنے لگے کہ یارسول اللہ آپسے کس بات پر بیعت کرین آپنے فرمایا کہ اسبات پر کہ تم خدا کی عبادت کرو اور اسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک مت سمجھو اور پانچ وقت کی نمازین پڑھا کرو۔ اور میری باتین سنا کرو اور اطاعت کیا کرو اور ایک بات آہستہ سے کہہ

فرمائی کہ لوگوں سے کچھ سوال مت کیا کرو (یعنے بھیک نہ مانگو) راوی کہتا ہے کہ مین نے ان لوگون مین بعض اشخاص کو اس قدر محتاط دیکھا کہ انکا کوڑا بھی گرجاتا تو وہ کسی سے سوال نہین کرتے کہ اُنہیں اٹھا کر دیدی مسلم ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۴۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ

ترجمہ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ فرماتے تھے کہ (سماعت و اطاعت) اس امر مین جسکی تم قدرت اور طاقت رکھتے ہو چھیوں اسکے راوی ہین ۔

(۴۳) وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَا نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيْ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَقَالَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ فَقُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ فَقَالَ سُفْيٰنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى نَعْنِيْ صَافِحْنَا فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلشَّيْخَيْنِ وَاَبِيْ دَاوٗدَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ فَقَالَ اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ

ترجمہ

امیمہ بنت رقیقہ رضہ سے روایت ہے کہ مین چند انصاری عورتون کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی کہ ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہین کہ ہم خدا کے ساتھہ کسی کو شریک نہین کرینگی اور چوری زنا نہ کرینگی اور ہم اپنی اولاد کو قتل نہین کرین گی ۔ اور کسی پر تہمت نہین لگائین گی جو ہمارے ہاتھون اور پاؤن کے بابین یعنے دل سے ظاہر ہوئی ہے ۔ اور اچھی بات مین ہم آپ کی نافرمانی نہین کرین گی

آپنے فرمایا یون کہو کہ جہانتک تمکو قدرت اور طاقت ہے ہمنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول ہماری جانون سے زیادہ ہمپر مہربان ہے آیے ہم آپسے بیعت کرین یعنی مصافحہ کرین آپنے فرمایا کہ مین عورتون سے مصافحہ نہین کرتا میری بات سو عورتون سے ایسی ہے جیسے ایک عورت سے مالک ترمذی نسائی اسکے راوی ہین اور شیخین ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضہ سے اسطرح روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہین چھوا البتہ آپ انکسے زبانی اقرار لیتے تھے جب وہ قبول کرلیتی تہین تو آپ فرماتے تھے کہ اچھا جاؤ مین نے تم سے بیعت کرلی۔

تیسری فصل

(متفرق احکام کے بیان مین)

(۴۴) **عن** عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ قال شهدت حجة الوداع مع النبي صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال ثلثا اى يوم احرم قالوا يوم الحج الاكبر قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا في شهركم هذا الا لا يجني جان الا على نفسه ولا يجني والد على ولده ولا ولد على والده الا ان المسلم اخو المسلم فليس يحل لمسلم من اخيه شئ الا ما احل من نفسه الا وان كل ربوا في الجاهلية موضوع لكم رؤس اموالكم لا تظلمون ولا تظلمون غير ربا العباس فانه موضوع كله الا وان كل دم كان في الجاهلية موضوع واول دم اضعه من دم الجاهلية دم الحرث بن عبد المطلب وكان مسترضعا في بني ليث فقتله هذيل الا واستوصوا بالنساء خيرا فانهن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك الا ان ياتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع واضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا وان لكم على نساءكم حقا ولنساءكم عليكم حقا فاما حقكم على نساءكم فلا يوطئن فرشكم من تكرهون ولا ياذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وان حقهن عليكم ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن الا وان الشيطان قد ايس ان يعبد في بلدكم هذا ابدا ولكن ستكون له طاعة فيما تحتقرون من اعمالكم

وَسَيَرْضَى بِهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ عَوَانٍ اَسِيْرَاتٌ

ترجمہ

عمرو بن ابو الاحوص رضہ سے روایت ہے کہ مین حج وداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ موجود تہا
آپ نے اللہ کا شکر کیا اور اسکی تعریف کی۔ وعظ بیان کیا۔ اور نصیحت کی پہر تین دفعہ آپ نے فرمایا کہ کونسا
دن زیادہ عظمت کے قابل ہے لوگون نے کہا کہ حج اکبر کا دن۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا خون اور مال اور عزت تمپر حرام
ہین جیسے کہ تمہارا یہ دن اس شہر مین اس مہینہ مین۔ خبردار ہو جو شخص قصور کریگا اسی سے اسکا مواخذہ ہوگا
کسی کے قصور کا مواخذہ اسکے باپ بیٹے سے نہوگا۔ خبردار ہو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بہائی ہے کسی
مسلمان کو کسی مسلمان کا ناجائز طریقہ سے مال لینا جائز نہین ہے البتہ جائز طریقہ سے لے سکتا ہے آگاہ
ہو کہ جاہلیت کے زمانہ کا سود لغو اور متروک ہوگیا ہے اب تمکو اصل مال ملیگا تم کسی ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کریگا
اور عباس رضہ کا سود تو بالکل معاف ہے۔ آگاہ ہو کہ ایام جاہلیت کے جسقدر خون تہے سب معاف ہوگئے
اور سب سے پہلے مین وہ خون معاف کرتا ہون جو ہذیل نے حارث بن عبد المطلب کا کیا تہا جو بنی لیث کی قوم کا
شیرخوار تہا۔ آگاہ رہو کہ عورتون سے اچہے اخلاق کے ساتھہ پیش آؤ کہ وہ تمہارے پاس قید مین تمکو
انپر کچہہ اختیار نہین ہے بجز اسکے کہ کہلم کہلا بدزبانی کرین پس اگر وہ ایسا کرین تو انکو ساتھہ مت سلاؤ۔ اور ایسی
مار مارو جو زیادہ سخت نہو پہر اگر وہ تمہاری طاعت کرنے لگین تو پہر انکو تکلیف مت دو۔ خبردار رہو کہ تمہارا
عورتونپر اور عورتون کا تمپر حق ہے تمہارا تو عورتونپر یہ حق ہے کہ جس سے تم ناراض ہو اسکو تمہارے بستر
پر نہ آنے دین نہ اسکو گہر مین آنے کی اجازت دین اور عورتونکا تمپر یہ حق ہے کہ تم انکو اچھی طرح سے کہانا
کپڑا دیا کرو۔ خبردار رہو کہ شیطان ہمیشہ کے لیے اس سے ناامید ہوگیا ہے کہ اس شہر مین اسکی کوئی عبادت
کرے لیکن جن کامون کو تم حقیر سمجہتے ہو انمین تم اسکی اطاعت کرلوگے اور وہ اسی سے خوش ہوجائیگا
ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُوْنَهُ اَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوْا اَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ اَلَا اَيُّ بَلَدٍ
تَعْلَمُوْنَهُ اَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوْا اَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ اَلَا اَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُوْنَهُ اَعْظَمَ حُرْمَةً
قَالُوْا اَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ

الا یحقہا لحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شہرکم ھذا الا ھل بلغت ثلثا کل ذلک یجیبونہ الا نعم قال ویحکم او ویلکم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض اخرجہ الشیخان واللفظ للبخاری

ترجمہ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وداع میں فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ بہت بڑی عظمت اور حرمت والا کونسا مہینہ ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمارا یہی مہینہ ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بہت بڑی عظمت اور حرمت والا کونسا شہر ہے لوگوں نے کہا کہ ہمارا یہی شہر ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بہت بڑی عظمت اور حرمت والا کونسا دن ہے لوگوں نے کہا کہ ہمارا یہی دن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے ناحق تمہارے خون اور مال اور عزت کو اسی طرح تم پر حرام کیا ہے جیسے کہ تمہارے اس دن کی اس شہر میں اس مہینے میں حرمت ہے خبردار ہو کہ میں (حکم الٰہی) پہنچا چکا۔ اس جملہ کو تین بار آپ نے فرمایا اور ہر دفعہ لوگ کہتے تھے کہ ہاں آپ پہنچا چکے۔ آپ نے فرمایا یہ امر تمہارے لیے قابل افسوس ہے کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کو مار ڈالے شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔

(۲۴) وعن ابی بکرۃ نفیع بن الحارث الثقفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض السنۃ اثنا عشر شہرا منہا اربعۃ حرم ثلث متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان ای شہر ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ فقال الیس ذا الحجۃ قلنا بلی قال ای بلد ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ فقال الیس البلدۃ الحرام قلنا بلی قال فای یوم ھذا قلنا اللہ ورسولہ اعلم فسکت حتی ظننا انہ سیسمیہ بغیر اسمہ فقال الیس یوم النحر قلنا بلی قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شہرکم ھذا وستلقون ربکم فیسألکم عن اعمالکم الا فلا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض الا لیبلغ الشاھد الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعی لہ من بعض

مَن سَمِعَہ ثُمَّ قَالَ اَلَا ھَل بَلَّغتُ اَلَا ھَل بَلَّغتُ ثَلٰثًا قُلنَا نَعَم قَالَ اَللّٰھُمَّ اشھَد اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَاَبُو دَاوٗدَ وَزَادَ مُسلِمٌ رَحِمَہُ اللّٰہُ فِی ثُمَّ انکَفَأَ اِلٰی کَبشَینِ اَملَحَینِ فَذَبَحَھُمَا وَاِلٰی جُزَیعَۃٍ مِنَ الغَنَمِ فَقَسَمَھَا بَینَنَا وَزَادَ رَزِینٌ رَحِمَہُ اللّٰہُ فِی اٰخِرِہٖ ثَلٰثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیھِنَّ قَلبُ مُؤمِنٍ اَبَدًا اِخلَاصُ العَمَلِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَمُنَاصَحَۃُ وُلَاۃِ الاَمرِ وَلُزُومُ جَمَاعَۃِ المُسلِمِینَ فَاِنَّ دَعوَتَھُم تُحِیطُ مِن وَّرَآئِھِم قَالَ ابنُ الاَثِیرِ وَلَم اَرَ ھٰذِہِ الزِّیَادَۃَ فِی الاُصُولِ الجُزَیعَۃُ بِالزَّائِ القِطعَۃُ مِنَ الغَنَمِ وَقَولُہٗ لَا یُغِلُّ بِضَمِّ الیَاءِ مِنَ الاِغلَالِ وَھُوَ الخِیَانَۃُ وَقِیلَ بِفَتحِھَا مِنَ الحِقدِ وَالمَعنٰی اِنَّ ھٰذِہِ الخِلَالَ الثَّلٰثَ تُستَصلَحُ بِھَا القُلُوبُ فَمَن تَمَسَّکَ بِھَا طَھُرَ قَلبُہٗ مِنَ الخِیَانَۃِ وَالدَّغَلِ وَالشَّرِّ

ترجمہ

ابو بکرہ ثقفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ ویسا ہی پھر گیا ہے جس ہیئت پر خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا ایک سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں چار ماہ حرام ہیں جنمیں سے تین تو بلافصل یکے بعد دیگرے آتے ہیں وہ ذی قعدہ ذی حجہ محرم ہیں اور ایک قبیلہ مضر کا رجب ہے جو درمیان جمادی الاخری اور شعبان کے واقع ہے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے جواب دیا کہ خدا اور اسکا رسول زیادہ جانتا ہے۔ آپ ایک عرصہ تک چپ رہے جسکی وجہ سے ہمیں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ شاید آپ اسکے نام کے سوا اور کچھ اس مہینہ کا نام کہدینگے کہ اتنے میں آپ نے فرمایا کہ کیا یہ ذی حجہ کا مہینہ نہیں ہے ہمنے عرض کیا جی ہاں یہی مہینہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے ہم سب نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول زیادہ جانتا ہی پس آپ ایک عرصہ تک خاموش رہے جسکی وجہ سے ہمکو یہ خیال کرنے کا موقعہ ملا کہ شاید آپ اسکے اصلی نام کو بدل ڈالینگے کہ آپ نے فرمایا کیا یہ شہر حرام نہیں ہمنے عرض کیا جی ہاں یہی شہر ہے پھر آپ نے فرمایا کہ آج کونسا دن ہے ہمنے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول زیادہ جانتا ہے پھر آپ ایک عرصہ تک چپ رہے جسکی وجہ سے ہمنے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اس دن کا دوسرا نام کہینگے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا یوم النحر یعنے قربانی کا دن نہیں ہے ہمنے عرض کیا کہ جی ہاں یوم النحر ہی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور اسباب تمپر ایسے ہی حرام ہیں جیسا کہ تمہارے لیے اس دن کی اس شہر میں اس مہینہ میں حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے پروردگار سے ملوگے سو وقت وہ اعمال سے متعلق سوال کریگا۔ خبردار ہو میرے

کافر نہ ہوجانا اور ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا۔ خبردار جو لوگ اسوقت حاضر ہین وہ اُن لوگون کو یہ ہدایت پہنچادین جو اسوقت غیر حاضر ہین کیونکہ ممکن ہے کہ بعض سامع کی نسبت وہ شخص زیادہ سمجھدار ہو جسکو ہدایت پہنچای جاوے۔ پھر آپنے فرمایا کہ خبردار ہوجاؤ کہ مینے احکام الٰہی تمہارے پاس پہنچا دیے اس جملہ کو تین بار آپنے فرمایا ہم سبنے جواب دیا کہ جی ہان آپ پہنچا چکے آپنے فرمایا کہ اے خدا شاہد رہنا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور مسلم نے اسقدر زائد بیان کیاہے کہ پھر آپ دو ابلق دنبون کی جانب متوجہ ہوئے اور دونون کو ذبح فرمایا۔ اور بکریون کے ریوڑ کی جانب متوجہ ہوے اور انکو ہم لوگون مین تقسیم فرمایا اور رزین نے آخر حدیث مین اسقدر زائد بیان کیا ہے کہ تین باتین ایسی ہین جنکی وجہ سے مومنین کے قلوب خیانت پر نہین ہوسکتے اسپر قائم رہنے سے خیانت اور دغا اور فساد سے قلوب مؤمنین پاک ہوجاتے ہین محض خدا کے واسطے کوئی عمل کرنا۔ خلیفۂ وقت کی خیرخواہی۔ مسلمانونکی جماعت مین بالالتزام شریک رہنا کیونکہ انکی ہدایت انکے بعد کے اشخاص کو بھی گھیر لیتی ہے۔ ابن اثیر کا بیان ہے کہ انہون نے اس زیادتی کو اصول مین نہین دیکھا۔

(۴۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ قْرَأُوْا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَلِلْبَاقِيْنَ بِنَحْوِهٖ وَفِیْ اُخْرٰى مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک لڑکا فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر آپنے فرمایا کہ یہ آیت پڑھو فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا۔ اسکے بعد اسکے ماں باپ خواہ اسکو یہودی بنائین یا نصرانی بنائین یا مجوسی بنائین جسطرح کہ چارپایہ ہمیشہ ایسے بچے جنتے ہین جن مین کوئی عیب نہین ہوتا۔ کیا اُن مین تم کوئی بچہ ناک کان ہاتھ کٹا ہوا پاتے ہو حتی کہ تم ہی اُسکے ناک کان ہاتھ کاٹ کر اسکو معیوب کردیتے ہو صحابہ نے دریافت فرمایا کہ اے رسول اللہ ان لوگون کی حالت کی خبر دیجیے

جب جوان ہو گئے آپ نے فرمایا کہ خدا جانے وہ کیسا عمل کرتے۔ بجز نسائی کے چہون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور بقیہ بہی ایسا ہی بیان کرتے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ سب بچے اسی ملت پر پیدا ہوتے ہین حتے کہ وہ اپنی زبان سے اپنا مذہب بیان کردین یعنے عاقل ہو جائین۔

تیسرا باب

ان متفرق حادیث کے بیان مین ہے جو ایمان اور اسلام سے متعلق ہین۔

(۴۸) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّیْحُ تُمِیْلُهٗ وَلَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ یُصِیْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ کَشَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ الْاَرْزُ بِسُکُوْنِ الرَّاءِ شَجَرُ الصَّنَوْبَرِ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی مثال ایسی ہے جیسی کہ کہیت مین کہڑی ہوئی کہیتی جسکو ہمیشہ ہوا جہکا دیتی ہے اور مسلمان کو ہمیشہ مصیبتین پہنچتی رہتی ہین اور منافق کی ایسی مثال ہے جیسے کہ صنوبر کا درخت ہلتا جلتا نہین حتے کہ کاٹ لیا جاتا ہے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا یَتَحَاتُّ فَقَالَ الْقَوْمُ هِیَ شَجَرَةُ کَذَا فَاَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ هِیَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْیَیْتُ فَقَالَ هِیَ النَّخْلَةُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی ایسی مثال ہے جیسا کہ ایک سبز درخت جسکے پتے نہین گرتے اور اسکا سایہ موقوف نہین ہوتا پس لوگ کہنے لگے کہ فلان درخت ہی فلان درخت ہی مینے ارادہ کیا کہ یہ کہدون کہ یہ کہجور کا درخت ہے لیکن مینے شرم کے مارے نہین کہا آخر آپ نے فرمایا کہ یہ کہجور کا درخت ہے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۵۰) وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ دَارَانِ وَفِیْ رِوَایَةٍ

سُورَانِ لَہُمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ عَلَی الْاَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ یَدْعُو عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ یَدْعُو فَوْقَہٗ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ فَالْاَبْوَابُ الَّتِیْ عَلٰی کَنَفَیِ الصِّرَاطِ حُدُوْدُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَا یَقَعُ اَحَدٌ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَکْشِفَ السِّتْرَ وَالَّذِیْ یَدْعُوْ مِنْ فَوْقِہٖ وَاعِظُ رَبِّہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَفَسَّرَہٗ رَزِیْنٌ فِیْ حَدِیْثٍ رَّوَاہُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ الصِّرَاطَ ھُوَالْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ مَحَارِمُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالسُّتُوْرُ حُدُوْدُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالدَّاعِیْ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ ھُوَالْقُرْاٰنُ وَالدَّاعِیْ فَوْقَہٗ وَاعِظُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ

ترجمہ

نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے صراط مستقیم کی ایک مثال بیان کی جیسے کہ رستہ کے دونو جانب دو گھر ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دو دیوارین مین ہر ایک مین دو کہلے ہوئے دروازہ لگے ہین اور دروازون پر پردے پڑے ہوئی ہین اور ایک بلانے والا رستہ کی چوٹی پر بلا رہا ہے اور دوسرا اسکے اوپر بلا رہا ہے اور خدا جنت کی طرف بلا رہا ہے اور جسکو چاہتا ہے اسکو سیدہے رستہ پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے پس وہ دروازے جو رستہ کے دونون جانب واقع ہین وہ حدود الٰہی ہین پس کوئی شخص حدود الٰہی مین نہ چلا جائے حتی کہ پردہ اٹھہ جائے۔ اور وہ شخص جو اوپر سے پکارتا ہے یہ خدا کا واعظ ہے ترمذی نے اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے ایک حدیث مین جسکو انہون نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے اس کی اسطرح تفسیر کی ہے کہ رستہ سے مراد اسلام ہے۔ اور دروازے سے محارم الٰہی مراد ہین اور پردے سے حدود الٰہی۔ رستہ کی چوٹی پر پکارنے والے سے قرآن مراد ہے اور اوپر کے پکارنے والے سے خدا کا واعظ مراد ہے جو عموما ہر ایک مسلمان کے دل مین ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا کَمَا بَدَءَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَآءِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ترجمہ

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام غربت سے شروع ہوا ہے اور پھر ویسا ہی غریب ہو جائیگا جیسا شروع ہوا جو غریبون کے لیے خوشی کا مقام ہے مسلم کی یہ روایت ہے

كِتَابُ الاِعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

جسمین قرآن شریف اور حدیث شریف کی استحکام کے ساتھہ پیروی کا بیان ہے اور اسمین دو باب ہین

باب اول

استحکام کے ساتھہ ان دونون کی پیروی کے بیان مین

(۱) عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین نے تم لوگون مین دو چیزین چھوڑی ہین جبتک تم اسکو مضبوط پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک تو کتاب الٰہی (قرآن شریف) ہے اور دوسری اُسکے رسول کی سنت (حدیث شریف) ہے

(۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ وَهُوَ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین تم لوگون مین ایسی چیزین چھوڑے جاتا ہون کہ اگر تم اسکو مضبوط پکڑوگے تو ہرگز میرے بعد گمراہ نہ ہوگے جو ایک دوسرے سے زیادہ برتر ہے اور وہ کتاب الٰہی ہے جو ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اور میری آل جو میرے اہل بیت ہین یہ دونو ہرگز جدا نہ ہونگے تا آنکہ حوض (کوثر) پر میرے پاس آ جاوین پس دیکھو میرے بعد تم اُن دونون کے حق مین کیسا برتاؤ کروگے یعنے خیال رکھہ کر ان دونو کے ساتھہ اچھا برتاؤ کرنا۔

(۳) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا

الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اَيْ تَمَسَّكُوْا بِهَا كَمَا يَتَمَسَّكُ الْعَاضُّ بِجَمِيْعِ اَضْرَاسِهٖ

ترجمہ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمارے ساتھ نماز پڑھی یعنی امامت کی بعد نماز کے ہماری جانب متوجہ ہوئے اور بہت ہی موثر وعظ آپ نے فرمایا جس سے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل تھرا گئے تب کسی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ تو گویا رخصت کرنیوالی یعنی آخری نصیحت ہی پس آپ ہم سے کیا اقرار لیتے ہین آپ نے فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون کہ پرہیزگار رہو اور خدا سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو (حاکم وقت کی) اگرچہ حبشی غلام ہو اسلیے کہ جو شخص تم مین سے میری بعد زندہ رہیگا وہ بہت سخت اختلاف دیکھیگا پس ایسی حالت مین تم میری اور میرے خلفاء راشدین کے طریقہ کی اطاعت کو اپنے پر واجب اور ضروری کرلو اور سکو خوب مضبوط پکڑ لو اور ایسے امور سے جو دین مین نئے پیدا کیے جائین بچتے رہو اسلیے کہ ہر ایک نو پیدا امر بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَّبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اِسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ اَوَّلِهٖ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ اَيْضًا اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ اَلَا رِيْكَةُ

اَلسَّرِیْرُ فِی الْحَجَلَۃِ وَقِیْلَ ھُوَ کُلُّ مَا اُتُّکِیَٔ عَلَیْہِ وَالْقِرَا الضِّیَافَۃُ

ترجمہ

مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آیا کوئی شخص جسکو میری حدیث پہنچی ہو اپنی چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے پڑا ہوا یہ خیال کرسکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے بیچ خدا کی کتاب ہے یعنے جس شئی کو ہمنے اسمین حلال پایا اسکو حلال قرار دیلیا اور جسکو حرام پایا حرام قرار دیلیا حالانکہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اسکی حرمت ویسی ہی ہے جیسے کہ خدا نے حرام کی ہو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد نے اسی حدیث کی ابتدا مین یہ جملہ زیادہ کیا ہے کہ (مین کتاب یعنی قرآن شریف اور اسی کے مانند اور بھی اسکے ساتھہ یعنی حدیث دیا گیا ہون اور اسکے بعد اسیا ہی بیان کیا ہی جو اسکے معنے مین ہے اور یہ بھی زیادہ کیا ہی کہ آگاہ ہو کر پالا ہوا گدہا تمہارے لیے حلال نہین ہے۔ اور درندون مین کوئی کچلی والا جانور حلال ہے۔ نہ کسی ذمی کا پڑا ہوا مال حلال ہے البتہ اسوقت حلال ہو سکتا ہے جبکہ اسکی مقدار اسقدر قلیل ہو جس سے مالک مال مستغنی ہو اور جب کوئی شخص کسی قوم کا مہمان ہو تو اسپر اسکی مہمانی لازمی ہے اگر وہ قوم اسکی مہمانی نہ کرے تو مہمان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ بقدر اپنی مہمانی کے میزبان سے کچھہ وصول کرلے۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسیٰ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْھَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَۃً مِّنْھَا اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَّا تُمْسِکُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ کَلَاً فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ

ترجمہ

ابوموسے عبداللہ بن قیس اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے علم اور ہدایت کی مثال جسکے ساتھہ کہ مین منجانب اللہ مبعوث ہوا ہون بارش کی مانند ہے جبکہ وہ زمین پر پڑتی ہے تو بعض زمین

اپنے عمدہ ہونے کی وجہ سے اس پانی کو قبول کر لیتی ہے جسکی وجہ سے بہت سی گھانس اور سبزہ زار بہت پیدا ہو جاتے ہین اور بعض زمین گہری ہوتی ہے جسمین پانی جمع ہو جاتا ہے پس اس سے خدا اپنے بندون کو نفع پہنچاتا ہے پس لوگ اسکو پیتے ہین پلاتے ہین اور اس سے اپنے کاشت مین مدد لیتے ہین اور بعض زمین اتہلی ہوتی ہے جسمین نہ پانی ٹہیرتا ہے نہ گھانس پیدا ہوتی ہے پس یہی مثال ہے اس شخص کی جسنے دین الہی مین پوری سمجھ حاصل کی اور اسکو اس چیز نے نفع پہنچایا جسکے ساتھ مین مبعوث ہوا ہون پس اسنے خود سیکھا اور دوسرونکو سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال ہے جسنے اسکے جانب توجہ تک نہ کی اور خدا کی اس ہدایت کو نہین قبول کیا جسکے ساتھ مین مبعوث ہوا ہون۔

(۶) وعنہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثلی ومثل ما بعثنی اللہ تعالی بہ کمثل رجل اتی قوما فقال انی رایت الجیش بعینی وانا النذیر العریان فالنجا فالنجا فاطاع طائفۃ من قومہ فادلجوا وانطلقوا علی مہلہم فنجوا وکذبت طائفۃ منہم فاصبحوا مکانہم فصبحہم الجیش فاہلکہم واجتاحہم فذلک مثل من اطاعنی واتبع ما جئت بہ ومثل من عصانی وکذب ما جئت بہ من الحق اخرجہ الشیخان

ترجمہ

ابو موسٰے ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور اس چیز کی مثال جسکے ساتھ خدا نے مجھکو بہیجا ہے ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنی قوم کے پاس آکر یہ کہے کہ مین نے اپنی آنکھون سے لشکر کو دیکھا ہے اور مین برہنہ ڈرانے والا ہون پس تم جلدی بہاگو تاکہ نجات پاؤ پس اسکی قوم کے بعض اشخاص نے اسکی بات مان لی اور راتون رات بہاگے اور آرام کی جگہہ پہنچ گئے اور اس بلا سے نجات پائی اور بعض اشخاص نے اسکی تکذیب کی اور اپنی ہی جگہہ ٹہیرے رہے پس صبح ہی لشکر نے پہونچکر انکا کام تمام کر دیا اور انکی جڑ بنیاد اکہیڑ ڈالی پس یہی مثال ہے اس شخص کی جسنے میری اطاعت کی اور جس چیز کے ساتھ مین آیا ہون اسکی متابعت کی۔ اور اس شخص کی مثال ہے جسنے میری نافرمانی کی اور جس حق چیز کے ساتھ مین آیا ہون اسکی تکذیب کی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مثلی ومثلکم کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ جعل الفراش

وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ تَقَعُ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری اور تم لوگون کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی شخص نے آگ جلائی پس جبکہ اسکے آس پاس روشنی نمودار ہوئی تو پروانہ اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ مین گرا کرتے ہین اسمین گرنے لگے اور اس شخص نے جسنے آگ روشن کی تہی انکو اُس آگ مین سے نکالنا شروع کیا لیکن وہ نہ نکال سکا اور وہ کیڑے اسپر غالب آگئے پس مین تمہاری کمر بند پکڑ کر کہینچتا ہون اور تم لوگ اسی مین گرے جاتے ہو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور الفاظ ترمذی کے ہین

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ بہترین کلام خدا کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور بری باتین وہ ہین جو دین مین نئی نکالی گئی ہون۔ اور جن باتون کا تمسے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہونیوالا ہے اور تم سکو عاجز نہین کر سکتے۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

ترجمہ

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے دین مین ایسی بات ایجاد کرے جو دین مین داخل نہ تہی تو وہ باطل ہے شیخین اور ابوداؤد اسکو راوی ہین اور بعض روایت مین یون مذکور ہے کہ جو شخص ایسی بات پر عمل کرے جسکی نسبت کوئی شرعی دلیل قائم نہین ہے تو ایسا عمل باطل ہے۔

(۱۰) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوجاے تو گویا کہ اسلام کی رسی اُس کے گلے سے نکل گئی۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۱۱) عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اقْضُوْا کَمَا کُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ الْخِلَافَ حَتّٰی یَکُوْنَ النَّاسُ جَمَاعَۃً اَوْ اَمُوْتَ کَمَا مَاتَ اَصْحَابِیْ وَکَانَ ابْنُ سِیْرِیْنَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَرٰی عَامَّۃَ مَا یَرْوُوْنَ عَنْ عَلِیٍّ کَذِبًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ انھون نے فرمایا کہ مین ایسا ہی حکم دونگا جس طرح تم لوگ حکم دیتے جاتے تھے اس لیے کہ مین اختلاف کو سخت ناپسند کرتا ہون تا آنکہ سب لوگ ایک گروہ ہوجائین یا مین مرجاؤن جس طرح کہ میرے اصحاب مرگئے ہین۔ ابن سیرین بہت سے باتون کو جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے تھے اُن کو جھوٹ خیال کرتے تھے بخاری اس کے راوی ہین

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَیْئًا مِّمَّا کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ الصَّلٰوۃُ قَالَ اَلَیْسَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِیْھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

ترجمہ

حضرت انس رضی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا کہ جو امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھی مین انمین سے اب کسیکو بھی نہین دیکھتا۔ لوگون نے کہا نماز تو ہے کہا نماز مین بھی تم لوگون نے کیا کچھ تصرف وتبدیل نہین کرلیے۔ ترمذی اور بخاری اس کے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ اَرَاکُمْ ھٰھُنَا وَمِیْرَاثُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْسَمُ فِی الْمَسْجِدِ فَذَھَبُوْا وَانْصَرَفُوْا وَقَالُوْا

مَا رَاَیْنَا شَیْئًا یُقْسَمُ رَاَیْنَا قَوْمًا یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَذٰلِکُمْ مِیْرَاثُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

(۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ بازار مین گئے (اور جو لوگ بازار مین ملے اُن سے مخاطب ہوکر) آپ نے فرمایا کہ مین تم لوگون کو یہان دیکھ رہا ہون حالانکہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی میراث مسجد مین تقسیم ہو رہی ہے پس وہ جھٹ پٹ مسجد مین پہونچے اور پچھلے پاؤن واپس آکر کہنے لگے کہ وہان تو ہم نے کوئی چیز تقسیم ہوتی نہین دیکھی البتہ چند آدمی قرآن مجید پڑھ رہے ہین آپ نے فرمایا کہ بس یہی تو تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَیَّ لَا یُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَۃُ اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اَفْضَلَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبَرَّھَا قُلُوْبًا وَاَعْمَقَھَا عِلْمًا وَاَقَلَّھَا تَکَلُّفًا اِخْتَارَھُمُ اللّٰہُ لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ فَاعْرِفُوْا لَھُمْ فَضْلَھُمْ وَاتَّبِعُوْھُمْ عَلٰٓی اٰثَرِھِمْ وَتَمَسَّکُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِھِمْ وَسِیَرِھِمْ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا عَلَی الْھُدَی الْمُسْتَقِیْمِ

ترجمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے فرمایا کہ جو شخص سیدہا رستہ چلنا چاہے اُس کو چاہیے کہ ان لوگون کی پیروی اور اقتدا کرے جو قبل اس کے ہو چکے ہین اس لیے کہ زندہ شخص پر دنیاوی جھگڑے بکھیڑے سے محفوظ رہنے کا خیال نہین کیا جا سکتا۔ اور وہ اشخاص جو قابل اقتدا ہین محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب ہین جو اس امت مین ہر طرح زیادہ فضیلت رکھتے تھے جن کے قلوب نہایت ہی نیک تھے جن کا علم نہایت عمیق اور گہرا تھا جن مین تکلف و تصنع بالکل نہ تھا۔ خدا تعالے نے اُن کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اپنے دین کے قائم کرنے کے لیے پسند کیا تھا۔ پس تم لوگ اُن کی بزرگی کو پہچانو اور ان کے قدم بقدم چلو۔ اور حتے الامکان اُن کے اخلاق و عادات کی پیروی کرنے کی کوشش کرو اس لیے کہ وہ نہایت ہی سیدہے رستہ پر تھے۔

(۱۵) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ کِتَابَ اللّٰہِ ثُمَّ اتَّبَعَ

مَا فِيهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا وَوَقَاهُ سُوْءَ الْحِسَابِ فِي الْآخِرَةِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص خدا کی کتاب پڑھے اور اس پر عمل کرے تو خدا اس کو گمراہی دنیا میں رستہ پر لائیگا اور آخرت میں بد حساب سے محفوظ رکھیگا

(۱۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا كُوْنُوْا عَلَى دِيْنِ الْأَعْرَابِ وَالْغِلْمَانِ فِي الْكُتَّابِ

ترجمہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگ ایک سیدھے اور ظاہر رستہ پر چھوڑ دیے گئے ہو جس کی رات مثل روز روشن کے ہے تم لوگ گاؤن والون اور ان لڑکون کے مذہب پر قائم رہو جو مکتبون مین پڑھا کرتے ہین۔

(۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْجَادَّةِ مَنْهَجٌ عَلَيْهِ أُمُّ الْكِتَابِ أَخْرَجَ هٰذِهِ الْآثَارَ الْخَمْسَةَ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ تم لوگ ایک ایسی کشادہ راہ پر چھوڑ دیے گئے ہو جو ام الکتاب کی راہ ہے۔ ان آثار کو پانچون نے بیان کیا ہے اور رزین رحمہ اللہ نے

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْاَعْمَالِ

باب دوم

(اس بیان مین کہ اعمال مین میانہ روی چاہیے)

(۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهِ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا قَالُوْا أَيْنَ نَحْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ وَأَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ

كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَأَتْقَاكُمْ لَهُ وَلٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تین شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کے مکان پر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کی کیفیت دریافت کرنے لگے پس جب اُن کو خبر دی گئی تو گویا کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کو بہت کم خیال کیا۔ اور کہنے لگے کہ بھلا کجا ہم کجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ان کی برابری کیونکر کر سکتے ہین ان کے تو تمام اگلے پچھلے گناہ بخشے جا چکے ہین ایک نے کہا کہ مین تو ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرون گا۔ اور دوسرے نے کہا کہ مین تو برس کے بارہ مہینے روزہ رکھا کرونگا اور کبھی افطار نہین کرون گا۔ اور تیسرے نے کہا کہ مین عورتون سے کنارہ کشی کرونگا اور کبھی نکاح نہین کرونگا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ تمہین ہو جو یہ وہ باتین کہہ رہے تھے۔ خبردار ہو خدا کی قسم مین تم لوگون سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہون اور زیادہ پرہیزگار ہون لیکن مین۔ روزہ بھی رکھتا ہون افطار بھی کرتا ہون نماز بھی پڑھتا ہون سوتا بھی ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ میرے لوگون مین سے نہ ہوگا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا کام کیا جس مین رخصت اور آسانی تھی تو بعض لوگ اس سے دور دور رہنے لگے پس جب کہ یہ خبر رسول اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تب آپ نے خطبہ پڑھا اور خدا کی تعریف وستایش کے بعد یہ

فرمایا کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جو ایک ایسی فعل سے دور دور رہتے ہین جس کو خود مین کرتا ہون۔ خدا کی قسم مین تم لوگون سے زائد عالم باللہ ہون اور زیادہ تر خدا سے ڈرتا ہون شیخین اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِیْ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلٰکِنْ سُنَّتَكَ اَطْلُبُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اَنَامُ وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَنْکِحُ النِّسَآءَ فَاتَّقِ اللّٰہَ یَا عُثْمَانُ فَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِضَیْفِكَ عَلَیْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکَانَ حَلَفَ اَنْ یَّقُوْمَ اللَّیْلَ کُلَّهٗ وَیَصُوْمَ النَّهَارَ وَلَا یَنْکِحُ النِّسَآءَ فَسَاَلَ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَنَزَلَ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَیُرْوٰی اَنَّهٗ نَوٰی ذٰلِكَ وَلَمْ یَعْزِمْ وَهُوَ اَصَحُّ۔

ترجمہ

حضرت عائشہ رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون کے پاس کسی شخص کی زبانی یہ کہلا بھیجا کہ کیا تم میری سنت سے اعراض کرتے ہو انھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یارسول اللہ ہرگز نہین بلکہ مین آپ کی سنت کا طالب ہون پس آپنے فرمایا کہ مین تو سوتا بھی ہون نماز بھی پڑہتا ہون روزہ بھی رکھتا ہون افطار بھی کرتا ہون اور عورتون سے نکاح بھی کرتا ہون۔ پس عثمان اللہ تعالے سے ڈرو تمہارے اہل عیال کا تمپر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تمپر حق ہے اور تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔ روزہ بھی رکھو افطار بھی کرو نماز بھی پڑہا کرو سویا بھی کرو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور رزین نے یہ زیادہ کیا ہے کہ عثمان نے اس بات پر قسم کہائی تہی کہ وہ رات بھر نماز پڑہا کرین گے اور دن بھر روزہ رکھا کرین گے۔ اور عورتون سے نکاح نہین کرین گے پس انھون نے اپنی قسم کی نسبت دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ یعنے لغویات پر قسم کہانے سے خدا کے نزدیک قابل مواخذہ نہین ہوسکتا۔ اور بعض روایت مین ہے کہ اُنھون نے ایسی نیت کی تہی قسم نہین کہائی تہی اور یہی صحیح ہے۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ وَلَاَقُوْمَنَّ اللَّیْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ اَنْتَ

الَّذِی تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّکَ لَا تَسْتَطِیْعُ ذٰلِکَ
فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِکَ مِثْلُ صِیَامِ
الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَاَفْطِرْ یَوْمَیْنِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَصُمْ یَوْمًا وَّاَفْطِرْ یَوْمًا فَذٰلِکَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ اَعْدَلُ
الصِّیَامِ اَوْ اَفْضَلُ الصِّیَامِ قُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ اَخْرَجَهُ
الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ـ وَفِیْ اُخْرٰی اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ
کُلَّ لَیْلَةٍ قُلْتُ بَلٰی یَانَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا الْخَیْرَ وَفِیْهِ قَالَ لِیْ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ
شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِیْ کُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِیْ کُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّکَ یَطُوْلُ بِکَ عُمُرٌ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ فَلَمَّا کَبِرْتُ
وَدِدْتُ اَنِّیْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ـ وَفِیْ اُخْرٰی نَحْوَهٗ وَفِیْهِ فَاِذَا
فَعَلْتَ ذٰلِکَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَیْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ وَلَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ وَفِیْهِ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا وَلَا یَفِرُّ اِذَا لَاقٰی ـ وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ اَحَبُّ الصِّیَامِ
اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ تعالیٰ صَلٰوةُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ
اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَیَنَامُ سُدُسَهٗ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَّیُفْطِرُ یَوْمًا ؎

ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اس کی خبر ہوگئی کہ مین یہہ کہا کرتا ہون کہ خدا کی قسم مین ضرور دن بہر روزہ رکہا کرون گا اور
رات بہر نماز پڑہا کرون گا۔ تب آپنے فرمایا کہ ایسا کہا کرتے ہو مین نے جواب دیا کہ مین نے ایسا کہا
ہے یا رسول اللہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون۔ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہین رکھتے
پس روزہ بہی رکہو افطار بہی کرو نماز بہی پڑہو سویا بہی کرو اور ہر مہینے مین تین روزے رکہا
کرو تو یہ اس حساب سے کہ ایک نیکی بمنزلہ دس نیکیون کے ہوتی ہے بارہ مہینہ کے روزے کی طرح
ہو جائیگا۔ مین نے کہا کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکہتا ہون تب آپنے فرمایا کہ اچہا ایک دن

روزہ رکہا کرو دو روز افطار کیا کرو مین نے کہا کہ مین اس سے بہی زیادہ طاقت رکہتا ہون تو آپنے فرمایا کہ اچہا ایک دن روزہ رکہو ایک دن افطار کرو۔ داؤد علیہ السلام کا روزہ اسی طور کا تہا جو سب روزون مین زیادہ مناسب اور بہتر ہے مین نے کہا کہ مین اس سے بڑہ کر طاقت رکہتا ہون آپنے فرمایا کہ اس سے بڑہ کر کوئی روزہ نہین ہو سکتا۔ بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور دوسری روایت مین اس طرح ہے کہ کیا مجہ کو یہ خبر نہین پہونچی ہے کہ تم بارہ مہینہ روزہ رکہتے ہو اور رات بہر مین قرآن مجید ختم کیا کرتے ہو مین نے کہا جی ہان یا رسول اللہ یہہ صحیح ہے اور نیک نیتی سے مین ایسا کرتا ہون اور اسی روایت مین ہے کہ آپنے یہہ فرمایا کہ ایک مہینے مین قرآن ختم کیا کرو مین نے کہا کہ مین اس سے بڑہ کر طاقت رکہتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ اچہا دس روز مین ختم کیا کرو مین نے کہا کہ مین اس سے بڑہکر طاقت رکہتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ اچہا ایک ہفتہ مین ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ اپنے نفس کو مشقت مین نہ ڈالو۔ مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید کہ تمہاری عمر بڑی ہو۔ راوی کہتے ہین کہ جیسے مین نے سختی کی ویسی ہی مجہ پر سختی ہوئی جب مین ضعیف ہو گیا اس وقت مجہے یہ اچہا معلوم ہوتا تہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت اور آسانی کو قبول کر لیتا۔ اور ایک دوسری روایت مین بہی اسی طرح مذکور ہے بجز اس کے کہ اس مین یہ زائد ہے کہ جب کہ تم ایسا کرو گے تو آنکہین دہس جائینگی اور نفس سست ہو جائیگا۔ اس شخص کا روزہ روزہ نہین ہے جس نے ہمیشہ بارہ مہینے روزے رکہے پس داؤد علیہ السلام کا سا روزہ رکہو جو ایک دن آڑ رکہا کرتے تہے اور مقابلہ کے وقت دشمن سے بہاگتے نہ تہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک زیادہ پیارا روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور زیادہ پیاری نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے جو اول نصف حصہ شب مین سوتے تہے اور ثلث حصہ شب مین نماز پڑہتے تہے اور پہر سدس حصہ شب مین سوتے تہے اور ایک دن آڑ روزہ رکہتے تہے۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ يُحَجِّرُهُ فِي اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيْهِ وَيَبْسُطُهُ فِي النَّهَارِ فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوْبُوْنَ اِلَيْهِ وَيُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهِ حَتّٰى كَثُرُوْا فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ

خُذُوا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَا دَامَ وَاِنْ قَلَّ وَكَانَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمِلُوا عَمَلًا اَثْبَتُوْهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاغْدُوْا اَوْرُوْحُوْا وَشَيْئًا مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ اَحَدٌ الدِّيْنَ اِلَّا غَلَبَهٗ يَجِيْئُ بِالرَّاءِ يَجْعَلُهٗ كَالْحُجْرَةِ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بوریا تھا جس کو موڑکر رات کو آپ حجرہ کی وضع پر بنا لیتے تھے اور اسی مین نماز پڑہا کرتے تھے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھتے تھے پس لوگون نے یکے بعد دیگرے آنا شروع کیا اور آپ کے ساتھہ مقتدی بنکر نماز پڑہنے لگے تا آنکہ لوگون کی تعداد بہت بڑہ گئی۔ پس آپنے اُن کی جانب متوجہ ہوکر یہ فرمایا کہ لوگو اعمال کا وہی حصہ اختیار کرو جس کی تم طاقت رکہتے ہو اس لیے کہ خدا تعالے ثواب دینے سے ملول نہین ہوتا تا آنکہ تم عمل سے ملول ہو جاؤ اور خدا تعالے کے نزدیک وہی کام زیادہ پیارا ہے جو ہمیشہ کیا جاے اگرچہ بہت تہوڑا ہو اور آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عادت تہی کہ جب وہ کوی کام کرتے تہے تو ہمیشہ اُس پر ثابت قدم رہتے تہے۔ چہیون اس کے راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یون مروی ہے کہ میانہ روی اختیار کرو اور خدا کی قربت کے طالب ہو اور صبح وشام اور آخر رات کا کچہہ حصہ عبادت الٰہی مین صرف کیا کرو۔ اور میانہ روی اختیار کرو میانہ روی اختیار کرو۔ دوسرے لوگون کو بہونچاؤ۔ اور خود عمل کرو اور یاد رکہو کہ ہرگز کسی شخص کا عمل اُسکو جنت مین داخل نہین کریگا۔ اصحاب نے پوچہا کہ یارسول اللہ کیا آپ کا عمل بہی نہین آپنے فرمایا کہ میرا عمل بہی نہین مگر اس وقت جب کہ خدا مجہہ کو مغفرت اور رحمت سے ڈہانپ لے اور بخاری کی دوسری روایت اور نسائی مین اس طرح مذکور ہے کہ اس دین یعنے اسلام کی

بنیاد آسانی پر مبنی ہے جو شخص سختی کے ساتھ اس دین پر غالب ہونے کا ارادہ کرے گا وہ ضرور مغلوب ہو جائے گا اور کوئی عمل نہ کر سکے گا۔

(۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفس کو اور لوگوں کو دین کے باب میں مہلت اور آسانی دو اور مشکل میں نہ ڈالو اور خوش خبری دو اور ایک روایت میں ہے کہ تسکین و تشفی دو نفرت نہ دلاؤ شیخین اس کے راوی ہیں

(۷) **وَعَنْ** سَہْلِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ ھُوَ وَاَبُوْہُ عَلٰی اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فَاِذَا ھُوَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃً خَفِیْفَۃً کَاَنَّھَا صَلٰوۃُ مُسَافِرٍ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ اَرَاَیْتَ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ الْمَکْتُوْبَۃُ اَوْ شَیْءٌ تَنَفَّلْتَہٗ قَالَ اِنَّھَا الْمَکْتُوْبَۃُ وَاِنَّھَا لَصَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَخْطَاْتُ اِلَّا شَیْئًا سَھَوْتُ عَنْہُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیُشَدَّدُ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمْ فَشُدِّدَ عَلَیْھِمْ فَتِلْکَ بَقَایَاھُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّیَارِ رَھْبَانِیَّۃً اِبْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنَاھَا عَلَیْھِمْ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

سہل بن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایسی حالت میں آئے جب کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور نماز کو وہ معمولی طریقے سے جلدی جلدی پڑھ رہے تھے جو گویا مسافر کی سی نماز معلوم ہوتی تھی پس جب انہوں نے سلام پھیرا تو راوی نے کہا خدا تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے مجھے یہ بتلایئے کہ یہ فرض نماز تھی یا کوئی نفل نماز آپ نے پڑھی ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ فرض نماز تھی۔ اور یہی بعینہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے مجھ سے اس کے ادائے میں کوئی سہو و نسیان نہیں ہوا ہے پھر آپ فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اپنے نفوس پر سختی مت کرو تاکہ تم پر احکام شرع کی پابندی سخت ہو جائے کیونکہ کسی قوم نے اپنے نفوس پر سختی کی تھی تو اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان پر سختی ہو گئی اور انہیں میں سے کچھ لوگ گرجا اور

بت خانوں میں ایسے باقی رہ گئے ہیں جو خلاف اصول اسلام جوگی بن گئے ہیں۔ ابوداود اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو یکایک آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے مابین بندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ زینب کی رسی ہے جب کہ وہ نماز پڑھتی پڑھتی تھک جاتی ہیں تو اس کے ساتھ لٹک جاتی ہیں آپ نے اُس کے کھول ڈالنے کا حکم دیکر یہ فرمایا کہ ہر شخص کو اسی وقت تک نماز پڑھنی چاہیے جب تک اُس کو شوق ہو اور خوش رہے اور جب تھک جائے اور غنودگی کی وجہ سے سست ہو جائے تو اس کو بیٹھ جانا چاہیے۔ بخاری۔ ابوداود۔ نسائی۔ اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ اَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا فلاں عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتی آپ نے فرمایا اونہہ تم لوگوں کو اُتنا ہی کام کرنا چاہیے جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیئے اللہ تعالے ثواب دینے سے ملول نہیں ہوتا تا آنکہ تم ہی عمل سے ملول ہو جاؤ دین میں سب سے بہتر کام وہی ہے جو دوامًا کیا جائے۔ تینوں اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ

إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الثَّرَةُ النَّشَاطُ وَالرَّغْبَةُ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شے کے لیئے ایک جوش کا زمانہ ہے اور ہر ایک لیسے زمانہ کے ساتھ سستی ہے پس جو شخص میانہ روی اختیار کرے تو تم اس کی امید کرو۔ اور اگر اس کے جوشیلے پن کی وجہ سے لوگ اس کی جانب اشارہ کرنے لگیں تو تم اس کو کسی حساب میں مت شمار کرو۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۱۱) **وَعَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ آخَىٰ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَىٰ أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا وَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَلْمَانُ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّىٰ تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ فَقَالَ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

ترجمہ

ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہما کے درمیان بھائی چارہ کردیا پس سلمان (ایک دن) ابوالدرداء کی ملاقات کے لیے آئے تو انہون نے ام الدرداء یعنے ان کی بی بی کو گھر کے کام کاج والے کپڑون میں دیکھا تب انہون نے دریافت کیا کہ تمھاری کیا حالت ہے وہ کہنے لگین کہ تمھارے بھائی ابوالدرداء کو تو دنیا مین کوئی حاجت ہی نہین ہے۔ پس (اتنے مین) ابوالدرداء (باہر سے) آگئے تو انہون نے ان کے لیے کھانا پکوایا۔ اور ان سے کہا کہ کھاؤ (اور مجھے معذور رکھو) کہ مین روزہ دار ہون تب سلمان نے کہا کہ اگر تم نہین کھاتے تو مین بھی نہین کھاؤنگا تب انہون نے (مجبورًا) کھا لیا۔ جب رات ہوئی

تو ابو الدرداء چلے نماز پڑہنے تو سلمان ؓ نے کہا کہ سوجاؤ تو سو رہے پہر (تہوڑی دیر کے بعد) نماز پڑہنے چلے پہر سلمان نے کہا کہ سوجاؤ تو سو رہے جب کہ رات کا آخری حصہ باقی رہا اس وقت سلمان نے کہا کہ لواب اٹہو پہر دونون نے نماز پڑہی اور سلمان ؓ نے ابو الدرداء ؓ سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ تمہاری خدا کا تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری اہل کا تم پر حق ہے۔ پس ہر ایک ذی حق کے حق کو ادا کرنا چاہیے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے یہ جملہ زیادہ کیا ہے کہ (تمہاری مہمان کا تم پر حق ہے)۔

(۱۲) **وَعَنْ** حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ كَاتِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ وَنَسِيْنَا كَثِيْرًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَجِدُ مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ۔ اَلْمُعَافَسَةُ الْمُعَالَجَةُ وَالْمُمَارَسَةُ وَالْمُلَاعَبَةُ

ترجمہ

حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ تعالی عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ مجہ سے ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ سے ملاقات ہوئی وہ پوچہنے لگے کہ تم کیسے ہو مین نے جواب دیا کہ حنظلہ منافق ہوگیا ہے انہون نے فرمایا کہ سبحان اللہ یہہ کیا کہہ رہے ہو مین نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہتے ہین تو آپ دوزخ اور جنت کا ہم سے ایسا تذکرہ فرماتے ہین گویا ہم آنکہون سے دیکہہ رہے ہین اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سے ہم جدا ہوجاتے ہین تو جورو بچون اور زمین کے جہگڑے بکہیڑے مین پہنس جاتے ہین اور اکثر باتین بہول جاتے ہین

تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بخدا میری بھی یہی حالت ہے۔ پس دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو آپ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے کہ اگر ہمیشہ تم لوگوں کی وہی کیفیت رہے جو میرے پاس رہتی ہے یا ہمیشہ ذکر ہی میں رہو تو بالضرور تمہارے بچھونے اور رستوں میں فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔ لیکن اے حنظلہ۔ گھڑی اور گھڑی (یعنے ساعت بساعت میں وہ حالت بدل جاتی ہے) تین بار آپ نے یہ فرمایا۔ مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۳) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَتْ تُرْسِلُ اِلٰی اَهْلِهَا بَعْدَ الْعَتَمَةِ تَقُوْلُ اَلَا تُرِیْحُوْنَ الْكُتَّابَ

ترجمہ

مالک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بعد عشا کے اپنے خویش و اقارب سے یہ کہلا بھیجتی تھیں کہ کیوں لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (یعنے ان کو عشا کے بعد بیہودہ گوئی وغیرہ فحش امور کے لکھنے کی تکلیف نہ دو)

(۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهٗ تَقُوْمُ اللَّیْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ فَقَالَ لِكُلِّ عَامِلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ صَارَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰی سُنَّتِیْ فَقَدِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَ فَقَدْ ضَلَّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی ایک آزاد کردہ لونڈی سے متعلق یہ اطلاع دی گئی کہ وہ رات بھر نماز پڑھا کرتی ہیں اور دن بھر روزہ رکھتی ہیں تو آپ نے فرمایا ہر ایک کام کرنے والے کے لیے ایک جوش کا زمانہ ہے اور ہر ایک جوش کے ساتھ سستی ہے۔ پس جس شخص کی سستی میری سنت کے ایک محدود حصہ پر آکر ٹھیر جائے تو ایسے شخص کو سمجھنا چاہیے کہ سیدھے رستہ پر پہونچ گیا اور جس شخص نے اس میں خطا کی وہ گمراہ ہوگیا۔

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا اَخْرَجَهُمَا رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر ایک کام مین اوسط درجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ ان دونون حدیثون کے رزین راوی ہین

کِتَابُ الْاَمَانَةِ

(امانت کے بیان مین)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهٗ عَلٰى رِجْلِهٖ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ فَلَا يَكَادُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا حَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ مَا اَظْرَفَهٗ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَلَقَدْ اَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ دِيْنُهٗ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا اَوْ يَهُوْدِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ مِنْكُمْ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ اَلْوَكْتُ الْاَثَرُ فِي الشَّيْءِ مِنْ غَيْرِ لَوْنِهٖ كَالنُّقْطَةِ۔ وَالْمَجْلُ مَا يَظْهَرُ فِي الْيَدِ شِبْهُ الْبَثْرِ مِنْ مُعَانَاةِ الْاَشْيَاءِ الصُّلْبَةِ الْخَشِنَةِ وَالْمُنْتَبِرُ الْمُنْتَفِخُ

ترجمہ

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائین جن مین سے ایک تو ہم دیکھ چکے اور دوسری کے منتظر ہین (ان مین سے ایک حدیث تو یہ ہے) کہ آپ نے ہم سے بیان فرمایا کہ امانت انسانی قلوب مین نازل ہوئی ہے۔ پھر اس کے بعد قرآن نازل ہوا۔ پھر لوگون نے قرآن اور حدیث سے سیکھا کہ امانت مین خیانت نہ کرنی چاہیے۔ پھر آپ نے

(یہ دوسری حدیث رفع امانت سے متعلق بیان فرمائی) کہ ایک دفعہ کوئی شخص سوئیگا پس اُس کے دل سے امانت چہین لی جائے گی اور دہبہ کی طرح اس کا اثر باقی رہ جائے گا۔ پہر جب دوسری دفعہ سوئیگا تو اس کے دل سے امانت چہین لیجائے گی اور گھٹے کی طرح اس کا اثر باقی رہجائے گا (جیسے کہ تم ایک چنگاری کو اپنے پاؤن پر لڑہکاؤ تو اونچے اونچے پہپولے پڑے ہوئے دیکہو گے اور اس مین کوئی شے نہ ہوگی۔ پہر آپ نے چند کنکرے لیے اور ان کو اپنے پاؤن پر لڑہکا دیا) پہر لوگ صبح کو اُٹہکر آپس مین خرید و فروخت کرینگے اور یہہ نہ معلوم ہوگا کہ ان مین سے کون شخص امانت دار ہے تا آنکہ یہ کہا جائے گا کہ فلان قوم مین فلان شخص امین ہے اور ایک ایسے شخص کی نسبت جس کے دل مین ایک رائی برابر بہی ایمان نہ ہو یہ کہا جائے گا کہ یہ کیا ہوشیار کیسا چالاک آدمی ہے اور کیا خوش تقریر وظریف شخص ہے اور کیسا عقلمند اور دانا ہے (راوی کا بیان ہے کہ) مجہ پر ایک ایسا زمانہ گذر چکا ہے کہ مین کسی سے خرید و فروخت کرنے مین کچہ پرواہ نہ کرتا تہا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تہا تو اس کا تدین میرا حق دلواتا تہا۔ اور اگر نصرانی یا یہودی ہوتا تہا تو اس کا سردار میرا حق مجہے دلوا دیتا تہا۔ مگر آجکل کے زمانہ مین تو بجز فلان فلان اشخاص کے اور کسی سے مین کوئی معاملہ خرید و فروخت وغیرہ کا بہی نہین کرتا۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قِیْلَ وَکَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ - وُسِّدَ اُسْنِدَ۔

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہ امانت ضائع ہونے لگے تب تم قیامت کے منتظر رہو۔ سوال کیا گیا کہ امانت کا ضائع ہونا کیون کر ہوگا آپ نے فرمایا جب کہ کسی نالائق اور نا اہل کو حکومت کا کام ملے۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۳) **وَعَنْهُ** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم کو امانت دار خیال کرتا ہے اُس کی امانت کو ادا کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ خیانت کرے تم اُس کے ساتھ خیانت مت کرو۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ کَامِلًا مُّوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ اَوَّلِہٖ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا

ترجمہ

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مسلمان امانت دار خزانچی جس کو جس چیز کے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اس کو کامل پورے طور پر بطیب خاطر دیدیتا ہے منجملہ دو صدقہ دینے والوں کے ایک صدقہ دینے والا ہے۔ بجز ترمذی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ اور نسائی نے ابتدا حدیث میں یہ زیادہ کیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے بعض بعض کے استحکام کا باعث ہے

کِتَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیِ عَنِ الْمُنْکَرِ

اچھے کاموں کے کرنے کا حکم دینے اور برے کاموں سے ممانعت کرنے کے بیان میں

(۱) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِھَابٍ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَۃِ الْعِیْدِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ مَرْوَانُ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ فَقَالَ قَدْ تُرِکَ مَا ھُنَالِکَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعِنْدَ التِّرْمِذِیِّ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّۃَ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ وَلَمْ یَکُنْ یُخْرَجُ فِیْہِ وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَۃِ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَلَیْسَ عِنْدَ النَّسَائِیِّ اِلَّا الْمُسْنَدُ فَقَطْ

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ پہلے پہل عید کی نماز سے قبل جس نے خطبہ پڑہنا شروع کیا وہ مروان تہا پس ایک شخص نے کہڑے ہو کر یہ کہدیا کہ خطبہ سے قبل نماز پڑہنی چاہیے۔ مروان نے جواب دیا کہ وہ طریقہ اب متروک ہو گیا ہے۔ تب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس نے تو اپنا حق ادا کر دیا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ فرماتے سُنا ہے کہ جو کوئی شخص تم مین سے بُرا کام دیکہے پس اسکو ہاتہ سے بگاڑ دینا چاہیے اگر اتنی قدرت نہین رکہتا تو زبان سے اگر یہی قدرت نہین رکہتا تو دل سے برا سمجہنا چاہیے) اور یہہ نہایت ضعیف الایمان ہونے کی دلیل ہے۔ بجز بخاری کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور یہہ مسلم کے الفاظ ہین اور ترمذی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے کہڑے ہو کر یہ بیان کیا کہ مروان تم نے سنت کی مخالفت کی۔ اور ابو داؤد نے یہ زیادہ کیا ہے کہ عید کے دن منبر نکالا گیا اور اس سے قبل کبہی عید مین منبر نہین نکالا گیا تہا۔ اور قبل نماز کے خطبہ شروع کیا۔ اور نسائی نے صرف حدیث ہی بیان کی ہے یہ قصہ نہین بیان کیا)

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہٖ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ لَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ حَوَارِیُّ الرَّجُلِ خَاصَّتُہٗ وَنَاصِرُہٗ وَالْخُلُوْفُ جَمْعُ خَلْفٍ بِسُکُوْنِ اللَّامِ وَہُمُ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ بَعْدَ مَنْ مَضٰی یَکُوْنُوْنَ شَرًّا مِّنْہُمْ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے پیغمبرون کو اُن کی امت مین مجہ سے قبل خدا تعالے نے مبعوث فرمایا ہے ان سب کے معین و مددگار اور مصاحبین تہے جو ان کے طریقہ کی متابعت اور ان کے حکم کا اقتدا کرتے تہے پہر اُن کے بعد مخالفین اور بُرے لوگ پیدا ہوئے جو ایسی باتین کہنے لگے جن کو وہ خود نہین کرتے تہے اور ایسے افعال کرنے لگے جس کے کرنے کا دوسرون کو حکم نہین دیتے۔ پس جو شخص ہاتہ سے انکا

منکر ہو وہ مسلمان ہے اور جو شخص زبان سے ان کا منکر ہو وہ بھی مسلمان ہے اور جو شخص دل سے ان کا منکر ہو وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن اس کے آگے رائی برابر ایمان کا کوئی حصہ نہیں ہے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وعنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ تعالیٰ قلوب بعضھم ببعض ولعنھم علیٰ لسان داود الآیۃ ثم جلس وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتیٰ تاطروھم علی الحق اطرا ومعنیٰ تاطروھم تعطفوھم وتردوھم

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں پھنس گئے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا لیکن انہوں نے ان کا کہنا نہ مانا پھر چند روز کے بعد وہ علماء بھی اُن کے ہم جلیس اور ہم مشرب ہو گئے اور اُن کے ساتھ کھانا پینا شروع کر دیا۔ پس خدا نے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے ساتھ ملا دیا۔ اور داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی ان پر لعنت فرمائی (ختم آیت تک) پہلے آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ پھر سنبھل کر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے تا آنکہ تم ان کو کما ینبغی حق کی جانب نہ پھیر دو اور اسی طرف نہ لوٹا دو۔

(۴) **وعن** قیس بن ابی حازم قال قال ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ان حمد اللہ واثنیٰ علیہ یا ایھا الناس انکم تقرؤن ھذہ الآیۃ وتضعونھا علیٰ غیر مواضعھا یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم وانا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علیٰ یدیہ اوشک ان یعمھم اللہ بعقاب وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما من قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون علیٰ ان یغیروا فلم یغیروا الا یوشک ان یعمھم اللہ تعالیٰ بعقاب اخرجھما ابوداود والترمذی ومعنیٰ یوشک یقرب ویسرع

ترجمہ

قیس بن ابی حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمد وثنا کے بعد یہ

(وعظ) فرمایا کہ اے لوگو تم قرآن کی اس آیت کو پڑھتے ہو اور بے موقعہ اس کا استعمال کرتے ہو (آیت یہ ہے) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ یعنی اے مسلمانو تم پر اپنی نفس کی فکر واجب ہے تم کو گمراہ شخص کوئی نقصان نہین پہونچا سکتا جب کہ تم خود راہ پر ہو۔ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ جب کہ ظالم کو دیکھین اور اسکو ظلم سے نہ روکین تو قریب ہے کہ خدا ان کو سب کو عذاب مین گرفتار کرے۔ اور مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس قوم مین کثرت سے گناہ ہوتے ہون اور بعض قوم کے لوگ یہ قدرت رکھتے ہون کہ گناہ گارون کو گناہ کرنے سے روک سکین اور باوجود قدرت کے وہ نہ روکین تو قریب ہے کہ خدا تعالی اُن سب کو عذاب مین شامل کرے۔ ابوداؤد اور ترمذی ان احادیث کے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَیُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عِقَابًا مِّنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَكُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ مین میرا نفس ہے کہ تم لوگ اچھے کامون کے کرنے کا حکم دیا کرو۔ اور بُری کامون سے منع کرتے رہو ورنہ قریب ہے کہ خدا تعالے تمپر عذاب نازل فرمائے پھر اگر ہزار دعا کروگے تو ایک بھی قبول نہ ہوگی۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ عَلَیْكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰهَ وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ فتح یاب ہو اور سیدھے راستہ پر پہونچنے والے ہو اور تم کو فتح یابی ہوگی پس جو شخص تم مین یہ حالت پائے

تو اُس کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور اچھے کاموں کے کرنے کا حکم دینا چاہیے اور بُرے کاموں سے روکنا چاہیے اور جو شخص عمداً میری نسبت جھوٹ بولے تو اس کو دوزخ میں اپنا مقام بنانا چاہیے۔

(۷) وَعَنْ عُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَاَنْكَرَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ۔

ترجمہ

عرس بن عمیرہ کندی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مقام پر گناہ کیا جائے اور شخص حاضر اُس کو بُرا خیال کرے تو وہ غائب سمجھا جائے گا اور جو شخص غائب ہو اور سُنکر خوش ہو تو وہ حاضر خیال کیا جائے گا۔ ان دونوں حدیثوں کے ابوداؤد راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت بڑا جہاد یہ ہے کہ کوئی انصاف کی بات کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہہ دی جائے ترمذی اس کے راوی ہیں

كِتَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ تَعْتَكِفَ فَاَذِنَ لَهَا فَضُرِبَتْ فِيْهِ قُبَّةٌ فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَضَرَبَتْ زَيْنَبُ اُخْرٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْغَدَاةِ اَبْصَرَ اَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هٰذَا

مع کسی ایسی بات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنی جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔ ...

فَاُخْبِرَتْ بِذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا اَلْبِرَّ اِنْزِعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِيْ اٰخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ اَلْخِبَاءُ بَيْتٌ مِنْ وَبَرٍ اَوْ صُوْفٍ لَا مِنْ شَعْرٍ وَتَقْوِيْضُهٗ رَفْعُهٗ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری دس روز اعتکاف مین بیٹھتے تھے حتے کہ آپنے وفات پائی۔ اور فرماتے تھے کہ شب قدر کو انہین رمضان کے آخری دس دنون مین ڈھونڈھو۔ پھر آپکے بعد آپ کے ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا جیسوبال س کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رمضان مین اعتکاف کرتے تھے اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو اس مقام پر تشریف لاتے جہان آپ اعتکاف مین بیٹھتے تھے راوی کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے آپسے اعتکاف مین بیٹھنے کی اجازت چاہی۔ آپنے اجازت دیدی انہون نے وہان ایک پال کھڑا کر لیا۔ پس جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے سُنا تو انہون نے بھی ایک پال کھڑا کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا نے بھی ایک پال کھڑا کر لیا پس جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے چارون پالون کو ملاحظہ فرما کر پوچھا کہ یہ کیا ہے تب آپسے واقعہ بیان کیا گیا آپنے فرمایا کہ اس امر مین نیکی ان کی محرک نہین ہے ان کو اکھاڑ ڈالو اُن کو پھر مین نہ دیکھون ان کو تب وہ اُکھاڑ ڈالے گئے۔ اس کے بعد آپنے رمضان مین اعتکاف نہین فرمایا حتے کہ شوال کے آخری دس روز مین آپنے اعتکاف کیا اور بعض روایت مین ہے کہ آپکے حکم سے وہ مکان اعتکاف جو سینڈ ہے یا اونٹ کے بالون کا بنا ہوا تھا اُٹھا دیا گیا اور آپنے ماہ رمضان مین اعتکاف کرنا ترک کر دیا حتے کہ شوال کے اول دس روز آپنے اعتکاف کیا۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا کَانَ صَبِیْحَۃُ عِشْرِیْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَقَالَ مَنْ کَانَ اعْتَکَفَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی مُعْتَکَفِہٖ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ ہٰذِہِ اللَّیْلَۃَ وَرَاَیْتُنِیْ کَاَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ

وَطِيْنٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهٖ هَاجَتِ السَّمَآءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ وَذٰلِكَ لَيْلَةُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ وسط رمضان کے دس روز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف مین بیٹھے پس جب کہ بیسوین رمضان کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا اسباب اٹھا لیا تب آپنے فرمایا کہ جس نے اعتکاف کیا تہا اُسے پہر اپنے مقام اعتکاف کی طرف معاودت کرنی چاہیے اس لیے کہ مین نے اس رات کو دیکھا ہے اور مین نے اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ گویا کہ مین پانی اور کیچڑ مین سجدہ کر رہا ہون پس جس وقت آپ اپنے مقام اعتکاف کی جانب واپس تشریف لائے تو اس دن سے پہر سے پانی برسنا شروع ہوا اور مسجد پر پتون کی چہت تہی (پختہ چہت نہ تہی) مین نے آپکے ناک اور نتہنون پر پانی اور کیچڑ کا اثر دیکھا اور یہہ اکیسوین رات تہی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ مِنْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک رمضان مین دس روز اعتکاف مین بیٹہتے تہے پس جب کہ وہ سال آیا جس مین آپنے وفات پائی ہے تو اس سال آپ بیس روز اعتکاف مین بیٹھے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اُبَيٍّ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ

ترجمہ

انس اور ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ہمیشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

رمضان کے آخری دس روز میں اعتکاف فرماتے تھے پس ایک سال آپنے اعتکاف نہیں کیا تو جب کہ دوسرا سال آیا تو آپ نے اس سال بیس فرا اعتکاف کیا۔ ابوداؤد والی سو اور ترمذی النس زہری اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ۔ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ وَقَالَتِ السُّنَّةُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ۔ اَلتَّرْجِيلُ تَسْرِيحُ الشَّعْرِ وَتَنْظِيفُهُ وَتَحْسِينُهُ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ وہ ایسی حالت میں کہ حائضہ ہوتی تھیں اور اپنے حجرہ میں بیٹھی رہتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں معتکف ہوتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں۔ آپ اپنا سر مبارک اُن کی طرف جھکا دیتے تھے۔ اور جب آپ معتکف ہوتے تھے تو بجز انسانی ضرورت کے کبھی گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے چھوں اس کے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار کے پاس سے چلے جاتے تھے اور آپ معتکف ہوتے تھے تو آپ سیدھے چلے جاتے تھے نہ کہیں ٹھیرتے تھے نہ کچھ پوچھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت کے لیے نہ جائے اور نہ کسی کے جنازہ میں شریک ہو اور نہ کسی عورت کو ہاتھ لگائے نہ اس کے ساتھ مباشرت کرے اور اُنہیں ضرورتوں کے لیے باہر نکلے جو ناگزیر ہیں۔ اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوسکتا اور اعتکاف بجز مسجد جامع کے اور کہیں نہیں ہوسکتا

(۶) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَهِيَ تُصَلِّي وَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا

مِنَ الدَّمِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپکے ازواج مین سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھین پس وہ سرخی اور زردی دیکھا کرتی تھین اور نماز پڑھا کرتی تھین اور بعض وقت (کثرت) خون کی وجہ سے طشت اپنے نیچے رکھہ لیا کرتی تھین۔ بخاری۔ اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ قَالَتْ صَفِیَّۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مُعْتَکِفًا فَاَتَیْتُہٗ اَزُوْرُہٗ لَیْلًا فَحَدَّثْتُہٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَابَ الْمَسْجِدِ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاٰیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ عَلٰی رِسْلِکُمَا اِنَّہَا صَفِیَّۃُ بِنْتُ حُیَیٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ

الْاِنْقِلَابُ الرُّجُوْعُ

ترجمہ

علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف مین تھے تو ایک رات مین ان کی زیارت کے لیے آئی پس مین نے آپسے بات چیت کی پھر مین اٹھی تاکہ واپس جاؤن پس آپ بھی میرے ساتھہ اٹھے یہانتک کہ جس وقت مسجد کے دروازہ پر پہونچے تو دو شخص انصاری آدہر سے گذرے ان دونون نے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو اپنی رفتار مین تیزی کی اور آپنے فرمایا کہ وہین ٹھیرے رہو دیکھو یہ صفیہ بنت حیی ہے (یعنی میری بی بی ہے) اُن دونون نے کہا کہ سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے کیا آپ پر کوئی شبہ ہو سکتا ہے) تو آپنے فرمایا کہ شیطان کا گذر بنی آدم کے خون کی گزرگاہون تک ہے مین نے یہ خوف کیا کہ شاید وہ تمہارے دلون مین کوئی برائی یا کوئی شئے نہ ڈالدے شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اَنْ یَّعْتَکِفَ لَیْلَۃً وَ یُرْوٰی یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ

اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایام جاہلیت مین یہ نذر کیا تھا کہ ایک رات اور بعض روایت مین ہے کہ ایک دن مسجد حرام مین اعتکاف کرین گے تو انہون نے (اس کی نسبت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو۔ پانچون اس کے راوی ہین۔

کِتَابُ اِحْیَاءِ الْمَوَاتِ

بنجر اور افتادہ ار اضیات کے آباد کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ قَضٰی بِہٖ عُمَرُ فِیْ خِلَافَتِہٖ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہی شخص اُس زمین کا زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسی کے بموجب فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیَا اَرْضًا مَیْتَۃً فَھِیَ لَہٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ قَالَ عُرْوَۃُ اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْاَرْضَ اَرْضُ اللہِ تَعَالیٰ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللہِ فَمَنْ اَحْیَا مَوَاتًا فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ جَاءَنَا بِھٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ جَاءَنَا بِالصَّلَوٰتِ عَنْہُ وَقَالَ عُرْوَۃُ وَلَقَدْ حَدَّثَنِیْ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلیٰ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَرَسَ

اَحَدُهُمَا نَخْلًا فِي اَرْضِ الْاٰخَرِ فَقَضٰى لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بِاَرْضِهٖ وَاَمَرَ صَاحِبَ النَّخْلِ اَنْ يُّخْرِجَ نَخْلَهٗ مِنْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَتُضْرَبُ اُصُوْلُهَا بِالْفُؤُسِ وَاِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ حَتّٰى اُخْرِجَتْ مِنْهَا قَالَ مَالِكٌ رح وَالْعِرْقُ الظَّالِمُ كُلَّمَا اُخِذَ وَاُحْتُفِرَ وَغُرِسَ بِغَيْرِ حَقٍّ اَلْفُؤُسُ جَمْعُ فَاْسٍ وَهِيَ الْاٰلَةُ الْمَعْرُوْفَةُ مِنَ الْحَدِيْدِ وَالْعُمُّ جَمْعُ عَمِيْمَةٍ وَهِيَ التَّامَّةُ فِي الطُّوْلِ وَالْاِلْتِفَافِ

ترجمہ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہوگی اس پر کسی ظالم کی (بیخ) کا کچھ حق نہ ہوگا بجز نسائی کے چارون اس کے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ نے یہ کہا کہ مین اس امر کی شہادت دیتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ سب زمین خدا کی ہے اور بندے بہی سب اللہ کے ہین پس جو شخص کسی افتادہ زمین کو آباد کرے تو وہی شخص اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اس حدیث کو ہم سے ان لوگون نے بیان کیا ہے جنہون نے ہم سے نماز سے متعلق حدیثین بیان کی ہین۔ اور عروہ نے کہا کہ اسی شخص نے ہم سے یہ حدیث بیان کی جس نے پہلی حدیث بیان کی تہی (جو اوپر مذکور ہوئی) کہ دو شخص جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جہگڑتے ہوئے آئے انمین سے ایک نے دوسرے کی زمین مین درخت لگا یا تھا۔ آپنے یہ فیصلہ کیا کہ مالک زمین کو اس کی زمین دیدی اور مالک درخت کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنا درخت اس کی زمین سے نکال لے راوی کہتا ہے کہ مین نے اس درخت کو دیکھا کہ اس کی جڑین کلہاڑی سے کاٹی جاتی تہین اور بہت بڑا لنبا چوڑا درخت تہا وہ اس زمین سے نکال ڈالا گیا

(۳) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا فِيْ مَوَاتٍ فَهُوَ لَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا قَدْ عَجَزَ صَاحِبُهَا عَنْهَا فَتَرَكَهَا مُهْلِكَةً فَهِيَ لَهٗ

ترجمہ

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی افتادہ زمین مین چار دیواری کھینچے تو وہ اسی کی ہوگی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اس روایت مین جو سعید بن زید سے مروی ہے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی زمین کو آباد کرے جس کے مالک نے اس کی آبادی سے عاجز ہو کر اس کو افتادہ چھوڑ دیا ہو تو وہی شخص (آباد کنندہ) اس کا مالک ہے۔

کتاب الایلاء

(ایلا کے بیان مین)

(جس سے مراد ہر مرد کا وہ عہد ہے جو اپنی زوجہ کی مقاربت سے چار مہینہ تک احتراز کی بابت کرے)

(۱) **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرع من فرس فجحش شقہ او کتفہ والی من نسائہ شھرا فجلس فی مشربۃ لہ درجھا من جذوع فاتاہ اصحابہ رضی اللہ عنھم یعودونہ فصلی بھم جالسا وھم قیام فلما سلم قال انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا صلی قائما فصلوا قیاما وان صلی قاعدا فصلوا قعودا ولا ترکعوا حتی یرکع ولا ترفعوا حتی یرفع قال ونزل لتسع وعشرین فقالوا یا رسول اللہ انک الیت شھرا فقال ان الشھر تسع وعشرون اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی وفی اخری للشیخین عن ام سلمۃ ان الشھر یکون تسعا وعشرین وفی اخری لمسلم عن جابر رض ثم طبق یدیہ ثلثا مرتین باصابع یدیہ کلھا والثالثۃ بتسع منھا۔

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے گر گئے تھے اور آپ کے بازو یا شانہ مبارک مین چوٹ آگئی تھی اور آپ نے ایک مہینہ اپنے ازواج مطہرات سے ایلا کیا تھا اور آپ اپنے بالاخانے مین بیٹھ رہے تھے جس کا حجرہ کھجور کی شاخون سے بنایا گیا تھا اصحاب آپ کی عیادت کے لیے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور مقتدی لوگون نے کھڑے ہو کر نماز آپ کے پیچھے پڑھی جب آپ نے

سلام پہیرا تو یہ فرمایا کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑہائے تب تم لوگ بہی کھڑے ہو کر نماز پڑہو۔ اور اگر وہ بیٹھ کر پڑہائے تو تم بہی بیٹھکر پڑہو اور تم لوگ رکوع مت کرو تا آنکہ امام نہ رکوع کرے اور رکوع سے سر نہ اٹھاؤ تا آنکہ امام سر نہ اٹھائے۔ اور آپ اونتیسوین دن بالاخانے سے نیچے اُتر آئے تب لوگون نے کہا کہ آپنے تو ایک مہینہ تک ایلا کیا تہا تو آپنے فرمایا کہ بعض مہینہ انتیس ۲۹ دن کے ہوتے ہین۔ بخاری اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین شیخین کی ایک روایت مین جو ام سلمہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ بعض مہینے انتیس دن کے ہوتے ہین۔ مسلم کی ایک روایت مین جو جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ پہر آپنے تین دفعہ دونو ہاتہون کو ملا کر اشارہ کیا اور تیسری دفعہ ایک انگلی دبالی۔ یعنے نو انگلیون سے اشارہ کیا اور دو دفعہ پوری انگلیون سے اشارہ کیا۔

(۲) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اِذَا مَضَتْ اَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ یُوْقَفُ حَتّٰی یُطَلِّقَ وَلَا یَقَعُ عَلَیْہِ الطَّلَاقُ حَتّٰی یُطَلِّقَ یَعْنِی الْمُوْلِیَ وَیُذْکَرُ ذٰلِکَ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ وَ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَۃَ وَاثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الصَّحَابَۃِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ یَعْنِیْ ابْنَ عُمَرَ الْاِیْلَاءُ الَّذِیْ سَمَّی اللّٰہُ تَعَالٰی لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدَ الْاَجَلِ اِلَّا اَنْ یُّمْسِکَ بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یَعْزِمَ الطَّلَاقَ کَمَا اَمَرَ تَعَالٰی

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جب کہ ایلا کرنے والے کو چار مہینے گذر جائین تو توقف کرے تا آنکہ طلاق دے اور محض ایلا سے طلاق نہین پڑ جاتی تا آنکہ طلاق نہ دے۔ اور ایسا ہی عثمان اور علی اور ابو الدردا اور عائشہ اور بارہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ بخاری اور مالک اس کے راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ وہ ایلا جسکا خدا تعالے نے تذکرہ کیا ہے کہ بعد مدت گزر جانے کے کسی کے لیے (عورت) جائز نہین ہے مگر اس وقت کہ جائز طریقہ سے اس کو ٹہیرائے یا طلاق دیدے جیسا کہ خدا نے حکم دیا ہے۔

(۳) **وَعَن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اٰلَی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِہٖ لَمْ یَقَعْ عَلَیْہِ طَلَاقٌ وَاِنْ مَضَتِ الْاَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ حَتّٰی یُوْقَفَ فَاِمَّا اَنْ یُّطَلِّقَ وَاِمَّا اَنْ یَّفِیَ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَقَالَ

مَنْ حَلَفَ عَلَى امْرَأَتِهِ اَنْ لَّا يَطَأَهَا حَتّٰى تَفْطِمَ وَلَدَهَا لَمْ يَكُنْ مُوْلِيًا بَلَغَنِىْ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرَهٗ اِيْلَاءً

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی سے ایلا کرے تو اس پر طلاق واقع نہین ہوتی اگرچہ چار مہینے گزر جائین تاآنکہ توقف کرے پھر اس کے بعد یا تو طلاق دیدے یا اس سے مجامعت کرے۔ مالک اس کے راوی ہین۔ اور مالک نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس بات پر قسم کہائے کہ وہ اپنی بی بی سے مجامعت نہین کرے گا تاآنکہ بچہ دودہ نہ چھوڑ دے تو یہ ایلا نہ ہوگا۔ مجہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہونچی ہے کہ ان سے اس خاص مسئلہ سے متعلق سوال کیا گیا تہا مگر انہون نے اُس کو ایلا نہین خیال کیا۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِى الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایلا کیا اور ان کو اپنے پر حرام کردیا اس کے بعد پھر حرام کو حلال کرلیا اور قسم کا کفارہ دیا۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الْاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

(نامون اور کنیتون کے بیان مین جس مین پانچ فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِى الْمَحْبُوْبِ وَالْمَكْرُوْهِ

(اس امر کے بیان مین کہ اسمار اور کنیتون مین سے محبوب کیا ہین اور مکروہ کیا ہین)

(۱) **عَنْ** اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَائَكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابوالدرداء رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے پس اچھے نام رکھا کرو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب ناموں میں زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔ مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ مُخْتَصَرًا

ترجمہ

ابووہب جشمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم انبیا کے نام رکھا کرو اور خدا کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔ اور زیادہ پسندیدہ حارث اور ہمام ہے۔ اور نہایت برا نام حرب اور مرہ ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور انہیں کے الفاظ ہیں۔ اور نسائی نے مختصراً روایت کی ہے۔

(۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ سُفْيٰنُ رح مِثْلُ شَاهَانِ شَاهْ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رح سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو رح عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ أَوْضَعُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَلِمُسْلِمٍ رح فِيْ أُخْرٰى أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک
بہت بڑا شرک آموز نام یہ ہے کہ کوئی شخص مالک الاملاک نام رکھے حالانکہ بجز خدا تعالیٰ کے
کوئی مالک نہیں ہے۔ سفیان نے کہا جیسے کہ شاہان شاہ۔ احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے
ابوعمرو سے دریافت کیا کہ (اس حدیث میں) (اخنع) یعنے شرک آموز کے کیا معنے ہیں انہوں نے
جواب دیا کہ شرک سے بہری ہوئی کے ہیں بجز نسائی کے پانچوں اُس کے راوی ہیں اور مسلم نے
ایک روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک قیامت کے دن نہایت غصہ کا لائق
اور بہت بڑا خبیث آدمی وہ ہے جو ملک الاملاک نام رکھے۔ حالانکہ بجز خدا کے کوئی مالک نہیں ہے

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
أَنْ يَنْهٰى عَنْ أَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبَرَكَةَ وَأَفْلَحَ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ
بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ زَادَ أَبُوْدَاوُدَ
فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُوْلُ أَثَمَّ بَرَكَةٌ فَيَقُوْلُوْنَ لَا۔

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ فرمایا تھا کہ یعلےٰ
اور برکتؔ اور افلحؔ اور یسارؔ اور نافعؔ اور اسی قسم کے اور نام رکھنے سے منع فرمائیں پھر میں نے
دیکھا کہ آپ نے اس کے بعد سکوت اختیار کیا پھر آپ نے انتقال فرمایا اس سے منع نہیں فرمایا مسلم
اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں ابوداؤد نے یہ زیادہ بیان کیا ہے
کہ (اسلیئے کہ کوئی شخص جب یہ دریافت کرے کہ کیا وہاں برکت ہے۔ تو لوگ جواب دینگے کہ نہیں)

(۶) وَعَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ تَكَنّٰى أَبَا عِيْسٰى
وَأَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكَنّٰى أَبَا عِيْسٰى فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَمَا يَكْفِيْكَ
أَنْ تَكَنّٰى بِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَنَّانِيْ أَبَا عِيْسٰى فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا بَعْدُ
فِيْ جَلْجَتِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكَنّٰى بِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ حَتّٰى هَلَكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ۔ الْجَلْجُ بِلَامٍ سَاكِنَةٍ
بَيْنَ جِيْمَيْنِ أَوَّلَاهُمَا مَفْتُوْحَةٌ هِيَ حُبَابُ الْمَاءِ فِيْ لُغَةِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَيْ تُرِكْنَا فِيْ أَمْرٍ

ضَیِّقٍ کَضِیْقِ الْحُبَابِ وَقَالَ الْاَزْہَرِیُّ الْجُ[illegible] وَاحِدَۃُ الْجَلَاجِ وَھِیَ الرُّؤُسُ وَمَعْنَاہُ وَاِنَّا نُعَدُّ فِیْ عَدَدِ اَقْرَانِنَا وَاِخْوَانِنَا لَمْ نَدْرِ مَا یُصْنَعُ بِنَا

ترجمہ

اسلم مولی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو (اس وجہ سے) مارا کہ اُس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی۔ اور مغیرہ بن شعبہ کی بھی کنیت ابوعیسیٰ تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اپنی کنیت ابوعبداللہ رکھو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوعیسیٰ کنیت عطا فرمائی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہوچکے ہیں۔ اور ہم بعد اس کے اپنے اقران اور بھائیوں کے شمار میں ہوں ہم کو معلوم نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے گا۔

؎ یعنی زمانہ خلافت میں اس نے اپنے بیٹے کو اس کنیت کے رکھنے پر جس کا [illegible]

(۷) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلِقْحَۃٍ تُحْلَبُ مَنْ یَحْلُبُ ھٰذِہٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا اسْمُکَ فَقَالَ مُرَّۃُ فَقَالَ لَہُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَحْلُبُ ھٰذِہٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا اسْمُکَ فَقَالَ حَرْبٌ فَقَالَ لَہُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَحْلُبُ ھٰذِہٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَہُ مَا اسْمُکَ فَقَالَ یَعِیْشُ فَقَالَ احْلُبْ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ

ترجمہ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دودھ والی اونٹنی کی جانب اشارہ کرکے فرمایا کہ اس کا دودھ کون دوہیگا پس ایک شخص کھڑا ہوا تو آپنے فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ مرہ (یعنے تلخ) تب آپنے اس کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ پھر آپنے فرمایا کہ اس کو کون دوہیگا پھر ایک شخص کھڑا ہوا تو آپنے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اس نے کہا کہ میرا نام حرب (یعنے لڑائی) ہے۔ پھر اُس کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو کون دوہیگا۔ پھر ایک شخص کھڑا ہوا پھر آپنے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے کہا کہ میرا نام یعیش ہے۔ تب اس کو آپ نے دوہنے کا حکم دیا۔ امام مالک اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَنْ سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

فصل دوم

(ان اشخاص کے بیان میں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام رکھا ہے)

(۱) **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ ن السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی بَیْتِ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا فَلَمْ یَجِدْ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَیْنَ ابْنُ عَمِّکِ فَقَالَتْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ شَیْءٌ فَغَاضَبَنِیْ فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَیْنَ ھُوَ فَقَالَ ھُوَ فِی الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَہٗ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ وَقَدْ سَقَطَ رِدَاءُہٗ عَنْ شِقِّہٖ فَاَصَابَہٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ فَقَالَ سَھْلٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَمَا کَانَ لَہٗ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْہُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں نہ پایا تو آپ نے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرے اُن کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جس پر وہ غصے ہوکر چلے گئے ہیں۔ تب آپ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو تو وہ کہاں ہیں۔ اُس نے بیان کیا کہ وہ مسجد میں پڑے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور وہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک جانب سے اُن کی چادر ہٹ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ جانب جسم گرد آلود ہوگئی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہنا شروع کیا کہ اُٹھو ابو تراب اُٹھو ابو تراب۔ سہل کا بیان ہے کہ حضرت علی کو اس نام سے زیادہ پیارا کوئی نام نہیں معلوم ہوتا تھا۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا قَالَ حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءَ فَوَلَدْتُہٗ فَاَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ فِیْ جَوْفِہٖ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ بِالتَّمْرَۃِ ثُمَّ دَعَا لَہٗ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ فَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِہٖ

فرحًا شدیدًا لانّھم قیل لھم انّ الیھود قد سحرتکم فلا یولد لکم اخرجہ الشیخان

ترجمہ

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مین حاملہ تھی اور میرے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر تھے جب مین مکہ سے نکلی تو میرے حمل کی مدت ختم ہو چکی تھی پھر مین مدینہ مین پہونچکر قبا مین اتری وہان عبد اللہ بن زبیر پیدا ہوا تب مین اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائی اور آپ کی گود مین اُس کو ڈال دیا پھر آپ نے کھجور منگوائی اور اس کو چبا کر اس کے منہ مین تھوک دیا تو پہلی چیز جو اس کے پیٹ مین داخل ہوئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھوک تھا۔ پھر آپ نے کھجور سے اُس کی تحنیک کی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی اور اس کا عبد اللہ نام رکھا اور وہ پہلا لڑکا تھا جو اسلام کی حالت مین پیدا ہوا تھا۔ اس وجہ سے لوگ بہت ہی خوش ہوئے اس لیے کہ مسلمانون کو یہ شبہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہود نے جادو کر دیا ہے مسلمانون کو کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ شیخین اس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولد لی غلام فاتیت بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسماہ ابراھیم وحنکہ بتمرۃ ودعا لہ بالبرکۃ ودفعہ الیّ وکان اکبر ولد ابی موسیٰ۔ اخرجہ الشیخان

ترجمہ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا تو مین اس کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم اُس کا نام رکھہ دیا اور کھجور کے ساتھہ اس کی تحنیک کی۔ اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ اور پھر آپنے اس کو مجھے دیدیا اور یہ یعنے ابراہیم ابو موسے رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے تھے شیخین اس کے راوی ہین۔

(۴) **وعن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین ولد وھو فی عباءۃ وھو یھنأ بعیرًا لہ فقال ھل معک تمر قلت نعم فناولتہ تمرات فلاکھن ثم فغر فا الصبی فمجہ فیہ فجعل یتلمظہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انظروا حب الانصار التمر وسماہ عبد اللہ

اَخرجہُ الشیخانِ وابوداوٗد واللفظُ لِمسلمٍ ومعنیٰ یَہنأُہٗ یُطلیہِ بالقطرانِ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے تو مین اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لے گیا اور آپ ایک عبا پہنے ہوئے تہے اور اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تہے تو آپنے فرمایا کہ کیا تم کہجور اپنے ساتہ لائے ہو مین نے کہا کہ جی ہان اور مین نے کئی کہجورین نکالکر آپ کو دین آپنے اُن کو مُنہ مین ڈالکر چبایا پہر بچہ کا منہ کہولکر اس کے مُنہ مین ڈال دیا بچہ اُس کو چوسنے لگا تو آپ نے فرمایا کہ دیکہو انصار کو کہجور سے کیسی محبت ہی۔ اور آپ نے اس کا نام عبداللہ رکہا شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور یہہ الفاظ مسلم کے ہین

(۵) وَعَنْ عائشۃَ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا قالت قلتُ یارسولَ اللہِ کُلُّ صواحبی لہُنَّ کُنًی قال فاکتنی بابنکِ عبدِاللہِ بنِ الزُّبیرِ فکانت تُکنّٰی اُمّ عبدِاللہِ اَخرجہُ ابوداوٗد وزادَ رزینٌ رحمہُ اللہُ تعالیٰ فاِنّ الخالۃَ اُمٌّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری تمام ہمجولیون کی کنیتین ہین توآپنے فرمایا کہ تم بہی اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام پر کنیت رکہ لو۔ اس کے بعد ام عبداللہ اُن کی کنیت مشہور ہوگئی ابوداؤد اس کے راوی ہین اور رزین نے یہہ زیادہ بیان کیا کیونکہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے۔

الفصلُ الثالثُ فیمن غیّرَ النبیُّ صلی اللہُ علیہ وسلم اسمہٗ

فصل سوم

جس مین اُن اشخاص کا بیان کا ہے جن کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ خراب ہونے کے بدل دیے ہین

(۱) عَنْ عائشۃَ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا قالت کانَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یُغیّرُ الاسمَ القبیحَ اَخرجہُ الترمذیُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ زَیْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِیْلَ تُزَكِّیْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ کا نام پہلے۔ برہ (یعنے نیکی) تھا تو یہ اعتراض کیا گیا کہ تم آپ ہی اپنے نفس کا تزکیہ کرتی ہو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا نام زینب رکھ دیا۔ شیخین اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اسْمُ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِسْمَهَا جُوَیْرِیَةَ وَكَانَ یَكْرَهُ اَنْ یُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ بَرَّةُ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جویریہ بنت حارث کا نام برہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کا نام جویریہ رکھ دیا اور آپ اس کو برا خیال فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ اسکے پاس سے برہ (یعنی نیکی) نکل گئی مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ قَوْمَهٗ یُكَنُّوْنَهٗ بِاَبِی الْحَكَمِ قَالَ فَدَعَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَیْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰی بِاَبِی الْحَكَمِ فَقُلْتُ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَكَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ كِلَا الْفَرِیْقَیْنِ بِحُكْمِیْ فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ فَقُلْتُ شُرَیْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قُلْتُ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنا کہ اُن کی قوم اُن کو ابوالحکم کی کنیت سے پکارتی ہے اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا اور فرمایا کہ خدا

لہ یعنی ہانی کی کنیت ابوالحکم تھی۔

ہی حکم ہے اور اسی کی جانب سے حکم ہے پھر کیون تم نے اپنی کنیت ابوالحکم رکھی ہے۔ مین نے جواب دیا کہ میری قوم کو جب کسی امر مین اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس آتی ہے تو مین ان مین ایسا فیصلہ کر دیتا ہون کہ جس سے فریقین راضی ہوجاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ یہہ تو بہت اچھی بات ہے۔ کیا تمہارے کوئی لڑکا ہے مین نے عرض کیا شریح اور مسلم اور عبداللہ میرے لڑکے ہین آپنے فرمایا کہ اُن مین بڑا کون ہے مین نے کہا کہ شریح تو آپنے ارشاد فرمایا کہ تم ابوشریح ہو۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ بُشَيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ اَنَّ رَجُلًا كَانَ اسْمُهٗ اَصْرَمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اسْمُكَ قَالَ اَصْرَمُ قَالَ بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ

اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

بشیر بن میمون اپنے چچا اسامہ بن اخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص کا نام اصرم تھا (یعنے کاٹنے والا) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے اُنھون نے کہا کہ اصرم ہے تو آپ نے فرمایا بلکہ تو زرعہ (یعنے کھیتی کرنے والا ہے) ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا اُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ رح فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَا السَّهْلُ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ رح وَغَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِيْ وَعَزِيْزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمِ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا وَسَمّٰى حَرْبًا سَلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ الْمُنْبَعِثَ وَاَرْضًا تُسَمّٰى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شِعْبَ الْهُدٰى وَبَنِي الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمّٰى بَنِيْ مُغْوِيَةَ بَنِيْ رِشْدَةٍ

ترجمہ

سعید بن مسیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو انھون نے کہا کہ حزن (یعنے سخت زمین) ہے تو آپنے

ارشاد فرمایا کہ بلکہ تم سہل (یعنے نرم زمین ہو) تو انھون نے جواب دیا کہ مین اس نام کو نہین بدلنا چاہتا
جس کو میرے باپ نے رکھا ہے ابن مسیب فرماتے ہین کہ اس کے بعد ہمیشہ ہم مین سختی رہی۔ بخاری اور
ابو داؤد اس کے راوی ہین اور ابو داؤد کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ مین سہل نام نہین
رکھتا اس لیے کہ لوگ اس کو روندتے ہین اور ذلیل سمجھتے ہین۔ ابو داؤد فرماتے ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصی (یعنے گنہگار) اور عزیز (جو نام خدا ہے) اور عتلہ (یعنے سختی) اور شیطان
(یعنے نافرمان) اور حکم (یعنے حکومت کرنے والا) اور غراب (یعنے کوا) اور حباب (جو نام شیطان
ہے) اور شہاب (یعنے وہ شعلہ جو شیطان کے بھگانے کے لیے ہوتا ہے) ایسے نامون کو بدل دیا
اور نام شہاب کے بدلہ ہشام رکھہ دیا۔ اور حرب (لڑائی) کا نام سلم (صلح) اور مضطجع (لیٹنے والا) کا نام
منبعث (اُٹھنے والا) رکھہ دیا۔ اور جس زمین کا نام عفرہ (بنجر) تہا اسکا نام خضرہ (تر و تازہ) رکھہ
دیا۔ اور شعب ضلالت (یعنے گمراہی کے رستہ) کا نام شعب ہدے (یعنے ہدایت کا رستہ) رکھہ دیا
اور بنی الزنیہ کا نام بنی الرشدہ اور بنی مغویہ کا نام بنی رشد رکھہ دیا۔

(۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَیَّرَ
اسْمَ عَاصِیَةَ وَسَمَّاهَا جَمِیْلَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاصیہ کے نام کو جمیلہ کے
نام سے بدل دیا۔ مسلم ابو داؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ لَقِیْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ
مَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْاَجْدَعُ
شَیْطَانٌ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

مسروق سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو
مین نے جواب دیا کہ مسروق بن اجدع ہون تو حضرت عمر رض نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اجدع شیطان کا نام ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُنْذِرِ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَالَ مَا اسْمُهٗ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت منذر بن ابو اُسید پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیے گئے۔ پس آپ نے اُن کو اپنی ران پر رکھا اور یہ فرمایا کہ اس کا نام کیا ہے جواب دیا گیا کہ فلان نام ہے آپ نے فرمایا کہ نہین بلکہ اُس کا نام منذر ہے پس اسکا نام اس وقت منذر رکھہ دیا گیا شیخین اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ بِاسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهٖ

فصل چہارم

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور کنیت رکھنے کے بیان مین)

(۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِالْبَقِيْعِ فَسَمِعَ قَائِلًا يَقُوْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَرَدَّ رَأْسَهٗ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَمْ أَعْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع (نام مقام) مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص کو یا ابو القاسم پکارتے ہوئے سنا۔ پس آپنے اس کی جانب سر پھیرا تو اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو نہین پکارتا مین فلان شخص کو پکار رہا ہون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرا نام تو رکھا کرو ولیکن میری کنیت مت رکھا کرو۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نُكَنِّيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اسْمُ ابْنِكَ

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ مَنْ تَسَمّٰی بِاسْمِیْ فَلَا یَتَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ وَ مَنْ تَکَنّٰی بِکُنْیَتِیْ فَلَا یَتَسَمّٰی بِاسْمِیْ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم مین سے ایک شخص کو لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے اس سے کہا کہ ہم تم کو ابو القاسم کی کنیت نہ دین گے اور تمہاری آنکھ ٹھنڈی نہ کرین گے تب اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمہارے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے ۔ بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین ۔ اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ میرا نام رکھا کرو لیکن میری کنیت مت رکھا کرو اس لیے کہ مین (منجانب اللہ) قاسم بنایا گیا ہون اور تم لوگون مین تقسیم کیا کرتا ہون (یعنے مال غنیمت) ۔ اور ابو داؤد کی روایت مین یہ زیادہ ہے کہ جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو شخص میری کنیت رکھے وہ میرے نام پر نام نہ رکھے ۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَلَدْتُّ غُلَامًا فَسَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا وَکَنَّیْتُہٗ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُکِرَ لِیْ اَنَّکَ تَکْرَہُ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا الَّذِیْ اَحَلَّ اِسْمِیْ وَحَرَّمَ کُنْیَتِیْ اَوْ مَا الَّذِیْ حَرَّمَ کُنْیَتِیْ وَاَحَلَّ اِسْمِیْ ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوا تو مین نے اُس کا نام محمد رکھا ہے اور اُس کی کنیت ابو القاسم رکھی ہے تو لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ اس کو ناپسند فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ میرے نام پر نام رکھنا درست ہو اور میری کنیت نادرست ہو (یعنے دونو جائز ہین) یا یون فرمایا (راوی کو شک ہے) کہ کیون میری کنیت رکھنی ناجائز ہو اور نام رکھنا جائز ہو ۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَکَ وَلَدٌ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَھٰذَا

لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَزَادَ فِیْهِ قَالَ فَکَانَتْ رُخْصَةً لِیْ

ترجمہ

محمد بن حنفیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اس سے مطلع فرمایے کہ آپکے بعد جو میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو اسکا نام آپکے نام پر۔ اور اسکی کنیت آپ کی کنیت پر رکھون۔ آپنے فرمایا کہ ہان رکھو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور انھین کے یہہ الفاظ ہین۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ اور صحیح تسلیم کیا ہے اور اس مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ میرے لیے اس کی اجازت تھی (کہ نام اور کنیت دونون رکھون)

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

فصل پنجم

(جس مین وہ احادیث متفرق بیان کی جاتی ہین جو اسی باب کے متعلق ہین)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِتَسْمِیَةِ الْمَوْلُوْدِ یَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰی عَنْهُ وَالْعَقِّ عَنْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ حکم دیا کہ ساتوین روز بچہ کا نام رکھو۔ اور سر وغیرہ منڈواؤ اور اس کا عقیقہ کرو ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَکَةِ وَیُحَنِّکُهُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے اُس نے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے جاتے کوئی بچہ پس دعاء برکت کی کرتے اُس کے لیے اور تحنیک کرتے اُن کو۔ اس کے راوی مسلم اور ابوداؤد ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حِیْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رض اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

وَحَنَّكَهُ وَزَادَ رَزِينٌ وَقَرَأَ فِي أُذُنِهِ سُورَةَ الْإِخْلَاصِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَسَمَّاهُ

ترجمہ

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ جس وقت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حضرت فاطمہؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے اُس وقت مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے کان مین اذان دی تھی ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین - اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے - اور رزین نے اس حدیث مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپنے اُن کے کان مین سورہ اخلاص پڑہی - اور کہجور سے تحنیک کی اور اُن کا نام رکہا

(۴) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لِرَجُلٍ مَا اسْمُكَ قَالَ جَمْرَةُ قَالَ ابْنُ مَنْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْحُرَقَةِ قَالَ أَيْنَ مَسْكَنُكَ قَالَ بِحَرَّةِ النَّارِ قَالَ بِأَيِّهَا قَالَ بِذَاتِ لَظًى قَالَ عُمَرُ أَدْرِكْ أَهْلَكَ فَقَدِ احْتَرَقُوا وَكَانَ كَمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى -

ترجمہ

یحیے بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کسی شخص سے پوچہا کہ تمہارا نام کیا ہے اسنے کہا کہ جمرہ (یعنے چنگاری) ہے آپنے فرمایا کہ کس کے بیٹے ہو اس نے کہا کہ شہاب (یعنے شعلہ) کا بیٹا ہون آپنے فرمایا کہ کس قبیلہ اور قوم کے ہو اس نے جواب دیا کہ قبیلہ حرقہ (یعنے جلانے) سے ہون آپنے فرمایا کہ تمہاری سکونت کہان کی ہے اسنے کہا کہ حرۃ نار (یعنے گرمی آگ کی) مین رہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اُس کے کس محلہ مین اس نے جواب دیا کہ ذات لظی (یعنے بہڑکتی آگ) مین تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جاؤ دیکہو اپنے متعلقین اہل وعیال کو وہ سب جل گئے - اور در اصل یہی واقعہ تہا جیسا کہ حضرت عمر نے بیان فرمایا کہ امام مالک اس کے راوی ہین

كتاب الانية

اشیا کی استعمال کے بیان مین

(۱) عن حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی اٰنیۃ الذھب ولا الفضۃ ولا تاکلوا فی صحافھا فانھا لھم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ۔ اخرجہ الخمسۃ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ دیباج اور ریشمی کپڑا مت پہنو اور چاندی سونے کے برتنون مین کھایا پیا مت کرو۔ اس لیے کہ وہ دنیا مین کفار کے لیے ہین اور آخرت مین تمہاری لیے ہین۔ پانچون اس کے راوی ہین

(۲) وعن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی یشرب فی اٰناء الفضۃ انما یجرجر فی بطنہ نار جھنم اخرجہ الثلثۃ ولمسلم فی اخری من شرب فی اناء من ذھب او فضۃ

ترجمہ

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ جو شخص چاندی کے برتن مین پانی پیتا ہے تو گویا کہ وہ غٹ غٹ اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ اُتار رہا ہے۔ تینون اس کے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ جو شخص چاندی اور سونے کے برتن مین پانی پیے

(۳) وعن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من اٰنیۃ المشرکین واسقیتھم ونستمتع بھا فلا یعیب ذلک علینا اخرجہ ابوداود

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کے لیے جایا کرتے تھے تو مشرکین کے کھانے پینے کے برتن ہم کو ملتے تھے اور ہم اُن سے نفع اٹھاتے تھے اور یہ کوئی معیوب بات نہین خیال کی جاتی تھی۔ ابوداود اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ کِتَابٍ اَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین ایسے مقام پر ہون جہان اہل کتاب بکثرت سے رہتے ہین کیا ہم اُن کے برتن مین کہا سکتے ہین آپنے فرمایا کہ اگر اُن کے برتن کے سوا تم کو کوئی اور برتن مل سکتا ہے تب تو اُن کے برتن مین مت کہایا کرو اور اگر نہ ملے تو اُسکو دہوڈالو اور اُسی مین کہاؤ۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ تَوَضَّأَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْحَمِیْمِ فِیْ جَرِّ نَصْرَانِیَّۃٍ وَمِنْ بَیْتِھَا اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ قُلْتُ وَتَرْجَمَ بِہِ الْبُخَارِیُّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حمیم یعنی گرم پانی سے ایک نصرانی عورت کے گہڑے سے وضو کیا اور اس کے گہر سے رزین اس کے راوی ہین۔ اور بخاری نے ترجمہ باب مین اس کو بیان کیا ہے

کِتَابُ الْاَمَلِ وَالْاَجَلِ

امل (یعنے امید) اور اجل (یعنے موت) کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَطًّا مُّرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ وَخَطَّ خَطًّا خَارِجًا مِّنْہُ وَخَطَّ خُطُوْطًا صِغَارًا اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِہِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ وَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَھٰذَا اَجَلُہٗ مُحِیْطٌ بِہٖ اَوْ قَدْ اَحَاطَ بِہٖ وَھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ خَارِجٌ اَمَلُہٗ وَھٰذِہِ الْخُطُوْطُ الصِّغَارُ الْاَعْرَاضُ وَاِنْ اَخْطَاَہٗ ھٰذَا نَھَشَہٗ ھٰذَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا اور ایک خط اُس کے وسط مین کھینچا اور ایک خط اس کے باہر کھینچا اور اُس مربع کے اندرونی حصہ مین چند خطوط کھینچے جو اس خط وسط کی جانب مائل تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنے خط وسط) انسان ہے اور یہ (یعنے خط محیط مربع) اُس کی اجل ہے جو اُس کو گھیرے ہوئے ہے یا انسان اس مین گھرا ہوا ہی اور یہ خط جو خارج ہے اُس کی (امید) ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کے اعراض مثل آفات وامراض وغیرہ کے ہین اگر اس آفت نے غلطی کی تو یہ آفت کاٹ کھاتی ہے اور اگر اس آفت نے غلطی کی تو یہ آفت کاٹ کھاتی ہے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین
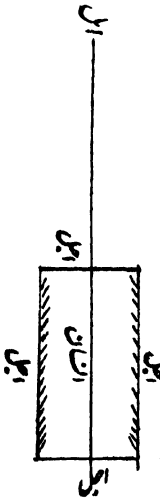
(۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَطًّا وَقَالَ ھٰذَا الْاِنْسَانُ وَخَطَّ اِلٰی جَانِبِہٖ خَطًّا وَقَالَ ھٰذَا اَجَلُہٗ وَخَطَّ اٰخَرَ بَعِیْدًا مِّنْہُ وَقَالَ ھٰذَا الْاَمَلُ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ جَآءَہُ الْاَقْرَبُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور اسی کی جانب ایک خط اور کھینچا اور فرمایا کہ یہ اُس کی موت ہے اور اس سے دور ایک اور خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ امید ہے پس اسی اثنا مین کہ آدمی اسی طرح رہتا ہے کہ یکایک وہ چیز آجاتی ہے جو اس سے قریب تر ہے (یعنے موت) بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ وَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِہٖ اَوْعَابِرِ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دونون مونڈھے پکڑے

اور فرمایا کہ دنیا مین تم ایسے رہو جیسے تم مسافر ہو یا رستہ چلنے والے ہو اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے تھے کہ جب شام ہو جائے تو تم صبح کا انتظار ست کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار ست کرو۔ اور اپنی تندرستی مین بیماری کے لیے توشہ جمع کر رکھو اور اپنی زندگی مین موت کے لیے توشہ جمع کر رکھو۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے رستہ چلنے والے ہو اکے بعد یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ تم اپنے آپ کو اہل قبور مین شمار کرو

(۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اس کے اور اس کے مانند کیا چیز ہے۔ اور آپ نے دو کنکرے اُٹھا کر ڈالدیے۔ اصحاب نے جواب دیا کہ خدا اور اُس کا رسول زیادہ جانتے ہین آپ نے فرمایا کہ یہ اسید ہے اور یہ موت ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللهُ تَعَالٰى اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهٗ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ سَنَةً وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ وَلِرَزِيْنٍ قَالَ مُعْتَرَكُ الْمَنَايَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَمَنْ اَنْسَاَ اللهُ فِيْ اَجَلِهٖ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ فَقَدْ اَعْذَرَ اللهُ اِلَيْهِ

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناقابل سماعت کر دیا خدا تعالے نے اس انسان کے عذر کو جس کی موت مین تاخیر ہوئی تا آنکہ وہ ساٹھ برس کا ہو گیا بخاری اس کے راوی ہین اور انہین کے الفاظ ہین۔ اور ترمذی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ میری اُمت کی عمرین ساٹھ اور ستر کے مابین ہین۔ اور بہت کم ایسے لوگ ہین کہ اس سے تجاوز کرین۔ اور رزین نے اس طرح بیان کیا ہے کہ اکثر موت کا زمانہ ساٹھ اور ستر کے مابین ہین اور جس شخص کو خدا نے چالیس برس تک موت مین مہلت دی تو گویا کہ اس کے عذر کو ناقابل سماعت کر دیا یعنی توبہ وغیرہ کے متعلق اسکا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

حرف الباء وفیه اربعة فصول

البرّ۔ البیع۔ البخل۔ البنیان * جس مین برّ و بیع و بخل و بنیان کی چار کتابین ہین

کتاب البرّ وفیه خمسة ابواب

اس مین پانچ ابواب ہین

الباب الاول فی برّ الوالدین

والدین کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ فَاَدْنَاكَ هٰذَا لَفْظُهُمَا وَزَادَ مُسْلِمٌ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِیْكَ لَتُنَبَّأَنَّ

ترجمه

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ کون شخص اس کا زیادہ استحقاق رکھتا ہے کہ مین اس کے ساتھ نیکی اور اچھا سلوک کرون آپنے فرمایا کہ تیری ماں اس شخص نے کہا کہ پھر کون آپنے فرمایا تیری ماں اس شخص نے کہا کہ پھر کون آپ نے فرمایا کہ تیری ماں اسنے کہا کہ پھر کون شخص آپنے فرمایا کہ تیرا باپ۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ دوسری روایت مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا کہ تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اسکے بعد جو قریب ہو یہانتک تو دونو کے الفاظ مین اور مسلم نے یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اس شخص نے کہا کہ اچھا آپکے باپ کی قسم[۱] آپ کو ضرور اسکے نتیجہ کی خبر ہو جائیگی

له باپ کی قسم جو یہان مذکور ہے وہ قسم شرعی نہیں ہے بلکہ بطور تاکید کے یہ الفاظ کہا کرتے ہین جن سے قسم کی نیت نہیں ہوتی یعنی اسکو معلوم ہوگا کہ ہم نے آپکے ارشاد کی تعمیل کی

(۲) وعن كليب بن منفعة عن جده كليب الحنفي رضي الله تعالى عنه انه اتى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا رسول الله من ابر قال امك واباك واختك واخاك ومولاك الذي يلي ذاك حقا واجبا ورحما موصولة اخرجه ابو داؤد

ترجمہ

کلیب بن منفعہ اپنے دادا کلیب حنفی سے روایت کرتے ہین کہ کلیب حنفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ دریافت کیا کہ مین کس کے ساتھ اچھا سلوک کرون آپنے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر اپنی بہن کے ساتھ پھر اپنے بھائی کے ساتھ پھر اس شخص کے ساتھ جس نے تمہین آزاد کیا ہو اس لیے کہ ان لوگون کا حق واجب ہے اور رشتہ ملا ہوا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین ۔

(۳) وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده معاوية بن حيدة القشيري رضي الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله من ابر قال امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال امك قلت ثم من قال اباك ثم الاقرب فالاقرب - اخرجه ابو داود والترمذي وزاد ابو داود في رواية الا لا يسأل الرجل مولاه من فضل هو عنده فيمنعه اياه الا دعي له يوم القيمة فضله الذي منعه شجاعا اقرع قال ابو داود الاقرع الذي قد ذهب شعر راسه من السم

ترجمہ

بہز بن حکیم اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا معاویہ بن حیدہ سے روایت کرتے ہین کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کس کے ساتھ اچھا سلوک کرون آپنے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ ۔ مین نے کہا کہ پھر کس کے ساتھ آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ ۔ مین نے کہا کہ پھر کس کے ساتھ آپنے فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ مین نے کہا کہ پھر کس کے ساتھ آپنے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ ۔ پھر جو شخص اُسکے بعد قریب تر ہو پھر جو شخص رشتہ مین قریب ہو ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین ۔ اور ابوداود نے اس قدر زیادہ بیان کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ اس کو نہ دے تو قیامت مین وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنکر اس کے سامنے آئیگا ابوداود نے بیان کیا کہ اقرع[1] اس کو کہتے ہین جس کے سر کے بال زہر کی وجہ سے گر جائین ۔

---

[1] لفظ اقرع اس حدیث مین ہمارے ہان کی عرف مین نہین آتا جسکا ترجمہ گنجا کیا گیا ہے اس سے نہایت زہریلا سانپ مراد ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّ وَلَدًا وَّاِنَّ اَبِیْ یَحْتَاجُ مَالِیْ فَقَالَ اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ

ترجمہ

حضرت ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں مال اور صاحب اولاد ہوں اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے آپ نے فرمایا کہ تم خود اور تمہارا مال تمہارے باپ کی ملک ہو۔ تمہاری اولاد تمہارے لیے بہت ہی اچھی کمائی ہے۔ پھر فراغت سے اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ اَوْ اَحَدَھُمَا ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک گرد آلود ہو[1] اس شخص کی ناک گرد آلود ہو۔ اس شخص کی ناک گرد آلود ہو۔ دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ کس شخص کی ناک گرد آلود ہو آپ نے فرمایا اس شخص کی جو اپنے والدین کو یا ان میں سے ایک ہی کو بڑھاپے کی حالت میں دیکھے پھر جنت میں نہ داخل ہو۔ یعنے ان کی خدمت نہ کرے مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَنْ یَّجْزِیَ وَلَدٌ وَّالِدَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیٹا اپنے

[1] مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ذلیل ہو

باپ کا حق خدمت اسی وقت ادا کر سکتا ہے جب کہ باپ کو کسی شخص کا غلام پائے پھر اس کو خرید کر کے آزاد کر دے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَصَحَّحَ وَقْفَهُ

ترجمہ

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی والد کی رضامندی پر موقوف ہے۔ اور خدا کی ناخوشی والد کی ناخوشی پر موقوف ہے۔ ترمذی نے اس کو مرفوع اور موقوف دونوں طرح روایت کیا ہے اور اس کے موقوف ہونے کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۸) **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِي اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا وَفِي اُخْرٰى لِاَبِي دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا وَلِاَبِي دَاوٗدَ فِي اُخْرٰى عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ هَاجَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ قَالَ اَبَوَايَ قَالَ اَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاسْتَاْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا

ترجمہ

ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے جواب دیا کہ جی ہاں تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ انہیں[1] میں جہاد کرو۔ پانچوں اس کے راوی ہیں اور

[1] یعنے جاؤ انکی خدمت کرو یہی بمنزلہ جہاد کے ہے

مسلم کی ایک روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنی چاہتا ہون ۔ اور
خدا سے ثواب چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ تمھارے والدین سے کوئی زندہ ہے اس نے کہا کہ جی ہان دونو
زندہ ہین تو آپنے فرمایا کہ کیا تم خدا سے ثواب کے خواہان ہو اس نے کہا کہ جی ہان ۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا
تم اپنے والدین کے پاس چلے جاؤ اور اُن کے ساتھ اچھا برتاو کرو ابوداؤد اور نسائی نے ایک روایت
مین اس طرح بیان کیا ہے کہ مین اپنے والدین کو روتا چھوڑ آیا ہون ۔ تو آپنے فرمایا کہ انہین کے
پاس جاکر ان کو اتنا ہی ہنساؤ جس قدر تم نے ان کو رُلایا ہے ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین
جو ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ ایک شخص باشندۂ یمن نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہجرت کی آپنے اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہارا کوئی یمن مین ہے
اس نے جواب دیا کہ میرے والدین ہین تو آپنے فرمایا کہ انہین کے پاس جاکر ان سے اجازت چاہو اگر وہ تم
کو اجازت دیدین جب تو تم جہاد کرو ورنہ اُنہین کی خدمت کرتے رہو ۔

(۹) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ جاہمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوکر یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ مین جہاد کرون اور مین آپ کی خدمت مین
مشورہ کی غرض سے حاضر ہوا ہون آپنے پوچھا کہ تمھاری مان زندہ ہے اُنھون نے کہا کہ جی ہان
تو آپنے فرمایا کہ ہمیشہ انہین کی خدمت مین حاضر رہا کرو اس لیے کہ جنت انہین کے قدمون کے پاس
ہے نسائی اس کے راوی ہین

(۱۰) **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ تَحْتِيْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت تھی جس کو مین بہت چاہتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اس کو بُرا سمجھتے تھے اس لیے انھون نے مجھ سے کہا کہ تم اس کو طلاق دیدو مین نے طلاق دینے سے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچکر یہ تمام واقعہ بیان کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس کو طلاق دیدو ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

ابودردا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ فرماتے سنا ہے کہ والد جنت کے دروازون کا درمیانی دروازہ ہے۔ اب چاہو تم اس دروازہ کو ضائع کردو یا اس کو محفوظ رکھو۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۱۲) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ وَقَالَتْ اِنَّہٗ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ حُجِّیْ عَنْھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے اپنی ماں کو ایک لونڈی بخشی تھی اور اب میری ماں مر گئی ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے ثواب تو ضرور ملیگا اور میراث کے حکم سے وہ لونڈی پھر تیری ہوگئی پھر اس نے کہا کہ میری ماں پر ایک مہینہ کے روزے رکھنے باقی تھے تو کیا مین اس کی طرف سے روزے رکھدون۔ آپ نے فرمایا کہ ہان اس کی طرف سے روزہ رکھو پھر اس نے کہا کہ اس نے حج نہین کیا تھا تو کیا مین اسکی طرف سے حج کرون آپ نے فرمایا کہ ہان اس کی طرف سے حج کرو۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۳) وعن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قدمت علیّ امی وھی مشرکۃ فاستفتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قدمت علیّ امی وھی راغبۃ افاصل امی قال نعم صلی امک اخرجہ الشیخان وابوداؤد

ترجمہ

اسمار بنت ابی بکر سے روایت ہی کہ میری والدہ میرے پاس آئین اور وہ مشرکہ تھین تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری مان میرے پاس آئی تھین اور وہ اسلام کی طرف راغب ہین کیا مین اُن کے ساتھ ناتا جوڑون آپ نے فرمایا کہ ضرور اپنی مان کے ساتھ ناتا جوڑو۔ شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہین

(۱۴) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انی اصبت ذنبا عظیما فھل لی من توبۃ قال ھل لک من ام قال لا قال ھل لک من خالۃ قال نعم قال فبرھا۔ اخرجہ الترمذی وصححہ وزاد فی اخری عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ الخالۃ بمنزلۃ الام

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ مین نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لیے کوئی توبہ کی صورت ہی آپ نے فرمایا کہ تیری مان زندہ ہے اس نے کہا کہ جی نہین تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تیری خالہ زندہ ہے اُس نے کہا کہ جی ہان ہے تو آپ نے کہا کہ اچھا جاؤ اس کے ساتھ اچھا برتاو کرو یعنے اس کی خدمت کرو[۱]۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور ایک روایت مین جو براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ خالہ بھی بمنزلہ مان کے ہے

(۱۵) وعن ابی اسید مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما بہ بعد موتھما قال نعم الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما

(۱) یعنے اس کی خدمت سے گناہ معاف ہوجائے گا۔

اخرجہ ابو داود

ترجمہ

ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والدین کی خدمت سے کوئی خدمت ایسی باقی ہے جس کو مین ان کے انتقال کے بعد کرسکون آپ نے فرمایا کہ ہان کیون نہین ان کے لیے دعا اور استغفار کرو ان کی وصیت اور اقرار کو پورا کرو۔ اور اس رشتہ کو جوڑ جو انہین سے جڑتا تمہارا اور ان کے دوست کی عزت اور خاطر داری کرو۔ ابو داود اس کے راوی ہین

(۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَہْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بہت بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے انتقال کے بعد ان کے احباب کی خاطر داری کرے مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی۔ اس کے راوی ہین

(۱۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ السَّائِبِ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ جَالِسًا فَاَقْبَلَ اَبُوْہُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَوَضَعَ لَہٗ بَعْضَ ثَوْبِہٖ فَقَعَدَ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ اُمُّہٗ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَوَضَعَ لَہَا شِقَّ ثَوْبِہٖ مِنْ جَانِبِہِ الْاٰخَرِ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَیْہِ اَخُوْہُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

عمر بن سائب کو یہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ آپ کے رضاعی باپ تشریف لائے تو آپ نے ان کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے پھر آپ کی رضاعی مان آئین تو آپ نے اُن کے واسطے دوسرا کونہ بچھا دیا وہ اس پر بیٹھ گئین پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ ابوداود اس کے

اس کے راوی ہین۔

(۱۸) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ عَنْ اَحَدِ اَبَوَیْہِ اَجْزَأَ ذٰلِکَ عَنْہُ وَبُشِّرَ رُوْحُہُ بِذٰلِکَ فِی السَّمَآءِ وَکُتِبَ عِنْدَ اللّٰہِ بَارًّا وَلَوْ کَانَ عَاقًّا وَفِیْ اُخْرٰی کُتِبَ لِاَبِیْہِ بِحَجٍّ وَلَہٗ بِسَبْعٍ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ

ترجمہ

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے والدین مین سے کسی ایک کی طرف سے حج کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہوگا۔ اور اسکی روح کو آسمان مین اس کی بشارت اور خوش خبری دی جایگی اور ایسا شخص خدا کے نزدیک نیکی کرنے والا لکھا جائیگا اگرچہ وہ عاق یعنی نافرمان ہو۔ اور ایک دوسری روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ اسکے باپ کے لیے تو ایک حج لکھا جائیگا اور اس کے لیے سات حج لکھے جائینگے۔ رزین اس کے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ بِرِّ الْاَوْلَادِ وَالْاَقَارِبِ

باب دوم

(اولاد اور اقارب کے ساتھ اچھا برتاو کرنے کے بیان مین)

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ امْرَاَۃٌ وَمَعَہَا ابْنَتَانِ لَہَا تَسْاَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَۃٍ فَاَعْطَیْتُہَا اِیَّاہَا فَقَسَمَتْہَا بَیْنَ ابْنَتَیْہَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْہَا ثُمَّ خَرَجَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ہٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْہِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جسکے ساتھ دو بیٹیاں بھی تھین بھیک مانگتی ہوئی میرے پاس آئی میرے پاس بجز ایک کھجور کے اور کچھ نہ تھا وہی مین نے اس کو دیدیا اس نے اس کو اپنی دونون بیٹیون مین تقسیم کردیا اور خود اس مین سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ چلی گئی

لہ یعنے باپ کو ایک حج کا ثواب ملیگا اور بیٹے کو سات حج کا ثواب ملے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں آپ سے یہ تمام واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔ پھر اس کے بعد بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کیے جائے تو اس کا یہ فعل اس کے لیے دوزخ سے آڑ کا کام دیگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا وَھُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَہٗ دَخَلْتُ اَنَا وَھُوَ الْجَنَّۃَ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے تا آنکہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ ملے ہوئے آئینگے اور آپ نے دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ میں اور وہ دونوں جنت میں ملے ہوئے داخل ہوں گے اور آپنے دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلٰثَ اَخَوَاتٍ اَوْ اُخْتَیْنِ اَوِ ابْنَتَیْنِ فَاَدَّبَھُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ وَزَوَّجَھُنَّ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاؤدَ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ یَعْنِی الذُّکُوْرَ عَلَیْھَا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْجَنَّۃَ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین بیٹیوں کی یا تین بہنوں کی یا دو بہنوں کی یا دو بیٹیوں کی پرورش کرے اور اُن کو اچھی تعلیم دے اور عمدہ آداب سکھلائے پھر اس کے بعد انکا نکاح کر دے تو ایسا شخص جنتی ہوگا۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں جو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

جس کی کوئی لڑکی ہو اور وہ اُس کو زندہ دفن نہ کرے اور نہ اس کو ذلیل خیال کرے۔ نہ اولاد ذکور سے اس کو کم درجہ کا خیال کرے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا

(۴) وَعَنْ عَوفِ بْنِ مَالِكٍ الاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَأَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ الرَّاوِيْ بِالْوُسْطٰی وَالسَّبَّابَةِ اِمْرَأَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰی يَتٰمٰهَا حَتّٰی بَانُوْا اَوْمَاتُوْا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلسَّفْعَةُ نَوْعٌ مِّنَ السَّوَادِ لَيْسَ بِكَثِيْرٍ وَاَرَادَ اَنَّهَا بَذَلَتْ نَفْسَهَا لِيَتَامَاهَا وَتَرَكَتِ الزِّيْنَةَ وَالتَّرَفُّهَ حَتّٰی شَحِبَ لَوْنُهَا وَاسْوَدَّ وَاٰمَتْ بِالْمَدِّ اَقَامَتْ بِلَا زَوْجٍ وَمَعْنٰی بَانُوْا اِنْفَصَلُوْا وَاسْتَغْنَوْا

ترجمہ

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے دونو گال سیاہ ہوگئے ہوں قیامت کے دن ایسے ملے ہوئے ہوں گے۔ اور یزید ابن زریع راوی حدیث نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا عورت سے وہ عورت مراد ہے کہ جس کا شوہر مرگیا ہو اور وہ عزت دار اور مالدار اور خوبصورت ہو اور اپنے یتیم بچوں کی پرورش کی غرض سے اس نے دوسرا نکاح نہ کیا ہو تا آنکہ وہ بچے جوان ہوکر اس سے مستغنی اور جدا ہوجائیں۔ یا مرجائیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اس حدیث میں لفظ سفعہ مذکور ہے وہ ایک قسم کی سیاہی ہے جو بہت گہری نہیں ہوتی اور اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں اس نے اپنے آپ کو بالکل محو کردیا ہو اور بناؤ سنگار ترک کردیا ہو تا آنکہ اس کے دونوں کالوں پر سیاہی آگئی ہو

(۵) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَيْ بِنْتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنَاهُ تَحْمِلُوْنَ عَلَى الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْجَهْلِ

ترجمہ

خولہ بنت حکیم رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے

۵ جس کا ترجمہ سیاہ کیا گیا ہے

اور آپ اپنے دونوں نواسوں میں سے کسی کو گود میں لیے ہوئے تھے اور آپ یہ فرماتے تھے کہ تم بخیل بنا دیتے ہو۔ اور تم نامرد اور پست ہمت بنا دیتے ہو اور تم جاہل بنا دیتے ہو۔ اور تم خدا کے پھول ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى اَبُوْبَكْرٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَدْ اَصَابَتْهَا الْحُمّٰى فَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَا بُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ فِيْ جُمْلَةٍ حَدِيْثٍ

ترجمہ

حضرت برار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بخار آتا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس (عیادت کے لیے) آئے اور پوچھنے لگے کہ پیاری بیٹی تم کیسی ہو۔ اور آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رخسارہ پر بوسہ دیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور شیخین نے اس کو ایک بڑی حدیث میں بیان کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْفَعُهٗ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ اَلنُّحْلُ اَلْعَطِيَّةُ وَالْهِبَةُ

ترجمہ

سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ باپ کا کوئی ہبہ اور کوئی عطیہ اپنے بیٹے کے لیے اس ہبہ اور عطیہ سے بڑھ کر نہیں ہے کہ اس کی اچھی تعلیم اور تربیت کرے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی دوسری روایت میں جو جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بیٹے کو اچھے آداب سکھلائے اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع خیرات کرے۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین اچھا شخص وہی ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور مین تم سب لوگون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا ہون۔ اور جب تمہارا کوئی رفیق مرجائے تو اس کو چھوڑ دو۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ بِرِّ الْیَتِیْمِ

باب سوم

(یتیمون پر مہربانی کرنے۔ اور اُن کو ساتھ اچھا برتاؤ کرنیکے بیان مین)

(۱) **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَیْنَھُمَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اور یتیم کا کفیل دونون جنت مین اس طرح ملے ہونگے اور آپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان دونون کے مابین کچھہ کہلا رکھا۔ بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس حدیث کے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِّنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی الْجَنَّۃَ اَلْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ عَمِلَ ذَنْبًا لَّا یُغْفَرُ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانون مین سے کسی یتیم لڑکے کو کھلانے پلانے کی غرض سے اپنے گھر لیجائے۔ تو خدا ایسے شخص کو ضرور جنت

لہ مطلب یہ ہے کہ اسکی برائیان مت بیان کرو۔

مین داخل کریگا۔ بجز ایسی حالت کے کہ اس نے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو بخشا نہین جا سکتا۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی اِمَاطَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ

باب چہارم

(رستہ تکلیف دینے والی چیزون کو اٹھا دینے کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَھٰذَا لَفْظُھُمْ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ فَاِنَّہٗ قَالَ نَزَعَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ غُصْنَ شَوْکٍ عَنِ الطَّرِیْقِ اِمَّا کَانَ فِیْ شَجَرَۃٍ فَقَطَعَہٗ وَاِمَّا کَانَ مَوْضُوْعًا فَاَمَاطَہٗ وَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَسَیِّئُھَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَامَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ وَلَہٗ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا یَنْفَعُنِیْ قَالَ اَعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ کوئی شخص رستہ سے جا رہا تھا کہ اس نے رستہ پر ایک شاخ پڑی ہوئی دیکھی جس مین کانٹے لگے ہوئے تھے تو اس نے اس کو اٹھا کر دور پھینکدیا۔ پس خدا تعالےٰ نے اُس کو اس فعل کی جزا دی اور اُس کو بخشدیا بجز نسائی کے چھیون اس کے راوی ہین اور یہی ان سب کے الفاظ ہین۔ لیکن ابوداؤد کے الفاظ یہ ہین کہ ایک ایسے شخص نے جس نے کبھی کوئی اچھا کام نہین کیا تھا رستہ سے ایک خاردار شاخ کو دور پھینکدیا وہ درخت مین لگی تھی اس کو کاٹ ڈالا یا رستہ مین پڑی تھی جو اسکو اٹھا کر پھینکدیا۔ اسی طرح انھون نے بیان کیا اور مسلم کی روایت مین جو ابوذر سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ مجھ پر میری امت کے اچھے برے دونون قسم کے اعمال پیش کیے گئے۔ تو مین نے منجملہ اچھے اعمال کے اُس تکلیف دہ چیز کو

بھی پایا جو راستہ سے دور کر دی جاتی ہے یعنے ایسی تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دینا بھی اچھے اعمال مین شامل ہے۔ اور منجملہ برے اعمال کے اس رینٹ کو پایا جو مسجد مین بے احتیاطی سے پھینک دیا جاتا ہے اور دفن نہین کر دیا جاتا۔ یعنے مسجد مین تھوک رینٹ وغیرہ کا اس بے احتیاطی سے چھوڑ دینا اور اس کو پونچھ نہ ڈالنا یا اس پر مٹی نہ ڈال دینا بھی برے اعمال مین شامل ہے۔ اور مسلم کے ایک روایت مین جو ابو برزہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ایسی کوئی چیز بتلایئے جو میرے لیے نفع بخش اور مفید ہو آپنے فرمایا کہ مسلمانون کے رستہ سے تکلیف دہ اور موذی اشیاء کو ہٹا دیا کرو

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ اَعْمَالٍ مِّنَ الْبِرِّ مُتَفَرِّقَۃٍ

باب پنجم

(احسان و سلوک و برتاؤ سے متعلق متفرق احادیث کے بیان مین)

(۱) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ کَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّھَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِکٌ وَّاَبُوْدَاؤد

ترجمہ

صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اور محتاج کی حاجت روائی کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ وہ شخص جو خدا کے رستہ مین جہاد کرتا ہے یا وہ شخص جو دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑہتا ہے۔ مسلم۔ مالک۔ ابو داؤد۔ اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ خَصْلَۃً اَعْلَاھَا مَنِیْحَۃُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ یَعْمَلُ بِخَصْلَۃٍ مِّنْھَا رَجَاءَ ثَوَابِھَا وَتَصْدِیْقَ مَوْعُوْدِھَا اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھَا الْجَنَّۃَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِیْحَۃِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِمَاطَۃِ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَنَحْوِہٖ فَمَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نَّبْلُغَ اِلٰی خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤد

ترجمہ

عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس عادتیں ہیں جن میں سب سے اعلیٰ درجہ کی خصلت یہ ہے کہ شیر دار بکری کو دودھ پینے کی غرض سے کسی شخص کو مستعار دیدینا۔ پس جو شخص کہ بامید ثواب اور بنظر تصدیق اس وعدہ کے جو اس کے کرنے والے کی نسبت کیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک خصلت پر بھی عمل کرے گا تو ایسے شخص کو خدا جنت میں داخل کرے گا اس حدیث کے بعض راویوں کا بیان ہے کہ دودھ والی بکری کے دودھ بخش دینے سے جو عادات کم درجہ میں ہیں جیسے کہ سلام کا جواب دینا۔ چھینک والے کو جواب دینا۔ رستہ سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹا دینا وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کو جب کہ ہم نے گننا شروع کیا تو پندرہ خصائل تک بھی ہم نہ گن سکے۔ بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قِیْلَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ یَعْمَلُ بِیَدَیْہِ فَیَنْفَعُ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یُعِیْنُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوْفَ قَالَ قِیْلَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ قَالَ یَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِ الْخَیْرِ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ یُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلَھُمَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ قَالَ وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَبِکُلِّ خَطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ

ترجمہ

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مسلمان پر صدقہ واجب ہے۔ سوال کیا گیا کہ یہ بتلایئے کہ اگر صدقہ دینے کے لیے کچھ اس کے پاس ہو ہی نہیں تو کیا کرے آپنے فرمایا کہ محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی آرام دے اور صدقہ بھی کرے۔ سوال ہوا کہ یہ بتلایئے کہ اگر محنت مزدوری کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے آپنے فرمایا کہ محتاج مظلوم کی اعانت کرے سوال کیا گیا کہ یہ بتلایئے کہ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے آپنے فرمایا کہ اچھے کاموں کے

کرنے کا حکم کرے سوال ہوا کہ بتلایے اگر ایسا بھی نہ کر سکے آپ نے فرمایا کہ کوئی فساد برپا نہ کرے اس لیے کہ یہ بھی صدقہ ہے شیخین اس کے راوی ہین ۔ اور شیخین کی ایک دوسری روایت جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس مین اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسے دن مین جس مین آفتاب طلوع ہوتا ہے انسان کے ہر ایک عضو کے معاوضہ مین صدقہ واجب ہوتا ہے ۔ پھر فرمایا کہ دو شخصون کے درمیان صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے اور کسی شخص کی اعانت کر کے اس کو سواری پر سوار کرا دینا یا سواری پر اس کا سامان لدوا دینا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کا کہنا بھی صدقہ ہے ۔ اور نماز کی جانب چلنے مین جو قدم اُٹھتا ہے وہ ہر قدم صدقہ ہے ۔ اور راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے

(۴) **وَعَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلٰوةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ هَلْ لِّيْ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ قُلْتُ فَوَاللّٰهِ لَا اَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهٗ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِلَّا فَعَلْتُ فِي الْاِسْلَامِ مِثْلَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى اَنَّهٗ عَتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ فَعَلَ مِثْلَهٗ

ترجمہ

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ کو ان امور سے متعلق خبر دیجیے جن کو مین جاہلیت کے زمانہ مین بامید ثواب مثل نماز پڑھنے ۔ اور آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے کیا کرتا تھا کہ اس کا بھی مجھے کچھ ثواب ہوگا ۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی گزشتہ تمامی نیکیون کے ساتھ مسلمان ہوئے ہو شیخین اس کے راوی ہین ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اُس نے کہا کہ مین کوئی ایسی شے باقی نہین چھوڑونگا جس کو مین نے جاہلیت کے زمانہ مین کیا تھا مگر پھر اس کو اسلام کی حالت مین بھی کرونگا ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ انہون نے جاہلیت کے زمانہ مین سو غلام آزاد کیے تھے ۔ اور سو اونٹ لله لوگون کو سواری کے لیے دیے تھے پھر مسلمان ہوئے بعد بھی انہون نے ایسا ہی کیا

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ جُدْعَانَ كَانَ فِي

لہ یعنے ضرور ثواب ملیگا ۔

عہ یعنے جیسے نیک کام جاہلیت کے زمانہ مین کیے تھے وہ سب اسلام کی حالت مین بھی کیے

الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ فَهَلْ ذٰلِكَ نَافِعُهُ قَالَ لَا يَنْفَعُهُ اِنَّهُ كَانَ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ابن جدعان جاہلیت کے زمانہ مین صلہ رحم کرتا تھا اور محتاجون کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ افعال اس کے لیے نفع بخش ہونگے آپنے فرمایا کہ نہین نفع بخش ہونگے اس لیے کہ اس نے کبھی یہ نہین کہا تھا کہ اے میرے پروردگار قیامت کے دن میرے گناہ بخش دے

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ اَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی اچھے کام کو حقیر مت خیال کرو اگرچہ وہ یہ فعل ہو کہ تم اپنے بھائی مسلمان سے بکشادہ پیشانی ملاکرو ان دونو حدیثون کے مسلم راوی ہین

(۷) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ وَزَادَ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْكَ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک اچھا کام کرنا صدقہ ہے بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو جابرؓ سے روایت کیا ہی اور اس قدر زیادہ بیان کیا ہے کہ منجملہ اچھے کامون کے یہ بھی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے بکشادہ پیشانی ملو اور اپنے ڈول سے اپنے مسلمان بھائی کے برتن مین پانی ڈالدیا کرو۔

(۸) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُكَلِّمُهُ رَبُّهٗ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ

فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم مین سے ہر ایک کے ساتھ خدا گفتگو کرے گا اور تم دونون کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پس جب تم داہنی جانب دیکھوگے تو وہی چیز پاؤگے جس کو تم نے اس سے قبل کیا تھا۔ اور جب تم بائین جانب دیکھوگے تو وہی چیز پاؤگے جس کو تم نے اس سے قبل کیا ہے۔ اور جب تم اپنے سامنے دیکھوگے تو بجز دوزخ کی آگ کے اور کوئی چیز نہ پاؤگے جو تمہارے سامنے ہی ہوگی پس تم دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کی وجہ سے ہو اور جس کو وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات ہی سہی یعنے اچھی بات بھی دوزخ سے محفوظ رکھ سکتی ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَّمْنَحُ اَهْلَ بَيْتٍ نَاقَةً تَغْدُوْ بِعُسٍّ وَتَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالْعُسُّ اَلْقَدَحُ الْكَبِيْرُ

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہوجائے ایسا شخص جس نے کسی بال بچے والے گھر مین ایک دودھ والی اونٹنی دودھ پینے کی غرض سے دی ہو اور وہ لوگ صبح کو ایک بڑا کٹورہ بھر کے دودھ دوہتے ہون اور شام کو ایک بڑا کٹورہ بھر کے دودھ دوہتے ہون تو اس بات سے اسکا بہت بڑا ثواب ہے مسلم اس کے راوی ہین

كِتَابُ الْبَيْعِ وَفِيهِ عَشَرَةُ أَبْوَابٍ

كتاب البيع

(جس مین دس باب ہین)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي اٰدَابِهٖ وَفِيهِ اَرْبَعَةُ فُصُولٍ

بیع کے آداب کے بیان مین جس مین چار فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الصِّدْقِ وَالْاَمَانَةِ

فصل اول

(راستی اور امانت کے بیان مین)

(١) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الْاَمِیْنُ الصَّدُوْقُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امانت دار اور سچا تاجر قیامت کے دن انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اور ترمذی کی ایک روایت مین جو رفاعہ بن رافع سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ بجز ان تاجرون کے جو اللہ سے ڈرتے ہین اور سچ بولتے ہین اور لین دین مین اچھا برتاؤ کرتے ہین سب تاجر قیامت کے دن بدکار لوگون کے زمرہ مین اُٹھائے جائینگے

(٢) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا قَبْلَ اَنْ نُهَاجِرَ نُسَمَّی السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْمَدِیْنَةِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ

مِنْهُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ وَفِی رِوَایَۃٍ اَلْحَلْفُ وَالْکِذْبُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ شُوْبُوْہُ اَیْ اَخْلِطُوْہُ

ترجمہ

قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبل ہجرت کے ہم تاجر لوگون کو سماسرہ[1] کہا کرتے تھے اتفاقاً مدینہ مین ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا ایسا نام رکھا جو پہلے نام سے بہت اچھا تھا پس آپنے فرمایا کہ اے تاجرون کے گروہ خرید و فروخت مین اکثر لغو باتون اور قسم کا اتفاق پڑتا ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اکثر قسم اور جھوٹ کا اتفاق پڑتا ہے پس بیع[2] کو صدقہ کے ساتھ ملا دیا کرو۔ صحاب سنن اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلْفُ مُنْفِقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْکَسْبِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَھٰذَا لَفْظُھُمَا وَاَبُوْدَاؤدَ وَلَفْظُہُ مُمْحِقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اسباب کی زیادتی یعنے زیادہ بکری کا سبب ہے اور کمائی کو گھٹا دینے والی چیز ہے یہ لفظ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ قسم برکت کو گھٹا دینے والی چیز ہے۔

(۴) وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَ الْبَیِّعَانِ وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَذَبَا وَکَتَمَا فَعَسٰی اَنْ یَرْبَحَا رِبْحًا مَا وَیُمْحَقَا بَرَکَۃَ بَیْعِھِمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ مُنْفِقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْکَسْبِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

ترجمہ

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائع اور

---

[1] عجمی لفظ ہے بمعنے دلال۔
[2] یعنے خیرات ضرور کیا کرو تاکہ چھوٹے چھوٹے گناہون کا کفارہ ہوتی رہے۔

یعنی اسباب بکنے میں برکت نہیں رہتی

مشتری دونوں واپسی کے مختار ہیں تاوقتیکہ وہ دونوں آپس سے جدا نہ ہو جائیں۔ پس اگر دونوں خرید و فروخت میں سچ بولے۔ اور تمامی عیوب بیان کر دیے تو یہ دونوں کے لیے موجب برکت ہے۔ اور اگر جھوٹ بولے اور عیوب کو چھپایا تو ممکن ہے کہ کچھ نفع ہو جائے۔ لیکن ان کی بیع میں برکت نہ ہوگی۔ اور ایک روایت میں ہو کہ ان کی بیع میں برکت باقی نہ رہیگی۔ جھوٹی قسم اسباب کی زیادتی یعنے زیادہ بکری کا تو سبب ہے لیکن اس کی وجہ سے کمائی میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ پانچوں اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی التَّسَاهُلِ وَالتَّسَامُحِ فِی الْبَیْعِ وَالْاِقَالَةِ

فصل دوم

(خرید و فروخت میں آسانی اور درگزر اور بیع کے فسخ کرنے کا بیان)

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَ عِنْدَ التِّرْمِذِیِّ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ کَانَ قَبْلَکُمْ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰی سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰی وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ سَمْحَ الْبَیْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچنے میں دلیرانہ درگزر اور آسانی کرے اور خریدنے میں بھی دلیرانہ درگزر اور آسانی کرے اور تقاضا میں بھی نرمی اور آسانی کرے۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور ترمذی نے اس طور پر بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگلے زمانہ میں خدا نے ایک شخص کے گناہ اسی وجہ سے معاف کر دیے تھے کہ وہ خرید و فروخت و تقاضا میں نرمی کیا کرتا تھا۔ اور ترمذی کی دوسری روایت میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ بیان کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ خدا ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو خرید و فروخت اور تقاضا میں نرمی اور درگزر سے کام لیتا ہو

(۲) **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَتَاهُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقَالَ هَلْ

ا؎ یعنی بائع نے مبیع کے اور مشتری نے ثمن کے عیوب بیان کر دیے ۱۲

عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ انْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا فَأُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

حذیفہ اور ابومسعود بدری رضے اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم سے قبل گزشتہ زمانہ مین ایک شخص تھا اسکے پاس ملک الموت روح نکالنے آئے تو انہوںؓ نے پوچھا کہ تم نے کوئی اچھا کام کیا ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے علم نہین۔ تو انہوں نے کہا کہ دیکھو سوچو۔ تب اس نے کہا کہ مجھے تو بجز اس کے اور کچھہ معلوم نہین ہے کہ مین دنیا مین لوگوں سے خرید و فروخت کیا کرتا تھا تو مین مالدار کو (ادائے قرضہ وغیرہ مین) مہلت دیتا تھا۔ اور تنگدست (غریب) کو معاف کر دیتا تھا۔ پس خدا نے اس کو جنت مین داخل کر دیا۔ شیخین اس کے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتِ ابْتَاعَ رَجُلٌ ثَمَرَ حَائِطٍ فَعَالَجَهُ وَقَامَ فِيْهِ حَتّٰى تَبَيَّنَ لَهُ النُّقْصَانُ فَسَأَلَ رَبَّ الْحَائِطِ أَنْ يَضَعَ لَهُ أَوْ يُقِيْلَهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَفْعَلَ فَذَهَبَتْ أُمُّ الْمُشْتَرِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تَأَلّٰى أَنْ لَّا يَفْعَلَ خَيْرًا فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَبُّ الْحَائِطِ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک باغ کا بار خرید کیا اور اس کی نگہداشت اور محافظت کی بالآخر اس کو اس مین نقصان ظاہر ہوا تو اس نے مالک باغ سے کہا کہ یا تو قیمت مین سے کچھ حصہ ساقط کردے یا بیع کو فسخ کردے اس نے قسم کھالی کہ اس کو ان دونوں باتوں مین سے کوئی بات منظور نہین ہے۔ تب خریدار کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچی اور یہہ تمام واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا اُس نے یہ قسم کھائی ہے کہ کوئی اچھا کام نہین کرے گا۔ اس بات کی مالک باغ کو خبر ہوگئی وہ فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس کو اختیار ہے یعنے خواہ قیمت کا کوئی حصہ ساقط کردے۔ یا بیع کو فسخ کردے۔ امام مالک اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَ لَہُ اللّٰہُ عَثْرَتَہٗ ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان سے اقالہ[1] کرے گا خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْکَیْلِ وَالْوَزْنِ وَغَیْرِہِمَا

فصل سوم

اوزان اور پیمانوں وغیرہ کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَزْنُ وَزْنُ اَہْلِ مَکَّۃَ وَالْمِکْیَالُ مِکْیَالُ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَکْسُہٗ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وزن تو اہل مکہ کا معتبر ہے اور پیمانہ (ماپ) اہل مدینہ کا ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور بعض روایت میں اس کے برعکس ہے۔

(۲) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے غلہ کو ناپ لیا کرو تم کو اس میں برکت ہوگی۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَہْلِ الْمِکْیَالِ وَالْمِیْزَانِ

---

[1] بیع کو فسخ کر دے یعنے اگر ارزان خرید کیا ہے تو واپس کر دے۔ اور اگر گران فروخت کیا ہے تو واپس لے لے تاکہ کسی مسلمان بھائی کو نقصان نہ ہو اور یہی اس باب کا اصل اصول ہے۔

أَنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماپنے والوں اور تولنے والوں کو فرمایا کہ تم ایسے کاموں کے متولی ہوئے ہو جن میں گزشتہ امتیں ہلاک ہو چکی ہیں[1]۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ وَهَبَتْ لَنَا أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ ذُؤَيْبِ بْنِ قَيْسٍ الْمُزَنِيَّةُ صَاعًا حَدَّثَتْنَا عَنِ ابْنِ أَخِي صَفِيَّةَ عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَسٌ فَجَرَّبْتُهُ فَوَجَدْتُهُ مُدَّيْنِ وَنِصْفًا بِمُدِّ هِشَامٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ

ابن حرملہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ام حبیبہ بنت ذویب بن قیس المزنیہ نے ایک صاع[2] دیا اور صفیہ کے بھتیجے انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ برادر زادہ صفیہ زوجہ مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صاع ہے انس جو ایک راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اندازہ کیا تو اس کو ہشام کے مد[3] سے اڑہائی مد کا پایا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۵) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

ترجمہ

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع ۱ ⅓ مد کا تھا۔ اسی مد سے جو آج کل تم لوگوں میں مستعمل ہے۔ پھر اس میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں زیادتی کی گئی۔

(۶) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بِعْتَ

---

(۱) از مترجم یعنے ماپ اور تول میں کمی بیشی کی وجہ سے اگلی امتیں برباد ہوئی ہیں پس تم اسکا ماپ اور تول کیا کرو کمی اور دغا مت کیا کرو

(۲) یعنے پیمانہ۔ اور یہ پیمانہ جو بنام صاع مشہور ہے وہ (۲۳۴) تولہ مروجہ ہندوستان کے مساوی ہوتا ہے

(۳) مد بھی ایک پیمانہ کا نام ہے۔ جو دو رطل ہوتا ہے اور ایک رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے

نکل وَاِذَا ابْتَعْتَ فَاکْتَلْ اَخْرَجَھُمَا الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بیچا کرو تو ناپ دیا کرو اور جب تم خریدا کرو تو ناپ لیا کرو ان دونون حدیثون کے بخاری راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

فصل چہارم

(متفرق احادیث کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْمَسَاجِدُ وَاَبْغَضَ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَسْوَاقُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَلَہٗ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَاتَکُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ یَّخْرُجُ مِنْھَا فَاِنَّھَا مَعْرَکَةُ الشَّیْطَانِ وَبِھَا یُنْصَبُ رَایَتُہٗ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہت اچھا مقام تو مساجد ہین۔ اور بہت برا مقام بازار ہے مسلم اس کے راوی ہین۔ اور مسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تم جتنے الامکان ایسے مت ہو کہ بازار مین سب سے پہلے جایا کرو اور سب کے آخر مین نکلا کرو۔ کیونکہ وہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے اور وہین اس کا جھنڈا کھڑا ہوتا ہے

(۲) وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَبِیْعُ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ قَدْ تَفَقَّہَ فِی الدِّیْنِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمارے بازار مین بجز ایسے اشخاص کے جو دین مین پوری سمجھ رکھتے ہون اور کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا اُبَالِیْ اِنَّ لِیْ مَتْجَرًا عَلٰی دَرَجَةِ جَامِعِ دِمَشْقَ اُصِیْبُ فِیْہِ

كُلَّ يَوْمٍ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا اَتَصَدَّقُ بِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَفُوْتُنِي الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ وَمَا بِيْ تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيْ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ اَنْ لَّا اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - الْاٰيَة اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ

ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مین اس بات کو پسند نہین کرتا کہ دمشق کی جامع مسجد کی سیڑہیون پر میری تجارت گاہ ہو اور روزانہ مجہکو پچاس دینار کی آمدنی ہو اور ان سب کو مین فی سبیل اللہ خیرات کر دیا کرون - اور کوئی نماز میری جماعت سے قضا نہ ہوا کرے (یعنے سب نمازین مین جماعت ہی کے ساتہہ پڑہا کرون) اور میرے نزدیک کوئی ایسی چیز حرام بہی نہین ہے جس کو خدا نے حلال کیا ہو لیکن مین اس بات کو بہت ناپسند کرتا ہون کہ مین ان لوگون مین شریک نہ رہون جن کی خدا نے اس آیت مین تعریف فرمائی ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ الآیہ یعنے ان مین ایسے لوگ ہین جن کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر الٰہی سے غافل نہین کرتی) رزین اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

(ان اشیاء کے بیان مین جن کی خرید و فروخت جائز نہین ہے - جس مین چار فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّجَاسَاتِ

فصل اول

نجس اور ناپاک اشیا کی خرید و فروخت کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَمَعْنٰى اَجْمَلُوْهُ اَذَابُوْهُ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُس سال جس سال
مکہ فتح ہوا تھا۔ مکہ مین یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شراب اور مردار اور سور اور بتون کی خرید
وفروخت کو حرام کر دیا ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مردار کی چربی سے متعلق تصریح فرمایے اس لیے
کہ وہ کشتیون کو لگائی جاتی ہے اور کھالون پر ملی جاتی ہے اور رات کو اس سے چراغ کا کام لیا جاتا ہی
آپنے فرمایا کہ وہ بھی حرام ہے۔ پھر اسی تقریر کے سلسلہ مین آپنے فرمایا کہ خدا یہود کو تباہ کرے کہ جب خدا
تعالیٰ نے ان پر چربی کا کھانا حرام کر دیا تو انھون نے (یہ ترکیب کی کہ) چربی کو پگھلا کر بیچنے لگے اور
اس کی قیمت کھانے لگے پانچون اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ
الْعِنَبِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ
قَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا قَالَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا۔
اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلْمَزَادَةُ الرَّاوِيَةُ

ترجمہ

عبدالرحمن بن وعلہ سے روایت ہی کہ انھون نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے شیرہ سے متعلق
پوچھا انھون نے جواب دیا کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک مشک شراب کی بطور
تحفہ کے لایا تھا تو آپ نے اس سے کہا کہ کیا تم کو یہ معلوم نہین ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے
تو اس نے چپکے سے ایک شخص سے جو اس کے پہلو مین تھا کوئی بات کہی آپنے فرمایا کہ تم نے چپکے سے
کیا بات کہی اس نے کہا کہ مین نے اس کو اس شراب کے بیچنے کے لیے کہا تھا۔ تو آپنے فرمایا کہ جسنے
اس کے پینے کو حرام کر دیا ہے اسی نے اس کے بیچنے کو بھی حرام کر دیا ہے تب اسنے دونون مشک کا منہ کھول دیا
اور جو کچھ ان مین تھا سب بہ گیا۔ مسلم۔ مالک۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا
عِنْدَ الرُّكْنِ فَرَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاۤءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ ثَلٰثًا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْهِمُ

الشُّحُوْمَ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا حَرَّمَ عَلٰی قَوْمٍ اَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ۔ وَلَهٗ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ اَیْ فَلْيُقَطِّعْهَا كَالْقَصَّابِ وَيَبِيْعُهَا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے کسی کن ٹے کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا پھر آپ آسمان کی طرف دیکھکر ہنسے پھر فرمانے لگے کہ خدا یہود پر لعنت کرے۔ تین بار آپنے یہہ فرمایا۔ کہ خدانے ان پر چربی کا کھانا حرام کیا تو وہ اس کو بیچکر اس کی قیمت کھانے لگے حالانکہ خدا تعالی جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام ہوتی ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب کی خرید و فروخت کرے تو اس کو سور کا گوشت بھی صاف کرکے اور ٹکڑے کرکے قصاب کی طرح بیچنا چاہیئے

(۴) وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا فَقَالَ اَهْرِقْهَا قَالَ اَوَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا قَالَ لَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَعِنْدَهٗ اَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ

ترجمہ

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے یتیمون کے متعلق پوچھا جن کو وراثت مین شراب ملی تھی آپنے فرمایا کہ اس کو پھینک دو۔ ابو طلحہ نے کہا کہ کیا اسکا سرکہ نہ بنا ڈالون آپنے فرمایا کہ نہین۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ ترمذی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ شراب پھینکدو اور برتن پھوڑ ڈالو

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ بَیْعِ مَا لَمْ یُقْبَضْ

فصل دوم

ان اشیا کی فروخت کے بیان مین جن پر قبضہ نہوا ہو

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی حَتّٰی یَقْبِضَہٗ قَالَ وَکُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ مِنَ الرُّکْبَانِ جُزَافًا فَنَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِیْعَہٗ حَتّٰی نَنْقُلَہٗ مِنْ مَکَانِہٖ اَلْجُزَافُ الْمَجْہُوْلُ الْقَدْرِ مَکِیْلًا کَانَ اَوْ مَوْزُوْنًا

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلہ خرید کرے پہر اس کو فروخت نہ کرے تاوقتیکہ اس کو پورا نہ کرلے[1]۔ بجز ترمذی کے چہیوں اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ تاوقتیکہ اس پر قبضہ نہ کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم سوارون سے ڈہیر کا ڈہیر[2] اندازہ کرکے غلہ خریدا کرتے تہے تو ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے غلہ کے فروخت سی منع فرمایا تاوقتیکہ ہم اس کو وہان سی دوسری جگہہ منتقل نہ کرلین۔

(۲) وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَاْتِیْنِیْ فَیُرِیْدُ مِنِّی الْبَیْعَ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مَا یَطْلُبُ اَفَاَبِیْعُ مِنْہُ ثُمَّ اَبْتَاعُہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بعض اشخاص میرے پاس آتے ہین اور مجہ سے خریدنے کا ارادہ کرتے ہین حالانکہ وہ چیز میرے پاس نہین ہوتی جو ان کو مطلوب ہے تو کیا مین ایسی شے کو بیچ ڈالون پہر بازار سے خرید لاؤن (اور ان کو دیدون) آپنے فرمایا کہ تم ایسی چیز مت بیچا کرو جو تمہارے پاس موجود نہ ہو۔ صحاب سنن اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ قَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ ذٰلِکَ دَرَاہِمُ بِدَرَاہِمَ وَالطَّعَامُ مُرْجَاً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

---

[1] یعنی ناپ یا تول کر اپنے قبضہ مین نہ لاوے ۱۲

[2] بغیر ناپ تول کے ۱۲

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بیع سے منع فرمایا ہے جو قبل قبضہ کے وقوع مین آئے۔ طاوس کہتے ہین کہ مینے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ یہ کیون (ناجائز ہے) انہون نے کہا اس لیے کہ یہ تو گویا روپیہ کو روپیہ کے ساتھ بیچنا ٹھیرا کیونکہ غلہ تو بہت دیر کے بعد ہاتھ آئے گا پانچون اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى فَخَطَبَ مَرْوَانُ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمَانُ فَنَظَرْتُ اِلٰى حَرَسٍ يَاْخُذُوْنَهَا مِنْ اَيْدِى النَّاسِ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

سلیمان بن یسار سے روایت ہی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا کہ تم نے تو سود کی بیع کو جائز کر دیا۔ مروان نے کہا کہ مین نے کیا کیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے سند[1] کی فروخت کو جائز قرار دیدیا[2] تب مروان نے خطبہ پڑہا اور سند کی فروخت سے لوگون کو ممانعت کر دی سلیمان راوی کہتے ہین کہ مین نے چوبدارون کو دیکھا کہ وہ ایک ایک کے ہاتھ سے سند چھین رہے تھے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ وَيَقُوْلُ لِيْ اَمْسِكْهُ لَا يَتَقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ يَا عُمَرُ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَاعَهُ مِنْهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

---

[1] سند سے مراد وہ چٹھی ہے جو حکومت کی جانب سے سالانہ معاش کی ملا کرتی ہے جس مین غلہ یا روپیہ وغیرہ دینا لکھا ہوتا ہے تو ایسی چٹھی کا قبل قبضہ کے بیچنا منع ہے ۱۲ [2] اس لیے کہ یہی بیع ربا ہے ۱۲

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے اور مین ایک نوجوان سرکش اونٹ پر سوار تہا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تہا پس وہ مجھ پر غالب ہو جاتا تہا اور سب لوگون کے آگے بڑہ جاتا تہا تو حضرت عمر اُس کو ڈانٹتے تھے اور پیچھے ہٹا دیتے تھے جب وہ بڑہ جاتا تہا تو وہ ویسا ہی اُسکو ڈانٹ دیتے تھے اور مجھ سے کہتے تھے کہ اس کو مضبوط پکڑ لو کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے نہ بڑہ جائے آپ نے فرمایا کہ اے عمر اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ آپ ہی کا ہے پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اونٹ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچ ڈالا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے عبداللہ یہ اونٹ تمہارا ہے تم جس طرح چاہو اس کے ساتھ برتاؤ کرو بخاری اس کے راوی ہین

الفصل الثالث فی بیع الثمار والزروع

فصل سوم

(میوہ اور زراعت کے فروخت کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ سَالِمٌ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِهٖ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَنْهَا الْعَاهَةُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْخَمْسَةِ اِلَّا الْبُخَارِيَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَعَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ وَفِيْ اُخْرٰى لِلثَّلٰثَةِ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَزْهُوَ قِيْلَ لَهٗ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ وَلِلشَّيْخَيْنِ وَاَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ اُخْرٰى عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشَقِّحَ قِيْلَ وَمَا تُشَقِّحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا ق

وَفِي أُخْرٰى لِأَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَ عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کسی درخت کا بار اس وقت تک مت بیچا کرو جب تک کہ اس مین صلاحیت[1] ظاہر نہ ہو جائے اور درخت مین لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے ساتھہ مت فروخت کیا کرو۔ سالم راوی کہتے ہین کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر نے بواسطہ زید ابن ثابت یہ خبر دی کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عریہ کی بیع مین اس بات کی اجازت دیدی تر کھجور خشک کھجور کے ساتھہ اور بالعکس فروخت کیا کرین اور بجز عریہ کے اور کسی کو ایسے فروخت کی اجازت نہین ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جب پوچھا جاتا تھا کہ ظہور صلاحیت کے کیا معنے ہین تو فرماتے تھے کہ اس مین کسی آفت کا احتمال باقی نہ رہے۔ چھیون اس کے راوی ہین اور یہہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور ایک دوسری روایت مین بجز بخاری کے پانچون نے اس طرح روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باردار درخت[2] کے فروخت سی منع فرمایا تا آنکہ اس کے پھل مین پختگی نہ آجائے (اور آفتون سے بیخوف نہ ہوجائے) اور گیہون وغیرہ کے خوشون کے فروخت سے منع فرمایا تا آنکہ وہ سفید نہ ہوجائین اور آفتون سے بیخوف نہ ہوجائین بائع اور مشتری دونون کو ایسی خرید و فروخت سے منع فرمایا اور ایک دوسری روایت مین تینون اور نسائی نے انس رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار کے فروخت سے منع فرمایا۔ تا آنکہ وہ پختگی کو نہ پہونچ جائین کسی نے دریافت کیا کہ پختگی کو پہونچنے کے کیا معنے ہین جواب دیا کہ سرخ ہوجائے یا زرد ہوجائے۔ یہ بتلاؤ کہ اگر خدا تعالیٰ نے پھل کو آنے سے روک دیا تو پھر کس شے کے معاوضہ مین تم اپنے بھائی کے مال کو حلال خیال کروگے اور شیخین اور ابو داؤد کی ایک روایت مین جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے بار کے فروخت سی منع فرمایا تا آنکہ اس مین پختگی کا ظہور نہ ہو۔ کسی نے پوچھا کہ ظہور پختگی سے کیا مراد ہے فرمایا کہ سرخ و زرد ہوجائے اور کھانے کے لائق ہوجائے۔ اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت

---

[1] یعنے پک جائین یا پکنے کے قریب ہوجائین غرضکہ کسی آفت کے پہونچنے کا اس مین احتمال باقی نہ رہے۔

[2] اس مقام پر عربی کے الفاظ مختلف ہین لیکن سب کا مفہوم ایک ہی ہے۔

مین جو انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے انگور کے فروخت سے منع فرمایا تا آنکہ سیاہ نہ ہو جائین۔ اور دکھیت مین لگے ہوئے) غلہ کے فروخت سے منع فرمایا تا آنکہ ان مین سختی نہ آجائے

(۲) وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ لَا يَبِيْعُ ثِمَارَهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ ان کے والد اپنے باردار درخت اس وقت تک نہین فروخت کرتے تھے جب تک وہ ثریا کی طرح چمکنے نلگین یعنی پک نہ جائین۔

(۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فِيْ اُخْرٰى وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيْبِ وَعَنْ بَيْعِ كُلِّ ثَمَرَةٍ بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْعَرِيَّةُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ اَهْلِهٖ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

ترجمہ

سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت مین لگے ہوئے پہل کو خشک کہجور کے ساتہہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا یہ ربا ہے اور یہی بیع مزابنہ ہے۔ مگر آپ نے عریہ کی بیع مین اس بات کی اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ وہ ایک دو درخت اپنے اہل وعیال کے ٹپکی ہوئی کہجور کہانے کی غرض سے خشک کہجور کے معاوضہ مین اندازہ کرکے خرید کرسکتا ہے۔ پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ترمذی نے ایک دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے تر انگور کو خشک انگور کے ساتہہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور نیز آپ نے ایسے بیع سے منع فرمایا کہ کوئی درخت مین لگا ہوا بار خشک کہجور کے ساتہہ فروخت کیا جاوے۔ یحیی بن سعید راوی کہتے ہین کہ عریہ اُس کو کہتے ہین کہ کوئی شخص اندازہ کرکے خشک کہجور کے معاوضہ مین اپنے اہل وعیال کے کہانے کرلیے درخت مین لگی ہوئی تر کہجور خرید کرے

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَخْرَجَهُ

السِّتَّة

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کو جو خشک کھجور کا اندازہ کرکے خرید کی جاتی ہے پانچ وسق سے کم یا پانچ وسق تک مین اجازت دی ہے بعض راویون نے پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم مین شک کیا ہے چھیون اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ فَالْمُزَابَنَۃُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ فِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ زَادَ مَالِكٌ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَۃُ کِرَاءُ الْاَرْضِ بِالْحِنْطَۃِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ تو یہ ہے کہ خشک کھجور کے معاوضہ مین درخت مین لگی ہوئی تر کھجور خرید کیے جائین ۔ اور محاقلہ یہ ہے کہ گیہون کے بدلہ مین کرایہ پر دی جائے ۔ تینون اور نسائی اس کے راوی ہین

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَۃِ وَالْمُزَابَنَۃُ بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَبَیْعُ الْکَرْمِ بِالزَّبِیْبِ کَیْلًا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ وَعَنْ بَیْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَۃِ کَیْلًا وَفِیْ اُخْرٰی لِلشَّیْخَیْنِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَھٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَ لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَۃُ فَالْاَرْضُ الْبَیْضَاءُ یَدْفَعُھَا الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فَیُنْفِقُ فِیْھَا ثُمَّ یَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرَۃِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَۃَ بَیْعُ الرُّطَبِ فِی النَّخْلِ بِالتَّمْرِ کَیْلًا وَالْمُحَاقَلَۃُ فِی الزَّرْعِ عَلٰی نَحْوِ ذٰلِكَ یَبِیْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ کَیْلًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ قَالَ وَالْمُعَاوَمَۃُ بَیْعُ السِّنِیْنَ وَعَنِ الثُّنْیَا زَادَ اَصْحَابُ السُّنَنِ اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ وَالْمُخَاضَرَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ قَالَ وَالْمُخَاضَرَۃُ بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ تَزْھُوَ وَالْمُخَابَرُ بَیْعُ الْکُدْسِ بِکَذَا وَکَذَا صَاعًا زَادَ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَالْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ اَلْکُدْسُ الطَّعَامُ الْمُجْتَمِعُ کَالصُّبْرَۃِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کا بار خشک کھجور کے معاوضہ مین ناپ کر فروخت کیا جائے اور تر انگور خشک انگور کے معاوضہ مین ناپکر فروخت کیا جائے چھیون اس کے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین یہ زیادہ ہے کہ آپ نے کھیتی کو گیہون کے ساتھ ناپ کر فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ شیخین کی ایک روایت مین جو جابرؓ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے مخابرہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ عطا کہتے ہین کہ ہم سے جابر نے اس کی تشریح اس طرح بیان کی ہے کہ مخابرہ تو یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو بنجر زمین دیوے اور وہ شخص اس زمین مین خرچ کرکے اس کو درست کرے۔ پھر وہ شخص (جس نے زمین دی ہے) اس کی پیداوار مین سے حصہ لیوے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت مین لگے ہوئے تر کھجور خشک کے معاوضہ مین پیمانہ کرکے فروخت کی جائے۔ اور محاقلہ کھیتی مین اسی طریق سے ہے کہ کھڑی کھیتی غلہ کے معاوضہ مین اندازہ کرکے فروخت کی جائے۔ اور مسلم کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے محاقلہ۔ اور مزابنہ۔ اور معاومہ۔ اور مخابرہ۔ سے منع فرمایا۔ معاومہ یہ ہے کہ کئی سال کے لیے کسی درخت کا میوہ فروخت کیا جائے اور آپ نے ثنیا سے منع فرمایا یعنے استثنا کر لینے سے[۳]۔ نسائی کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے مخاضرہ۔ اور۔ مخابرہ۔ سے منع فرمایا ہے مخاضرہ یہ ہے کہ کسی درخت کا میوہ قبل ظہور پختگی کے فروخت کیا جائے۔ اور مخابرہ یہ ہے کہ غلہ کا غیر معلوم ڈھیر کسی معلوم مقدار کے غلہ کے ساتھ فروخت کیا جائے۔ بخاری نے ایک روایت مین جو انس سے مروی ہے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے ملامسہ منابذہ

---

[۱] یعنے مقدار معین کے معاوضہ مین خرید کیا جائے مثلاً ایک صاع خشک کھجور کے معاوضہ مین اس درخت کی بار کو خرید کیا

[۲] یعنے بٹائی پر زمین دینا درست نہین ہے۔

[۳] از مترجم (زیر بیع کوئی شے ہو اس مین سے غیر معلوم حصہ اپنے لیے مستثنیٰ کر لینا "استثنا" ہے مثلاً زید نے غلہ کا ایک ڈھیر اس معاہدہ کے ساتھ فروخت کیا کہ کسی قدر غلہ جس کی مقدار معلوم نہین ہے فروخت سے مستثنے سمجھا جائیگا۔ اور زید بائع باستثناء نامعلوم مقدار غلہ کے باقی غلہ دیدیگا۔ یا خالد جو ایک مالک باغ ہے اس نے کل باغ کے ثمرات فروخت کیے۔ لیکن چند درخت فروخت سے مستثنیٰ ہین ایسی بیع ناجائز ہے۔ اس لیے کہ اس مین نہ مبیعہ کا تعین ہوتا ہے نہ مستثنیٰ کا اگر مبیعہ اور مستثنیٰ کا تعین ہو جائے تو استثنا ناجائز نہین ہے مثلاً غلہ مین معلوم ہو جائے کہ ایک یا دو من مستثنے ہے۔ باغ مین کوئی خاص درخت یا چند معین خاص درخت مستثنیٰ ہین

سے منع فرمایا (ملامسہ یہ ہے کہ انعقاد بیع کی غرض سے عاقدین میں سے ایک دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگادے منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے پر کنکر پھینکے۔)

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ اَشْیَاءَ مُتَفَرِّقَةٍ لَا یَجُوْزُ بَیْعُهَا

فصل چہارم

(ایسے متفرق اشیاء کے بیان میں جن کی بیع جائز نہیں ہے)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ قَالَ اَیُّمَا وَلِیْدَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِهَا فَاِنَّهٗ لَا یَبِیْعُهَا وَلَا یَهَبُهَا وَلَا یُوْرِثُهَا وَیَسْتَمْتِعُ بِهَا مَا عَاشَ فَاِذَا مَاتَ فَهِیَ حُرَّةٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَلِرَزِیْنٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَیْنَا قَالَ ابْنُ الْاَثِیْرِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہو کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایسی لونڈی جس کے اس کے مالک سے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے (یعنے ام ولد ہو جائے) تو پھر وہ اس کو نہ فروخت کر سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ ایسی لونڈی کسی کو وراثۃً مل سکتی ہے۔ ہاں زندگی بھر مالک اس سے نفع اٹھا سکتا ہے اس کے مرتے ہی وہ آزاد ہو جائے گی۔ مالک اس کے راوی ہیں۔ زرین کی روایت میں جو جابر سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں ام ولد لونڈیوں کو بیچا کرتے تھے جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انھوں نے ایسی خرید و فروخت سے ہم کو منع کر دیا۔ تو ہم نے بھی ایسی خرید و فروخت چھوڑ دی۔ ابن اثیر[۱] کہتے ہیں کہ ہم نے اصول[۲] میں اس روایت کو نہیں پایا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَاَنْکَرَ بَعْضُهُمْ اَنْ یَکُوْنَ وَعَنْ هِبَتِهٖ مِنْ کَلَامِهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ

[۱] مؤلف کتاب

[۲] یعنے صحاح ستہ کے اصول میں

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ولاء[۵] کے فروخت اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا چھیوں اس کے راوی ہین اور بعض محدثین نے اس سے انکار کیا ہے کہ لفظ (عن ھبتہ[۵]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کلام سے[۶] ہو۔

(۳) وَعَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمَآءِ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَآءِ

ترجمہ

ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پانی کی بیع سے منع فرمایا اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔ اور مسلم و نسائی کی روایت مین جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے ایسے پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِیُبَاعَ بِہِ الْکَلَاءُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِلسِّتَّۃِ اِلَّا النَّسَآئِیَّ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِہِ الْکَلَاءَ وَفِیْ اُخْرٰی لِمَالِكٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا یُمْنَعُ نَفْعُ الْبِئْرِ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا پانی نہ فروخت کیا جائے جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو تاکہ اس کی وجہ سے گھانس فروخت کی جائے شیخین اس کے راوی ہین۔ بجز نسائی کے چھیوں نے ایک روایت مین یہ بیان کیا ہے کہ ایسے پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زیادہ ہو مت روکو تاکہ اس کی وجہ سے تم گھانس کے روکنے والے ٹھیرو گے اور مالک کی ایک روایت مین جو عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ کوئی شخص کوئین کے نفع سے روکا جائے

(۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا اَسْمَعُہٗ یَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَآءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَآءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ

ترجمہ

---

[۵] ولاء اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا وہ مال ہے جس کو وہ مرنے کے بعد چھوڑ جاتا ہے ایسے مال کا وارث شخص آزاد کرنے والا ہوتا ہے [۵] یعنے ہبہ کرنے سے [۶] یعنے یہ آپ کا کلام نہین ہے

کسی مہاجر سے روایت ہے کہ تین دفعہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی کے لیے گیا ہر دفعہ
مین یہی سنتا رہا کہ آپ فرماتے تھے کہ تمامی مسلمان آپس مین تین چیزون مین شریک ہین۔ پانی مین گھاس
مین آگ مین۔ [۱]

(۶) وَعَنْ بُهَيْسَةَ الْفَزَارِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنَ اَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَدَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَمِيْصِهٖ فَجَعَلَ يُقَبِّلُ وَيَلْتَزِمُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْئُ مَا الشَّيْئُ
الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ مَا الشَّيْئُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ ثُمَّ قَالَ مَاذَا
قَالَ النَّارُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَّكَ
اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ

بہیسہ فزاریہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی
اجازت چاہی جب بعد اجازت وہ آپ کی خدمت مین پہونچے تو آپ کا کرتہ اٹھا کر اس کے اندر مُنہ ڈال
کر چومنے لگے [۲] اور آپ سے لپٹنے لگے۔ پھر پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایے
کہ کونسی ایسی شے ہے جس کا روکنا جائز نہین ہے آپ نے فرمایا کہ پانی۔ پھر پوچھا کہ اور کون ایسی
چیز ہے جس کا روکنا جائز نہین ہے آپ نے فرمایا کہ نمک پھر پوچھا کہ اور کون چیز۔ آپ نے فرمایا کہ آگ۔ پھر
پوچھا کہ اور کونسی ایسی چیز ہے جس کا روکنا جائز نہین ہے آپ نے فرمایا کہ تم جتنی نیکی کروگے اسی قدر
تمہارے لیے بہتری ہے۔ ان دونو احادیث کو ابوداؤد راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ الْمُغَنِّيَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَ
ثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ قَالَ وَفِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ

ترجمہ

ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم گانے والی لونڈیون کو نہ خریدو نہ بیچو

---

[۱] یعنے یہ اشیا کسی کی ملکیت نہین ہین سب کو ان مین بالمساوات حق ہے

[۲] غالباً مہر نبوت تیمناً تبرکاً چومتے ہونگے

نہ ان کو گانا بجانا سکھلاؤ۔ ان کی تجارت مین کچھ خیر و برکت نہین ہے اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اور اسی قسم کے افعال سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ کہ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ الآیۃ

(۸) وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَآءِ الْغَنَآئِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت کے خرید کرنے سے منع فرمایا تا آنکہ وہ تقسیم نہ ہو جائے۔ ان دونون حدیثون کے ترمذی راوی ہین

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي تُنْتَجُ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت کی حبل الحبلہ تک خرید و فروخت کرتے تھے حبل الحبلہ یہ ہے کہ وہ حاملہ اونٹنی جنے اس کے بعد اس کا وہ بچہ جو پیدا ہوا ہے حاملہ ہو جائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی خرید و فروخت سے ان کو منع فرما دیا چھیون اس کے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ پھر وہ بچہ جو پیدا ہوا ہے جنے

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَفُ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حبل الحبلہ تک بیع سلم کی میعاد قرار دینی ربا ہے۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ

لہ یعنے بعض لوگ لغو باتون کے خریدار ہوتے ہین

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کی جفتی کہلانے کی مزدوری وغیرہ سے منع فرمایا۔ مسلم اور نسائی اس کے راوی ہین

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ بَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَہٗ مِنْ بَیْرُحَاءَ مِنْ صَدَقَۃِ اَبِیْ طَلْحَۃَ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَبِیْعُ صَدَقَۃَ اَبِیْ طَلْحَۃَ رض فَقَالَ اَلَا اَبِیْعُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاھِمَ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حسان رض نے بیرحا کا اپنا حصہ جو ابوطلحہ کو صدقہ ملا تھا بیچ ڈالا لوگون نے ان سے کہا کہ کیا تم ابوطلحہ کے صدقہ کو بیچتے ہو انھون نے جواب دیا کہ کیون کیا ہم ایک صاع کھجور ایک صاع درم کے معاوضہ مین نہین بیچ سکتے۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۱۳) وَعَنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَیْوَانِ بِاللَّحْمِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ

ترجمہ

ابن المسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندہ حیوان کو گوشت کے ساتھ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ مالک اس کے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْمَا لَا یَجُوْزُ فِعْلُہٗ فِی الْبَیْعِ وَفِیْہِ سِتَّۃُ فُصُوْلٍ

باب سوم

(ایسے افعال کے بیان مین جو خرید و فروخت مین ناجائز ہین۔ جس مین چھ فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْخِدَاعِ

فصل اول

(فریب کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یُخْدَعُ

فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ قَالَ لَا خِلَابَةَ

أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ لَخِلَابَةُ الْخِدَاعُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کو خرید وفروخت مین دہوکا دیا جاتا ہے تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ تم جس سے خرید وفروخت کیا کرو اس سے یہ کہدیا کرو اس مین دہوکا نہ ہو پس وہ شخص جب خرید وفروخت کیا کرتا تہا تو یہ کہدیا کرتا تہا کہ اس مین دہوکا نہ ہو۔ بجز ترمذی کے چہون اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ إِلَيَّ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ قَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عبد المجید بن وہب سے روایت ہے کہ مجہ سے عداء بن خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین وہ تحریر کو پڑہ کر نہ سناؤن جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے لکہدی ہے مین نے کہا ہان سنائیے تب انہون نے ایک تحریر نکالی جس مین یہ لکہا تہا یہ ایک بیعنامہ ہے جس کے مشتری عداء بن خالد بن ہوذہ ہین اور بائع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین عداء نے آپ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس مین نہ کوئی عیب ہے نہ جس کو کوئی بیماری ہے جس مین نہ کوئی برائی ہے۔ یہ ایک مسلمان کی ایک مسلمان سے بیع ہے۔ قتادہ نے بیان کیا کہ عیب یا برائی سے زانی یا سارق یا بہگوڑا ہونا مراد ہے بخاری نے تعلیقًا اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن ابی اوفی سے روایت ہو کہ ایک شخص نے فروخت کے ارادہ سے بازار مین کچھ سامان رکھا اور قسم کھائی کہ اس کو اس شے کی اتنی (زیادہ) قیمت مل رہی تہی جتنی قیمت کوئی نہین دیتا تہا ۔ اور اس سے اس کی یہ غرض تہی کہ کسی مسلمان کو اس کی خریداری مین دہوکہ کے ساتھ پہنسائے اسی موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۔ الآیۃ بخاری اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ کَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اِسْمُهٗ نَوَّاسٌ وَکَانَ عِنْدَهٗ اِبِلٌ هِیْمٌ فَاشْتَرٰی ابْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ الْاِبِلَ مِنْ شَرِیْكٍ لَهٗ فَجَآءَ اِلَیْهِ شَرِیْكُهٗ فَقَالَ بِعْنَا تِلْكَ الْاِبِلَ قَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنْ شَیْخٍ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَیْحَكَ ذَاكَ وَاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَآءَهٗ فَقَالَ اِنَّ شَرِیْکِیْ بَاعَكَ اِبِلًا هِیْمًا وَلَمْ یَعْرِفْكَ قَالَ فَاسْتَقْهَا فَلَمَّا ذَهَبَ لِیَسْتَاقَهَا قَالَ دَعْهَا رَضِیْنَا بِقَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ۔ وَالْهِیَامُ دَآءٌ یَاْخُذُ الْاِبِلَ فَتَعْطَشُ فَتَهْلِكُ مِنْهُ

ترجمہ

عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ یہان ایک شخص تہا جس کا نام نواس تہا ۔ اور اس کے پاس ایک اونٹ تہا جس کو ہیم کی بیماری تہی ۔ پس حضرت ابن عمرؓ نے اس اونٹ کو اس کے ایک شریک سے خرید لیا ۔ جب اس کا شریک اس کے پاس آیا تو اُس نے بیان کر دیا کہ مین نے اس اونٹ کو بیچ ڈالا اس نے پوچہا کہ کس کے ہاتہ بیچ ڈالا اس نے کہا کہ ایک ایسے بزرگ تہے ان کے ہاتہ بیچا ۔ اس نے کہا کہ افسوس ہے واللہ وہ تو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما ہین پس نواس فوراً ابن عمرؓ کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرے شریک نے آپ کے ہاتہ ایک ایسا اونٹ فروخت کیا ہے جس کو ہیم کی بیماری ہے اور آپ کو اس نے نہین پہچانا ابن عمرؓ نے کہا ہانک لے جا پس جب وہ ہانک لے جانے لگا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رہنے دو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر راضی ہون جو آپ نے فرمایا لا عدوٰی (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگتی ہیم ایک بیماری ہے جو اونٹون کو ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پیاسے ہو کر مر جاتے ہین

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّ فِی السُّوْقِ عَلٰی صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ مَنْ

۵ ؎ جس انسان کو استسقا ہوتا ہے

غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا اللَّفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ فَاُوْحِیَ اِلَیْہِ اَنْ اَدْخِلْ یَدَکَ فِیْہِ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِیْہِ فَاِذَا ھُوَ مَبْلُوْلٌ فَقَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں غلہ کے ایک ڈھیر پر تشریف لائے۔ اور آپنے اس غلہ کے اندر ہاتھ ڈالکر دیکھا تو آپ کی انگلیوں کو کچھ تری معلوم ہوئی آپنے فرمایا کہ اے مالک غلہ یہ کیا ہے اس نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر اس کو غلہ کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگوں کو بھی یہ حالت معلوم ہو جاتی اور کسی کو دھوکا نہ ہوتا۔ دیکھو جو شخص ہمکو دھوکا دیگا وہ ہم میں سے نہ ہوگا۔ مسلم ابو داؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور مسلم کے الفاظ ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ پر اس مضمون کی وحی نازل ہوئی کہ آپ اس غلہ میں ہاتھ ڈالکر دیکھیں تو آپنے ہاتھ ڈالکر دیکھا پس اسکے اندرونی حصہ کو تر پایا پھر فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے جو ہم کو دھوکا دے۔

(۶) **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ مُّسْلِمٍ یَبِیْعُ سِلْعَۃً یَعْلَمُ اَنَّ بِھَا دَآءً اِلَّا اَخْبَرَ بِہٖ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ

ترجمہ

عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز فروخت کرے جس کی نسبت اس کو کسی عیب یا بیماری کے موجود ہونے کا یقین ہو اور وہ جانتا ہو۔ تاآنکہ وہ خریدار کو اس عیب یا بیماری سے مطلع نہ کردے۔ بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی التَّصْرِیَۃِ

فصل دویم

(کسی جانور کے دودھ کو اس کے تھن میں روک کر فروخت کرنے کے بیان میں)

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَرُّوا

وَيُرْوٰى لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَكَ وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا فَفِيْ حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَهُ رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ وَلَهُ فِيْ اُخْرٰى مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ وَلَهُمَا وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ وَلِلنَّسَائِيِّ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ کو تھان مین نہ روکو۔ اور بعض روایات مین اس طرح روایت کی گئی ہے کہ اونٹ اور بکری کے تھنون مین دودھ کو مت روکو۔ اور جو شخص ایسے جانور کو خرید کرے وہ اس کے دوہنے کے بعد مختار ہے خواہ رکھہ لے یا واپس کردے لیکن واپسی مین ایک صاع کھجور بھی دینا چاہیے۔ چھیون اس کے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ اگر اسے پسند ہو تو رکھہ لے اور اگر ناپسند ہو تو واپس کردے اور اس دودھ کے معاوضہ مین جس کو اس نے دوہا ہے ایک صاع کھجور دیدے۔ اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے ایسے جانور کے خریدار کو تین روز تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو اس کے ساتھ ایک صاع غلہ بھی دینا چاہیے لیکن گیہون دینا ضرور نہین ہے مسلم کی اور ایک روایت مین ہے کہ ایک صاع کھجور دے گیہون دینا ضرور نہین ہے اور ان دونون کی روایت مین مذکور ہے کہ اونٹ اور بکری کے تھنون مین دودھ مت روکا کرو۔ اور نسائی کی روایت مین مذکور ہے کہ جو شخص ایسے جانور کو جس کے تھنون مین دودھ روکا گیا ہو خرید کرے ؎

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ مُحَفَّلَةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا مِثْلَ اَوْ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسے جانور کو خرید کرے جس کے تھنون مین دودھ روکا گیا ہو تو ایسے شخص کو تین روز تک اختیار ہے پس اگر واپس کرے تو اس دودھ کے برابر یا اس سے دوچند غلہ کی قسم سے کوئی چیز بھی دینا چاہیے۔ ابوداؤد اس کے

راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی النَّجْشِ

فصل سوم

(بہاؤ بڑہانے کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوْا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بہاؤ مت بڑہایا کرو۔ بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ مَالِكٌ قَالَ وَالنَّجْشُ اَنْ تُعْطِیَهُ بِسِلْعَتِهٖ اَكْثَرَ مِنْهَا وَلَیْسَ فِیْ نَفْسِكَ اشْتِرَاؤُهَا فَیَقْتَدِیْ بِكَ غَیْرُكَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہاؤ کے بڑہانے سے منع فرمایا تینون اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور مالک نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ بہاؤ بڑہانے سے یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت بہت زیادہ بڑہاتا جائے۔ لیکن اس کے دل مین اس چیز کا لینا مقصود نہ ہو۔ بلکہ اس سے اسکا مقصود یہ ہو کہ اور شخص اس کی اقتدا کرین اور دہوکا کہا جائین

(۳) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ النَّاجِشُ اٰكِلُ الرِّبٰو خَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَا یَحِلُّ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ مَوْقُوْفًا مُعَلَّقًا

ترجمہ

ابن ابی اوفی سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ بہاؤ بڑہانے والا گویا ربا خوار ہے۔ اور خیانت کرنے والا ہے۔ اور یہ ایک قسم کا دہوکا ہے جو بالکل باطل ہے اور ہرگز جائز نہین ہے۔ بخاری نے اس کو موقوف

اور معلق روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الشَّرْطِ وَالِاسْتِثْنَاءِ

فصل چہارم

(بیع میں شرط اور استثنار کرنے کا بیان)

(۱) **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِّنِ امْرَاَتِهٖ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ اَنَّكَ اِنْ بِعْتَهَا فَهِيَ لِيْ بِالثَّمَنِ الَّذِيْ تَبِيْعُهَا بِهٖ فَاسْتَفْتٰى فِيْ ذٰلِكَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا وَفِيْهَا شَرْطٌ لِاَحَدٍ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ سے ایک لونڈی اس شرط سے خرید کی کہ جب وہ کبھی اس لونڈی کو فروخت کرنا چاہیں تو اسی قیمت میں جتنی کوئی دوسرا دیتا ہو اپنی زوجہ ہی کے ہاتھ فروخت کریں۔ اور یہ شرط ان کی زوجہ نے بوقت فروخت لگادی تھی۔ پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایسی لونڈی سے جماع نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی کی شرط متعلق ہو۔ مالک اس کے راوی ہیں

(۲) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ فِيْ مَا نَرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ اَوِ الْوَلِيْدَةَ اَوْ يَتَكَارَى الدَّابَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ الَّذِي اشْتَرٰى مِنْهُ اَوْ تَكَارٰى مِنْهُ اُعْطِيْكَ دِيْنَارًا اَوْ دِرْهَمًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَقَلَّ عَلٰى اَنِّيْ اِنْ اَخَذْتُ السِّلْعَةَ اَوْ رَكِبْتُ الدَّابَّةَ فَالَّذِيْ اَعْطَيْتُكَ هُوَ مِنْ ثَمَنِ السِّلْعَةِ اَوْ مِنْ كِرَاءِ الدَّابَّةِ وَاِنْ تَرَكْتُ ابْتِيَاعَ السِّلْعَةِ اَوْ كِرَاءَ الدَّابَّةِ فَمَا اُعْطِيْكَ بَاطِلٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ

ترجمہ

عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عربان کی بیع سے منع فرمایا مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور مالک نے اس کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ کوئی شخص ایک غلام یا لونڈی خرید کرے یا کوئی جانور کرایہ پر لے پھر اس شخص سے جس سے اس نے خرید کیا ہے یا کرایہ پر لیا ہے یہ کہے کہ میں تم کو ایک دینار یا درہم یا اس سے کم یا زیادہ اس شرط پر دیتا ہوں کہ اگر میں نے وہ چیز خرید لی یا جانور پر سوار ہو گیا تو جو میں نے تم کو دیا ہے وہ اس چیز کی قیمت یا جانور کے کرایہ میں محسوب اور وضع ہوگا اور اگر میں نے اس شے کی خریداری ترک کر دی یا جانور کرایہ پر نہیں لیا تو جو چیز میں نے دی ہے وہ باطل اور بیکار ہو گی اور بغیر کسی بدلہ کے تمہارا ہی حق ہوگا

(۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ جَدَّہٗ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بَاعَ ثَمَرَ حَائِطٍ لَہٗ یُقَالُ لَہُ الْاَفْرَاقُ بِاَرْبَعَۃِ اٰلَافِ دِرْھَمٍ وَاسْتَثْنٰی بِثَمَانِیْ مِائَۃِ دِرْھَمٍ

ترجمہ

عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ان کے دادا محمد بن عمرو نے اپنے اس باغ کے بار کو جس کا نام افراق تھا بمعاوضہ چار ہزار درہم کے فروخت کر ڈالا۔ اور آٹھ سو درم کا بار اپنے لیے مستثنے کر لیا۔

(۴) **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعٍ وَّسَلَفٍ اَخْرَجَھَا مَالِكٌ۔ قَالَ وَتَفْسِیْرُ ذٰلِكَ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اٰخُذُ سِلْعَتَكَ بِكَذَا وَكَذَا عَلٰی اَنْ تُسْلِفَنِیْ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ عَقَدَا بَیْعَھُمَا عَلٰی ھٰذَا فَھُوَ غَیْرُ جَائِزٍ

ترجمہ

مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع کرنے اور قرضہ لینے سے منع فرمایا۔ ان دونو احادیث کے مالک راوی ہیں اور اس کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ کوئی شخص کسی سے یہ کہے کہ میں تمہارا سامان اتنی اتنی قیمت کو لیتا ہوں بشرطیکہ تم مجھ کو اتنا اتنا قرضہ دو۔ پس اگر ان دونوں کی بیع اسی شرط پر منعقد ہوئی تو ایسی بیع بالکل ناجائز ہوگی

(۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ لَنَا قَدْ اَعْیَا قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ وَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ فَقَالَ لِیْ كَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَكَ

فَقُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فِقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ
فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا
وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ
فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ
اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ بِعْنِيْهِ بِاُوْقِيَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيْهِ بِاُوْقِيَةٍ فَبِعْتُهُ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ
فَلَمَّا قَدِمْنَا اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاَرْسَلَ عَلٰى اِثْرِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ
لِاٰخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ فَهُوَ لَكَ وَفِيْ اُخْرٰى اَفْقَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْ اُخْرٰى لَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْ اُخْرٰى فَشَرَطَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
قَالَ الْبُخَارِيُّ الْاِشْتِرَاطُ اَكْثَرُ وَاَصَحُّ وَفِيْ اُخْرٰى بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَهٰذَا يَكُوْنُ اُوْقِيَةً
عَلٰى حِسَابِ الدِّيْنَارِ بِعَشَرَةٍ وَفِيْ اُخْرٰى وُقِيَّةِ ذَهَبٍ وَاُخْرٰى بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ وَاُخْرٰى بِاَرْبَعِ
اَوَاقٍ وَاُخْرٰى بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَاُخْرٰى فَاِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ وَفِيْهَا وَقَدِمْتُ
الْمَدِيْنَةَ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَلْاٰنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَزِنَ
لِيْ اُوْقِيَةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى
نَدْخُلَ لَيْلًا كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ قَالَ بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا
قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ
فَاِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهُ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا
قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِبِلَالٍ اَعْطِهٖ اُوْقِيَةَ ذَهَبٍ وَزِدْهُ فَزَادَنِيْ قِيْرَاطًا فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِيْ
زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِيْ اِلٰى اَنْ اَخَذَهُ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی اَتَبِیْعُنِیْہِ بِکَذَا وَکَذَا وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَغْفِرُ لَکَ قُلْتُ ھُوَ لَکَ فَمَا زَالَ یَزِیْدُنِیْ وَیَقُوْلُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَغْفِرُ لَکَ قَالَھَا ثَلٰثًا وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ لِیْ ارْکَبْ بِسْمِ اللّٰہِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِیْ طَوَائِفَ مِّنْ اَصْحَابِہٖ وَدَخَلْتُ اِلَیْہِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَہٗ ھٰذَا جَمَلُکَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ یُطِیْفُ بِالْجَمَلِ وَیَقُوْلُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ بِاَوَاقٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ اَعْطُوْھَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَیْتَ الثَّمَنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَکَ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہی مین جہاد کی غرض سے گیا تہا واپسی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رستہ مین ملاقات ہوئی ۔ مین ایک اونٹ پر سوار تہا جس کے ذریعہ سے مین پانی کہینچا تہا ۔ اور جو بہت تہک گیا تہا ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچہے ہوگئے اور آپنے اس کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پہر تو ہمیشہ سب اونٹون کے آگے آگے چلنے لگا ۔ تب مجہ سے آپنے پوچہا کہ کیون اب تمہارا اونٹ کیسا ہے مین نے عرض کیا کہ آپ کی برکت سے اب بہت اچہا ہے تو آپنے فرمایا کہ اچہا اس کو میرے ہاتہ بیچ ڈالو ۔ مین شرمایا اس لیے کہ میرے پاس پانی کہینچنے والا اونٹ بجز اس کے اور کوئی نہ تہا بالآخر مین نے عرض کیا کہ جی ہان یا رسول اللہ ص بیچتا ہون پس مین نے اُس کو اس شرط پر بیچڈالا کہ مین مدینہ تک اس پر سوار جاؤن گا پہر مین نے آپ سے اس امر کی اجازت چاہی کہ مین سب لوگون سے جلدی مدینہ پہونچ جاؤن اس لیے کہ مین نیا دولہا ہون ۔ آپنے مجہے اجازت مرحمت فرمائی مین سب لوگون سے آگے بڑہ کر مدینہ کی جانب چلا ۔ تاآنکہ مین مدینہ پہونچ گیا ۔ وہان میرے ماموں سے مجہ سے ملاقات ہوئی انہون نے مجہ سے اونٹ کا حال پوچہا مین نے سب کا سب واقعہ بیان کردیا جو اس سے متعلق ہوا تہا انہون نے مجہے ملامت کی ۔ اور ہان جس وقت مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جلد جانے کی اجازت چاہی تہی تو آپنے اس وقت مجہ سے یہ بہی پوچہا تہا کہ تم نے باکرہ سے نکاح کیا ہے یا ثیبہ سے ۔ مین نے عرض کیا کہ ثیبہ سے آپنے فرمایا کہ کیون باکرہ کے ساتہ نہین کیا جو تمہارے ساتہ کہیلتی اور تم اس کے ساتہ کہیلتے ۔ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ص میرے والد کا انتقال ہوگیا اور میری چہوٹی چہوٹی

سلہ کہ کیون تونے ایسا اونٹ فروخت کر ڈالا جس کے سوا اور کوئی اونٹ پانی کہینچنے والا نہ تہا ۔ اب کس طرح گذر ہوگا ۱۲

ہنین ہین مجھے یہ امر نہایت ناپسند معلوم ہُوا کہ مین انہین کی مثل کسی کنواری عورت سے نکاح کروان
خواہان کو ادب سکہا سکے اور نہ ان پر کوئی دباؤ ڈال سکے۔ اسی وجہ سے مین نے ثیبہ عورت سے نکاح کیا
تاکہ وہ اُن پر دباؤ بہی ڈالے اور ان کو ادب بہی سکہائے پہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ
پہونچے مین علی الصباح اونٹ لیکر آپ کی خدمت مین پہونچا۔ پس آپ نے مجھے اس کی قیمت بہی دی
اور اونٹ بہی مجھے واپس کر دیا پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ایک دوسری روایت مین اس طرح
مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم اس کو بمعاوضہ ایک اوقیہ کے بیچ ڈالو۔ مین نے کہا کہ جی نہین۔ پہر آپ نے فرمایا
کہ تم اس کو بمعاوضہ ایک اوقیہ کے میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ بالآخر مین نے اس کو بیچ ڈالا اور اپنے متعلقین
تک پہونچنے کی غرض سے اس کی سواری کو مستثنی کر لیا جب ہم اپنے مکان پر پہونچ گئے تو مین اونٹ
لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہو گیا آپ نے اس کی نقد قیمت عطا فرمائی پہر مین واپس چلا۔ تو آپ نے
میرے پیچھے ہی ایک شخص کو دوڑایا اور آپ فرمانے لگے کہ میرا یہ ارادہ نہ تہا کہ مین تمہارا اونٹ لے لون
تم اپنا اونٹ لے لو۔ مین تم کو دیتا ہون۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اس کی سواری کو مدینہ تک آپ نے
میرے لیے معاف کر دیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ تم کو مدینہ تک اس کی سواری معاف کی جاتی
ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ یہ شرط لگائی کہ مدینہ تک مین اس پر سوار جاؤنگا۔ بخاری نے کہا کہ اکثر
روایات مین (اشتراط) ہی مذکور ہے اور یہی صحیح تر ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ چار دینار کو
خرید کیا اور یہی بحساب اس کے کہ ایک دینار دس درم کا ہو ایک اوقیہ ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے
کہ ایک اوقیہ سونے کے معاوضہ مین خرید کیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ دو سو درہم کے معاوضہ
مین خرید کیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ چار اوقیہ کے معاوضہ مین خرید کیا اور ایک روایت مین ہے کہ بیس
دینار کے معاوضہ مین خرید کیا اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا جب تو مدینہ مین پہونچے تو ہوشیاری کرنا اور اسی روایت مین ہے
کہ مین علی الصباح مدینہ پہونچا۔ اور مسجد کی جانب چلا تو آپ کو مسجد کے دروازہ پر پایا۔ آپ نے فرمایا
کہ ابہی آرہے ہو مین نے عرض کیا کہ جی ہان آپ نے فرمایا کہ اچہا اپنا اونٹ یہین چہوڑ دو۔ اور
مسجد مین جاکر دو رکعت نماز پڑہ لو۔ تب مین مسجد مین گیا اور نماز پڑہی۔ اور پہر واپس آیا۔ تو آپ نے
بلال کو حکم دیا کہ وہ ایک اوقیہ مجھے وزن کر کے دیدین پس بلال نے مجھے وزن کر کے دیدیا اور کچہ
زائد دیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب ہم مدینہ مین داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ ٹہیر جاؤ

تاآنکہ رات ہوجائے تاکہ اس عرصہ مین پریشان بال والی عورت کنگھی کرکے اپنے بالون کو درست کرلے۔ اور ایسی عورتین جن کو شوہر غایب تھے زیر ناف کے بال اُتار لین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ تم اپنا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔ مین نے کہا کہ جی نہین بلکہ وہ آپ ہی کا ہے۔ آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ تم میرے ہاتھ بیچڈالو۔ مین نے کہا کہ نہین بلکہ یا رسول اللہ وہ آپ ہی کا ہے۔ آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ میرے ہاتھ اس کو بیچ ہی ڈالو۔ مین نے عرض کیا کہ مین ایک شخص کا ایک اوقیہ سونے کا قرضدار ہون پس یہ اونٹ بمعاوضہ اسی اوقیہ کے آپ کا ہے۔ آپنے فرمایا کہ مین نے اس کو خرید لیا پس تو اس پر مدینہ تک پہونچ جا۔ پس جب مین مدینہ پہونچا تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ ایک اوقیہ سونا اور اس سے کچھ زیادہ مجھے دیدین۔ پس بلال نے ایک قیراط مجھ کو زیادہ دیا جس کو مین بوجہ تبرک کے کبھی اپنے سے جدا نہین کرتا تھا۔ اور ایک تھیلی مین میرے پاس رہتا تھا۔ تاآنکہ اہل شام نے بیوم الحرہ مجھ سے اس تھیلی کو چھین لیا۔ اور مسلم کی ہی دوسری روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ اتنی قیمت کو تم اس کو میرے ہاتھ نہین بیچتے خدا تمہاری مغفرت کرے گا مین نے عرض کیا کہ وہ آپ ہی کا ہے پس آپ بار بار اصرار فرماتے تھے اور یہی فرماتے تھے کہ خدا تمہاری مغفرت کریگا تین بار آپ نے فرمایا اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر تم سوار ہوجاؤ جب ہم مدینہ پہونچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد مین تشریف لائے اور مین بھی آپ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اونٹ کو بلاط کے ایک گوشہ مین باندھ دیا اور آپ سے یہ عرض کردیا کہ یہہ آپ کا اونٹ ہے پس آپ مسجد سے برآمد ہوئے اور اونٹ کو پیار کرکے فرمانے لگے کہ اونٹ تو بس ہمارا ہی اونٹ ہے۔ پس مین نے اُس کو سونے کے چند اوقیہ کے معاوضہ مین فروخت کرڈالا آپنے فرمایا کہ جابر کو اس کی پوری قیمت دیدو۔ پھر آپنے فرمایا کہ تم نے پوری قیمت وصول پائی مین نے عرض کیا کہ جی ہان وصول پائی۔ آپنے فرمایا کہ قیمت اور اونٹ دونون تمہارے ہین (اونٹ اور اس کی قیمت دونون لیجاؤ)

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ بَرِیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جَاءَتْہَا تَسْتَعِیْنُہَا فِیْ کِتَابَتِہَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِہَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَہَا عَائِشَۃُ اِرْجِعِیْ اِلٰی اَھْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنَ وَلَاؤُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ لِاَھْلِہَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ

فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَلْيَشْتَرِطُوْا مَا شَاءُوْا فَاشْتَرَتْهَا فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ ان کے پاس اپنی کتابت مین مدد چاہنے کی غرض سے آئین اور انہون نے اپنی کتابت کا کوئی حصہ نہین ادا کیا تہا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے کہا کہ تم اپنے مالک کے پاس جاؤ اگر وہ اس بات کو پسند کرین کہ مین تمہاری جانب سے تمہاری کتابت کی رقم مقررہ ادا کر دون اور تمہاری ولاؔ[1] کی مین مالک ہون تو البتہ مین ایسا کرسکتی ہون۔ بریرۃؔ نے اپنے مالک سے اس کا تذکرہ کیا انہون نے اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر وہ تم پر احسان کرنا چاہتی ہین تو کرین۔ لیکن تمہاری ولا میرے لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس امر کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ تم اس کو خرید لو اور آزاد کر دو۔ اور ولا اسی شخص کا حق ہے جو آزاد کرتا ہے۔ پہر آپ نے کہڑے ہو کر یہ خطبہ پڑہا کہ کیا حال ہے ان لوگون کا جو ایسی لغو شرطین لگاتے ہین جو خدا کی کتاب مین نہین ہین۔ پس جو شخص ایسی شرطین لگائے جو کتاب اللہ مین نہین ہین تو اس شرط کی ایفا کرانے کا اس کو کوئی حق نہین ہے اگرچہ سو شرطین لگائے۔ خدا کی شرط زیادہ مستحکم اور نہایت مضبوط ہے۔ چہیون امام اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس کو خرید کر آزاد کر دو وہ جتنی شرطین چاہین لگائین تب حضرت عائشہؓ نے ان کو خرید لیا اور آزاد کر دیا اور ان کے مالک نے ان کی ولا کے ملنے کی شرط لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ولا اسی کا حق ہے جو شخص آزاد کرے۔ اگرچہ انہون نے سو شرطین لگائی ہون

[1] ولا لونڈی اور غلام کی کمائی اور ترکہ کو کہتے ہین

الفصل الخامس فی الملامسۃ والمنابذۃ

فصل پنجم

(ملامست اور منابذت کے بیان میں)

(۱) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین وعن بیعتین نھی عن الملامسۃ والمنابذۃ فی البیع والملامسۃ لمس الرجل ثوب الاخر بیدہ باللیل او بالنھار ولا یقلبہ والمنابذۃ ان ینبذ الرجل الی الرجل ثوبہ وینبذ الاخر بثوبہ ویکون ذلک بیعھما من غیر نظر ولا تراض۔ واللبستان اشتمال الصماء وھو ان یجعل ثوبہ علی احد عاتقیہ فیبدو احد شقیہ لیس علیہ ثوب واللبسۃ الاخری احتباءہ بثوبہ وھو جالس لیس علی فرجہ منہ شیء اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وفی اخری للنسائی المنابذۃ ان یقول اذا نبذت ھذا الثوب الیک فقد وجب البیع والملامسۃ ان یمسہ بیدہ ولا ینشرہ ولا یقلبہ اذا مس وجب البیع وعندہ عن ابی عمر وھی بیوع کانوا یتبایعون بھا فی الجاھلیۃ۔

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو قسم کے لباس کے پہننے سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا آپ نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ تو یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کا اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو کپڑا چھو لے اور اس کو نہ الٹے اس صرف چھونے ہی سے بیع تمام جاوے منابذہ یہ ہے عاقدین میں سے ایک شخص دوسرے شخص کی جانب کپڑا پھینکے اور پھر وہ دوسرا اس کی جانب کپڑا پھینکے اور یہی ان دونوں کی انعقاد بیع کا موجب ہو بغیر دیکھے بھالے اور بغیر رضامندی کے۔ اور دو قسم کے لباس میں سے ایک تو یہ ہے کہ اپنے ایک بازو پر کپڑا ڈال دے اور دوسرا بازو ظاہر ہو جائے اور اس پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا یہ ہے کہ گوٹ مار کر ایک ہی کپڑے میں بیٹھے اور اس کی شرمگاہ پہ کوئی کپڑا نہ ہو۔ اور اسی کو احتباء کہتے ہیں۔ بجز ترمذی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ اور نسائی کی

ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ منابذہ یہ ہے کہ متعاقدین مین سے ایک دوسرے کو یہ کہے کہ جب مین یہ کپڑا تیری جانب پھینکون تو بیع لازمی ہو جائے گی۔ اور ملامسہ یہ کہ متعاقدین مین سے ایک دوسرے کے کپڑے کو چھوئے نہ اس کو پھیلائے نہ اس کو الٹے۔ جب کہ چھووے تو بیع لازمی ہو جائے اور نسائی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ یہ ایسی بیع ہے جن کے ذریعہ سے زمانہ جاہلیت مین خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَغَیْرِہٖ

فصل ششم

(دھوکا وغیرہ کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَیْعِ الْحَصَاۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوْضٌ یَعَضُّ الْمُوْسِرُ فِیْہِ عَلٰی مَا فِیْ یَدِہٖ وَیُبَایِعُ الْمُضْطَرُّوْنَ وَلَمْ یُؤْمَرُوْا بِذٰلِکَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ وَقَدْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِکَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھوکا اور کنکرے کی بیع سے منع فرمایا۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو حضرت علی سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ عنقریب[1] ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ لوگ ایک دوسرے کو کاٹینگے۔ اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتون[2] سے پکڑے رہیگا۔ حالانکہ ایسا حکم نہین دیا گیا ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ یعنے تم لوگ آپس مین ایک دوسرے پر احسان کرنے کو مت بھولو اور لوگ لاچاری سے بیع کرین گے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضطر اور مجبور کے مال کو خرید کرنے سے منع فرمایا ہے اور نیز دھوکے کی بیع سے منع فرمایا ہے اور نیز قبل پختگی کے پھلون کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] حضرت علی کا قول ہے [2] یعنے تکلیف دینگے ظلم کرین گے [3] یعنی کسیطرح کسیکو نہ دیگا نہ صدقہ نہ قرضہ۔

(۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَدَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْخَمْسَةِ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ عَنْ اَنَسٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ اُخْرٰى عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَهِيَ كَلِمَةٌ جَامِعَةٌ لَا يَبِيْعُ لَهٗ شَيْئًا وَلَا يَبْتَاعُ لَهٗ شَيْئًا

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ شہر والا باہر والے کا مال فروخت کرے اور فرمایا ہے کہ لوگوں کو چھوڑ دو ایک کو دوسرے کے ذریعہ سے خدا رزق پہونچاتا ہے بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں بجز ترمذی کے پانچوں نے اس طرح روایت کی ہے جو انسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شہر والا باہر والے کے مال کو بیچے اگرچہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔ اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔ اور ابوداؤد نے ایک روایت میں جو انسؓ سے مروی ہے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ شہر والا باہر والے کے لیے نہ بیچے یہ ایک ایسا جامع کلام ہے کہ نہ باہر والے کے ہاتھ کوئی شے بیچے نہ اس کے واسطے کوئی خرید کرے

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى الْاَسْوَاقِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِيْ اَوَّلِهٖ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ الْجَلَبُ عِوَضَ السِّلَعِ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّيْ اَوْ يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ فَقَالَ لَهٗ طَاوٗسٌ مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تاجر اپنا مال

بازار مین نہ لائے اس کے مال کو آگے جاکر نہ ٹھیرا ویٔ بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ابوداؤد نے اس حدیث کو اول مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ کوئی تاجر کسی تاجر کی بکری پر اپنی چیز نہ بیچے۔ اور نسائی نے بیان کیا کہ قافلہ سے آگے جاکر نہ ملو جب تک مال بازار مین نہ آجائے اور نسائی کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ آپنے بہاؤ بڑہانے اور قافلہ سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا اور اسسے بہی منع فرمایا کہ کوئی شہر والا باہر والے کا مال بیچے۔ اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ آپنے قافلہ سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا اور ایک روایت مین جو ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اور جس کے سب راوی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قافلہ سے آگے نہ ملو۔ اور شہر والا باہر والے کے لیے نہ بیچے طاؤس نے کہا کہ اس قول کا کیا مطلب ہے کہ شہر والا باہر والے کے لیے نہ بیچے ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا کہ شہر والا باہر والے کا دلال نہ بنے

(۴) **وَعَن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ نَهیٰ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَن یُتَلَقَّی الجَلَبُ فَمَن تَلَقّیٰ فَاشتَرَاهُ فَاِذَا اَتیٰ سَیِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالخِیَارِ اَخرَجَهُ الخَمسَةُ وَهٰذَا لَفظُ مُسلِمٍ وَالتِّرمِذِیِّ وَاَبِی دَاؤدَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آگے جاکر قافلہ سے ملین۔ اور جو شخص آگے جاکر قافلہ سے ملے اور کوئی چیز خرید کرے۔ پہر جب مالک مال بازار مین آئے تو اس کو اختیار ہے۔ پانچون اس کے راوی ہین۔ اور یہ مسلم اور ترمذی اور ابوداود کے الفاظ ہین۔

(۵) **وَعَنهُ** رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهیٰ عَن بَیعَتَینِ فِی بَیعَةٍ اَخرَجَهُ الاَربَعَةُ وَعِندَ اَبِی دَاؤدَ مَن بَاعَ بَیعَتَینِ فِی بَیعَةٍ فَلَهُ اَوکَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بیع

لہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما کے شاگرد ہین ۱۲ ؎ پہلے بازار کا بہاؤ معلوم کرے
؎ بلحاظ نرخ بازار جاہے بیع قائم رکہے یا فسخ کردے

مین دو بیع کرنے سے منع فرمایا[1] چارون اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے اس طرح روایت کی ہے کہ جس شخص نے ایک بیع مین دو بیع کی تو جو دونون مین کم ہو وہی اس کو اختیار کرنا چاہیے ورنہ ربا ہوگا۔

(۶) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ ابْتَعْ لِيْ هٰذَا الْبَعِيْرَ بِنَقْدٍ حَتّٰى ابْتَاعَهُ مِنْكَ اِلٰى اَجَلٍ فَسُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَكَرِهَهُ وَ نَهٰى عَنْهُ

ترجمہ

امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص سے یہ کہا کہ میرے لیے تو یہ اونٹ نقد قیمت دیکر خرید کرلے مین تجہ سے اُسی قیمت مین قرض خرید لونگا۔ تو ایسی بیع جائز ہے یا نہین۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسی بیع کو ناپسند کیا اور منع فرمایا

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ زَادَ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَبْتَاعَ اَوْ يَذَرَ

ترجمہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تاجر کسی تاجر کی بیع پر[2] بیع نہ کرے چہیون اس کے راوی ہین۔ اور مسلم۔ ابو داود۔ نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کے پیغام پر پیغام[3] نہ بہیجے تاوقتیکہ اس سے اجازت نہ لے اور نسائی کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ کوئی شخص کسی کی بیع پر اپنی بیع نہ کرے تاآنکہ وہ شخص خرید لے یا چہوڑ دے

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ

---

[1] مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ یہ سامان مین تیرے ہاتہ نقد تو سو روپیہ کو بیچتا ہون اور قرض دو سو روپیہ کو تو ایسی بیع ناجائز ہے اور بصورت انعقاد بیع کم قیمت جو سو روپیہ ہے اسکو اختیار کرنا چاہیے ورنہ ربا ہوگا [2] جیسے عموماً دکاندار خریدار کو ایک دکان سے اپنی دکان کی جانب بلاتے ہین ۱۲

[3] پیغام سے مراد پیغام نکاح ہے ۱۲

الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي اِنَائِهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي اُخْرٰى وَلَا يَزِيْدَنَّ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَفِي اُخْرٰى وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِي دَاؤُدَ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا فَاِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ شہر والا باہر والے کے لیے بیچے۔ اور فرمایا کہ بہاؤ مت بڑھاؤ۔ اور کوئی شخص کسی کی بکری پر اپنی بکری نہ کرے اور کسی کے پیغام پر اپنا پیغام نہ بھیجے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کی خواہاں نہ ہو تاکہ جو اس کے ظرف مین ہے اس کو انڈیل لے۔ چھیون اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کوئی کسی کی بیع پر زیادتی نہ کرے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ کوئی کسی کے چکائے ہوئے سامان کو نہ چکائے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین ہے کہ اونٹ اور بکری کے تھن مین دودھ مت روکو اور جو شخص ایسے جانور خرید کرلے وہ بعد دوہنے کے مختار ہے اگر پسند ہو تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دیدے

(۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوْقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنجارون سے قبل اس کے کہ وہ بازار مین اپنا مال لائین نہ ملا کرو۔ اور گائے بکری وغیرہ کے تھنون مین رد ہو کا دہی کی غرض سے) دودھ مت روکو۔ اور منافقانہ طور سے جھوٹے خریدار بنکر بہاؤ نہ بڑھاؤ۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرض اور بیع جائز نہیں ہے اور ایک بیع میں دو شرطیں لگانی جائز نہیں ہیں۔ اور ایسی چیز کا نفع لینا جائز نہیں ہے جو اپنے ذمہ میں نہ لیجائے۔ اور ایسی شے کی بیع جائز نہیں جو اپنے پاس نہ ہو

(۱۱) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَۃِ مِنَ التَّمْرِ لَا تَعْلَمُ مَکِیْلَتُھَا بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَ فِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَۃُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَۃِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَۃُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ الطَّعَامِ

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کھجور کا ایک ڈھیر جس کا وزن معلوم نہ ہو بمقابلہ ایسے کھجور کے فروخت کیا جائے جس کا وزن معلوم ہو مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ غلہ کا ایک ڈھیر بمعاوضہ غلہ کے ایک ڈھیر کے فروخت نہ کیا جائے۔ اور نیز غلہ کا ایک نامعلوم الوزن ڈھیر بمعاوضہ غلہ کے ایک معلوم الوزن ڈھیر کے ساتھ فروخت نہ کیا جائے

(۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَّوَلَدِھَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص ماں اور بیٹے میں جدائی کراوے تو قیامت کے دن خدا اس کو بھی اپنے پیاروں سے جدا کردیگا ترمذی اس کے راوی ہیں

ـلہ اس کی تفسیر گزرچکی ہے ـلہ مثلاً میں یہ مکان تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اور اس کی مرمت بھی کردوں گا اور آراستہ بھی کردوں گا ـلہ ماں کو بیچ ڈالے اور بچہ کو رکھ لے یا اس کے خلاف کرے ۱۲

(۱۳) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَرَدَّ الْبَيْعَ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک ماں اور بیٹے مین جدائی کردی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایسے فعل سے منع فرمایا اور اس بیع کو فسخ کرا دیا۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

(۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِيْ رُدَّهٗ رُدَّهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے دو غلام عنایت فرمائے جو باہم دونو بھائی تھے۔ پس مین نے ان مین سے ایک کو بیچ ڈالا ایک دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارے غلام کا کیا حال ہے تو مین نے واقعہ فروخت بیان کردیا آپ نے فرمایا کہ واپس لو واپس لو۔ ترمذی اس کے راوی ہین

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي الرِّبٰو وَفِيْهِ فَصْلَانِ

(سود کے بیان مین جس مین دو فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ ذَمِّهٖ

(سود کی برائیون کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ الْاٰخِيْرَانِ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کے کھانے اور

کھلانے والے دونو پر لعنت فرمائی۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اخیر کے دونون نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اس کے شاہد اور کاتب پر بھی آپ نے لعنت فرمائی

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰو فَمَنْ لَمْ یَاْکُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مِنْ غُبَارِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کہ بجز سود کے کہانے والون کے اور کوئی باقی نہین رہے گا۔ جو سود نہین کہائے گا اس کو اس کا بخار (دہوان) پہونچے گا اور بعض روایات مین ہے کہ غبار پہونچے گا۔ ابوداؤد او نسائی اس کے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ لَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ اَلَا وَاِنَّ کُلَّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ دَمٍ اَضَعُهٗ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَکَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ لَیْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَیْلٌ۔ اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ۔ قَالَ الْخَطَّابِیُّ هٰکَذَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا هُوَ دَمُ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ سَائِرِ الرِّوَایَاتِ

ترجمہ

عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج وداع کے دن یہ فرماتے سنا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ جاہلیت کے زمانہ کا تمامی سود متروک ہے تم لوگ اپنے اپنے راس المال لے لو نہ تم پر ظلم ہوگا۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو۔ آگاہ ہوجاؤ کہ جاہلیت کے زمانہ کے سب خون متروک اور معاف کیے گئے ہین۔ اور پہلا خون جس کو مین معاف کرتا ہون وہ حرث بن عبد المطلب کا خون ہے جو قبیلہ بنی لیث مین دودہ پیتا تہا۔ اور جس کو ہذیل نے قتل کرڈالا تہا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خدایا مین تبلیغ احکام کرچکا ہون لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان تین بار پہر آپ نے فرمایا کہ اے خداوند

گواہ رہنیو تین بار ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ خطابی کہتے ہین کہ ابوداؤد نے اسی طرح روایت کی ہے اور حرث بن عبدالمطلب کا خون بیان کیا ہے۔ حالانکہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ اور ایسا ہی تمام روایات مین مذکور ہے ۔

اَلفَصلُ الثّانی فی اَحکَامِہٖ

فصل دوم

(سود کے احکام کے بیان مین)

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ رِبًوا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًوا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًوا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًوا اِلَّا ھَآءَ وَھَآءَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَلِلْبُخَارِیِّ فِیْ رِوَایَۃٍ اَلْوَرِقُ بِالْوَرِقِ وَالذَّھَبُ بِالذَّھَبِ

ترجمہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ (بیچنا) ربا ہے لیکن جب دست بدست ہو اور گیہون گیہون کے ساتھ ربا ہے لیکن جب دست بدست ہو اور جو جو کے ساتھ ربا ہے لیکن جب دست بدست ہو کھجور کھجور کے ساتھ ربا ہے لیکن جب دست بدست ہو چھیون اس کے راوی۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ روپا روپے کے ساتھ اور سونا سونے کے ساتھ

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلیٰ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَکُنَّا نَبِیْعُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَیْنِ تَمْرًا بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْنِ حِنْطَۃً بِصَاعٍ وَلَا دِرْھَمَیْنِ بِدِرْھَمٍ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ جَآءَ بِلَالٌ رض اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہٗ مِنْ اَیْنَ ھٰذَا فَقَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ

لَّمُشْتَرِیْ فَبِعِ التَّمْرَ بَیْعًا اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِبِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلشَّیْخَیْنِ اَلدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمُ بِالدِّرْھَمِ

مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَقَالَ رَاوِیْہِ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَایَقُوْلُہٗ فَقَالَ

اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْوَجَدْتَہٗ

فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ کُلَّ ذٰلِکَ لَا اَقُوْلُ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَلٰکِنْ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَارِبٰوا اِلَّا فِی النَّسِیْئَۃِ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَ

الْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ

اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَآءٌ وَلَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فِیْ رِوَایَۃٍ اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ

اَلْوَانُہٗ وَفِیْ اُخْرٰی عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا اخْتَلَفَتْ ھٰذِہِ الْاَصْنَافُ

فَبِیْعُوْا کَیْفَ شِئْتُمْ اِذَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین جمع کھجور ملا کرتی تھی جس مین سب قسم کی کھجورین مخلوط رہتی تھین پس ہم اس کے دو صاع ایک صاع کے بدلہ فروخت کرتے تھے یہ خبر کہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچ گئی تو آپنے فرمایا کہ دو صاع کھجور ایک صاع کھجور کے بدلہ مت فروخت کیا کرو۔ نہ دو صاع گیہون ایک صاع گیہون کے بدلے بیچا کرو۔ اور نہ دو درم ایک درم کے بدلہ فروخت کیا کرو۔ بجز ابوداؤد کے چہیون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین برنی[1] کھجور لائے تو آپنے پوچھا کہ یہ کہان سے لائے انہون نے کہا کہ میرے پاس خراب کھجور تھی تو آپ کے کھانے کی غرض سے مین نے اس کے دو صاع اس کے ایک صاع کے بدلا بیچڈالے۔ پس آپنے اسی وقت فرمایا ارے یہ تو کھلم کھلا ربا ہے ارے یہ تو بالکل ربا ہے۔ ایسا مت کیا کرو جب کبھی ایسی ضرورت داعی ہو تو اپنی کھجور بیچکر دوسری کھجور خریدا کیا کرو۔ اور شیخین کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ دینار دینار کے بدلہ اور درم درم کے بدلہ برابر فروخت کرنا چاہیے جس نے زیادہ لیا یا زیادہ دیا پس وہ ربا ہے۔ راوی کہتے ہین

[1] ایک عمدہ قسم کی کھجور کا نام ہے

کہ میں نے کہا کہ ابن عباسؓ تو ایسا نہیں کہتے یعنے اس کے خلاف ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تھا کہ انہوں نے اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یا قرآن میں کہیں دیکھا ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ نہیں اور تم مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانتے ہو لیکن مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سود قرضہ ہی میں ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے اور گیہوں گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر دست بدست فروخت کرنا چاہیے۔ جو شخص زیادہ لیگا یا زیادہ دیگا تو وہ ربا ہوگا اور لینے والا اور دینے والا دونوں اس میں برابر ہیں۔ اور مسلم نے ایک روایت میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ مگر جب قسمؔ بدل جائے اور مسلم کی ایک روایت میں جو عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ جب قسم بدل جائے تو جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ نقد فروخت کیا جائے بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۳) **وعن** اَبِی الْمِنْھَالِ قَالَ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّھَبِ بِالْوَرِقِ دَیْنًا۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابو المنہال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے زید بن ارقمؓ اور براء بن عازبؓ سے صرفؔ کے متعلق دریافت کیا دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کو چاندی کے ساتھ قرض بیچنے سے منع فرمایا ہے شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۴) **وعن** فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِخَیْبَرَ بِقِلَادَۃٍ فِیْھَا خَرَزٌ وَذَھَبٌ وَھِیَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ بِالذَّھَبِ الَّذِیْ فِی الْقِلَادَۃِ فَنُزِعَ وَحْدَہٗ وَقَالَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ قَالَ حَنَشٌ الصَّنْعَانِیُّ کُنَّا مَعَ فَضَالَۃَ فِیْ غَزْوَۃٍ فَطَارَتْ لِیْ وَلِاَصْحَابِیْ قِلَادَۃٌ فِیْھَا ذَھَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْھَرٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَھَا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ انْزِعْ ذَھَبَھَا فَاجْعَلْہُ فِیْ کِفَّۃٍ وَاجْعَلْ ذَھَبَکَ فِیْ کِفَّۃٍ ثُمَّ لَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَاْخُذَنَّ اِلَّا

لہ مثلاً گیہوں کے ساتھ جو اور اسکے عکس ۔ ۲ چاندی سونے کے بدلے یا سونا چاندی کے بدلے بیچا گیا ہے

إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ

ترجمہ

فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے وہیں آپ کے پاس ایک ہار آیا جس میں جواہر اور سونا لگا ہوا تھا اور وہ مال غنیمت سے تھا اور فروخت کی غرض سے آیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس ہار میں جتنا سونا لگا ہوا ہے وہ سب نکال لیا جائے پھر آپ نے فرمایا کہ سونا سونے کے ساتھ ہموزن فروخت ہونا چاہیے۔ بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ ہار اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے جب تک سونا اس سے جدا نہ کیا جائے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ حنش صنعانی نے کہا کہ میں فضالہ کے ساتھ ایک لڑائی میں شریک تھا تو میرے اور میرے یاروں کے حصہ میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہرات لگے ہوئے تھے میں نے اسے خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھو اور اپنا سونا ایک پلڑے میں رکھو پھر برابر برابر۔ وزن کر کے لے لو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص خدا تعالی اور قیامت پر ایمان لاتا ہے اس کو برابر برابر ہی لینا چاہیے۔

(۵) **وَعَنْ** أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا يَدًا بِيَدٍ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابو بکرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ چاندی چاندی کے بدلہ اور سونا سونے کے بدلے فروخت کیا جائے مگر یہ کہ برابر ہو اور حکم دیا ہم کو کہ چاندی سونے کے بدلے اور سونا چاندی کے بدلہ نقد جس طرح چاہیں بیچا کریں شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعْدَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ يَبِيعَا آنِيَةً مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبَاعَا كُلَّ ثَلَاثَةٍ بِأَرْبَعَةٍ أَوْ كُلَّ أَرْبَعَةٍ بِثَلَاثَةٍ عَيْنًا فَقَالَ

لهما اربعًا فردًا۔ اخرجه مالك

ترجمہ

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو حکم دیا کہ غنیمت میں جو برتن سونے چاندی کے آئے ہیں اُن کو فروخت کر دیں تو ان دونوں نے تین تین کو بمعاوضہ چار چار یا چار چار کو بمعاوضہ تین تین کے نقد فروخت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو تم نے ربا لیا پس اس بیع کو واپس لے لو۔ مالک اس کے راوی ہیں

(۷) وعن مجاهد قال كنت مع ابن عمر رضي الله تعالى عنهما فجاءه صائغ فقال يا ابا عبد الرحمٰن اني اصوغ الذهب فابيعه بالذهب باكثر من وزنه فاستفضل قدر عملي فيه فنهاه عن ذلك فجعل الصائغ يردد عليه المسئلة وابن عمر ينهاه حتى كان اخر ما قال له الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما هذا عهد نبينا صلى الله عليه واله وسلم الينا وعهدنا اليكم۔ اخرجه بطوله مالك واخرج النسائي المسند منه

ترجمہ

مجاہد سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ اتنے میں ایک سُنار ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ اے ابو عبد الرحمٰن میں سونے کا زیور بناتا ہوں پھر میں اس کو بمعاوضہ سونے کے جو زیور کے وزن سے زائد ہوتا ہے فروخت کرتا ہوں اور یہ زیادتی میں اپنی مزدوری میں محسوب کرتا ہوں تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کو ایسی بیع سے منع فرمایا۔ پھر بھی وہ سُنار بار بار اُن سے اس مسئلہ کو پوچھتا ہی رہا اور ہر دفعہ ابن عمر اُسکو منع فرماتے رہے بالآخر انہوں نے یہ فرمایا کہ دینار دینار کے بدلہ اور درم درم کے بدلہ فروخت کرنے میں برابری ضروری ہے زیادتی جائز نہیں ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو یہی وصیت کی ہے اور ہم تم کو یہی وصیت کرتے ہیں۔ مالک نے پوری حدیث روایت کی ہے۔ اور نسائی نے سند بیان کیا ہے۔

(۸) وعن عطاء بن يسار ان معاوية باع سقاية من ذهب او ورق باكثر من وزنها فقال له ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذا الا مثلا بمثل

ف ایک سعد بن ابی وقاص دوسرے سعد بن عبادہ ۲ کنیت ابن عمر

ثلاث بثلاث ، اربع باربع ۔ کتنی بڑی بیع ۔ برابر ۔ ۔

فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ مَا اَرٰی بِھٰذَا بَاْسًا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَا اُخْبِرُہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَاْیِہٖ لَا اُسَاکِنُکَ بِاَرْضٍ اَنْتَ بِھَا ثُمَّ قَدِمَ اَبُو الدَّرْدَاءِ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَکَرَ لَہٗ ذٰلِکَ فَکَتَبَ عُمَرُ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنْ لَّا یَبِیْعَ مِثْلَ ذٰلِکَ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلسِّقَایَۃُ اِنَاءٌ یُشْرَبُ فِیْہِ

ترجمہ

عطار بن لیسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ نے ایک پانی پینے کا برتن جو چاندی یا سونے کا تھا اس کے وزن سے زیادہ چاندی یا سونے کے بدلہ فروخت کیا تو ابوالدرداء نے ان سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ایسی بیع سے منع فرماتے تھے لیکن اس صورت مین جب کہ برابر برابر ہو معاویہ نے کہا کہ میرے نزدیک اس مین کچہ مضائقہ نہین۔ ابوالدرداء نے کہا کہ کوئی شخص ہے بمقابلہ معاویہ کے مجھے معذور سمجھے مین تو اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہون اور وہ اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔ اے معاویہ جہان تو رہے گا وہان مین تو ہرگز نہین رہون گا پہر ابوالدرداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چلے آئے اور اس واقعہ کو بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے معاویہ کو تحریری حکم بہیجا کہ وہ ایسی بیع نہ کیا کرین۔ لیکن جب کہ برابر برابر ہموزن ہو۔ مالک اور نسائی اس کے راوی ہین۔

۹ **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الرِّبٰو فِی النَّسِیْئَۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لَا رِبٰو فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سود قرضہ مین ہے۔ شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اس وقت سود نہین ہے جب کہ دست بدست ہو

۱۰۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالدَّنَانِیْرِ وَاٰخُذُ مَکَانَھَا الْوَرِقَ وَاَبِیْعُ بِالْوَرِقِ وَاٰخُذُ مَکَانَھَا الدَّنَانِیْرَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِہٖ بِالْقِیْمَۃِ۔ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤدَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَ بِسِعْرِ یَوْمِھَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَکُمَا شَیْءٌ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں دیناروں کے بدلہ اونٹ فروخت کرتا تھا اور اس کے معاوضہ میں چاندی لے لیتا تھا۔ اور چاندی کے بدلہ فروخت کرتا تھا اور دینار لے لیتا تھا تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ قیمت میں اس کا کچھ مضایقہ نہیں ہے اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ اگر اس روز کے نرخ سے لیلو تو کچھ مضایقہ نہیں ہے بشرطیکہ تم دونوں ایسی حالت میں جدا ہو کہ ایک کا دوسرے پر کچھ باقی نہ ہو یعنے نقد معاملہ ہو

(۱۱)۔ وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ غُلَامَهٗ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِبِهٖ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَّزِيَادَةً فَلَمَّا جَاءَ قَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهٗ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ بِمِثْلِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّضَارِعَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَمَعْنٰى يُضَارِعُ يُشَابِهُ

ترجمہ

معمر بن عبداللہ بن نافع سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں دیکر بھیجا اور یہ کہہ دیا کہ اس کو بیچ کر جو خرید لاؤ۔ غلام گیا اور ایک صاع سے زائد لے آیا معمر نے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا جاؤ برابر برابر لے آؤ۔ اس لیے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہتا تھا کہ غلہ غلہ کے بدلہ برابر فروخت کیا جائے اور اس زمانہ میں ہمارے کھانے کا غلہ جو ہی تھا۔ لوگوں نے کہا کہ جو اور گیہوں تو ایک جنس[1] نہیں ہے انہوں نے کہا کہ میں خوف کرتا ہوں کہ شاید ایک ہی جنس ہوں مسلم اس کے راوی ہیں

۱۲۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ قَالَ فَنِيَ عَلَفُ حِمَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ خُذْ مِنْ حِنْطَةِ اَهْلِكَ فَابْتَعْ بِهٖ شَعِيْرًا وَلَا تَاْخُذْ اِلَّا مِثْلَهٗ

ترجمہ

مالک سے روایت ہے کہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے گدہے کا چارہ ختم ہو چکا تھا تو انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ گھر میں سے گیہوں لیکر جو خرید لاؤ لیکن دیکھو دونوں برابر برابر ہوں

[1] یعنے بوجہ اختلاف جنس زیادہ لینا جائز ہے

۹۳۰۷

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ وَّاسْمُہٗ زَیْدٌ اَنَّہٗ سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ الْبَیْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ لَہٗ سَعْدٌ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ فَقَالَ الْبَیْضَاءُ فَنَھَاہُ عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالَ نَعَمْ فَنَھَاہُ عَنْ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ ۔ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِیْئَۃً ۔ اَلسُّلْتُ ضَرْبٌ مِّنَ الشَّعِیْرِ اَبْیَضُ لَا قِشْرَ لَہٗ

ترجمہ

ابوعیاش (جسکا نام زید ہے) ان سے روایت ہے کہ انہون نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ گیہون جو کے بدلہ فروخت کیا جائے ۔ تو سعد نے پوچھا کہ ان دونون مین بہتر کیا ہے انہون نے کہا کہ گیہون تو پھر ان کو ایسی بیع سے منع کر دیا اور یہہ کہا کہ جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تھا کہ خشک کھجور تر کھجور کے بدلے فروخت کی جائے یا نہین مین موجود تھا اور مین نے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تر کھجور خشک ہوکر کم ہوجاتی ہے کہا کہ ہان خشک ہوجاتی ہے تو آپ نے ایسی بیع سے منع فرمادیا ۔ چارون اس کے راوی ہین ۔ اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے ۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو سعد سے مروی ہی اسطرح مذکور ہی کہ رسول اللہ نے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلہ ادھار بیچنے سے منع فرمایا ۔

فَرْعٌ فِی الْحَیَوَانِ وَغَیْرِہٖ ❖ ضمیمہ جاندار وغیرہ کے بیچنے کے بیان مین ۔

(۱) ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ مِنْہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک غلام نے آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی اور یہہ معلوم نہوا کہ یہ غلام ہے جب اس کا مالک اس کو لینے آیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال پھر آپ نے اس کو دو کالے غلامون کے بدلہ خرید لیا ۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین ۔

(۲) ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّجَھِّزَ

جِیْئًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ

ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لشکر کی تیاری کے لیے حکم دیا تو اونٹ ختم ہوگئے آپنے ان کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے اونٹون کے آنے کی شرط پر اونٹ خرید کرین تب انہون نے اسی شرط پر ایک اونٹ بہ معاوضہ دو اونٹ کے خرید کیا ۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ بَاعَ جَمَلًا لَہٗ بِعِشْرِیْنَ بَعِیْرًا اِلٰی اَجَلٍ اَخْرَجَہٗ

ترجمہ

علی بن ابی طالب سے روایت ہو کہ انہون نے اپنا ایک اونٹ بیس اونٹون کے معاوضہ مین قرض جس کے ادا کی مدت معین تھی فروخت کیا ۔ مالک اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہُ اشْتَرٰی رَاحِلَۃً بِاَرْبَعَۃِ اَبْعِرَۃٍ مَضْمُوْنَۃٍ عَلَیْہِ اَنْ یُّوْفِیَہَا صَاحِبَہَا بِالرَّبَذَۃِ ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ ۔ وَمَالِکٌ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ انہون نے ایک اونٹ بمعاوضہ چار اونٹ کے اس شرط پر قرض خرید کیا کہ وہ معاوضہ بمقام ربدہ اس کے مالک کو ادا کرین گے ۔ بخاری نے اس کو ترجمہ باب مین روایت کیا ہو ۔ اور مالک اس کے راوی ہین

(۵) ۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصْلُحُ الْحَیَوَانُ اثْنَانِ بِوَاحِدٍ نَسِیْئَۃً وَلَا بَاْسَ بِہٖ یَدًا بِیَدٍ ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچھا نہین ہے کہ دو جانور ایک جانور کے معاوضہ مین اُدھار خرید کیے جائین اگر نقد خرید کیے جائین تو اس کا کچھ مضائقہ نہین ۔ ترمذی اس کے راوی ہین ۔

۶۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلہ قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اصحاب سنن اس کے راوی اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

۷۔ وَعَنْ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ کَانَ یَقُوْلُ لَا رِبًا فِی الْحَیَوَانِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَھٰی فِیْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ عَنْ ثَلٰثٍ اَلْمَضَامِیْنِ وَالْمَلَاقِیْحِ وَحَبَلِ الْحَبَلَۃِ فَالْمَضَامِیْنُ مَا فِیْ بُطُوْنِ اِنَاثِ الْاِبِلِ وَالْمَلَاقِیْحُ مَا فِیْ ظُھُوْرِ الْجِمَالِ وَحَبَلُ الْحَبَلَۃِ وَھُوَ بَیْعُ الْجَزُوْرِ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِھَا۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ مُفَسَّرًا بِھٰذَا اللَّفْظِ وَالْمَعْرُوْفُ عِنْدَ اَھْلِ اللُّغَۃِ وَالْغَرِیْبِ وَالْفِقْہِ تَفْسِیْرُ الْمَضَامِیْنِ وَالْمَلَاقِیْحِ بِعَکْسِ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

ترجمہ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ سعید بن مسیب کہا کرتے تھے کہ جانور میں ربا نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیوان سے متعلق تین قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ ایک مضامین دوسرے ملاقیح تیسرے حبل الحبلہ۔ مضامین تو یہ ہے کہ اونٹنی کے پیٹ کا بچہ فروخت کیا جائے۔ ملاقیح یہ ہے کہ اونٹ کی صلب میں جو چیز ہے وہ فروخت کی جائے۔ اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت بمعاوضہ اس کے فروخت کیا جائے کہ اونٹنی جنے اور پھر اس کا بچہ جنے (وہ مبیع ہو) مالک نے اسی تفسیر کے ساتھ روایت کی ہے اور اہل لغت اور فقہا کے نزدیک مضامین اور ملاقیح کی جو تفسیر مشہور ہے وہ اس کے برعکس ہے واللہ تعالے اعلم

۸۔ وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقَالَ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلَفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَیْہِ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُہٗ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ذٰلِکَ الرِّبٰو ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَفُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ وُجُوْہٍ سَلَفًا تُسْلِفُہٗ تُرِیْدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَکَ وَجْہُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَلَفًا تُسْلِفُہٗ تُرِیْدُ بِہٖ وَجْہَ صَاحِبِکَ فَلَکَ وَجْہُ صَاحِبِکَ وَسَلَفًا تُسْلِفُہٗ لِتَاْخُذَ خَبِیْثًا بِطَیِّبٍ فَذٰلِکَ الرِّبٰو قَالَ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَرٰی اَنْ تَشُقَّ الصَّحِیْفَۃَ فَاِنْ اَعْطَاکَ مِثْلَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَہٗ قَبِلْتَہٗ وَاِنْ اَعْطَاکَ دُوْنَہٗ فَاَخَذْتَہٗ اُجِرْتَ وَاِنْ اَعْطَاکَ

اَفضَلَ طَيِّبَةً بِهِ نَفسُهُ فَذٰلِكَ فَنَشَكُرُكَ لَكَ وَلَكَ اَجرُمَا اَنظَرتَهُ

ترجمہ

مالک سے روایت ہی کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر کہنے لگا کہ مین نے ایک شخص کو قرضہ دیا ہے اور یہہ شرط ٹہیرائی ہے کہ مجہ سے بہتر ادا کرے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ تو ربا ہے پہر آپ نے فرمایا کہ قرضہ تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو یہہ کہ قرضہ دیا جائے اور اس سے خدا کی رضامندی مطلوب ہو۔ ایسی حالت مین ضرور خدا تعالیٰ رضامند ہوگا۔ دوسرے یہ کہ قرضہ دیا جائے اور اس سے کسی دوست کی رضا مندی مطلوب ہو ایسی حالت مین ضرور وہ دوست خوش ہوگا۔ تیسرے یہ کہ قرضہ اس نیت سی دیا جائے کہ اس کے معاوضہ مین کوئی حرام چیز حاصل کی جائے اور یہی سود ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن اب آپ میری نسبت کیا فرماتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ میری تو یہ رائے ہے کہ تم دستاویز کو پہاڑ ڈالو اس کے بعد اگر اس نے ویسا ہی ادا کیا جیسا کہ تم نے اس کو قرضہ دیا تہا تو تم لے لو۔ اور اگر اس سے کم دیا جب بہی لے لو لیکن ایسی صورت مین تم کو ثواب ضرور ملے گا اور اگر وہ اپنی پوری خوشی سے اس سے بہتر ادا کرے تو یہہ اس کی جانب سے ایک قسم کا شکریہ ہوگا۔ اور جو تم نے اس کو ادائے قرض مین مہلت دی تم کو اس کا ثواب ملیگا۔

۹۔ وَعَن مُجَاهِدٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ اسْتَسْلَفَ دَرَاهِمَ فَقَضٰى صَاحِبَهَا خَيرًا مِنهَا فَاَبٰى اَن يَاخُذَهَا وَقَالَ هٰذِهٖ خَيرٌ مِن دَرَاهِمِي فَقَالَ ابنُ عُمَرَ قَد عَلِمتُ وَلٰكِنَّ نَفسِي بِذٰلِكَ طَيِّبَةٌ

ترجمہ

مجاہد سی روایت ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چند درہم کسی سے قرض لیے اور قرضخواہ کو اس کے ادا مین اس سے اچہے درم دینے لگے تو اس نے اس کے لینے سی انکار کیا اور کہا کہ یہ تو میرے درم سے اچہے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تو مین بہی جانتا ہون لیکن مین بہ نہایت خوشی سے دیتا ہون

۱۰۔ وَعَن سَالِمٍ قَالَ سُئِلَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّينُ عَلٰى رَجُلٍ اِلٰى اَجَلٍ فَيَضَعُ عَنهُ صَاحِبُ الحَقِّ لِيُعَجِّلَ الدَّينَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنهُ

ترجمہ

سالم سے روایت ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کی نسبت دریافت کیا گیا جس کا کسی شخص پہ قرضہ ہو اور جس کے ادا کی مدت معین ہو لیکن وہ قرضخواہ قبل میعاد مقررہ اپنے قرضہ کا کوئی حصہ اس

وجہ سے چھوڑ دے کہ قرضدار فوراً ادا کرے تو کیا ایسا فعل جائز ہے؟ ابن عمر نے ایسے فعل کو برا خیال کیا اور ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۱) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ بِعْتُ بَزًّا مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ فَأَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الْكُوفَةِ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَضَعَ لَهُمْ وَيَنْقُدُونِي فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا آمُرُكَ أَنْ تَفْعَلَهُ وَلَا أَنْ تَأْكُلَ هٰذَا أَوْ تُوكِلَهُ هٰذِهِ الْآثَارُ الثَّلٰثَةُ أَخْرَجَهَا مَالِكٌ

ترجمہ

عبید بن ابی صالح سے روایت ہے کہ میں نے دار نخلہ کے باشندوں کے ہاتھ کپڑا بیچا جس کی قیمت کی ادائی کی مدت معین تھی۔ لیکن اسی اثنا میں میرا کوفہ جانے کا ارادہ ہوا۔ قرضداروں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ اگر میں ان کو کچھ وضع کر دوں تو فوراً نقد دے دینگے۔ زید بن ثابت سے میں نے یہ مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا کہ میں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیتا اور نہ یہ حکم دیتا ہوں کہ تم ایسی چیز کھاؤ یا کسی کو کھلاؤ۔ ان تینوں آثار کے مالک راوی ہیں۔

۱۲- وَعَنْ أُمِّ يُونُسَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ بِعْتُ جَارِيَةً مِنْ زَيْدٍ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ إِلَى الْعَطَاءِ ثُمَّ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ قَبْلَ حُلُولِ الْأَجَلِ بِسِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكُنْتُ شَرَطْتُ عَلَيْهِ أَنَّكَ إِنْ بِعْتَهَا فَأَنَا أَشْتَرِيهَا مِنْكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض بِئْسَمَا شَرَيْتِ وَبِئْسَمَا اشْتَرَيْتِ أَبْلِغِي زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ يَتُبْ مِنْهُ قَالَتْ فَمَا تَصْنَعُ قُلْتُ عَائِشَةُ رض فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ الْآيَةَ فَلَمْ يُنْكِرْ أَحَدٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا وَالصَّحَابَةُ مُتَوَافِرُونَ

ترجمہ

ام یونس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زید بن ارقم کی ام ولد حضرت عائشہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے ایک لونڈی کو زید کے ہاتھ آٹھ سو درہم کے بدلہ قرض اس شرط پر فروخت کیا کہ جب ان کی آمدنی آجائیگی تو وہ رقم ادا کر دیں گے پھر میں نے ادا کی مدت گزرنے سے قبل ان سے اسی لونڈی کو چھ سو درم میں خرید لیا۔ اور یہ شرط میں نے زید سے پہلے ہی کر لی تھی کہ جب وہ اس لونڈی کو فروخت کریں گے تو میں ہی خریدوں گی۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ تم نے بہت بری خرید و فروخت کی۔ زید بن

ارقم سے جا کر کہدو کہ اگر اس نے توبہ نہین کی تو اس کے سب جہاد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی مین کیے تھے باطل اور بیکار ہو جاوینگے۔ انھون نے کہا کہ اب ہم کیا کرین تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑہی فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ یہانتک پہونچین فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ اس مسئلہ مین حضرت عائشہ رض کی کسی نے مخالفت نہین کی حالانکہ اس زمانہ مین اصحاب بہت کثرت سے موجود تھے

۱۳ - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ كَانَ الرِّبٰوا الَّذِيْ اَذِنَ اللّٰهُ فِيْهِ بِالْحَرْبِ لِمَنْ لَمْ يَتْرُكْهُ عِنْدَ الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى وَجْهَيْنِ كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ اِلٰى اَجَلٍ فَاِذَا اَحَلَّ الْاَجَلُ قَالَ صَاحِبُ الْحَقِّ اَتَقْضِيْ اَمْ تُرْبِيْ فَاِنْ قَضَاهُ اَخَذَ مِنْهُ وَاِلَّا طَوَاهُ اِنْ كَانَ مِمَّا يُكَالُ اَوْ يُوْزَنُ اَوْ يُذْرَعُ اَوْ يُعَدُّ وَاِنْ كَانَ سِنًّا رَفَعَهٗ اِلَى الَّذِيْ فَوْقَهٗ وَاَخَّرَهٗ عَنْهُ اِلٰى اَجَلٍ اَبْعَدَ مِنْهُ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اِلٰى وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا اَخْرَجَهُمَا رَزِيْنٌ

ترجمہ

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت مین سود کے لینے کے دو طریقے تھے جس کے عدم ترک کی نسبت خدا نے جہاد کا حکم دیا تھا۔ وہ یہ کہ جب کسی شخص کا کسی پر کچھ قرضہ ہوتا تھا تو اس کے ادا کی مدت معین ہوتی تھی تو وہ شخص قرضخواہ اس مدت مقررہ کے گزرنے کے بعد اس کے پاس جا کر کہتا تھا کہ میرا قرضہ ادا کر دیتے ہو یا سود دو گے اگر اس نے ادا کر دیا تو لے لیا ورنہ اس کو بڑہا دیا اگر وہ چیز ایسی ہوتی تھی جو پیمانہ سے ماپی جاسکتی ہے یا وزن کی جاسکتی ہے یا شمار کی جاسکتی ہے اور اگر ایسی ہوتی تھی جس کا شمار دانتون پر ہوتا ہے تو اس سے بلند تر لینے کا وعدہ کرا لیتے تھے اور ایک ایسی مدت ٹھیرا لیتے تھے جو پہلی مدت سے بہت موخر ہوتی تھی پس اسلام کی روشنی نمودار ہوئی تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ - تا - وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ - اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ ان دونون احادیث کو رزین راوی ہین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي الْخِيَارِ

باب پنجم

(اختیار کے بیان مین)

۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَقُولُ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ اَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يُخَيِّرْ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَفِي اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ وَلَهُ فِي اُخْرٰى قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَاَرَادَ اَنْ لَا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشٰى هُنَيْهَةً ثُمَّ رَجَعَ وَفِي اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائع اور مشتری دونون کو (فسخ بیع) کا اختیار رہے تاوقتیکہ وہ دونون باخود ہا جدا نہ ہوجائین۔ یا ایک دوسرے سے یہ کہے کہ ابھی اس بیع کو اختیار کرو اور اس کو نافذ کرو اور بعض وقت آپ نے فرمایا کہ یا بیع خیار[۱] ہو چھیون اس کے راوی ہین۔ اور شیخین کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ جب دو شخص باخود ہا خرید وفروخت کا معاملہ کرین تو دونون مختار ہین تاوقتیکہ باخود ہا جدا نہ ہون۔ یا یہ کہ ایک دوسرے کو بیع کے نفاذ کا اختیار دیوے۔ پس اگر ایک نے دوسرے کو نفاذ بیع کا اختیار دے دیا پھر دونون نے اسی بنیاد پر خرید وفروخت کی تو بیع لازمی ہوجائے گی اور بعد معاملہ بیع کے اگر بائع اور مشتری دونو جدا ہو گئے اور انھون نے بیع کو فسخ نہین کیا جب بھی بیع لازمی ہوجائے گی اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ بجز بیع خیار کے کوئی بیع قابل اعتبار نہین ہے تاوقتیکہ بائع اور مشتری دونون جدا نہ ہوجائین اور مسلم کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضہ جب کوئی چیز

---

[۱] جس مین اختیار کی شرط لگائی گئی ہو

فروخت کرتے تھے اور ان کا ارادہ یہ ہوتا تھا کہ یہ بیع فسخ نہ ہو تو تھوڑی دیر چند قدم ٹہل کر پھر واپس آتے تھے اور ترمذی کی ایک روایت مین ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کوئی خرید و فروخت کا معاملہ کرتے تھے تو اگر بیٹھے ہوتے تھے تو کھڑے ہو جاتے تھے۔

۲- وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ

حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری دونوں مختار ہیں جب تک جدا نہ ہوں پس اگر دونوں سچے ہیں اور مبیع کے عیب کو بیان کر دیا ہے تو دونوں کے لیے ایسی بیع مین برکت ہے اور اگر عیب کو پوشیدہ رکھا ہے اور جھوٹ بولے ہیں تو دونوں بیع کی برکت زائل ہو جائے گی۔ پانچوں اس کے راوی ہیں

۳- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ فَلَا يَحِلُّ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِي أُخْرَىٰ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْتَرِقَنَّ اثْنَانِ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ

ترجمہ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری دونوں مختار ہیں تاوقتیکہ جدا نہ ہوں۔ بجز بیع خیار[1] کے اور کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ فسخ بیع کے ڈر سے اپنے فریق ثانی سے جدا ہو جائے۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت مین جو ابو ہریرہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائع و مشتری سوائے رضامندی کے دونو باخود با جدا نہ ہوں

۴- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ

---

[1] اس لیے کہ بیع خیار مین بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے

الْبَیْعِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَایِعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ۔ اَخْرَجَہُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیع کے معاملہ میں بائع اور مشتری کو باہم اختلاف ہو تو بائع کا قول معتبر ہے اور مشتری کو اختیار ہے۔ مالک اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور الفاظ ترمذی کے ہیں

۶۔ وَعَنْ اَبِی الْوَضِیِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَۃً فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا فَرَسًا بِغُلَامٍ ثُمَّ اَقَامَ بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمَا وَلَیْلَتِھِمَا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا حَضَرَ الرَّحِیْلُ فَقَامَ الرَّجُلُ اِلٰی فَرَسِہٖ لِیُسْرِجَہٗ فَنَدِمَ فَاَتَی الرَّجُلَ فَاَخَذَہٗ بِالْبَیْعِ فَاَبَی الرَّجُلُ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلَیْہِ فَقَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ اَبُوْ بَرْزَۃَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیَاہُ فَاَخْبَرَاہُ فَقَالَ اَتَرْضَیَانِ اَنْ اَحْكُمَ بَیْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا وَمَا اَرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابوالوضی سے روایت ہے کہ ہم نے ایک دفعہ جہاد کی غرض سے سفر کیا اور ہم ایک مقام پر اترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے اپنا ایک گھوڑا ہمارے ہاتھ ایک غلام کے بدلہ فروخت کیا پھر ہم وہ دونوں باقی دن اور رات وہیں ٹھیرے رہے جب صبح ہوئی تو ہم نے کوچ کی تیاری کی اور ہمارے ساتھی نے اسی گھوڑے پر زین کسنے کی تیاری کی اور شرمندہ ہو کر مشتری کے پاس گھوڑا واپس لینے چلا اس نے گھوڑے کی واپسی سے انکار کیا۔ تو اس نے کہا کہ اچھا ہمارے تمہارے درمیان ابو برزہ رضی اللہ عنہ ہیں

لہ یعنی دیہاتی تہ یعنی شرم سے کا ئلہ یعنے جو بہ سے جا بجا ہے کے حیکہ وہ فروخت ہو چکا تھا تو کہ اس گھوڑا کیوں بیچا

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے ہین وہ جو فیصلہ کردین ہمکو منظور ہے پس وہ دونون اُن کے پاس آئے اعرابی نے یہ واقعہ بیان کیا انہون نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب تمہارا فیصلہ کردون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری دونون مختار ہین تاوقتیکہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہون اور مین دیکھتا ہون کہ تم دونون آپس مین جدا نہین ہوئے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی الشُّفْعَةِ

باب ششم

(شفعہ کے بیان مین)

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ مَا لَمْ یُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ وَ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رِبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ یُؤْذِنْہُ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیِّ قَالَ الْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِہٖ یَنْتَظِرُ بِھَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُھُمَا وَاحِدًا وَفِیْ اُخْرٰی لِلتِّرْمِذِیِّ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ وَلِاَبِیْ دَاؤدَ عَنْ سَمُرَةَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہر ایک مال کی نسبت شفعہ کا حکم دیا جو تقسیم نہ کیا گیا ہو جب حد بندی ہو جائے اور رستہ جدا ہو جائے تو پھر حق شفعہ باقی نہین رہتا۔ پانچون اس کے راوی ہین۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور مسلم کے الفاظ یہ ہین کہ ہر ایک ایسی شرکت مین حق شفعہ ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ عام اس سے کہ مکان ہو یا دیوار ہو۔ کسی شریک کو یہ جائز نہین ہے کہ بغیر اطلاع واجازت اپنے شریک کے ایسی چیز فروخت کرے بعد اطلاع پانی شریک کو اختیار ہے خواہ لے یا دے۔ اور اگر بغیر اجازت شریک کے فروخت کردی جائے تو وہ شریک ہی

اس کے پانے کا زیادہ مستحق ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ ایک ہمسایہ اپنے ہمسائے کے حق شفعہ کا بہ نسبت دوسرون کے زیادہ مستحق ہے اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے یہ اس وقت ہے جب کہ رستہ ایک ہو ترمذی کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ گھر کا ہمسایہ اس گھر کا زیادہ مستحق ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت مین جو سمرہ سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ گھر کا ہمسایہ اس گھر کا اور زمین کا زیادہ مستحق ہے۔

۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلسَّقَبُ اَلْقُرْبُ فِي الْجِوَارِ

ترجمہ

عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ انہون نے ابو رافع کو یہ کہتے سنا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ہمسایہ اپنے گھر سے ملے ہوئے گھر کا زیادہ مستحق ہے بخاری اور نسائی اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرْضِي لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيهَا شِرْكَةٌ وَلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

شرید سے روایت ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک زمین ہے جس مین بجز ہمسایہ کے اور کوئی شریک وغیرہ نہین ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہمسایہ اپنے گھر سے ملے ہوئے گھر کا زیادہ مستحق ہے نسائی اس کے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ وَلَا فَحْلِ النَّخْلِ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عثمان سے روایت ہے کہ جب کسی زمین کی حدبندی ہو جائے تو پھر اس مین حق شفعہ نہین ہے اور کھجور کے نر درخت مین حق شفعہ نہین ہے۔ مالک اس کے راوی ہین۔

الباب السابع في السلم

باب ہفتم

(بیع سلم کے بیان میں)

(۱) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمر العام والعامین فقال لھم من اسلف فی تمر ففی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم اخرجہ الخمسۃ وفی اخری للبخاری وابی داود نحوہ وقال السنتین والثلث

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو یہاں لوگ کھجور میں ایک ایک سال دو دو سال کے اقرار سے بیع سلم کیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جو شخص کھجور میں بیع سلم کرے تو یہ باتیں ضروری ہیں کہ ماپ بھی معلوم ہو وزن بھی معلوم ہو اور ادا کی مدت بھی معلوم ہو۔ پانچون اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری اور ابوداود کی ایک روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے۔ صرف ابوداود نے دو دو برس اور تین تین برس بیان کیا ہے

(۲) **وعن** محمد بن ابی المجالد قال اختلف عبد اللہ بن شداد بن الھاد وابو بردۃ فی السلف فبعثونی الی ابن ابی اوفی رض فسألتہ فقال کنا نسلف علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فی الحنطۃ والشعیر والزبیب والتمر وسألت ابن ابزی فقال مثل ذلک اخرجہ البخاری وابو داود والنسائی وفی اخری قلت الی من کان اصلہ عندہ فقال ما کنا نسألھم عن ذلک زاد ابو داود الی قوم ما ھو عندھم

ترجمہ

محمد بن ابی المجالد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ دونوں کا بیع سلم کے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو مجھ کو ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے جاکر ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں گیہون اور جو

۱؎ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی مجہول ہو تو بیع سلم جائز نہ ہوگی

اور سنقی اور کچھ ریمن میں سلم کیا کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابزی سے دریافت کیا تو انہون نے بھی ایسا ہی کہا بخاری اور ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے کہا کہ اُن کے نزدیک اس کی اصل کیا ہے تو انہون نے کہا کہ ہم ان سے ایسا سوال نہین کرتے۔ اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے (جس کا مطلب یہ ہے) کہ ہم ایسے اشخاص سے بھی بیع سلم کیا کرتے تھے جن کے پاس وہ چیزین نہ ہوتی تھین۔

(۳)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ طَعَامٍ اَوْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّقْبِضَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ

ترجمہ

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلہ یا کسی اور چیز کی لادنی کرے تو قبضہ سے پہلے اس کو کسی اور کے ہاتھ بیع سلم نہ کرنا چاہیے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴)۔ وَعَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِی النَّخْلِ فَقَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَصْلُحَ

ترجمہ

ابوالبختری سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے درخت مین بیع سلم کرنے کی نسبت پوچھا تو انہون نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت کی بیع سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ پختگی کو نہ پہونچ جائے

(۵)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ وَقَالَ حَتّٰی یُؤْکَلَ مِنْہُ وَحَتّٰی یُوْزَنَ قُلْتُ مَا یُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرَزَ۔ اَخْرَجَھُمَا الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے اور یہ کہا کہ تاآنکہ اس کا پھل کھانا شروع ہوجائے اور تاآنکہ وزن کیا جاسکے مین نے کہا کہ وزن کس طرح کیا جاسکے تو ایک شخص نے جو اُن کے پاس تھا یہ کہا کہ حفاظت ممکن ہو۔ ان دونون احادیث کو بخاری راوی ہین

(۶)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا اَسْلَفَ فِیْ نَخْلٍ فَلَمْ تُخْرِجْ تِلْکَ السَّنَۃَ

شَيْئًا فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَالَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُسْلِفُوْا فِي النَّخْلِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَأَخْرَجَ مَالِكٌ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُسْلِفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوْفِ بِسِعْرٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُسَمًّى مَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ زَرْعٍ لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ ایک شخص نے ایک درخت مین بیع سلم کیا تہا اتفاقا اُس سال اس مین کچہ پہل ہی نہ لگے تو دونون جہگڑتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین پہونچے آپنے فرمایا کہ کس شئے کے معاوضہ مین اس کے مال کو حلال سمجہتے ہو۔ اس کا مال واپس کردو۔ اس کے بعد آپ نے یہ حکم دیدیا کہ کسی درخت مین بیع سلم نہ کیا کرو تا وقتیکہ اسکا پہل پختگی کو نہ پہونچ جائے۔ مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا ہے اور یہ کہا کہ اس کا کچہ مضایقہ نہین کہ کوئی شخص کسی سے کسی معلوم غلہ کی بیع سلم کرے بشرطیکہ اس کا نرخ بہی معلوم ہو اور ادا کی مدت بہی معلوم اور معین ہو۔ اور بشرطیکہ ایسی بیع ایسے کہیت کی نسبت نہ واقع ہوئی ہو جس کے دانہ پختگی کو نہ پہونچے ہون۔ بخاری نے اس کو ترجمہ باب مین روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ فِيْ رَجُلٍ أَسْلَفَ طَعَامًا عَلٰى أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فِيْ بَلَدٍ آخَرَ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَقَالَ فَأَيْنَ كِرَاءُ الْحَمْلِ

ترجمہ

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ سے یہ مسئلہ پوچہا گیا کہ اگر غلہ مین بیع سلم کی جائے اور اس کی ادا کے کسی اور مقام پر شرط کر لیجائے (تو یہ جائز ہے یا نہین) تو انہون نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ بار برداری کا کرایہ کہان جائیگا

(۸) وَعَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ أَكْثَرَ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضَةً مِنْ عَلَفٍ فَهُوَ رِبًا

ترجمہ

مالک ہی سے روایت ہو کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جو شخص بیع سلم کرے تو اس سے زیادہ لینے کی شرط نہ لگائے اگرچہ ایک شئی گھانس ہی ہو۔ اس لیے کہ یہ سود ہو جاے گا۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْاِحْتِکَارِ وَالتَّسْعِیْرِ

باب ہشتم

(غلہ جمع کرنے اور اس کے نرخ کے بیان مین)

(۱) **عَنِ** ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ مَعْمَرَ بْنَ اَبِیْ مَعْمَرٍ وَقِیْلَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَحَدَ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ قِیْلَ لِسَعِیْدٍ فَاِنَّکَ تَحْتَکِرُ فَقَالَ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِیْثَ کَانَ یَحْتَکِرُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن مسیب سے روایت ہو کہ معمر بن ابو معمر اور بعضوں نے کہا ہے کہ ابن عبداللہ جو عدی بن کعب کا ایک لڑکا تھا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلہ[۱] جمع کری وہ نہایت خطا پر ہے سعید سے لوگون نے کہا کہ پھر آپ تو غلہ جمع کرتے ہین انھون نے جواب دیا کہ معمر جس نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی وہ بھی غلہ جمع کرتے تھے مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** مَالِکٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کَانَ یَقُوْلُ لَا حُکْرَةَ فِیْ سُوْقِنَا لَا یَعْمِدُ رِجَالٌ بِاَیْدِیْهِمْ فُضُوْلُ اَذْهَابٍ اِلٰی رِزْقٍ مِّنْ اَرْزَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَنْزِلُ بِسَاحَتِنَا فَیَحْتَکِرُوْنَهٗ وَلٰکِنْ اَیُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلٰی عَمُوْدِ کَبِدِهٖ فِی الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ فَذٰلِکَ ضَیْفُ عُمَرَ فَلْیَبِعْ کَیْفَ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلْیُمْسِکْ کَیْفَ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ

مالک سے روایت ہو کہ ان کو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہمارے بازار مین احتکار[۲] جائز نہین ہے ایسے اشخاص جو بالدار ہین ان کو ہرگز ایسا قصد نہ کرنا چاہیے کہ جو لوگ ہمارے بازار

---

[۱] غلہ اس نیت سے جمع کرنا سخت گناہ ہو کہ جب گرانی ہوگی تو فروخت کیا جائے گا [۲] غلہ جمع کرنا بہ نیت [illegible]

مین آئین ان پر وہ رزق الٰہی کو تنگ کر دین اور غلہ کا دینا بند کر دین۔ جو بنجارہ کہ سردی اور گرمی مین اپنے اوپر محنت شاقہ برداشت کر کے ہماری بازار مین غلہ لاتا ہے وہ عمرؓ کا مہمان ہی۔ اس کو خدا کی مرضی کے موافق بیچنا چاہیے۔ اور خدا کی مرضی کے موافق بند کرنا چاہیے

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَيْضًا اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ

ترجمہ

امام مالک سے روایت ہے کہ ان کو یہہ حدیث پہونچی کہ عثمان رضی اللہ عنہ بھی احتکار کو منع فرماتے تھے

(۴) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِحَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيْعُ زَبِيْبًا لَهٗ فِى السُّوْقِ فَقَالَ لَهٗ اِمَّا اَنْ تَزِيْدَ فِى السِّعْرِ وَاِمَّا اَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوْقِنَا۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ

ترجمہ

ابن مسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس ایسی حالت مین پہونچے جب کہ وہ منقی بازار مین بیچ رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یا تو بہاؤ مین زیادتی کرو یا ہمارے بازار مین سے اٹھا لیجاؤ مالک اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ بَلْ اَدْعُوْ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ بَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ لِاَحَدٍ عِنْدِىْ مَظْلَمَةٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نرخ[1] دے دیجیے آپ نے فرمایا کہ مین دعا کرتا ہون پہر دوسرا شخص آیا اس نے بہی کہا کہ یا رسول اللہ آپ نرخ دیجیے تو آپ نے فرمایا کہ خدا ہی سستا کرتا ہے اور مہنگا کرتا ہے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ خدا سے ایسی حالت مین ملون کہ میرے پاس کوئی مظلمہ[2] نہ ہو۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَلَا السِّعْرُ فَسَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَيْسَ اَحَدٌ

---

[1] تا کہ ارزانی ہوجائے [2] یعنی کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جائے

يُطَالِبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَّلَا مَالٍ - أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہا و بہت مہنگا ہو گیا ہے آپ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا کہ خدا تعالی ہی نرخ دینے والا ہے اور وہی قبض اور بسط کرنے والا ہے اور وہی رازق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے ایسی حالت میں ملوں کہ کسی کو مجھ سے خون اور مال سے متعلق کسی مظلمہ کے مطالبہ کا حق نہ ہو۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے ۔

(۷)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَبَرِئَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز تک غلہ بند کر دے اور اس سے اس کی یہ نیت ہو کہ نرخ میں گرانی پیدا ہو جائے تو وہ شخص گویا خدا سے بیزار ہو گیا اور خدا نے بھی اس سے اپنی حفاظت وغیرہ اٹھا لی

(۸)۔ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللهُ تَعَالَى الْأَسْعَارَ حَزِنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ

ترجمہ

معاذ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس طرح غلہ کو بند کرنے والا شخص بہت برا ہے کہ اگر خدا نے ارزانی کر دی تو نہایت غمگین ہو جاتا ہے اور اگر گرانی کر دی تو نہایت خوش ہوتا ہے ۔

(۹)۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْمَدَائِنِ هُمُ الْحُبَسَاءُ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى فَلَا تَحْتَكِرُوْا عَلَيْهِمُ الْأَقْوَاتَ وَلَا تُغْلُوْا عَلَيْهِمُ الْأَسْعَارَ فَإِنَّ مَنِ احْتَكَرَ عَلَيْهِمْ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةً

ترجمہ

۱؎ یعنی مہنگا اور سستا

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدین کے لوگ ایسے ہین جو فی سبیل اللہ مقید ہین ان پر ان کی روزی کو بند مت کرو۔ اور ان پر بہاؤ کو گران مت کرو۔ اور جو شخص کہ ان پر چالیس روز تک غلہ کو بند کرے گا۔ اور اس کے بعد تمام غلہ کو خیرات کر دیگا جب بھی یہ صدقہ اس کے گناہ کے کفارہ کے لیے کافی نہ ہوگا۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ الْحَاکِرُوْنَ وَقَتَلَةُ الْاَنْفُسِ فِیْ دَرَجَةٍ وَمَنْ دَخَلَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ سِعْرِ الْمُسْلِمِ یُغْلِیْهِ عَلَیْهِمْ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ یُعَذِّبَهٗ فِیْ مُعْظَمِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ

ابوہریرہ اور معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غلہ بند کرنے والون کا اور قاتلین کا ایک ہی درجہ مین حشر ہوگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے بہاؤ مین اس نیت سے مداخلت کرے کہ ان پر نرخ کو گران کر دے تو ایسے شخص کی نسبت خدا تعالیٰ کو اس امر کا پورا حق حاصل ہوگا کہ اُس کو قیامت کے دن دوزخ کے بڑے درجہ مین عذاب اور تکلیف مین مبتلا رکھے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَحْرُوْمٌ وَمَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامًا ضَرَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْاِفْلَاسِ وَالْجُذَامِ اَخْرَجَ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَةَ رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ غلہ کی کھیپ لانیوالا ضرور مرزوق ہوگا اور غلہ بند رکھنے والا ضرور محروم رہے گا اور جو شخص مسلمانون پر غلہ کو روک رکھے گا خدا تعالیٰ اس کو ضرور افلاس اور جذام مین گرفتار کرے گا۔ ان پانچون حدیثون کے رزین راوی ہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی الرَّدِّ بِالْعَیْبِ

باب نہم

(عیب کی وجہ سے مبیع کی واپسی کے بیان میں)

(۱) **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَجُلًا اَبْتَاعَ غُلَامًا فَاَقَامَ عِنْدَہٗ مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ وَجَدَ بِہٖ عَیْبًا فَخَاصَمَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ فَقَالَ الرَّجُلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدِ اسْتَغَلَّ غُلَامِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَنَھٰی عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ یُضْمَنْ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَتَفْسِیْرُ قَوْلِہٖ اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ ھُوَ الرَّجُلُ یَشْتَرِی الْعَبْدَ یَسْتَغِلُّہٗ ثُمَّ یَجِدُ بِہٖ عَیْبًا فَیَرُدُّہٗ عَلَی الْبَائِعِ فَالْغَلَّۃُ لِلْمُشْتَرِیْ لِاَنَّ الْعَبْدَ لَوْ ھَلَکَ ھَلَکَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِیْ وَنَحْوُ ھٰذَا مِنَ الْمَسَائِلِ یَکُوْنُ فِیْہِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خرید کیا چند روز وہ غلام اس کے پاس رہا پھر اس میں اس نے کوئی عیب پایا یہ مقدمہ تصفیہ کی غرض سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اجلاس میں پیش ہوا آپ نے پہلے مالک کو وہ غلام واپس کرا دیا۔ پس اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرے غلام سے نفع اٹھایا ہے (وہ بھی ملنا چاہیے) آپ نے فرمایا کہ محاصل اور نفع کا وہی شخص[۱] مستحق ہے جو ضامن ہو اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ نفع اور محاصل کا وہی مستحق ہے جو ضامن ہو۔ اور ایسے شخص کو نفع لینے سے منع فرمایا جو ضامن نہ ہو۔ اور ترمذی نے اس کی تفسیر اس طرح بیان کی ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خرید کیا اور کمائی کرا کے مالی نفع حاصل کیا۔ اس کے بعد اس میں کوئی عیب پایا گیا جس کی وجہ سے وہ بائع کو واپس کر دیا گیا اور منافع کا مستحق مشتری ہے اس لیے کہ اگر یہ غلام اس اثنا میں مرجاتا تو مشتری ہی کا مال غارت ہوتا۔ اور اسی قسم کے اور بہت سے مسائل ہیں جن میں منافع

[۱] یعنی نفع وہی شخص لیگا اس لیے کہ اگر غلام واپسی سے قبل مرجاتا تو اسی کا مال غارت ہوتا۔

کا وہی مستحق ہوتا ہے جو ضامن ہو۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُهْدَةُ الرَّقِيْقِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ اِنْ وَجَدَ دَاءً رَدَّ فِيْ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَاِنْ وَجَدَ دَاءً بَعْدَ ثَلٰثٍ كُلِّفَ الْبَيِّنَةَ اَنَّهُ اشْتَرَاهُ وَبِهٖ هٰذَا الدَّاءُ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غلام یا لونڈی کی ذمہ واری بائع پر تین روز تک ہے اگر اس اثنا میں اس میں کوئی عیب پایا گیا تو تین رات تک بغیر شاہد اور گواہ کے واپس ہو سکتا ہے۔ اور بعد تین رات کے کوئی عیب اس میں پایا گیا تو خریدار کو شہادت سے یہ بات ثابت کرنی ہوگی کہ جس وقت اس نے اس کو خریدا تھا یہ عیب اس میں موجود تھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اشْتَرٰى جَارِيَةً مِّنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا

ترجمہ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے عاصم بن عدی سے ایک لونڈی خریدی اس کے بعد اُس کو شوہر والی پایا جس کی وجہ سے انہوں نے اُسے واپس کر دیا۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُ بَاعَ غُلَامًا بِثَمَانِيْ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَبَاعَهُ عَلَى الْبَرَاءَةِ فَقَالَ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِالْغُلَامِ دَاءٌ لَمْ تُسَمِّهٖ لِيْ فَاخْتَصَمَا اِلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِيْ عَبْدًا وَبِهٖ دَاءٌ لَمْ يُسَمِّهٖ لِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بِعْتُهٗ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضٰى عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اَنْ يَّحْلِفَ لَهٗ لَقَدْ بَاعَهُ الْعَبْدَ وَمَا بِهٖ دَاءٌ يَّعْلَمُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّحْلِفَ فَارْتَجَعَ الْعَبْدَ فَصَحَّ عِنْدَهٗ فَبَاعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَلْفٍ وَّخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غلام آٹھ سو درم کو فروخت کیا اور فروخت کے وقت یہ کہدیا کہ اس میں کوئی عیب نکلے تو میں ذمہ وار نہیں اس کے بعد خریدار نے کہا کہ غلام کو بیماری ہے اور خریدتے وقت مجھ سے نہیں بیان کیا گیا بالآخر یہ مقدمہ تصفیہ کی غرض سے حضرت عثمان رض کے

اجلاس مین پیش ہوا۔ خریدار نے یہ اظہار دیا کہ انہون نے یہ غلام میرے ہاتھہ بیچا جو بیمار ہے اور بیع کے
وقت انہون نے اس کی بیماری کا حال نہین بیان کیا تہا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا
کہ مین نے جس وقت فروخت کیا تہا یہ اچہا تہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ ابن عمر اس بات
کی قسم کہائین کہ جس وقت انہون نے اس غلام کو فروخت کیا تہا اس وقت اس کو کوئی ایسا مرض نہ تہا
جس کو یہ جانتے ہون۔ انہون نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا۔ اور غلام واپس لے لیا اور وہ غلام
اُن کے پاس آکر تندرست ہوگیا اس کے بعد انہون نے اسی غلام کو ڈیڑہ ہزار درم کو فروخت کیا۔
ان دونون احادیث کے مالک راوی ہین۔

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِیْ بَیْعِ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ وَمَالِ الْعَبْدِ وَالْجَوَائِحِ

باب دہم

(درخت اور پہل اور غلام کا مال فروخت کرنے کے بیان مین اور آفات کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ
مَنِ ابْتَاعَ) نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُہٗ لِلَّذِیْ
بَاعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَالتَّابِیْرُ التَّلْقِیْحُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ جو شخص
فروخت کرے اور بعض روایت مین ہے کہ جو شخص خرید کرے ایسے درخت کو جس مین گابہا پیوند کردیا گیا
ہو (یہ کہجور کے درخت کے ساتہہ مخصوص ہے۔ عام درختون کی نسبت یہ ہے کہ جب اس کا پہل پختگی
کے قریب پہونچ گیا ہو) تو اس کا پہل بائع کا ہوگا۔ لیکن ایسی حالت مین جب کہ مشتری نے پہل کی ہی
شرط کرلی ہو (تو خریدار ہی وہ پہل ہی لیگا) اور جو شخص کوئی غلام خرید کرے تو اس کا مال بائع
کا ہوگا۔ لیکن ایسی حالت مین جب کہ مشتری نے مال لینے کی ہی شرط کرلی ہو چہیون نکہ راوی

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ بِعْتَ
مِنْ اَخِیْکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْہُ شَیْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِیْکَ

بِغَيْرِ حَقٍّ ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنے بھائی مسلمان کے ہاتھہ کوئی درخت (باردار معہ بار کے) فروخت کیا اور اس کو کوئی آفت پہونچ گئی تو تم کو جائز نہین ہے کہ اس سے کوئی بھی شے حاصل کرو کس شی کے معاوضہ مین تم اپنے بھائی مسلمان کا مال لوگے ایسا مال حاصل کرنا کسی حق کے معاوضہ مین نہ ہوگا مسلم ۔ ابوداؤد ۔ نسائی اس کے راوی ہین ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ آفت کی وجہ سی جو نقصان ہوا وہ وضع کردیا جائے گا

كِتَابُ الْبُخْلِ وَذَمِّ الْمَالِ

(بخالت اور مال کی برائی کے بیان مین)

(۱) **عَنِ** الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَيُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ يَتَزَلْزَلُ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا فَاَدْبَرَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّا كَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهُ فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَقُلْتُ اَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ مِثْلَهُ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ كُلَّهُ اِلَّا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قُلْتُ مَا لَكَ وَلِاِخْوَانِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيْهِمْ وَتُصِيْبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا اَسْاَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيْهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ ذَهَبًا تُمْسِيْ عَلٰى ثَلٰثَةٍ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ وَنُغْضُ الْكَتِفِ اَعْلَاهُ وَقِيْلَ الْعَظْمُ الرَّقِيْقُ الَّذِيْ يَلِيْ طَرَفَهٗ

ترجمہ

احنف بن قیس سے روایت ہے کہ مین قریش کی ایک جماعت مین بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذر ہمارے پاس پہونچکر اور یہہ کہنے لگے کہ مال کے جمع کرنے والون کو اس گرم پتھر کی خوشخبری دو جو دوزخ کی آگ مین تپایا جائے گا اور ان کی چھاتی[۱] کے منہ پر رکھا جائیگا تا آنکہ شانے کی ہڈی سے پہوٹ نکلے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تا آنکہ چھاتی کی نوک سے نکلے گا۔ اور وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا

---

[۱] جس کو منہ مین لیکر بچہ دودہ پیتا ہے۔

آرپار ہوتا رہے گا (راوی کا بیان ہے کہ) سب لوگون نے (یہ سُنکر) اپنے سر جہکا لیے اور کسی نے ان
کو کچہ جواب نہ دیا تب وہ واپس چلے اور مین ان کے پیچہے ہو لیا تا آنکہ وہ ستون کے پاس آکر بیٹہہ گئے تو مین
نے کہا کہ مین تو یہی خیال کرتا ہون کہ ان لوگون کو آپ کا فرمانا بہت بُرا لگا تو کہنے لگے کہ یہ لوگ تو بیوقوف
ہین دین کا کوئی مسئلہ تک نہین جانتے میرے دوست ابو القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہ کو بلایا
تو مین گیا آپ نے فرمایا کہ تم احد[1] کو نہین دیکہتے ہو مین نے عرض کیا کہ جی ہان دیکہہ رہا ہون آپ نے
فرمایا کہ میرے لیئے کوئی خوشی کی بات نہین ہے کہ میرے پاس اس پہاڑ کی برابر سونا ہو اور مین سب خرچ
کر دون صرف تین دینار[2] رکہون پہر بہی یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہین اور کچہ نہین سمجہتے مین نے کہا کہ
تمہارا اپنے قریش بہائیون کے ساتہہ کیا حال ہے کہ نہ تو تم ان کے پاس کسی حاجت کے لیے جاتے ہو اور
نہ ان سے کچہ لیتے ہو انہون نے کہا کہ قسم ہے پروردگار کی کہ نہ مین ان سے کوئی دنیا کی چیز مانگون گا۔
نہ دین کا کوئی مسئلہ پوچہون گا تا آنکہ مین خدا اور اس کے رسول سے مل جاؤن گا یعنے مر جاؤن گا پہر مین نے
ان سے پوچہا کہ عطا[3] کے لینے مین آپ کی کیا رائے ہے انہون نے کہا کہ لے لیا کرو اس لیے کہ آج
کل یہ مدد خرچ ہے لیکن جب تمہارے دین[4] کی قیمت ہو جائے تو اس کا لینا چہوڑ دینا۔ شیخین اس
کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جا رہا تہا اور آپ
احد کو دیکہہ رہے تہے پہر آپ نے فرمایا کہ مین اس کو کوئی اچہی بات نہین سمجہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا
ہو کر تین دن بہی اس مین سے ایک دینار میرے پاس باقی رہ جائے بجز اس دینار کے جس کو کسی قرضخواہ
کے لیے رکہہ چہوڑون۔ اور اگر یہ سونا ہو بہی جائے تو مین اس کو خدا کے بندون مین اس طرح بانٹون اور
آپ نے اپنے سامنے ایک لپ بہر کر اشارہ کیا اور اسی طرح داہنے اور بائین جانب اشارہ فرمایا

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ مَا مِنْ صَاحِبِ

---

[1] ایک پہاڑ کا نام ہے۔ [2] یعنے قرض کے ادا کرنے کے لیے رکہون [3] عطا اس مال کو کہتے ہین جو امرا مال
غنیمت سے مسلمانون کو دیا کرتے تہے [4] یعنے دنیوی اغراض دین کے مسائل مین فساد کے طالب ہون تو پہر نہ لینا۔

إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكُوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ
بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ
أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاؤدَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ

ترجمہ

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا اور آپ کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تہے جب کہ آپنے مجھے دیکھا تو فرمانے لگے کہ قسم ہے رب کی وہ لوگ نہایت نقصان مین ہین مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہون وہ کون لوگ ہین۔ آپنے فرمایا وہ لوگ ہین جو کثرت سے مال جمع کرتے ہین۔ بجز ایسے اشخاص کے (کہ یہ لوگ نقصان مین نہین ہین) جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دیتے ہین۔ تین بار آپنے فرمایا سامنے بہی دین پیچہے بہی دین داہنے جانب بہی دین بائین جانب بہی دین (یعنے کثرت سے خیرات کرتے ہین) اور ایسے لوگ کم ہین۔ جو اونٹ اور گائے اور بکری والا کہ اُن کی زکوۃ نہین دیتا تو قیامت کے دن وہ سب جانور دنیا مین جیسے تہے اس سے بہت زیادہ موٹے تازہ ہوکر اپنے مالک کے پاس آئین گے۔ اور اپنے سینگ سے اس کو کوچے دین گے اور کہورون سے روندینگے یکے بعد دیگرے اسی طرح وہ اپنے مالک کے ساتھ کرتے رہین گے" تا آنکہ بندگان خدا کا فیصلہ ہوجائے گا۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہین

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاؤدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ تم بخل سے بچتے رہو۔ کیونکہ تمہارے پہلے ایک امت اسی بخل کی وجہ سے ہلاک ہوچکی ہے حرص نے ان کو بخیل بننے کا حکم دیا تو وہ بخیل بن گئے۔ اور بُرے کام کرنے کا حکم دیا تو بُرے کام کرنے لگے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو عادتیں کسی مسلمان مین جمع نہیں ہوسکتین ایک تو بخل دوسرے سوء خلقی ترمذی اس کے راوی ہین[1]

(۵)۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عِیَاضٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃً وَاِنَّ فِتْنَۃَ اُمَّتِی الْمَالُ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ

ترجمہ

کعب بن عیاض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر ایک امت کے لیے کوئی نہ کوئی چیز موجب فتنہ وفساد ہوا کیا ہے اور میری امت کے فتنہ وفساد کا موجب مال ہوگا۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۶)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَۃَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْمُرَادُ بِالضَّیْعَۃِ ھُنَا الْاَرْضُ وَالزَّرْعُ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کھیتی مت کیا کرو کہ اس کی وجہ سے بالکل دنیا مین پھنس جاؤ ترمذی اس کے راوی ہین

(۷)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَأُ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ فَقَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ وَھَلْ لَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِکَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ۔ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپ الہکم

[1] یعنے بخیل اور بدخلق آدمی مسلمان نہ ہوگا ۱۲

التکاثر پڑھ رہو تھے پھر فرمانے لگے کہ بنی آدم کہتا ہے کہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے حالانکہ اے بنی آدم بجز اس کے تیرا کوئی مال ہی نہیں ہے جس کو تو کھا کر فنا کر دے یا جس کو پہنکر پرانا کر دے یا جس کو خیرات کر کے جاری کر دے۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ اس کے راوی ہین

(۸) وعن اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دینار و درہم ملعون ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۹) وعن ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِہٖ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ مَالِ وَارِثِہٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَہٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِہٖ مَا اَخَّرَ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ بھلا تم مین ایسا کون شخص ہے جس کو اس کے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ عزیز ہو سب[۱] نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون مین سے تو کوئی بھی ایسا شخص نہین ہے جس کو اس کے وارث کے مال سے اپنا مال زیادہ عزیز نہ ہو تو آپ نے فرمایا اپنا مال وہی ہے جس کو اپنی زندگی ہی مین (خیرات وغیرہ مین) صرف کر دیا اور وارث کا مال وہ یہ ہے جو مرنے کے بعد باقی چھوڑ گیا۔ بخاری اور نسائی اس کے راوی ہین

(۱۰) وعن اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِیَۃُ اِلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ وَهُوَ مَرِیْضٌ یَعُوْدُہٗ فَوَجَدَہٗ یَبْکِیْ فَقَالَ یَا خَالُ مَا یُبْکِیْکَ اَوَجَعٌ یُشْئِزُکَ اَمْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کَلَّا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِہٖ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَکْفِیْ اَحَدَکُمْ مِنْ جَمِیْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَجِدُنِی الْیَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ حُصِّلَ مَا خَلَّفَ فَبَلَغَ ثَلٰثِیْنَ دِرْهَمًا

---

[۱] یعنے سب اپنے ہی مال کو زیادہ عزیز سمجھتے ہین ۱۲

يُشْئِزُكَ اَیْ يُقْلِقُكَ

ترجمہ

ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ۔ ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس (جب کہ وہ بیمار تھے) عیادت کے لیے آئے تو انہون نے ان کو روتا ہوا پایا تو پوچھا کہ اے ماموں آپ کیوں رو رہے ہین آیا کوئی درد ہے جس کی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہے۔ یا دنیا کی حرص اور طمع کی وجہ سے رو رہے ہین (کہ اب اس کو چھوڑنا پڑے گا) انہوں نے جواب دیا کہ یہ سب تو کچھ نہین لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ایک اقرار لیا تھا اس کی ہم نے برابر تعمیل نہین کی (معاویہؓ نے) پوچھا کہ وہ کیا (ابن عتبہ نے کہا) کہ مین نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم سب کے لیے مال کے جمع کرنے سے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس ایک خادم ہو اور ایک سواری ہو جو فی سبیل اللہ بکار آمد ہو سکے اور آج کل مین نے اپنے آپکو دیکھتا ہون کہ مینے کتنا مال جمع کر لیا ہے۔ ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ جب ابو ہاشم مر گئے تو ان کے پس ماندہ مال مین کل تیس (۳۰) درم تھے

كتاب البنيان

(تعمیر مکانات وغیرہ کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَنَيْتُ بَيْتًا بِيَدِي يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ مُنْذُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ البتہ بینی اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھا اور مین نے ایک گھر اپنے ہاتھون سے بنایا تھا جو مجھ کو پانی کے ٹپکنے سے اور آفتاب کی تابش سے محفوظ رکھتا تھا اور اس گھر کے بنانے مین کسی شخص نے بھی میری اعانت نہین کی تھی بخاری اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا ہے مین نے ایک اینٹ پر بھی کوئی اینٹ نہین رکھی ہے[1]

(۲) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابَ بْنَ الْأَرَتِّ نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هٰذَا التُّرَابِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ خباب بن ارت کے پاس عیادت کے لیے آیا اور انہون نے اپنے پیٹ پر سات بھینی لگائی تھی تو کہنے لگے ہمارے دوست احباب جو ہم سے پہلے گزر گئے اور چل بسے ان کو دنیا نے کسی قسم کا کوئی نقصان نہین پہونچایا اور اب ہم ایسی چیزین دیکھتے ہین جس کے لیے بجز مٹی کے کوئی اور جگہ ہی نہین پاتے اور اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

[1] یعنے ذرا بھی اس کی مرمت نہین کی ہے

موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو بالضرور مین موت ہی مانگتا۔ قیس کہتے ہین کہ پھر ہم جب دوبارہ خباب کے پاس آئے تو وہ اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے تو ہم سے کہنے لگے کہ مسلمان اپنے ہر ایک صرف مین اجر دیا جاتا ہے بجز اس صرف کے جو مٹی مین کیا جاتا ہے (یعنے بے ضرورت مکان بنانے کا کوئی ثواب ہی نہین ہے) شیخین اس کے راوی ہین۔

۔۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَۃُ کُلُّھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمامی مصارف فی سبیل اللہ سمجھے جا سکتے ہین بجز اس صرف کے جو مکان کی تعمیر مین کیا جاتا ہے کہ اس مین کوئی بھلائی نہین ہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُشْرِفَۃً فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قِیْلَ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَصَنَعَ ذٰلِکَ مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُنْکِرُ نَظَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ مَا حَدَثَ فِیَّ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰی قُبَّتَکَ فَقَالَ لِمَنْ ھٰذِہٖ فَاَخْبَرْنَاہُ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلَی الْقُبَّۃِ فَھَدَمَھَا حَتّٰی سَوَّاھَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمْ یَرَھَا فَقَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّۃُ فَحَدَّثْنُوْہُ بِمَا کَانَ مِنْ صَاحِبِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّ کُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِہٖ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْہُ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم باہر نکلے اور ہم آپ کے ساتھ تھے تو آپ نے رستہ مین ایک بلند مکان دیکھا پوچھا کہ یہ کیا ہے جواب دیا گیا کہ فلان انصاری کا مکان ہے پس آپ اس بات کو سنکر اس وقت تو چپ ہو رہے اور اس بات کو دل مین رکھا تا آنکہ

وہ مالک مکان ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو اس نے اور لوگون کی زمرہ مین رسول اللہ صلعم کو
سلام کیا تو آپنے اس سے اعراض کیا یعنے اسکی جانب کوئی التفات نہ فرمایا۔ اور چند بار جب وہ آیا تو آپنے ایسا ہی کیا
تا آنکہ اس شخص کو یہ معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ صلعم اس پر غصے ہین اور اس سے اعراض کرتے ہین اور کچہ التفات نہین فرماتے
تو اس نے اپنے احباب سے یہ شکایت کی کہ بخدا مین رسول اللہ صلعم کی نظر کو پھری ہوئی پاتا ہون معلوم نہین کہ مجہ مین کونسی نئی
بات پیدا ہوگئی لوگون نے کہا کہ ایکدن رسول اللہ صلعم باہر نکلے تہے اور تمہارا مکان دیکھکر یہ پوچہا کہ کیس کا مکان ہے تو
ہم لوگون نے آپکو یہ خبر دی تہی کہ (تمہارا مکان ہے شاید یہی آپکی رنجش کا باعث ہوا) پس وہ شخص (یہ سنتے ہی) اپنی
مکان کی جانب واپس گیا اور اسکو بالکل منہدم کردیا اور گرا کر زمین سے برابر کردیا۔ پہر جب ایکدن رسول اللہ صلعم باہر
نکلے تو آپنے اس مکان کو نہین دیکہا تو آپنے پوچہا کہ وہ مکان کیا ہوا تو لوگون نے آپ سے وہ واقعہ بیان کردیا
(کہ مالک مکان نے اسکو گرادیا) تو آپنے فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ ہر ایک غیر ضروری عمارت اپنے مالک پر موجب
وبال ہے البتہ ضروری عمارت کی بنانے مین مضائقہ نہین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُطَيِّنُ حَائِطًا مِنْ خُصٍّ فَقَالَ
مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ حَائِطًا اُصْلِحُهُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ
مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اَلْخُصُّ اَلْقَصَبُ

ترجمہ

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میری پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور مین اپنے حجرہ کی دیوار گلاوہ کر رہا تہا
آپنے پوچہا کہ اے عبد اللہ یہ کیا کر رہے ہو مین نے عرض کیا کہ دیوار کو درست کر رہا ہون آپنے فرمایا کہ موت اس سے بہی جلد آنیوالی
ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مین جانتا ہون کہ موت اس سے بہی جلد آنیوالی ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ
فَاَعْطِهِمْ فَارْتَقٰى بِنَا اِلٰى عُلِّيَّةٍ فَاَخْرَجَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهٖ فَفَتَحَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

دکین بن سعید مزنی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سے ہمنے غلہ مانگا آپنے حکم دیا کہ اے عمر
انکو لیجا کر غلہ دیدو تو عمر ہمکو اپنے ساتہ لیکر ایک بالاخانہ پر چڑہے اور کنجی لیکر اسکو کہولا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم مشترک رستہ مین اختلاف کرو تو اسکا عرض سات ہاتہ رکہو یعنی چوڑائی کو پانچون اسکے راوی ہین

حرف التاء وفيه سبعة كتب

جس مین
تفسیر و تلاوت قرآن و ترتیب القرآن و التوبہ و تعبیر رویا و تقلیس ۔ و تمنا موت
کی سات کتابین ہین

كتاب التفسير وفيه بابان

اس مین دو باب ہین

الباب الاول في حكمه وفيه فصلان

باب اول
احکام تفسیر کے بیان مین جس مین دو فصل ہین

الفصل الاول في التحذير منه

فصل اول تفسیر مین احتیاط کے بیان مین

ا عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِرَأْيِهِ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَمَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ فَاَخْطَأَ

فَقَدْ کَفَرَ

ترجمہ

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اور وہ صحیح نکلے جب بھی وہ گنہگار ہوگا۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور رزین نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اور وہ غلط نکلے تو وہ شخص سخت گنہگار بلکہ کافر ہوجائے گا۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ فِیْ رِوَایَۃٍ اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن کی تفسیر لاعلمی سے کرے اس کو چاہیے کہ اپنا مقام دوزخ میں بنائے ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کرنے میں بہت پرہیز کیا کرو۔ لیکن ایسی احادیث بیان کیا کرو جس کی نسبت تم کو پورا علم اور یقین ہو کہ یہ میری حدیث ہے) اس لیے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹی تہمت لگائے گا (یعنے میری حدیث نہ ہو اور یہ بیان کرے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے) تو ایسے شخص کو دوزخ میں اپنا مقام بنانا چاہیے اور جو شخص قرآن کی تفسیر اپنے رائے سے کریگا اس کو بھی چاہیے کہ اپنا مقام دوزخ میں تیار کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ مُطْلَقًا

فصل دوم

عام طور پر قرآن شریف کی فضیلت میں

۱۔ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ یَخُوْضُوْنَ فِی الْاَحَادِیْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَلِیٍّ رض فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْھَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ قُلْتُ فَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ نَبَأُ
مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَ
هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ وَهُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ
وَلَا يَخْلَقُ عَلٰى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ وَهُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ
بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حارث الاعور سے روایت ہے کہ مین مسجد مین گیا تو لوگون کو دیکھا کہ وہ باتین بنا رہے ہین[۱] ۔ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے پاس گیا اور ان سے اس واقعہ کو بیان کیا وہ کہنے لگے کہ واقعی انہون نے ایسا کیا مین نے کہا کہ جی
ہان پس آپ فرمانے لگے کہ دیکھو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آگاہ
ہو جاؤ کہ عنقریب فتنہ وفساد برپا ہوگا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس فتنہ وفساد سے بچانیوالی
کونسی چیز ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن ہے جس مین اگلی اور پچھلی سب خبرین مندرج ہین اور موجودہ معاملات
جو تم لوگون کے فیما بین ہوتے رہتے ہین اس کے احکام بھی اس مین موجود ہین اور وہ ایک قول فیصل
ہے جس مین کوئی ہنسی دل لگی نہین ہے ۔ جو شخص حقیر سمجھکر اس کو ترک کردی خدا اس کے ٹکڑے ٹکڑے
کر ڈالیگا اور جو شخص غیر قرآن مین ہدایت کا متلاشی ہوگا خدا اس کو گمراہ کردے گا وہ خدا تعالی
کی ایک مضبوط رسی ہے ۔ اور وہ ایک محکم اور مضبوط ذکر ہے ۔ اور وہ ایک سیدھا رستہ ہے وہی
ایسی شے ہے جس مین ہوا نفسانی کی وجہ سے کوئی کجی نہین پیدا ہوسکتی جس مین زبانون کا میل جول
نہین ہوسکتا ۔ اور جس سے علما کبھی سیر نہین ہوسکتے ۔ اور جو کثرت درس وتدریس سے پرانا نہین ہوتا
اور اس کے عجائبات ختم نہین ہوتے اور یہی ایسی شے ہے جس کو جنات بھی سنکر صبر نہ کرسکے اور یہ سنتے
ہی کہہ اٹھے اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ[۲] جو شخص اس کے موافق کوئی بات
کہے گا ضرور سچا ہوگا اور جو شخص اس پر عمل کرے گا ضرور ثواب پائیگا اور جو شخص اسکے بموجب حکم دیگا

---

[۱] یعنے قرآن شریف سے متعلق کچھ گفتگو کر رہے تھے [۲] یعنے سنی ایک عجیب قرآن سُنا جو بھلائی کیطرف رہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے

وہ ضرور عادل ہوگا۔ اور جو شخص اس کی جانب بلایا جائیگا وہ ضرور سیدھے رستہ پر بلایا جائیگا اسے اعراس حدیث کو یاد رکھو۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْمَنْ عِنْدَہٗ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب چند اشخاص خدا کے گھر مین جمع ہوکر قرآن کو پڑہتے ہین یا پڑہاتے ہین تو ضرور خدا کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت الہی ان کو ڈہانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے ان کو گہیر لیتے ہین اور خدا تعالی اپنے پاس رہنے والون سے ان کا تذکرہ فرماتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اَنْ یَّجِدَ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَأُ بِھَا اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلْخَلِفَۃُ النَّاقَۃُ الْعُشَرَاءُ

ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس امر کو پسند کرتے ہو کہ جب اپنے گہر واپس آؤ تو تین بڑے بڑے موٹے اونٹ اپنے گہر پر پاؤ سب نے عرض کیا کہ جی ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ بس تین آیتین جن کو تم اپنی نماز مین پڑہتے ہو وہ ایسے تین بڑے اور فربہ اونٹ سے تمہارے لیے بہتر ہین۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّۃِ فَقَالَ اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَّغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بُطْحَانَ اَوْ قَالَ اِلَی الْعَقِیْقِ فَیَاْتِیْ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ قُلْنَا کُلُّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیَعْلَمُ اَوْ یَقْرَأُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلٰثٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِھِنَّ مِنَ الْاِبِلِ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ اَلْکَوْمَاءُ

النَّاقَةُ الْعَظِيمَةُ السَّنَامِ

ترجمہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم صحاب صفہ مین تھے آپ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحان یا عقیق جاکر دو اونٹ جس کے کوہان بڑے ہون بغیر کسی گناہ اور قطع رحم کے لے آئے ہمنے عرض کیا کہ ہم سب کے سب اس بات کو پسند کرتے ہین آپنے فرمایا کہ کیون تم لوگ مسجد کی جانب متوجہ نہین ہوتے تاکہ پڑہاؤ یا دو آیتین قرآن شریف کی پڑہو کہ یہی اس کے لیے دو اونٹ سی بہتر ہین۔ اور تین آیتین تین اونٹون سے بہتر ہین اور چار آیتین چار اونٹون سے بہتر ہین۔ اور اسی طرح جتنی تعداد آیتون کی بڑہتی جائیگی اتنے ہی اونٹون سے وہ بہتر ہون گے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَقُولُ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑہے گا اس کے لیے بہلائی ہے اور ایک نیکی بمنزلہ دس نیکیون کے ہے مین یہ نہین کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ مین یہ کہتا ہون کہ الف ایک حرف ہو اور لام ایک حرف ہو اور میم ایک حرف ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ أَيْ يَجْهَرُ بِهٖ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ وَمَعْنٰى مَا أَذِنَ أَيْ مَا اسْتَمَعَ وَالتَّغَنِّي تَحْزِينُ الْقِرَاءَةِ وَتَرْقِيقُهَا

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کسی چیز کو

ؐ وادی کا نام مقام ہے ؐ یعنے ناجائز طور پر جوری یا ڈکیتی کے ذریعہ سے ۱۲

ایسا کان لگا کر نہین سنتا جیسا کہ وہ نبی کے قرآن کو سنتا ہے جب کہ وہ اس کو نہایت رقت[1] اور درد آمیز آواز مین زور سے پڑہتا ہے۔ بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ وہ ہم مین سے نہین ہے جو قرآن کو غنا کے ساتھہ زور سے نہین پڑہتا (یعنے زور سی پر درد آواز مین نہین پڑہتا)

۷۔ **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِعَبْدٍ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ مِنْہُ بَدَاَ الْاَمْرُ بِہٖ وَاِلَیْہِ یَرْجِعُ الْحُکْمُ فِیْہِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ خدا کسی چیز کو ایسا کان لگا کر نہین سنتا جیسا کہ وہ کسی بندے کی قرارت کو سنتا ہے جب کہ کوی بندہ آدہی رات کو قرآن پڑہتا ہو اور نمازی بندہ کے سر پر نیکی چہڑکی جاتی ہے جب تک کہ وہ اپنے مصلے پر نماز مین رہتا ہے اور بندون کو خدا سے کسی چیز کی وجہ سے ایسی قربت نہین ہوتی جیسا کہ اس کی وجہ سے قربت ہوتی ہے جو اسی خدا سے نکلی ہے۔ اَبو النضر[2] نے بیان کیا کہ اس سے قرآن مراد ہے اسی سے حکم شروع ہوا ہے اور اسی کی طرف واپس آئے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۸۔ **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْجَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ کَالْجَاھِرِ بِالصَّدَقَۃِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ کَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَۃِ۔ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کو زور سے پڑہنے والے کی ایسی مثال ہے جیسے کہ کوئی ظاہر طور پر خیرات کرتا ہے اور قرآن کو آہستہ پڑہنے والے کی ایسی مثال ہے جیسے کہ کوئی پوشیدہ طور پر خیرات کرتا ہے سب اصحاب

---

[1] عربی لفظ تغنی ہے جو غنا یعنے راگ ہے [2] ایک راوی ہین

سنن اس کے راوی ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللهِ اَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ تَعَالٰى قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِيْ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰى اٰخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل خدا کو بہت پسند ہو آپنے فرمایا کہ سفر ختم کرنے والا اور پھر سفر شروع کرنے والا۔ اسنے کہا کہ اس کے کیا معنے ہین آپنے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو قرآن کو اول سے آخر تک ختم کر کے پھر شروع کرتا ہے اور اسی طرح سب ختم کرتا رہتا ہے اور پھر شروع کر دیتا ہے

۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ مَّسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّآئِلِيْنَ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن خوانی نے اتنی فرصت نہ دی کہ وہ مجھ سے کچھ سوال کرتا ایسے شخص کو مین اور سوال کرنے والون سے عمدہ اور بڑھکر دونگا۔ ان دونون احادیث کو ترمذی راوی ہین

۱۱۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِهٖ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْهِ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٖ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

سہل بن معاذ جہنی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھیگا اور اس پر عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کے سر پر ایسا تاج رکھا جائے گا جس کی روشنی چاند کی اس روشنی سے بھی بڑھی ہوی ہوگی اگر وہ چاند دنیا مین کسی کے گھر مین ہوتا پھر اس کی نسبت

تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس پر عمل کیا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۱۲۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَمَعْنٰی اسْتَظْهَرَهٗ حَفِظَهٗ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑہا اور اس کو حفظ کر لیا۔ اور اس کے حلال کو حلال[1] اور حرام کو حرام خیال کیا تو خدا ایسے شخص کو اسی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے متعلقین میں سے ایسے دس اشخاص کی نسبت اس کی سفارش سنیگا جو کہ سب دوزخ کے مستوجب ہو چکے ہوں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۱۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑہنے والے کو (قیامت کے دن) یہ حکم دیا جائے گا کہ تم قرآن اسی طرح ٹہیر ٹہیر کر پڑہتے جاؤ اور چڑہتے جاؤ (یعنی جنت کے درجوں پر چڑہتے جاؤ) جس طرح دنیا میں ٹہیر ٹہیر کر پڑہتے تہے اس لیے کہ تمہارا مقام وہی ہوگا جہاں تم آخری آیت کو ختم کروگے۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۱۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑہتا ہی

---

[1] یعنی اسکا مرتبہ تو اس سے کئی درجہ بڑہکر ہوگا [2] یعنی احکام قرآن پر عمل کیا۔

اور وہ اس کا ماہر[1] ہے وہ تو ایسے نیک اور بزرگ فرشتون کے ساتھ ہوگا جو سفارت کا عہدہ رکھتے ہیں[2] اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اُس مین اٹک اٹک جاتا ہے اور اُس پر اُس کا پڑھنا نہایت شاق ہوتا ہے ایسے شخص کے لیے دو ثواب[3] ہین بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَأُ مِنَ اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِّنْھَا فَانْصَرَفَ فَاَخَّرَہٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّآ اَصْبَحَ حَدَّثَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَ تَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ عَنِ الْخُدْرِیِّ بِمَعْنَاہُ

ترجمہ

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک رات وہ سورہ بقر پڑہ رہے تہے اور ان کا گہوڑا اُن کے قریب ہی بندہا ہوا تہا کہ یکا یک گہوڑی نے اچہل کود شروع کی تو وہ پڑہتے پڑہتے ٹہیر گئے گہوڑا ابہی ٹہیر گیا پہر انہون نے پڑہنا شروع کیا پہر گہوڑا کودنے لگا پہر ٹہیر گئے۔ گہوڑا ابہی ٹہیر گیا پہر انہون نے پڑہنا شروع کیا پہر گہوڑا کودنے لگا اور ان کا بیٹا یحیے گہوڑے کے قریب ہی تہا اس لیے انہون نے اٹہکر اُس کو پیچہے ہٹا دیا پہر انہون نے آسمان کی طرف دیکہا تو کوئی چیز مثل ابر کے معلوم ہوئی جس مین چراغ کی سی روشنی تہی۔ جب صبح ہوئی تو انہون نے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپنے فرمایا کہ تم سمجہے بہی کہ وہ کیا چیز تہی انہون نے کہا کہ جی نہین آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تہی جو تمہاری آواز سنکر آئے تہے۔ اور اگر تم صبح تک پڑہتے ہی رہتے تو صبح تک یہ دیکہتے کہ لوگ ان کو ظاہر دیکہتے اور وہ لوگون سے چہپ نہ سکتے۔ بخاری اس کے راوی ہین اور مسلم نے خدری سے روایت کی ہے جو اسی کے ہم معنے ہے

(۱۶) وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَ رَجُلٌ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْکَھْفِ وَعِنْدَہٗ فَرَسٌ مَرْبُوْطَۃٌ بِشَطَنَیْنِ فَتَغَشَّتْہُ سَحَابَۃٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُہٗ یَنْفِرُ مِنْھَا فَلَمَّا اَصْبَحَ

---

[1] یعنے اسکو اسکے پڑہنے مین کوئی دقت نہین ہوتی [2] جو انسان کے پاس سفیر بنا کر بہیجے جاتے ہین جیسے جبریل [3] ایک قرارت کا دوسرا مشقت کا

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَلَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ تِلْکَ السَّکِیْنَۃُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔ وَالشَّطَنُ الْحَبْلُ

ترجمہ

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے قریب ہی دو بڑی رسیوں سے گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ پس ابر نے اس کو گھیر لیا اور نزدیک ہونے لگا اور گھوڑا بھڑکنے لگا۔ صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اس نے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہوئی تھی شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۷) وعن اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَلَارِیْحَ لَھَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَایَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُھَا مُرٌّ وَلَارِیْحَ لَھَا ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

ترجمہ

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج کی مانند ہو کہ اس کا مزہ بھی ٹھیک ہے اور اس کی بو بھی اچھی ہے اور ایسے مسلمان کی مثال جو قرآن نہین پڑھتا کھجور کی مانند ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے مگر اسمین بو نہین ہوتی۔ اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی بو تو اچھی ہے مگر اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہین پڑھتا حنظل کیطرح ہے جس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور جس مین بو بھی نہین ہوتی۔ پانچوں اس کے راوی ہین۔

(۱۸) وعن عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین اچھا

شخص وہی ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ بخاری ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۹) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص جس کے پیٹ مین کچھ بھی قرآن نہین ہے[1]۔ وہ ایسا ہے جیسے ویران مکان ہوتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۲۰) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَجْذَمَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسا شخص جس نے قرآن پڑھ کر بھولا دیا ہو وہ قیامت کے دن خدا سے جذام کی حالت مین ملیگا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ فِيْهَا ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت کی تمامی ثواب پیش کیے گئے حتے کہ ایک تنکے کا ثواب بھی جس کو کوئی شخص مسجد سے جھاڑ کر پھینکتا ہے اور نیز مجھ پر میری امت کے تمامی گناہ پیش کیے گئے تو اس ہین مین نے اس گناہ سے بڑھ کر کوئی گناہ نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی سورہ یا آیت یاد ہو اور پھر اس کو بھولا دی۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین

[1] یعنے جس کو ذرا بھی قرآن یاد نہین ہے ۱۲

(۲۲) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَسْاَلُ النَّاسَ بِهٖ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ

ترجمہ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ ایک قاری کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہا تھا پھر اسکے بعد اُس نے لوگون سے سوال کیا۔ تو اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہنے لگے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کو خدا ہی سے سوال کرنا چاہیے اس لیے کہ چند قومین (گنہگارون کے زمرہ مین) ایسی آئینگی جو قرآن پڑہین گے اور لوگون سے سوال کرین گے۔

(۲۳)۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ۔ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جس شخص نے قرآن مین حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھا وہ گویا قرآن پر ایمان ہی نہین لایا ان دونو حدیثون کے ترمذی راوی ہین

(۲۴)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص قرآن ساتھ لیکر دشمنون کے ملک مین سفر کرے۔ تینون اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

اَلبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَسْبَابِ النُّزُوْلِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِالسُّوَرِ وَالْاٰیَاتِ مِنَ الْفَضَائِلِ وَھُوَ مُرَتَّبٌ عَلٰی نَظْمِ السُّوَرِ

باب دوم

شان نزول اور سور اور آیات کی فضیلت کے بیان مین جس کی ترتیب سورتون کی ترتیب کی طرح رکھی گئی ہے۔

فَاتِحَةُ الْکِتَابِ

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْہُ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ قُلْتُ اَلَمْ تَقُلْ لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین مسجد مین نماز پڑہ رہا تہا کہ مجہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بُلایا لیکن مین نے آپ کو جواب نہین دیا۔ پہر مین نے آکر یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نماز پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا کہ کیا خدا تعالی نے یہ نہین فرمایا ہے کہ[1] یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ پہر آپنے فرمایا کہ کیا مین تمہین مسجد سے نکلنے سے قبل ہی ایک ایسی سورہ نہ سکہادون جو قرآن کی سب سورتون مین (بحیثیت مرتبہ) بہت بڑی ہو پہر آپنے میرا ہاتہہ پکڑکر مسجد سے نکلنے کا ارادہ فرمایا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے یہ نہین فرمایا تہا کہ مین تجہ کو ایک ایسی سورہ سکہاؤن گا جو قرآن کی سب سورتون مین بڑی ہو۔ آپنے فرمایا کہ وہ سورہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے جو سبع[2] مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجہے عطا کیا گیا ہے۔ بخاری۔ اور ابوداود۔ اور نسائی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی اُبَیِّ

---

[1] اے ایمان والو جب تم کو خدا اور رسول بلایا کرے تو ضرور جواب دیا کرو [2] یعنے سات آیتین ہین جو بار بار ہر رکعت مین پڑہی جاتی ہین

ابن کعب رضہ وھو یصلی وذکر نحوہ وفیہ والذی نفسی بیدہ ما انزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلہا وانہا سبع من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ اخرجہ الترمذی وصححہ وزاد فی اخری لہ وللنسائی وھی مقسومۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی بن کعب کے پاس تشریف لائے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اس کے بعد یہ اوپر کی حدیث کے موافق ذکر کیا ہے لیکن اس میں اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میرا دم ہے کہ ایسی سورت نہ توریت میں نازل ہوئی ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اور یہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح مانا ہے۔ اور ترمذی نے ایک ایت میں اور نسائی نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ یہ سورہ[1] میرے اور میرے بندہ کے درمیان منقسم ہے اور میرے بندہ کو وہی شے ملے گی جو وہ مانگیگا۔

(۳) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال بینا جبریل علیہ السلام قاعد عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ سمع نقیضا من فوقہ فرفع رأسہ فقال ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ھذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم وقال ابشر بنورین اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف منہما الا اعطیتہ۔ اخرجہ مسلم والنسائی والنقیض الصوت

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ یکایک ایک آواز سنائی دی تو آپ نے اوپر سر اٹھا کر دیکھا تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جو آج ہی کھلا ہے اور اس سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا۔ پھر اسی دروازہ سے ایک فرشتہ اترا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو آج ہی زمین پر آیا ہے اس سے

[1] یہ ارشاد باری ہے جو ایک حدیث قدسی کا ٹکڑا ہے ۱۲

قبل کبھی زمین پر نہین آیا تہا پہر اسنے سلام کیا اور فرمایا کہ مین آپ کو دو نور کی خوشخبری دیتا ہون جو آپ ہی کو دیے گئے ہین آپ سے قبل کسی پیغمبر کو نہین دیے گئے ایک تو فاتحۃ الکتاب یعنے سورہ الحمد ہے دوسرے سورہ بقرہ کا آخری حصہ ہے اگر آپ انکا ایک حرف بہی پڑہین گے تو بالضرور وہ آپ کو عطا ہوگا مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین

۲۱ وعن عدي بن حاتم رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المغضوب عليهم اليهود والضالين النصارى - اخرجه الترمذي

ترجمہ

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے نصاری مراد ہین

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

۱ عن ابي امامة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اقرءوا القران فانه ياتي يوم القيمة شفيعا لاصحابه اقرءوا الزهراوين البقرة وال عمران فانهما ياتيان يوم القيمة كانهما غمامتان او غيايتان او كانهما فرقان من طير صواف تحاجان عن صاحبهما اقرءوا البقرة فان اخذها بركة وتركها حسرة ولا يستطيعها البطلة اخرجه مسلم قيل البطلة السحرة زاد في رواية مامن عبد يقرءبها في كل ركعة قبل ان يسجد ثم يسال الله تعالى حاجة الا اعطاه ان كادت لتستحصي القران كله الغياية كل شيء اظل الانسان فوق راسه كالسحابة وغيرها

ترجمہ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم لوگ قرآن پڑہا کرو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑہنے والون کا سفارشی بنکر آئے گا۔ اور دو چمکتی ہوئی سورتین پڑہا کرو۔ سورہ بقرہ۔ اور سورہ آل عمران اس لیے کہ یہ دونون قیامت کے دن اپنے پڑہنے والون کی طرف سے حجت کرنے کی غرض سے اس طرح آئین گی گویا کہ دو بادل ہین یا دو سایبان

ہین یا اڑتے ہوئے جانورون کی دو ٹکڑیان ہین سورہ بقرہ پڑہا کرو اس لیے کہ اس کا پڑہنا موجب برکت ہے
اور اس کا چہوڑ دینا حسرت ہے۔ اور جادوگر اس کے مقابلہ کی تاب نہین لا سکتے مسلم اس کے راوی ہین اور
ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ جو بندہ خدا اس سورت کو ایک رکعت مین سجدہ سے قبل پڑہیگا
اور اس کے بعد کوئی دعا مانگے گا وہ ضرور مقبول ہوگی۔ یہ سورہ قریب ہے کہ کل قرآن کے شمار مین آجائے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا
وَهُمْ ذُوْ وَعَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ فَقَرَاَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَّا مَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰی عَلٰی رَجُلٍ
مِّنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَکَ یَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِیْ کَذَا وَکَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ
قَالَ اَمَعَکَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِیْرُهُمْ قَالَ اِنْ کَادَتْ لَتَسْتَحْصِیَ الدِّیْنَ کُلَّهٗ فَقَالَ رَجُلٌ
مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ اَتَعَلَّمَهَا اِلَّا خَشْیَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِمَا فِیْهَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ وَقُوْمُوْا بِهٖ فَاِنَّ مَثَلَ
الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِسْکًا تَفُوْحُ رِیْحُهٗ کُلَّ مَکَانٍ
وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ وَرَقَدَ عَنْهُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ
وَالِابْکَاءُ الشَّکُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا جس مین گنتی
کے لوگ تہے آپنے ان سے قرآن پڑہوایا۔ جتنا جس کو یاد تہا سب نے پڑہا تب آپنے ایک ایسے شخص کی جانب
جو ان سب مین نوعمر تہا متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم کو بہی کچہ قرآن یاد ہے انہون نے عرض کیا کہ جی ہان
فلان فلان سورتین اور سورہ بقرہ یاد ہے آپنے فرمایا کہ واہ تم کو سورہ بقر بہی یاد ہے انہون نے
عرض کیا کہ جی ہان۔ تب آپنے فرمایا کہ جاؤ تم اس لشکر کے سردار ہو اس لیے کہ یہ قریب تہا کہ کل دین
کے شمار مین آجائے اس کے بعد ان مین سے ایک شریف شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم بخدا مجہے
اس کے سیکہنے مین بجز اس کے اور کوئی شے مانع نہین ہوئے کہ مین اس کے فرمان کے بموجب تعمیل
نہین کر سکتا یعنے تہجد وغیرہ مین اسکو نہین پڑہ سکتا تو آپنے فرمایا کہ قرآن سیکہو اور پڑہو اور
اس کو تہجد وغیرہ مین پڑہا کرو اس لیے کہ ایسے اشخاص کی مثال جو قرآن سیکہتے اور پڑہتے

اور تہجد وغیرہ مین پڑہا کرتے ہین ایسی ہے جیسے کہ ایک تہیلا مشک سے بہرا ہوا ہو اور اس کی خوشبو سے تمام مکان معطر ہوگیا ہو۔ اور ایسے شخص کی مثال جو قرآن سیکہے اور سو جائے یعنے تہجد وغیرہ مین اس کو نہ پڑہے ایسی ہے جیسے کہ ایک تہیلی ہین مشک بہر کے اس کے منہ کو بہت مضبوط بند کردیا ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ يَقُوْلُ يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا ۔ اَلشَّرْقُ اَلضَّوْءُ

ترجمہ

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن قرآن اور وہ اشخاص جو دنیا مین قرآن پر عمل کرتے تہے حاضر کیے جائینگے سب کے آگے آگے سورۂ بقر اور آل عمران ہوگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونو سورتون کی ایسی تین مثالین بیان فرمائین جن کو مین اب تک نہین بہولا آپ نے فرمایا کہ وہ دونو دو بادل کی طرح ہون گی یا دو کالے کالے سائبان کی طرح ہون گی جن مین روشنی چمکتی ہوگی یا اس طرح ہون گی جیسے کہ دو ٹکڑیان پرند جانورون کی قطار باندہے اڑ رہی ہون اور وہ اپنے پڑہنے والون اور عمل کرنے والون کی طرف سے حجت اور اس کی سفارش کرینگی۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ۔ اَخْرَجَهُمَا مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ هٰذَا وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھرون کو قبرستان مت بناؤ ایسے گھر سے شیطان بھاگتا ہے جس مین سورہ بقر پڑہی جاتی ہو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور مسلم نے اسی روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم لوگ مسجد مین نماز پڑہا کرو تو گھر کے لیے بھی اپنی نماز کا کچھ حصہ کچھ چھوڑا کرو اس لیے کہ خدا ایسی نماز کا بھی ثواب دیتا ہے جو گھر مین ادا کی جائے

(۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَءَ بِالْاٰيَتَيْنِ الَّتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَآئِيَّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ بقرہ کی آخر کی دو آیتین رات کو پڑہیگا تو اس کو کافی ہین[1]۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین

(۶) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے آسمان زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس قبل ایک کتاب لکھی جس مین سے دو[2] آیتین نازل فرمائین جن کے ساتھ سورہ بقرہ کو ختم کیا کوئی ایسا مکان نہین ہے کہ جس مین یہ دونون آیتین تین بار پڑہی جائین اور شیطان اس کے نزدیک بھی آجائے[3]۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

[1] یعنی تہجد کے بدلے یا شیطان کے فریب یا آفتون سے محفوظ رہنے کے لیے کافی ہین [2] دو آیتون سے مراد آیۃ الکرسی اور امن الرسول ہین [3] یعنی شیطان اسیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ تم بیت المقدس کے دروازے مین رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور حِطَّةٌ[1] کہتے ہوئے جاؤ ہم تمہارے گناہ معاف کردینگے۔ لیکن انہون نے اس کو بدل ڈالا اور چوتڑ کے بل گھسٹتے ہوئے گئے اور بجائے (حطّۃ) کے حَبَّۃٌ فِي شَعَرَۃٍ[2] کہتے ہوئے دروازہ مین داخل ہوئے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۸)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَالْمُرَادُ بِحِيَالِهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ

ترجمہ

عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک موقعہ پر اندھیری رات مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے۔ غایت تاریکی کی وجہ سے یہ تمیز نہین ہوسکتا تھا کہ قبلہ کس جانب ہے ہم مین سے ہر ایک نے اسی جانب نماز پڑھ لی جس جانب اُس کا رخ تھا جب صبح ہوی تو یہ واقعہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب یہ آیت نازل ہوئی فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۹)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۰)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا

---

[1] بخشش گناہان [2] یعنے دانہ خوشہ مین ہے

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَصَلّٰى مَعَهٗ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِّمَّنْ صَلّٰى مَعَهٗ فَمَرَّ عَلٰى اَهْلِ مَسْجِدٍ وَّهُمْ رَاكِعُوْنَ فَقَالَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْكَعْبَةِ فَدَارُوْا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ قَدْ اَعْجَبَهُمْ اِذْ كَانَ يُصَلِّيْ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمَّا وَلّٰى وَجْهَهٗ قِبَلَ الْبَيْتِ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَنَزَلَ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَقَالَ السُّفَهَآءُ وَهُمُ الْيَهُوْدُ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوُدَ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ وَاَبِيْ دَاوُدَ عَنْ اَنَسٍ فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلٰى نَحْوِ الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ فَمَالُوْا كَمَا هُمْ رُكُوْعًا اِلَى الْكَعْبَةِ

ترجمہ

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابتداء جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو انصار مین جو آپ کی ددھیالی یا ننھالی قرابت دار تھے ان کے پاس فروکش ہوئے تو آپ نے وہان سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی جانب نماز پڑہی اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ خانہ کعبہ کی جانب نماز پڑہتے۔ اور آپ نے جو پہلی نماز کعبہ کی جانب متوجہ ہوکر پڑہی وہ عصر کی نماز تھی اور آپ کے ساتھ ایک جماعت کثیر نے نماز پڑہی انہین مین سے ایک شخص کا کسی مسجد مین گزر ہوا تو اس نے اہل مسجد کو رکوع مین پایا تو حلفا اس نے یہ شہادت دی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کعبہ کی جانب نماز پڑہی ہے اس کے بعد وہ لوگ جس حالت مین تھے اسیطرح کعبہ کی جانب پلٹ گئے اور یہودیون کو مسلمانون کا بیت المقدس کی جانب نماز پڑہنا بہت اچھا معلوم ہوتا تھا جب خانہ کعبہ کی جانب نماز پڑہنے لگے تو انہین بہت برا معلوم ہونے لگا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ آخر تک۔ سفہا (جن سے یہود مراد ہین) کہین گے کہ کس چیز نے ان کو پہلے قبلہ سے پہیر دیا تم ان سے کہدو اے محمد کہ مشرق اور مغرب خدا کا ہے وہ جسکو چاہتا ہے سیدہے رستہ کی جانب رہنمائی کرتا ہے بجز ابوداؤد کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین۔ اور ابوداؤد کی روایت مین جو انس سے مروی ہے (اس طرح مذکور ہے) کہ بنی سلمہ کے ایک شخص کا اہل مسجد پر گزر ہوا ایسی حالت مین کہ وہ بیت المقدس کی جانب صبح کی نماز کے رکوع مین تھے تو اس شخص نے دو بار یہ جملہ کہا

کہ آگاہ ہو جاؤ کہ قبلہ کعبہ کی جانب پلٹ گیا ہے تو وہ لوگ جس طرح تھے ویسی ہی بحالت رکوع کعبہ کیجانب پلٹ گئے

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب قبلہ کعبہ کی جانب ہوگیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ان بھائیوں کا کیا حال[1] ہوگا جو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے تھے اور اب مرچکے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ[2] اللهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

۱۲۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيءُ نُوْحٌ وَأُمَّتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُوْلُ لِأُمَّتِهٖ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُوْلُ لِنُوْحٍ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهٗ فَيَشْهَدُ أَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالَى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الْآيَةَ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيْرٍ وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ وَقَالَ الْوَسَطُ الْعَدْلُ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت طلب کی جائیگی اور خدا ان سے پوچھے گا کہ کیوں تم نے احکام پہونچا دیے وہ جواب دینگے کہ جی ہاں پھر خدا ان کی امت سے پوچھے گا کہ کیوں انہوں نے تم کو احکام الٰہی سے مطلع کیا۔ امت جواب دیگی کہ نہیں ہمارے پاس کوئی نبی نہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلام سے کہا جائیگا کہ تمہارا کون گواہ ہے وہ جواب دینگے کہ محمدؐ اور ان کی امت (میرے گواہ ہیں) پھر محمدؐ اس امر کی شہادت دینگے کہ بے شک نوح علیہ السلام نے احکام الٰہی پہونچائے ہیں۔ اور خدا تعالے کے اس قول کے بھی معنے ہیں وَكَذٰلِكَ[3] جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الآیۃ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی

[1] یعنی انکی نماز قبول ہوگی یا نہیں [2] خدا ایسا نہیں ہو کہ تمہاری نماز ضائع کر دے [3] اسی غرض سے ہمنے تمکو متوسط امت بنایا ہو تاکہ تم لوگوں کے شاہد ہو

روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ نہ میرے پاس کوئی ڈرانیوالا آیا نہ اور کوئی آیا اور وسط کے معنی عدل کے بیان کیے گئے ہیں۔

۳۱۱۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ كَانَتْ عَلٰى مَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَّا كُنْتُ سَمِعْتُهٗ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ اَنَّ النَّاسَ اِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ لِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْاٰنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ اَلَّا نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَسْمَعُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِيْنَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بِهِمَا فِي الْاِسْلَامِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلشَّيْخَيْنِ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِيْ اٰبَائِهِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِيْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ

ترجمہ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خدا کے اس قول کی تفسیر پوچھی کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا اور مین نے یہ کہا کہ واللہ کچھ حرج نہین ہے اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا طواف کرے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ای میرے بہانجے یہ تمنے بہت برے معنے بیان کیے یہ بات اگر اس طرح ہوتی جیسے تم نے تاویل کی ہے تو عبارت قرآن یون ہوتی کہ (لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَّطَّوَّفَ بِهِمَا) یعنے اس مین کوئی حرج نہین ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرے۔ دراصل اس کی شان نزول یہ ہے کہ انصار اسلام لانے سے قبل مناۃ بدبخت کے نام پر لبیک پکارتے تھے جو مشلل مین تھا اور جس کی وہ عبادت کرتے تھے اور جو شخص اس کے نام سے لبیک پکارتا تھا اس کے لیے صفا اور مروہ مین طواف کرنا حرج خیال کیا جاتا تھا اسی موقعہ پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اَلْاٰيَة اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا و مروہ کی مابین طواف کرنے کو سنت قرار دیدیا ہے۔ پس اب کسی شخص کے لیے اس کا ترک جائز ہی نہین ہے زہری کہتے ہین کہ مین نے اس حدیث سے ابوبکر بن عبدالرحمن کو مطلع کیا تو وہ کہنے لگے کہ ایسے علم کی بات تو مین نے ابتک نہین سُنی تھی اور بہت سے اہل علم لوگون سے مینے یہ تذکرہ سُنا ہے کہ جو شخص مناۃ کے نام پر لبیک پکارتا تہا وہ صفا و مروہ کا طواف کرتا تہا بجز ان لوگون کے کہ جنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا ہے۔ پس جب کہ خدا تعالےٰ نے خانہ کعبہ کے طواف کو بیان فرمایا اور قرآن مین صفا و مروہ کا کوئی ذکر نہین کیا تو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تو زمانہ جاہلیت مین صفا و مروہ کا طواف کیا کرتے تھے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ آخر آیت تک ابوبکر نے کہا کہ سُنو یہ آیت ایسے دو فریق کی شان مین نازل ہوئی ہے ایک وہ جو زمانہ جاہلیت مین صفا و مروہ کے طواف کو حرج خیال کرتے تھے۔ اور دوسرے وہ جو جاہلیت کے زمانہ مین تو طواف کرتے تھے لیکن اسلام مین اس وجہ سے ان کے مابین طواف کو حرج خیال کرتے تھے کہ خدا نے صرف خانہ کعبہ کے طواف کو بیان فرمایا ہے اور صفا و مروہ کا کوئی ذکر ہی نہین کیا تاآنکہ خدا تعالےٰ نے خانہ کعبہ کے طواف کے بعد صفا و مروہ کے طواف کا بھی ذکر فرمایا۔

جہنوں اس کے راوی ہیں اور شیخین کی روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ انصار اسلام لانے سے قبل اور عنات منات کے نام پر لبیک پکارتے تہے پس انہوں نے صفا و مروہ کے مابین طواف کرنے کو حرج خیال کیا اور ان کا آبائی طریقہ یہ تہا کہ جو شخص منات کا احرام باندہتا تہا وہ صفا و مروہ کے مابین طواف نہیں کرتا تہا ایسے لوگ جب مسلمان ہوئے تو اس سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیۃ مجاہد سے روایت ہے کہ

۱۴۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الرَّجُلُ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ أَنْ يَطْلُبَ هٰذَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّيَ هٰذَا بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ قَتَلَ بَعْدَ قَبُولِ الدِّيَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ

میں نے ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص ہی تہا دیت نہیں تہی۔ خدا نے اس امت کو حق میں یہ فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ عفو سے یہی مراد ہے کہ قتل عمد میں وارث مقتول دیت قبول کرلے اور اتباع بالمعروف اور ادا ء باالاحسان سے یہ مراد ہے کہ وارث مقتول مناسب اور معروف شی طلب کرے اور قاتل احسان سمجہ کر اس کو ادا کردے ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یعنے یہ خدا کی جانب سے ایک قسم کی تخفیف اور رحمت ہے بہ نسبت اس قوم کے جو تم سے قبل تہی جن میں دیت کا حکم ہی نہ تہا) اور جو شخص اس کے بعد یعنے دیت کے قبول کرنے کے بعد تعدی اور زیادتی کرے یعنے قاتل کو قتل کرے (تو اس کی وہی حالت ہے جو اس کے بعد مذکور ہے البخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں

۱۵۔ وَعَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقْرَأُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هِيَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَرْأَةِ الْكَبِيرَةِ

لَا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا اللَّفْظُهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَكَانَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ أَنْ يَفْتَدِيَ بِطَعَامِ مِسْكِينٍ افْتَدٰى بِهٖ وَتَمَّ لَهُ صَوْمُهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَفِي أُخْرٰى لَهُ ثَبَتَتْ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ يَعْنِي الْفِدْيَةَ وَالْإِفْطَارَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ قَالَ يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ فَزَادَ عَلٰى مِسْكِينٍ آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِي هٰذَا إِلَّا لِلَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ لَا يُشْفٰى

ترجمہ

عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت منسوخ نہین ہے یہ حکم ایسے بڈہے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکہنے کی تاب نہین لا سکتے۔ ایسے لوگ ہر ایک روزہ کے معاوضہ مین روزانہ ایک مسکین کو کھانا کہلایا کرین۔ بخاری اور ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور ابو داؤد نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ تو جس کا جی چاہتا ایک مسکین کا کہانا بطور فدیہ کے دیدیتا اور پورے روزہ کا ثواب کما لیتا مگر پہر خدا نے فرمایا کہ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ[1] وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ پہر خدا نے فرمایا کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ یعنے جو شخص تم مین سے ماہ رمضان پائے وہ ضرور ہے کہ روزہ رکہے جس کے بعد فدیہ کا حکم منسوخ ہو گیا البتہ بیمار اور مسافر کے لیے اجازت باقی رہی کہ وہ اور دنون مین قضاء روزہ رکھ لین۔ اور ابو داود کی ایک دوسری روایت مین مذکور ہے کہ یہ آیت منسوخ نہین ہے بلکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے حق مین اسکا حکم یعنے افطار کرنا اور فدیہ دینا بحالہ قائم ہے اور نسائی مین اس آیت کی تفسیر اس طرح مذکور ہے کہ جو لوگ روزہ کی تکلیف

[1] یعنے جو شخص نیک کام کی جانب رغبت کریگا اسکے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے

ہیں یعنے جن پر روزہ رکھنا فرض ہے تو ان کو ایک مسکین کا کھانا دینا چاہیے وَمَن تَطَوَّعَ یعنے جو شخص ایک سے زیادہ مساکین کو کھانا کھلائے وہ اس کے لیے بہتر ہی ہے۔ اور روزہ رکھنا ہر حال میں تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور یہ آیت منسوخ نہیں ہے اس میں بجز ایسے اشخاص کے جو روزہ کی تاب نہیں لا سکتے یا سخت مریض ہیں اور کسی شخص کو افطار صوم کی اجازت نہیں ہے

(۱۶) وَعَن سَلَمَةَ ابنِ الاَكوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَت هٰذِهِ الاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِديَةٌ طَعَامُ مِسكِينٍ كَانَ مَن اَرَادَ اَن يُفطِرَ وَيَفتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الاٰيَةُ الَّتِي بَعدَهَا فَنَسَخَتهَا يَعنِي فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ۔ اَخرَجَهُ الخَمسَةُ

ترجمہ

سلمہ بن اکوع سے روایت ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِديَةٌ طَعَامُ مِسكِينٍ تو جس کا جی چاہتا روزہ افطار کر لیتا اور فدیہ دیدیتا تاآنکہ وہ آیت نازل ہوئی جو اس کے بعد ہے یعنے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ پس اس آخری آیت نے اس کو منسوخ کر دیا۔ پانچوں اس کے راوی ہیں

(۱۷) وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهُمَا اَنَّهُ قَرَءَ فِديَةٌ طَعَامُ مِسكِينٍ وَقَالَ هِيَ مَنسُوخَةٌ اَخرَجَهُ البُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ انہوں نے فِديَةٌ طَعَامُ مِسكِينٍ پڑھا اور فرمایا کہ یہ منسوخ ہو بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنِ النُّعمَانِ بنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ وَقَرَءَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادعُونِي اَستَجِب لَكُم اِنَّ الَّذِينَ يَستَكبِرُونَ عَن عِبَادَتِي سَيَدخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ اَخرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَالتِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَزَادَ رَزِينٌ فَقَالَ اَصحَابُهُ اَقَرِيبٌ رَبُّنَا فَنُنَاجِيهِ اَم بَعِيدٌ فَنُنَادِيهِ فَنَزَلَت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيبٌ اُجِيبُ دَعوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الاٰيَةَ

ترجمہ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی عبادت

ہے اور اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ داخرین تک ابو داؤد اور
ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے اور رزین نے اتنا اور زیادہ بیان کیا
ہے کہ آپ کے اصحاب نے عرض کیا کہ کیا ہمارا پروردگار قریب ہے تاکہ ہم اس سے سرگوشی کریں یا دور ہے
تاکہ ہم اس کو پکاریں تب یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔ آخر آیت تک ۔

(۱۹)۔ **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوْا لَا يَقْرَبُوْنَ
النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُوْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَ
وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا
فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُّفْطِرَ لَمْ يَاْكُلْ لَيْلَتَهٗ وَلَا يَوْمَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ
الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰى اِمْرَاَتَهٗ فَقَالَ اَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ
اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهٗ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ فَجَاءَتْ اِمْرَاَتُهٗ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ
خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ
هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا فَنَزَلَتْ
وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ اِنَّ اسْمَ الرَّجُلِ صِرْمَةُ بْنُ قَيْسٍ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ اِنَّ اَحَدَهُمْ
كَانَ اِذَا نَامَ قَبْلَ اَنْ يَّتَعَشّٰى لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهٗ وَيَوْمَهٗ مِنَ الْغَدِ
حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ
مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو

ترجمہ

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو لوگ پوری رمضان
بھر عورت سے مقاربت نہیں کرتے تھے اور بعض اشخاص اپنے نفوس پر خیانت کر بیٹھے تھے تو یہ آیت

لہ تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا اور جو لوگ میری عبادت سے تکبر
وغرور کرتے ہیں وہ دوزخ میں بہت ذلیل حالت کے ساتھ داخل ہوں گے

نازل ہوئی عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا عَنْکُمْ آخر تک بخاری
اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں اس طرح مذکور ہے
کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عادت تہی کہ جب ان میں کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت
آجاتا اور وہ قبل افطار سوجاتا تو پہر وہ رات بہر اور دن بہر کچہ کہاتا پیتا نہ تہا تا آنکہ شام ہوجاتی اور قیس
ابن صرمہ انصاری روزہ دار تہے جب افطار کا وقت قریب آگیا تو وہ اپنی بی بی کے پاس جا کے
کہنے لگے کہ تمہارے پاس کچہ کہانا ہے انہوں نے کہا کہ کہانا تو نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں اور
تمہارے واسطے مانگ لاتی ہوں اور وہ دن بہر محنت کر کے تہک گئے تہے نیند ان پر غالب آگئی
جب ان کی بی بی نے آکر ان کو سوتا ہوا پایا تو کہنے لگیں اے لو خرابی پہر دوسرے دن جب روزہ کی
حالت میں دن کا نصف حصہ گزر گیا تو وہ بیہوش ہوگئے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے عرض کیا گیا تب یہ آیت نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَائِکُمْ تو صحاب
اس آیت سے بہت ہی خوش ہوئے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا اور ابوداؤد نے اُس شخص
کا نام صرمہ بن قیس بیان کیا ہے اور نسائی کی روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ جب کوئی روزہ دار
رات کا کہانا کہانے سے قبل سوجاتا پہر اس کے لیے رات بہر اور دن بہر کوئی چیز کہانا پینا مطلقاً
حلال نہ تہا تا آنکہ آفتاب غروب نہ ہوجائے جب تک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ
لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ۔ اور نسائی نے کہا کہ یہ آیت قیس بن عمرو کی شان میں نازل ہوئی

(۱۰۴) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَزَلَتْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ
الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلِهِ
الْخَيْطَ الْاَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّهُ اِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْخَمْسَةِ
قَالَ اَخَذَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ حَتّٰى كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ نَظَرَ فَلَمْ
يَسْتَبِيْنَا لَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ تَحْتَ وِسَادَتِيْ خَيْطًا
اَبْيَضَ وَخَيْطًا اَسْوَدَ قَالَ اِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ وَالْخَيْطُ الْاَسْوَدُ
تَحْتَ وِسَادَتِكَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ

اَهُمَا خَيْطَانِ قَالَ اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا اِنْ اَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ هُمَا سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ۔

ترجمہ

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ اور مِنَ الْفَجْرِ نہین نازل ہوا تھا تو لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنے پاؤن مین سفید اور سیاہ ڈورا لپیٹ لیتے اور کھاتے پیتے رہتے تاوقتیکہ ان دونون مین تمیز ہونے لگتا اس کے بعد خدا نے مِنَ الْفَجْرِ نازل فرمایا تو جب انہون نے سمجھا کہ سیاہ اور سفید ڈورے ون سے رات اور دن مراد ہے شیخین اس کے راوی ہین۔ اور پانچون کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ عدی بن حاتم نے ایک رسی اونٹ باندہنے کی سفید اور ایک سیاہ لیکر جب رات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تو اس کو دیکھنے لگے تو وہ کچھ تمیز نہ کر سکے جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اس طرح عرض کرنے لگے کہ مین نے اپنے تکیے کے نیچے خیط ابیض اور خیط اسود رکھا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارے تکیہ کے نیچے خیط ابیض او خیط اسود آگیا تو تمہارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خیط ابیض کا خیط اسود سے ممتاز ہونا اس سے کیا مراد ہے وہ دونون دہاگے تو نہین ہین آپنے فرمایا کہ تم بڑی لمبی گردن والے ہو اگر ایسے دونون دہاگون کو دیکھتے ہو پھر آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ ان دونون سے رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی مراد ہے

(۱۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَاءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ الْبُيُوْتِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَكَاَنَّهٗ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انصار جب حج کرکے اپنے گھر واپس آتے تھے تو گھر مین دروازہ سے نہین داخل ہوتے تھے (بلکہ ایک نیا رستہ پھوڑ کر گھر مین جاتے تھے) ایک شخص جب حج کرکے

واپس آیا تو وہ بخلاف رسم و رواج دروازہ کی جانب سے گھر مین داخل ہوا تب لوگ اس کی حقارت کرنے لگے اور وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے لوگون مین انگشت نما ہو گیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا۔ شیخین اس کے راوی ہین

(۲۲)۔ **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي النَّفَقَةِ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آیت وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ نفقہ کے باب مین نازل ہوئی ہے بخاری اس کے راوی ہین

(۲۳)۔ **وَعَنْ** اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نُرِيْدُ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَالرُّوْمُ مُلْصِقُوْ ظُهُوْرِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُلْقِيْ بِيَدِهٖ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْنَا يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا نَصَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ وَاَظْهَرَ الْاِسْلَامَ قُلْنَا نُقِيْمُ فِيْ اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْاٰيَةَ فَالْاِلْقَاءُ بِاَيْدِيْنَا اِلَى التَّهْلُكَةِ اَنْ نُقِيْمَ فِيْ اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

اسلم ابو عمران سے روایت ہے کہ ہم مدینہ سے جہاد کی غرض سے نکلے اور قسطنطینیہ کا ارادہ تھا اور عبد الرحمن بن خالد بن الولید فوج کے افسر تھے اور روم والے شہر کی دیوار سے پیٹھ لگائے ہوئے تھے (یعنے بالکل ہمارے منتظر اور تیار ہی تھے) پس ہم مین سے ایک شخص نے دشمن پر حملہ کیا تو لوگون نے للکارا کہ ہان ہان لا الٰہ الا اللہ یلقے بیدہ الی التہلکہ اپنے ہاتھون سے آفت مین پہنچتا ہے اس وقت ابو ایوب انصاری نے یہ بیان کیا کہ یہ آیت ہماری قوم انصار ہی کی شان مین نازل ہوئی ہے جبکہ خدا تعالٰی نے اپنے نبی کی مدد کی اور اسلام ظاہر اور غالب ہو گیا تو ہم نے اپنے دل مین کہا کہ آؤ اب ہم اپنے مالون مین قیام کرین[1] اور اسکی اصلاح و درستی کرین۔ اور جہاد ترک کر دین۔

[1] یعنے باغ و اونٹ وغیرہ کو سنبھالین

اس لیے کہ اب اس کی ضرورت باقی نہین رہی۔ تب خدا نے یہ آیت اتاری بس ہمارا اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑنا یہی ہو کہ ہم اپنے مالون مین قیام کرین اور اس کی اصلاح و درستی کی جانب متوجہ ہون اور جہاد چھوڑ دین ابو داود اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۲۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سَأَلْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ عَنْ فِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ قَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ وَّاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ

ترجمہ

عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ مین نے کعب عجرہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ تو انھون نے جواب فرمایا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچایا گیا ایسی حالت مین کہ جوئین میرے منہ تک آگئی تھین تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیا حال ہے تم تو بڑی تکلیف اٹھا رہے ہو۔ کیا تمھارے پاس کوئی بکری نہین ہے مین نے عرض کیا کہ جی نہین پھر آپ نے فرمایا کہ تین روز روزہ رکھ لو یا چھ مسکین کو کھانا دیدو اس حساب سے کہ ہر ایک مسکین کو نصف صاع کھانا ملجائے اس کے بعد تم اپنا سر منڈوا ڈالو بس یہ آیت خاص کر میرے ہی لیے نازل ہوئی اور اس کے احکام تم سب کے لیے عام ہین۔ چھیون اس کے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

(۲۵) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا أُكْرِيْ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ إِنَّهٗ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ إِنِّيْ رَجُلٌ أُكْرِيْ فِيْ هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِنَّهٗ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتُلَبِّيْ وَتَطُوْفُ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنْ مِّثْلِ مَا سَأَلْتَنِيْ فَسَكَتَ وَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَهَا عَلَيْهِ وَقَالَ لَكَ حَجٌّ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابو امامہ تیمی سے روایت ہو کہ مین ایک ایسا شخص تہا کہ ایام حج مین اپنی سواری کے جانورون کو کرایہ پر چلاتا تہا تو لوگ مجہ سے کہتے تہے کہ تمہارا حج نہین ہوتا۔ اس کے بعد مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور مین ان سے یہ واقعہ بیان کیا کہ مین ایک ایسا شخص ہون جو ایام حج مین سواری کے جانورون کو کرایہ پر چلاتا ہون اور لوگ مجہے کہتے ہین کہ تمہارا حج نہین ہوتا تو ابن عمر نے فرمایا کہ کیا تم احرام نہین باندہتے۔ کیا تم لبیک نہین پکارتے کیا تم طواف نہین کرتے مین نے عرض کیا کہ جی ہان یہ سب کچہ کرتا ہون۔ انہون نے فرمایا کہ پہر بیشک تمہارا حج ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین بہی ایک شخص نے آکر اسی طرح پوچہا تہا جیسا کہ اس وقت تم نے مجہ سے پوچہا تو آپ نے اس کو کوئی جواب نہین دیا اور تہوڑی دیر ساکت رہے تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ پہر آپ نے شخص سائل کو بلا کر یہ آیت پڑہکر سنادی اور فرمایا کہ ضرور تمہارا حج ہوتا ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین

(۲۶)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ عُكَاظُ وَمِجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ اَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ كَاَنَّهُمْ تَاَثَّمُوْا اَنْ يَّتَّجِرُوْا فِي الْمَوَاسِمِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ هٰكَذَا اَقْرَاَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ عکاظ اور مجنہ اور ذو المجاز زمانہ جاہلیت کے بازار تہے جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگون نے حج کے زمانہ مین تجارت کو گناہ خیال کیا تو یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ۔ ابن عباس نے ایسا ہی پڑہا یعنے فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ کو بہی قرآن مین داخل کردیا۔ بخاری اور ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۷)۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ وَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ فَاِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَاَلُوا النَّاسَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ

الزَّادِ التَّقْوٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ اہل یمن جب حج کے لیے آتے تھے تو اپنے ساتھ کوئی توشہ اور زادِ راہ نہین لاتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ متوکل ہین ہمکو زادِ راہ کی کیا ضرورت ہے اور جب مکہ مین پہونچ جاتے تب لوگون سے بھیک مانگتے تھے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۸) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ يَطُوْفُ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ مَا كَانَ حَلَالًا حَتّٰی يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا رَكِبَ اِلٰی عَرَفَةَ فَمَنْ تَيَسَّرَ لَهٗ هَدْيُهٗ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مَا تَيَسَّرَ لَهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَیْ ذٰلِكَ شَاءَ غَيْرَ اَنَّهٗ اِنْ لَّمْ يَتَيَسَّرْ فَعَلَيْهِ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِی الْحَجِّ وَذٰلِكَ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ كَانَ اٰخِرُ يَوْمٍ مِّنَ الْاَيَّامِ الثَّلٰثَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَنْطَلِقْ حَتّٰی يَقِفَ بِعَرَفَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ يَّكُوْنَ الظَّلَامُ ثُمَّ لِيَدْفَعُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ اِذَا اَفَاضُوْا مِنْهَا حَتّٰی يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ يُبَاتُ فِيْهِ ثُمَّ لِيَذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اَوْ اَكْثِرُوْا مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ ثُمَّ اَفِيْضُوْا فَاِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ حَتّٰی تَرْمُوا الْجَمْرَةَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ لوگ خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے جبتک وہ حلال رہتے تھے تاآنکہ وہ حج کے لیے احرام باندھ لیتے پس اس کے بعد جب عرفہ کی جانب سوار ہو جاتے تو اونٹ یا گائے یا بکری جس کو جس قسم کی ہدی ملجاتی اور میسر ہوتی اس کی قربانی کرتے اور اگر میسر نہ ہوتی تو حج مین تین روز روزہ رکھتے اور یہ یوم عرفہ کے قبل کے لیے ہے۔ اور اگر یوم عرفہ کا تین روزون مین سے آخر دن ہو تو اس کے لیے کچھ حرج نہین ہے۔ پھر وہان سے عرفات مین چلا جائے۔ اور وہان عصر کی نماز سے اندھیرا ہونے تک توقف کرے۔ پھر عرفات سے واپس چلا جائے۔ اور مزدلفہ مین پہونچ جائے۔ جہان شب باشی کی جاتی ہے۔ پھر بکثرت ذکر الٰہی کرتا رہے اور تکبیر و تہلیل مین بکثرت مشغول رہے پھر وہان سے واپس ہو جس طرح کہ لوگ واپس ہون۔ اور خدا تعالٰی نے فرمایا ہے کہ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ

حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک پھر اس کے بعد جمرہ میں پتھر پھینکے۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۲۹) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَقْبَلَ صُھَیْبٌ مُّھَاجِرًا مِّنْ مَّکَّۃَ فَاتَّبَعَہٗ رِجَالٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَنَزَلَ عَنْ رَّاحِلَتِہٖ وَانْتَثَلَ مَا فِیْ کِنَانَتِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا تَصِلُوْنَ اِلَیَّ حَتّٰی اَرْمِیَ بِکُلِّ سَھْمٍ مَّعِیَ ثُمَّ اَضْرِبُ بِسَیْفِیْ مَا بَقِیَ فِیْ یَدِیْ وَاِنْ شِئْتُمْ دَلَلْتُکُمْ عَلٰی مَالٍ دَفَنْتُہٗ بِمَکَّۃَ وَخَلَّیْتُمْ سَبِیْلِیْ فَفَعَلُوْا فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ الْاٰیَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِحَ الْبَیْعُ یَا اَبَا یَحْیٰی وَتَلَا عَلَیْہِ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابن مسیب سے روایت ہے کہ صہیب[1] رضی اللہ تعالی عنہ مکہ سے ہجرت کر کے چلے تو قریش کے کئی آدمی ان کے پیچھے ہوئے تو جھٹ وہ اپنی سواری سے اتر پڑے اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم لوگ اس وقت تک میرے پاس نہیں پہونچ سکتے جب تک میں ان تمام تیروں سے جو میرے پاس ہیں تم کو اپنا نشانہ نہ بنا لوں۔ پھر اس کے بعد بھی اگر کوئی باقی رہ جائے گا تو میں اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دونگا اگر تم کو یہ منظور ہے کہ تم مجھے روک ٹوک نہ کرو اور میں تم کو اپنا دفینہ جو مکہ میں ہے بتلا دوں تو البتہ یہ ممکن ہے بہر حال وہ اس بات پر راضی ہو گئے۔ جب صہیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ آخر آیت تک تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے ابا یحیی تمکو اس بیع کا منافع ہوا۔ اور آپ نے ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ رزین اسکے راوی ہیں

(۳۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا اِنْطَلَقَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ یَتِیْمٌ فَعَزَلَ طَعَامَہٗ مِنْ طَعَامِہٖ وَشَرَابَہٗ مِنْ شَرَابِہٖ فَاِذَا فَضَلَ مِنْ طَعَامِ الْیَتِیْمِ وَشَرَابِہٖ شَیْءٌ حُبِسَ لَہٗ حَتّٰی یَاْکُلَہٗ اَوْ یَفْسُدَ فَاشْتَدَّ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فَخَلَطُوْا طَعَامَھُمْ بِطَعَامِھِمْ وَشَرَابَھُمْ بِشَرَابِھِمْ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

[1] صہیب کی کنیت ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور یہ آیت کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا تو لوگون نے یہ طریقہ شروع کردیا کہ جس کی ولایت مین کوئی یتیم تہا اس نے اسکا کہانا پینا اپنے کہانے پینے سے علیحدہ کردیا اگر احیانا یتیم کا کچہ کہانا پینا بچ جاتا تو وہ اسی کے لیے رکہہ چہوڑتے تاآنکہ وہ اس کو کہا پی لیتا یا خراب ہوجاتا یہ طریقہ ان کے نزدیک ناقابل برداشت ثابت ہوا تو انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ اس کے بعد انہون نے اپنا کہانا پینا اور ان کا کہانا پینا ایک ہی جگہہ کرلیا۔ ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہین

(۳۱) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ فِيْمَ اُنْزِلَتْ قُلْتُ لَا قَالَ اُنْزِلَتْ فِيْ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ مَضٰى اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

نافع سے روایت ہو کہ جب ابن عمرؓ قرآن کی تلاوت فرماتے تہے تو اس وقت تک بات چیت نہین کرتے تہے جب تک تلاوت سے فارغ نہ ہوجاتے تہے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ مین نے قرآن شریف انکو آگے سے اٹہا کر پکڑ لیا اور وہ سورہ بقرہ پڑہتے تہے جب وہ ایک مقام پر پہونچے تو مجہ سے پوچہنے لگے کہ تم جانتے ہو کہ یہ کس کی شان مین نازل ہوئی مین نے عرض کیا کہ جی نہین پہر فرمانے لگے کہ یہ فلان فلان کی شان مین نازل ہوئی اس کے بعد پہر تلاوت کرنے لگے۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۳۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَّرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَاُنْزِلَتْ نِسَاۤؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ یہودیہ کہا کرتے تہے کہ اگر عورت کو پیٹ کے بل لٹا کر اس کی پشت

۱؎ کبہی جائز طور کے سوا یتیم کے مال سے فائدہ اٹہانا جائز نہین ہے ۲؎ جو لوگ کہ ظلما مال یتیم کا کہاتے ہین وہ گویا کہ اپنے پیٹ مین آگ بہرتے ہین اور عنقریب وہ دوزخ مین پہونچین گے

کی جانب سے مجامعت کی جائے تو لڑکا بھینگا پیدا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ بعجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِيَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَيْئًا فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا آپ نے فرمایا کہ کیوں کس چیز نے تم کو ہلاک کر ڈالا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے شب کو اپنی سواری کو پلٹ دیا تو آپ نے ان کو اس کا کوئی جواب نہیں دیا تب یہ آیت بطور وحی کے آپ پر نازل ہوئی نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ جا ہو چت لٹا کر جماع کر و چاہو پٹ لٹا کر لیکن مقعد اور حائضہ عورت سے بچتے رہو۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ أَوْهَمَ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ مَعَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ يَهُوْدَ وَهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَكَانُوا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلًا عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَكَانُوا يَقْتَدُوْنَ بِكَثِيرٍ مِّنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَنْ لَّا يَأْتُوا النِّسَاءَ إِلَّا عَلٰى حَرْفٍ وَذٰلِكَ أَسْتَرُ مَا تَكُوْنُ الْمَرْأَةُ فَكَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذُوا ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ وَكَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا وَيَتَلَذَّذُوْنَ مِنْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ فَأَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ إِنَّمَا كُنَّا نُؤْتٰى عَلٰى حَرْفٍ فَاصْنَعْ ذٰلِكَ وَإِلَّا فَاجْتَنِبْنِي حَتّٰى شَرِيَ أَمْرُهُمَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ أَيْ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ وَمُسْتَلْقِيَاتٍ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ

ف عورتیں تمہاری کھیتی ہیں جس کروٹ چاہو ان کے ساتھ جماع کرو ۱۲ ت یعنی اپنی عورت کے پٹ لٹا کر جماع کیا ۱۲

مَوْضِعَ الْوَلَدِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَلشَّرْحُ بِحَاءٍ مُّھْمَلَۃٍ وَطْیُ الْمَرْاَۃِ مُسْتَلْقِیَۃً عَلٰی قَفَاھَا وَ
شَرَیَ الْاَمْرُ بَیْنَھُمَا اَیْ عَظُمَ وَتَفَاقَمَ

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی خدا مغفرت کرے انکو
وہم ہوگیا تہا (یعنے وہ انی شئتم سے مقعد مین دخول کرنا بہی جائز خیال کرتے تہے) حالانکہ اصل
قصہ یون ہی کہ ایک قبیلہ انصار کا جو بت پرست تہا ان کے ساتہ ایک قبیلہ یہودیون کا تہا جو اہل
کتاب تہے تو انصار ان کو علم مین اپنے سے افضل اور برتر مانتے تہے اور ان کے اکثر افعال کی اقتدا
اور پیروی کرتے تہے اور اہل کتاب کا یہ طریقہ تہا کہ جب وہ اپنی عورتون سے جماع کرتے تہے تو
ایک ہی آسن سے کرتے تہے اور یہ آسن عورت کے ستر کو پورے طور پر چہپائے رکہتا ہے تو انصار
کے اس قبیلہ نے اس فعل مین بہی اہل کتاب کی پیروی شروع کی اور قریش لوگ اپنی عورتون کو
طرح طرح سے ننگا کرتے تہے اور مختلف طریقون سے جماع کی لذت اٹہاتے تہے کبہی پٹ
لٹا کر کبہی چت لٹا کر کبہی کسی اور طریقہ سے پہر جب قریش لوگ ہجرت کر کے مدینہ مین آئے تو
ایک شخص نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اور اپنے دستور کے موجب اس کے ساتہ جماع
کرنے لگا عورت نے اس کو ناپسند کیا اور کہنے لگے کہ ہماری قوم مین ایک ہی آسن سے
جماع کیا جاتا ہے اگر تم کو منظور ہے تو اسی طریقہ سے کیا کرو ورنہ مجہ سے الگ ہو جاؤ رفتہ
رفتہ اس جہگڑے نے بہت طول کہینچا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ خبر پہونچ
گئی تب خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ
چت لٹا کر کرو یا پٹ لٹا کر یا کسی اور کروٹ لٹا کر کرو لیکن دخول اسی مقام مین ہو جہان سے
بچہ پیدا ہوتا ہے ابوداود اسکے راوی ہین

(۱۵۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ قَالَ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ
وَیُرْوٰی بِالسِّیْنِ الْمُھْمَلَۃِ سِمَامٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ صِمَامٍ وَّاحِدٍ اَیْ مَسْلَکٍ وَّاحِدٍ

ف یعنے اپنی عورت سے پٹ لٹا کر جماع کیا ؎ یعنے عورت کو چت لٹا کر جیسا کہ معروف طریقہ ہے ؎ اسی وقت کہیتی کا اطلاق صحیح ہوگا

ترجمہ

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کی تفسیر مین یہ فرمایا کہ دخول ایک ہی رستہ مین کیا جائے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۲۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلَى وَاللّٰهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا عَلَيْهَا قَالَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ اللَّغْوَ حَلْفُ الْإِنْسَانِ عَلَى الشَّيْءِ يَسْتَيْقِنُ أَنَّهُ كَذٰلِكَ ثُمَّ يُوجَدُ بِخِلَافِهِ فَلَا كَفَّارَةَ فِيهِ قَالَ وَالَّذِي يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهِ آثِمٌ كَاذِبٌ لِيُرْضِيَ بِهِ أَحَدًا أَوْ يَقْتَطِعَ بِهِ مَالًا فَهٰذَا أَعْظَمُ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَهُ كَفَّارَةٌ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آیت لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ کی شان نزول یہی ہے کہ جیسے کسی کی نہین واللہ اور ہان واللہ کہنے کی عادت ہوتی ہے بخاری اور مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین۔ اور ابوداؤد نے اس کو مرفوع اور موقوف دونون طرح روایت کیا ہے موطا مین مالک اس طرح فرماتے ہین کہ اس باب مین صحیح تر جو مین نے سنا ہے وہ یہی ہے کہ لغو یمین یہ ہے کہ کوئی شخص کسی ایسی شے کی نسبت حلف کرے جس کو وہ ویسا ہی ہونا باور کرتا ہو۔ پھر وہ شے اُس کے یقین کے خلاف پائی جائے تو ایسے شخص پر کچھ کفارہ نہین ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی ایسی شے کی نسبت حلف کرے جس مین وہ اپنے کو گنہگار اور جھوٹھا باور کرتا ہو اور اس حلف سے اس کو کسی کی خوشنودی مقصود ہو یا کسی مال کا اڑانا منظور ہو تو یہ اس سے بہت مافوق ہے کہ اس کے لیے کوئی کفارہ ہو[1]

۲۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى[1] وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

---

[1] یعنی یہ ایسا گناہ ہے جس کو کفارہ زائل نہین کرسکتا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو وَبُعُولَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ تفسیر میں اس طرح فرمایا کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دیتا تھا تو وہی اس کے رجوع کرنے کا زیادہ تر مستحق ہوتا تھا اگرچہ تین طلاق دیدے بس اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ الآیۃ نے اس کو منسوخ کر دیا۔ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۳۸) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثُمَّ ارْتَجَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا كَانَ ذٰلِكَ لَهٗ وَاِنْ طَلَّقَهَا اَلْفَ مَرَّاتٍ فَعَمِدَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَطَلَّقَهَا حَتّٰى اِذَا شَارَفَتِ انْقِضَاءَ عِدَّتِهَا ارْتَجَعَهَا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اٰوِيْكِ اِلَيَّ وَلَا تَحِلِّيْنَ اَبَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ طَلَاقًا جَدِيْدًا مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَنْ كَانَ طَلَّقَ اَوْ لَمْ يُطَلِّقْ۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دیتا تھا اور پھر اگر انقضاے عدت سے قبل اس کی جانب رجوع کرتا تھا تو اس کو ایسا حق حاصل تھا۔ اگرچہ اس کو ہزار بار طلاق کیوں نہ دے۔ تو ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دینے کا ارادہ کیا اور اس کو طلاق دیدی۔ پھر جب اس کی عدت کے گزر جانے کو بہت تھوڑا زمانہ رہ گیا تو اس نے اس کو رجوع کر لیا۔ پھر اس نے اپنی عورت سے کہا کہ خدا کی قسم نہ تو میں تیرے ساتھ جماع کرونگا۔ اور نہ تم کو دوسرے پر حلال ہونے دونگا[۱] تب خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ پھر اسی روز سے جن لوگوں نے طلاق دی تھی یا نہیں دی تھی سب لوگ ازسر نو جدید طلاق دینے لگے مالک اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳۹) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رض قَالَ كَانَتْ لِيْ اُخْتٌ تُخْطَبُ اِلَيَّ وَاَمْنَعُهَا مِنَ النَّاسِ فَاَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَاصْطَحَبَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا رَجْعِيَّةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ اِلَيَّ اَتَانِيْ يَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقُلْتُ لَهٗ خَطَبْتُ اِلَيَّ فَمَنَعْتُهَا

[۱] یعنے طلاق کا یہی طریقہ جاری رکھوں گا یعنے جب عدت گذرنے کو تھوڑا زمانہ رہیگا تو رجوع کرونگا اور پھر طلاق دیدونگا۔ نہ عدت گزریگی نہ کسی سے نکاح کرسکے گی

النَّاسَ فَاٰثَرْتُكَ بِهَا فَزَوَّجْتُكَ ثُمَّ طَلَّقْتَهَا طَلَاقًا لَكَ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكْتَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا

فَلَمَّا خُطِبَتْ اِلَيَّ اَتَيْتَنِيْ تَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ وَاللّٰهِ لَا اُنْكِحُكَهَا اَبَدًا قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ

الْاٰيَةُ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الْاٰيَةَ قَالَ

فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ

فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَهَا عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِاَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میری ایک رشتہ کی بہن تہی جس کے ساتہہ میرا پیغام ٹہیرا تہا اور مین اس کو کسی اور کے ساتہہ نکاح کرنے سے مانع تہا۔ تو میرے پاس میرا چچازاد بہائی آیا تو مین نے اس کے ساتہہ اپنی بہن کا نکاح کردیا۔ چند روز تو ان مین میل جول رہا اس کے بعد اس نے اس کو طلاق رجعی دیدی اور اس کو چہوڑ دیا تاآنکہ اس کی عدت گزرگئی اس کے بعد جب پہر میری بہن نے مجہ سے پیغام ٹہیرایا تو میرا چچازاد بہائی میرے پاس آیا اور جس طرح اور لوگون نے پیغام بہیجے تہے اس نے بہی میری بہن کے ساتہہ شادی کا پیغام دیا۔ تو مین نے اس کو جواب دیا کہ اس نے تو مجہ سے پیغام ٹہیرالیا تہا اور میرا پیغام اُس کو کسی اور کے ساتہہ نکاح کرنے کے لیے مانع تہا۔ پہر مین نے تمہارے ساتہہ اس کا نکاح کردیا۔ پہر تم نے اس کو طلاق رجعی دیدی پہر اس کو تمنے مطلقا چہوڑ دیا تاآنکہ اُس کی عدت کے دن گزر گئے پہر جب اس نے مجہ سے شادی کی قرارداد کی تو تم بہی اور پیغام بہیجنے والون کے ساتہہ شادی کا پیغام کرنے آئے اب تو مین خدا کی قسم کبہی اس کے ساتہہ تمہارا نکاح نہین کرون گا تو اس وقت یہ آیت وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ آخر آیت تک میری ہی شان مین نازل ہوئی اس کے بعد مینے اپنی قسم کا تو کفارہ دیا اور اپنی بہن کا اپنے چچازاد بہائی سے نکاح کردیا۔ بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معقل بن یسار کو بلاکر یہ آیت پڑہکر سُنائی تو انہون نے حمیت کو ترک کردیا اور خدا کے حکم کی تعمیل کی۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ

ف جب کہ تم اپنی عورتون کو طلاق دو اور انکی عدت گزرجائے تو انکو اپنے پہلے شوہر کے ساتہہ نکاح کرنے سے مت روکو

شخص نے جو شقیق کے پاس بیٹھا تھا براء سے کہا کہ اب تو صلوۃ وسطیٰ یہی نماز عصر ہے براء نے جواب دیا کہ میں تم سے بیان کر چکا ہوں کہ کیونکر یہ آیت نازل ہوئی اور کس طرح اس کو خدا نے منسوخ فرمادیا مسلم اس کے راوی ہیں

(۴۵) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ وَاَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا

ترجمہ

مالک سے روایت ہے کہ ان کو یہ روایت پہونچی کہ علی بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ صلوۃ وسطے سے صبح کی نماز مراد ہے اور اسی حدیث کو ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے تعلیقاً روایت کیا ہے۔

(۴۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الظُّهْرِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا وَعِنْدَ اَبِي دَاوٗدَ عَنْ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِهٖ مِنْهَا فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ

ترجمہ

زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ تعالے عنہما سے مروی ہے کہ وہ دونوں فرماتے تھے کہ صلوۃ وسطے سے ظہر کی نماز مراد ہے مالک اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد نے صرف زید سے روایت کی ہے۔ اور ترمذی نے دونوں[1] سے روایت کی اور ابوداؤد نے زید رض سے اس طرح روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کی نماز برابر دوپہر کو پڑھا کرتے تھے اور اصحاب پر اس سے زیادہ اور کوئی نماز سخت نہ تھی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ زید نے کہا کہ ظہر کی نماز اس وجہ سے درمیانی قرار دی گئی کہ اس سے قبل دو نمازیں[2] ہیں اور اس کے بعد دو نمازیں[3] ہیں۔

(۴۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ

---

[1] یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور زید بن ثابت سے [2] یعنی عشا اور فجر [3] یعنی عصر اور مغرب

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهٖ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَدْ نَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الْاُخْرٰى فَلِمَ تَكْتُبُهَا قَالَ نَدَعُهَا يَا ابْنَ اَخِيْ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِّنْ مَّكَانِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مین نے عثمانؓ سے کہا کہ یہ آیت جو سورہ بقرہ مین ہو کہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا غَيْرَ اِخْرَاجٍ تک اس کو تو اس کے بعد کی اور آیت نے منسوخ کر دیا ہے پھر تم اس کو قرآن مین کیون لکھتے عثمان نے فرمایا کہ اے میرے برادر زادہ ہم اس کو اپنی حالت پر رہنے دیتے ہین اسکی جگہہ سے تغیر و تبدیل نہین کرتے۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۴۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شے کے لیے ایک بلند مقام ہے اور قرآن کا بلند مقام سورہ بقرہ ہے اور اس مین ایک ایسی آیت ہے جو تمام آیات قرآنی کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۴۹) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابا المنذر تم جانتے ہو کہ آیات قرآنی مین کونسی آیت تمہارے نزدیک (مرتبہ) مین سب سے بڑی ہے مین نے عرض کیا کہ اللہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ تو آپ نے (شاباشی کا) ایک ہاتھ میرے سینہ پر مار کر فرمایا کہ اے ابوالمنذر تمکو علم مبارک ہو۔ مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

---

[1] کاتب قرآن [2] جامع قرآن [3] کنیت حضرت ابی بن کعب

يَقُوْلُ اِنِّيْ اُرِيْدُ التَّزْوِيْجَ وَاِنَّ النِّسَآءَ لَمِنْ حَاجَتِيْ وَلَوَدِدْتُ اَنَّهٗ تَيَسَّرَ لِيْ اِمْرَاَۃٌ صَالِحَۃٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ کی تفسیر اسطرح مروی ہے کہ ... کہے میں نکاح کا ارادہ رکھتا ہوں اور عورتیں البتہ میری حاجت اور ضروری سامان سے ہیں .... اور میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی نیک عورت ملجائے۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۴۱) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَزَادَ فِيْ اُخْرٰى ثُمَّ صَلَّاهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ هٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احزاب[1] یا خندق کے دن ایسا فرمایا کہ خدا مشرکین کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھردے جیسا کہ انہوں نے ہمیں (صلوۃ الوسطی) درمیانی نماز یعنے عصر کی نماز سے روک رکھا تا آنکہ آفتاب[2] غروب ہوگیا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے مجھے درمیانی نماز یعنے عصر کی نماز سے روک رکھا اور ایک روایت میں اتنا اور زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ پھر آپنے اس (عصر کی نماز کو) مغرب اور عشا کی مابین پڑھا یہ شیخین کے الفاظ ہیں۔

(۴۲) وَعَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّيْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اٰذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ

---

[1] احزاب ایک لڑائی کا نام ہے خندق بھی ایک لڑائی کا نام ہے [2] یعنے (تا آنکہ آفتاب غروب ہوگیا) یہ کل حدیث نہیں ہے بلکہ صرف ایک جزو ہے۔

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مولیٰ ابو یونس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنے لیے ایک قرآن لکھنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ جب تم اس آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تک لکھ چکو تو مجھے مطلع کر دینا جب میں اس آیت تک لکھ چکا تو میں نے انہیں مطلع کیا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ اس طرح لکھو حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ (یعنے صلوۃ العصر کو بھی داخل قرآن کرا دیا) اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے بجز بخاری کے چھیوں اس کے راوی ہیں

(۴۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ كَانَ يَكْتُبُ لِحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مُصْحَفًا فَذَكَرَ عَنْهَا مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے قرآن لکھا کرتے تھے اور انہوں نے بھی حضرت حفصہ کا قول اسی طرح بیان کیا جیسا کہ ابو یونس نے حضرت عائشہ کا قول بیان کیا ہے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۴۵) وَعَنْ شَقِيْقِ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ رَجُلٌ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ شَقِيْقٍ لَهٗ فَهِيَ إِذًا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَقَالَ الْبَرَاءُ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

شقیق بن عقبہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں کہ براء نے بیان کیا کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ تو اس کو ہم اس مدت تک جب تک خدا نے چاہا پڑھتے رہے پھر خدا نے اس کو منسوخ فرما دیا اور یہ آیت نازل ہوئی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تو ایک

لغات القرآن

[1] سب نمازوں کی حفاظت کرو اور نماز درمیانی اور نماز عصر کی اور خدا کے سامنے ادب سے کھڑے ہو

[2] حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کا اسم مبارک ہے

(۵۰) - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَۃٌ شَدِیْدَۃٌ قَالَ فَخَلَّیْتُ
عَنْہُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ
وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُّہٗ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ
الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ
وَّعَلَیَّ عِیَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ شَکٰی حَاجَۃً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ
فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہُ الثَّالِثَۃَ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ
فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اِنَّکَ
تَزْعَمُ اَنَّکَ لَا تَعُوْدُ فَقَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمٰتٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا قُلْتُ مَا ھِیَ قَالَ اِذَا
اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّہٗ لَنْ
یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطٰنٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ
فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ
اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَقَالَ مَا ھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا
اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ حَافِظٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی تُصْبِحَ وَلَنْ یَّقْرَبَکَ شَیْطٰنٌ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ
ثَلٰثٍ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطٰنٌ - اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ کی
محافظت میرے سپرد فرمائی تو (رات کو) کوئی آیا اور لپ بھر بھر کر غلہ لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا

اور کہا کہ مین تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لیجاؤن گا تو اُس نے کہا کہ مین غریب محتاج
بال بچے والا آدمی ہون اور مجھے بہت سخت حاجت ہی تو مین نے اس کو چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ لے ابوہریرہ رات کو تمہارے قیدی نے کیا کیا مین نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ اس نے بہت سخت حاجت کی شکایت کی اور اپنے کو بال بچے والا ظاہر کیا۔ مجھے رحم آگیا مین
نے اس کو چھوڑ دیا۔ آپنے فرمایا کہ اس نے تم سے جھوٹ بیان کیا اور وہ اب پھر آئیگا مین نے خیال کیا
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو اب پھر وہ ضرور آئیگا مین اس کے تاک ہی مین بیٹھا
تھا کہ وہ آگیا اور لپ بھر بھر کر غلہ لینے لگا مین نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ اب تم کو مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو مین غریب محتاج بال بچے والا ہون
اب پھر نہ آؤنگا مین نے اس پر رحم کرکے چھوڑ دیا۔ پھر صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای
ابوہریرہ رات کو تمہارے قیدی نے کیا کیا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس نے احتیاج شدید
اور اپنا بال بچے والا ہونا ظاہر کیا تب مین نے رحم کرکے اس کو چھوڑ دیا آپنے فرمایا کہ ہوشیار
رہنا کہ اس نے تم سے جھوٹ بیان کیا ہے اور وہ پھر آئیگا۔ پھر تیسری بار مین اس کی تاک مین بیٹھا
تھا کہ وہ آکر لپ بھر بھر کے غلہ لینے لگا مین نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو ضرور تجھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا اور یہ تیسری بار آخری درجہ ہے ہمیشہ تو کہتا ہے کہ اب پھر نہ آؤنگا
اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو تو مین تم کو ایسے کلمات سکھلا دون گا جس سے خدا تم کو نفع دے گا
مین نے کہا کہ وہ کلمات کیا ہین اس نے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کو آؤ تو آیۃ الکرسی اَللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر آیت تک پڑھ لیا کرو یہ ہمیشہ خدا کی جانب سے تمہاری محافظ رہیگی
اور شیطان صبح تک تمہارے قریب بھی نہ آئیگا اس پر مین نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ رات کو تمہارے قیدی نے کیا کیا تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول
اللہ اس نے بیان کیا کہ وہ مجھے ایسے کلمات سکھلائیگا جس سے خدا مجھکو نفع دیگا۔ اس لیے مین نے
اس کو چھوڑ دیا آپنے فرمایا کہ وہ کونسے کلمات ہین مین نے عرض کیا کہ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ جب
تم اپنے بچھونے پر سونے کو آؤ تو آیۃ الکرسی شروع سے ختم آیت تک پڑھ لیا کرو اور اس نے مجھ سے
بیان کیا کہ یہ ہمیشہ خدا کی جانب سے تمہاری محافظ رہے گی اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آئیگا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو اس نے بہت سچی بات بیان کی لیکن ہے در صل وہ جھوٹا بھلا تم جانتے ہو کہ یہ تین روز سے تم کس سے بات چیت کیا کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ جی نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے بخاری اس کے راوی ہیں ۔

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضہ اَنَّهٗ کَانَ لَهٗ سَهْوَةٌ فِیْهَا تَمْرٌ وَکَانَتْ تَجِیْءُ الْغُوْلُ فَتَاْخُذُ مِنْهُ فَشَکٰی ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَیْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ فَقَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَاَخَذَهَا مَرَّةً اُخْرٰی فَحَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ فَقَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَّا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِیَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰی اَذْهَبَ بِكِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ ذَاكِرَةٌ لَّكَ شَیْئًا اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ اِقْرَاْهَا فِیْ بَیْتِكَ فَلَا یَقْرَبُكَ شَیْطَانٌ وَّلَا غَیْرُهٗ فَجَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ وَهِیَ كَذُوْبٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ - اَلسَّهْوَةُ بَیْتٌ صَغِیْرٌ مُنْحَدِرٌ فِی الْاَرْضِ شِبْهُ الْمَخْدَعِ وَالْخِزَانَةِ

ترجمہ

ابو ایوب سے روایت ہے کہ میرا ایک کھتا تھا جس میں کھجوریں بھری تھیں اور غول[1] آکر اس میں سے لیجاتے تھے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ جاؤ جب ان کو دیکھو تو یہ کہدینا کہ (بِسْمِ اللّٰهِ[2] اَجِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ) پھر میں نے اس کو پکڑ لیا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ پھر کبھی نہیں آئے گا میں نے اس کو چھوڑ دیا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا میں نے عرض کیا کہ اس نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ وہ اب پھر کبھی نہ آئے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹی قسم کھائی ہے وہ پھر آئیگا اس کے بعد میں نے اس کو دوبارہ گرفتار کیا پھر بھی اس نے قسم کھائی کہ اب وہ پھر کبھی نہیں آئے گا۔ پھر بھی میں نے اس کو چھوڑ دیا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے قیدی

[1] غول یعنے جن و شیطان با کی جماعت [2] اللہ کے نام کی برکت سے تم رسول اللہ صلعم کا حکم مانو

نے کیا کیا مین نے عرض کیا کہ اس نے قسم کھائی کہ اب وہ کبھی نہین آئے گا آپنے فرمایا کہ اسنے پھر جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اور وہ پھر آئے گا۔ پھر جب مین نے اس کو تیسری بار گرفتار کیا تو پھر مین نے اس سے کہا کہ اب تو مین تجھے کبھی چھوڑون ہی گا نہین جب تک تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین نہ لے جاؤن۔ تو اس نے کہا کہ مین تم کو ایک ایسی عمدہ چیز آیۃ الکرسی بتلاتا ہون جسکو تم اپنے گھر مین پڑھا کرو شیطان اور کوئی آفت تمہارے پاس بھی نہ پھٹکیگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا۔ تو مین نے جو کچھ واقعہ گزرا تھا اس کو بیان کر دیا۔ تو آپنے فرمایا کہ یہ بات تو اس نے سچ بیان کی لیکن ہے در اصل وہ جھوٹا۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۵۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ فِی الْاَنْصَارِ كَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَكُوْنُ مُقْلَاۃً فَتَجْعَلُ عَلٰی نَفْسِهَا اِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ اَنْ تُهَوِّدَہٗ فَلَمَّا اُجْلِیَتْ بَنُو النَّضِیْرِ كَانَ فِیْهِمْ كَثِیْرٌ مِّنْ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا نَدَعُ اَبْنَآءَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَآ اِكْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الْمُقْلَاۃُ الَّتِیْ لَا یَعِیْشُ لَهَا الْوَلَدُ

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت لَآ اِكْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی شان نزول یہ ہے کہ انصاری عورتون مین جو عورت ایسی ہوتی تھی جسکا بچہ جیتا نہ ہو وہ یہ منت مانتی تھی کہ اگر اس کا بچہ جیتا رہیگا۔ تو وہ اس کو یہودی بنا ڈالے گی جب مدینہ سے بنی النضیر (یہودی لوگ) نکالے گئے تو ان مین انصار کے بچے بہت تھے تو انصار نے کہا کہ ہم اپنے بچون کو نہین چھوڑینگے۔ تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَآ اِكْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ[1]

(۵۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ لُوْطًا لَقَدْ

---

[1] دین مین کچھ زبردستی نہین ہے حق ناحق ظاہر ہو گیا ہے۔ یعنے جس کا جی چاہے جانے جسکا جی چاہے مسلمان ہو کر رہے

كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لُبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُولُ لَأَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى لُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو بہ نسبت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شک کرنے کا زیادہ حق[۱] حاصل ہے جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے یہ درخواست کی تھی کہ رَبِّ اَرِنِیْ آخر آیت تک یعنے اے خدا یہ مجکو دکھلا دے کہ تو مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ کیون تم کو اس کا یقین نہین ہے۔ انہون نے کہا کہ ہان بیشک ہم کو یقین ہے لیکن اس سے اور بھی میرے قلب کو اطمینان ہو جائیگا (یعنی علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جائیگا) اور لوط علیہ السلام پر خدا رحم کرے کہ انہون نے ایک سخت اور مضبوط کی پناہ[۲] چاہی۔ اور اگر مین قیدخانہ مین اس مدت تک رہتا جتنی مدت کہ یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا[۳] شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین۔ ترمذی نے اس طرح نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحق

---

[۱] اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہمکو شک نہین ہے تو درصل ابراہیم علیہ السلام کو شک نہ تھا محض امت کے یقین دلانے کی غرض سے انہون نے ایسی درخواست کی تھی [۲] یعنے جب ان کی قوم نے انکے مہمانون کو جو درصل فرشتے تھے ستانا شروع کیا تو انہون نے غایت رنج مین فرمایا کہ اگر میرے کنبہ کے لوگ ہوتے تو مین ان کی پناہ لیتا اور خدا کی پناہ نہ مانگی اس لیے آپ نے فرمایا کہ خدا ان پر رحم کرے [۳] یوسف علیہ السلام کو جب عزیز مصر نے بلا بھیجا تو انہون نے کہلا بھیجا کہ ان عورتون کا کیا حال ہے جنہون نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے بہرحال جب تک عورتون کے مکر کا تصفیہ نہ ہوا وہ قیدخانہ سے نہ نکلے اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہون نے بہت صبر کیا مین ہوتا تو اسی وقت بلانیوالے کے ساتھ ہو جاتا

بن ابراہیم ہین اگر مین اتنی مدت قید خانہ مین رہتا جس مدت تک یوسف علیہ السلام رہے اور پہر مجہے کوئی بلانے آتا تو مین تو اسی وقت اُس کے ساتہہ ہولیتا۔ پہر آپنے یہ آیت فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ آخر آیت تک پڑہی پہر فرمایا کہ خداتعالے لوط علیہ السلام پر رحم کرے کہ انہون نے ایک مضبوط اور سخت شی کی پناہ مانگی۔ پہر ان کے بعد خدا نے جتنے نبی جس قوم پر بہیجے وہ اسی قوم کے شریف لوگون سے تہے۔

(۵۴) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَ تَرَوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ قُولُوا نَعْلَمُ أَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي قُلْ وَلَا تُحَقِّرْ نَفْسَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَمَلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَمَلِ رَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ بَعَثَ اللهُ تَعَالَى لَهُ الشَّيْطَانَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتَّى أَغْرَقَ أَعْمَالَهُ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

عبید بن عمیر سے روایت ہیکہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ یہ آیت کس باب مین نازل ہوئی أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ سب نے جواب دیا کہ اللہ و رسولہ اعلم تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جواب سے خفا ہو کر کہنے لگے کہ صاف طور پر یہہ جواب دو کہ ہم جانتے ہین یا نہین جانتے۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اے امیرالمومنین اس متعلق میرے دل مین ایک بات آتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اے میرے[ل] برادر زادہ بیان کرو اور اپنے دل کو حقیر اور ناچیز مت خیال کرو۔ تو ابن عباس نے کہا کہ یہ ایک عمل کی مثال دی گئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کونسے عمل کی ابن عباس نے کہا کہ ایسے مالدار شخص کے عمل کی جو خدا کی اطاعت اور بندگی مین مصروف ہی۔ پہر خدا نے اس کے پاس شیطان بہیجا اور اس نے برے کام کرنے شروع کردیئے تا آنکہ اس کے پہلے سب اعمال ڈوب گئے اور سلب ہوگئے۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۵۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ نَزَلَتْ فِينَا مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَتِهِ

ل؎ یہ عرب کا دستور ہے کہ اس سے اصلی معنے مراد نہین ہوتے

وَقِلَّتِهٖ كَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهٗ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاعَ اَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَسَقَطَتِ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَاكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَاتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيْهِ الشِّيْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهٗ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اُهْدِيَ اِلَيْهِ مِثْلُ مَا اَعْطٰى لَمْ يَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰى اِغْمَاضٍ وَحَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِيْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَلشِّيْصُ نَوْعٌ رَدِيٌّ مِنَ التَّمْرِ كَالْحَشَفِ وَنَحْوِهٖ وَقَدْ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ نَوًى

ترجمہ

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت ہماری جماعت انصار ہی کی شان میں نازل ہوئی۔ ہم لوگ باغ اور درخت والے تھے تو ہم میں سے بعض آدمی تو اپنے مقدور کے موافق تھوڑی یا بہت کھجور لاتے تھے۔ اور بعض لوگ ایک دو خوشہ لا کر مسجد میں لٹکا دیتے تھے اور چونکہ اہل صفہ کے لیے کہیں سے کھانا مقرر نہ تھا اس لیے جب ان میں سے کسی کو بھوک لگتی تھی تو خوشہ کو لکڑی سے جھاڑ کر اس کے پھل گرا لیتے تھے تو اس میں سے کچی کچی ہر قسم کی کھجوریں گر جاتی تھیں وہ اسی کو کھا لیتے تھے۔ اور بعض لوگ ایسے تھے جو نیک کام کی جانب زیادہ راغب نہ تھے تو ان میں سے جب کوئی کبھی کوئی خوشہ لاتا تھا تو اس میں بالکل خراب اور ادنیٰ درجہ کی کھجوریں ہوتی تھیں اور بعض خوشہ ٹوٹے ہوئے ہوتے تھے اور اس لیے ہی خوشہ لٹکا دیتے تھے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ + غَنِيٌّ حَمِيْدٌ تک۔ راوی کا بیان ہے کہ اگر کسی کو ایسی چیز بطور تحفہ کے دی جائے جیسی چیز خیرات کی جاتی ہے تو ایسا ہرگز نہ لینا چاہیے مگر لحاظ و شرم یا چشم پوشی کی وجہ سے کسی کا ایسا تحفہ لے لیا جائے تو اور بات ہے پھر اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ہر شخص اچھا ہی مال لاتا تھا ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

ف[1] یعنے ان میں سے اچھی اچھی کھجوریں ٹوٹ لیتے تھے۔

(۵۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَلْیَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ الْاٰیَةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان میں ایک شیطانی اثر ہے اور ایک ملکی اثر ہے شیطان کا تو اثر یہ ہے کہ بری باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں اور سچی باتیں جھوٹی معلوم ہوتی ہیں اور ملکیت کا اثر یہ ہے کہ اچھی باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ اور سچی باتیں سچی معلوم ہوتی ہیں جب کوئی شخص اپنی طبیعت میں ملکی اثر کی کیفیت پائے تو اس کو خدا کیجانب سے سمجھنا چاہیے اور خدا کا شکر کرنا چاہیے اور جب کوئی شخص اپنی طبیعت میں شیطانی اثر کی کیفیت پائے تو اس کو باستمداد الٰہی شیطان سے پناہ مانگنا چاہیے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ۔ آخر آیت تک ترمذی اس کے راوی ہیں

(۵۶) وَعَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نَسَخَتْهَا الْاٰیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

مروان اصفر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ[1] اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس آیت کو اس کے مابعد کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے بخاری اس کے راوی ہیں

(۵۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ الْاٰیَةَ اِشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَی الصَّحَابَةِ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

[1] تم اپنے دل کی بات ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو خدا تو حساب لیگا پھر جسکو چاہے بخش دے جسکو چاہے عذاب دے خدا ہر چیز پر قادر ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ وَقَالُوْا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا نُطِيْقُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَثَرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ ۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ آخر آیت تک تو صحابؓ پر بہت گران گزرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور گھٹنون کے بل آکر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ ای رسول اللہ ہم کو ایسے اعمال وافعال کی تکلیف دیجیے جس کی ہم طاقت اور قدرت رکھتے ہین جیسے کہ نماز۔ روزہ۔ جہاد۔ زکوٰۃ ہے اور خدا تعالےٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے حالانکہ ہم اس پر عمل کرنے کی قدرتؔ نہین رکھتے۔ آپنے فرمایا کہ کیون تم لوگون کا یہ ارادہ ہے کہ تم بھی ویسے ہی بات کہو جس طرح دونون اہل کتابون نے تم سے قبل کہی تہی کہ ہم نے سناؔ اور نافرمانی کی بلکہ تم کو تو یہ کہنا چاہیے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی تو ہم کو بخشدےؔ اور ہم کو تیری ہی طرف جانا ہی جب کہ لوگون نے اسکو پڑہا اور اپنی زبانون سے یہ نکالا تو خدا نے اس کے بعد ہی یہ آیت نازل

لہ اس بیہودہ وسوسہ اور خیالات کو کیونکر روک سکتے ہین ۵ یہود اور نصاری ۲ سمعنا وعصینا ۵ سمعنا واطعنا ۵ غفرانک ربنا والیک المصیر

فرمائی اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ … اِلَیۡكَ الۡمَصِیۡرُ تاآخر جب انہون نے ایسا کیا تو خدا نے (اپنے فضل وکرم سے) اس آیت کو (اِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ) منسوخ فرما دیا اور اس کی ناسخ یہ آیت نازل فرمائی لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَیۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ یعنے خدا تعالی کسی کو تکلیف مالا یطاق نہین دیتا جو جیسا کرے گا ویسا پائیگا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا اے خدا تو ہمارے بھول چوک کا مواخذہ نہ کر تو خدا فرماتا ہے کہ اچھا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا اور ہم پر ایسا بوجھ بہت لاد جیسا کہ ہم سے قبل یہود و نصارے پر تو نے لادا تھا تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اچھا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اور ہم پر ایسا بوجھ بہت لاد جس کے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہ ہو تو خدا فرماتا ہے کہ اچھا وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِیۡنَ اور ہماری خطائین معاف کردے اور ہم کو بخشدے۔ تو ہمارا مالک ہے۔ کافرون پر ہم کو غالب کردے۔ تو خدا فرماتا ہے کہ اچھا۔ مسلم اس کے راوی ہین

(۵۸) **وَعَنۡ** اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تَجَاوَزَ عَنۡ اُمَّتِیۡ مَا حَدَّثَتۡ بِهٖ اَنۡفُسَهَا مَا لَمۡ یَعۡمَلُوۡا بِهٖ اَوۡ یَتَكَلَّمُوۡا۔ اَخۡرَجَهُ الۡخَمۡسَةُ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے میری امت کو ایسے خیالات کی بازپرس سے سبکدوش فرما دیا ہے جو ان کے دلون مین پیدا ہوتے ہین جب تک اس کو زبان سے نہ نکالین یا اس پر عمل نہ کرین۔ پانچون اس کے راوی ہین

سورۂ آلِ عمران

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَقَرَأَتْ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاحْذَرُوْھُمْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ تک آیت کو ختم کر کے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات سے متعلق بحث و مباحثہ کے درپے ہوں تو سمجھ لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا خدا نے اس آیت میں ذکر کیا ہے۔ پس تم اُن لوگوں سے بچتے رہو۔ بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْقُرْاٰنِ اَشْیَاءَ تَخْتَلِفُ عَلَیَّ قَالَ وَمَا ھِیَ قَالَ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ وَقَالَ فَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ وَقَالَ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا وَقَالَ قَالُوْا وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ فَقَدْ کَتَمُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَفِی النّٰزِعٰتِ اَمِ السَّمَآءُ بَنٰھَا اِلٰی قَوْلِہٖ دَحٰھَا فَذَکَرَ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَہٗ اَنْدَادًا اِلٰی قَوْلِہٖ طَآئِعِیْنَ فَذَکَرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ خَلْقَ الْاَرْضِ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَآءِ وَقَالَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا فَکَاَنَّہٗ کَانَ ثُمَّ مَضٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ فِی النَّفْخَۃِ الْاُوْلٰی یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ثُمَّ فِی النَّفْخَۃِ الثَّانِیَۃِ اَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

یَتَسَآءَلُوْنَ وَ اَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغْفِرُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ ذُنُوْبَهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُشْرِكُوْنَ تَعَالَوْا نَقُوْلُ مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ فَیَخْتِمُ اللّٰهُ عَلٰی اَفْوَاهِهِمْ فَتَنْطِقُ جَوَارِحُهُمْ بِاَعْمَالِهِمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ عُرِفَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُكْتَمُ حَدِیْثًا وَعِنْدَهٗ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ ثُمَّ دَحَی الْاَرْضَ اَیْ بَسَطَهَا وَاَخْرَجَ مِنْهَا الْمَآءَ وَالْمَرْعٰی وَ خَلَقَ فِیْهَا الْجِبَالَ وَالْاَشْجَارَ وَالْاٰكَامَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ یَوْمَیْنِ اٰخَرَیْنِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا فَخُلِقَتِ الْاَرْضُ وَمَا فِیْهَا مِنْ شَیْءٍ فِیْ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ وَخُلِقَتِ السَّمٰوٰتُ فِیْ یَوْمَیْنِ وَقَوْلُهٗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا سَمّٰی نَفْسَهٗ بِذٰلِكَ اَیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یُرِدْ شَیْئًا اِلَّا اَصَابَ بِهِ الَّذِیْ اَرَادَ وَیْحَكَ فَلَا یَخْتَلِفُ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

سعید بن جبیر سے روایت ہو کہ کسی شخص نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا کہ مین قرآن مین بعض آیات اس قسم کی دیکھتا ہون جو میرے نزدیک باہم مختلف معلوم ہوتی ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ کونسی آیات ہین بیان تو کرو اس نے کہا کہ قرآن مین ایک مقام پر مذکور ہے کہ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ[1] اور دوسرے مقام پر مذکور ہے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ[2] اور ایک مقام پر مذکور ہے کہ وَلَا یَكْتُمُوْنَ[3] حَدِیْثًا اور دوسرے مقام پر مذکور ہے کہ قَالُوْا[4] وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ تو اس آیت مین انہون نے اصلی بات پوشیدہ رکھی۔ اور سورہ نازعات مین مذکور ہے کہ اَمِ السَّمَآءُ بَنٰهَا ۔ دَحٰهَا تک یعنے اس مین خدا نے زمین سے قبل آسمانون کے مخلوق ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ اور دوسرے مقام پر مذکور ہے اَئِنَّكُمْ[5] لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا الآیہ پس اس آیت مین آسمان سے قبل زمین کے مخلوق ہونے کو

[1] یعنے قیامت مین آپس مین نسبون کا لحاظ نہ ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے سوال کرینگے [2] یعنے ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر بات چیت کرین گے [3] یعنے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھین گے [4] یعنے مشرکین کہینگے کہ ہم مشرک نہین ہین حالانکہ وہ مشرک ہونگے [5] کیا تم لوگ ایسی ذات کی نافرمانی کرتے ہو جس نے دو روز مین زمین کو پیدا کیا ہے اور ایسی ذات کا شریک ٹھیراتے ہو

بیان فرمایا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور کَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا اور کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا تو ان سب کا مطلب یہ ہوا کہ خدا تعالی پہلے ان اوصاف کے ساتھ موصوف تھا اور اب نہیں ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سب اختلافات کے جوابات اس طرح دینے شروع کیے کہ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ کی مصداق وہ کیفیت ہوگی جو پہلے صور کے وقت ہوگی یعنے جب پہلا صور پھونکا جائیگا تو آسمان و زمین کے سب لوگ چونک پڑین گے اور جلا اٹھین گے مگر وہ چند اشخاص جو خدا کے خاص مقبول بندے ہین۔ تو ایسی حالت مین وہ کیفیت ہوگی جو فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ کے مصداق ہوگی۔ پھر جب دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو اَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ کی مصداق کیفیت ہوگی اور آیت وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ اور آیت وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا کی تطبیق باخود اس طرح ہے کہ خدا جب ایسے لوگون کے گناہ معاف کردیگا جو خالص خدا ہی کو معبود سمجھتے تھے اور پکے موحد تھے تو مشرکین آپس مین یہ مشورہ کرین گے کہ آؤ ہم بھی یہ کہدین کہ ہم مشرک نہین ہین پس خدا ان کے منہ پر مہر کردیگا اس وقت ان کے ہر ایک اعضا ان کے اعمال و افعال کی خبر دین گے تب یہ بات اچھی طرح ثابت ہوجائے گی کہ خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھہ سکتے اور اسی کے قریب قریب اس آیت کے معنے ہین رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ۔ اور آیت ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰھَا اور آیت اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ الآیہ کی تطبیق اس طرح ہے کہ خدا نے دو روز مین زمین کو پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان دوسرے دو روز مین پیدا کیے۔ پھر دوسرے دو روز مین زمین کو بچھا دیا اور اس سے پانی نکالا اور اس مین گھانس نکالی اور اس پر پہاڑ اور درخت اور ٹیلہ وغیرہ قائم کیے پس خدا تعالے کے اس قول کا کہ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰھَا یہی مطلب ہے پس زمین اور دوسری اور اشیا جو اس مین موجود ہین چار دن مین پیدا کی گئین یا آسمان دو دن مین پیدا کیے گئے اور کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وغیرہ سے خدا نے اپنی ذات خاص کو موسوم فرمایا ہے یعنے ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ خدا تعالے نے کسی شے کا ارادہ کیا ہو اور اس شے مین حسب مراد کامیابی نہ ہوئی ہو۔ ابن عباس رضؓ نے بالآخر اس شخص سے فرمایا کہ افسوس ہے آیندہ تمہین

لہ یعنے خدا غفور رحیم تھا ۲ہ خدا غالب حکیم تھا ۳ہ خدا سامع اور بینا ہے ۴ہ جیسا کہ اس آیت مین ظاہر ہے فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ ۵ہ یعنے کفار اس بات کی تمنا کرین گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے ۶ہ جیسا کہ ارشاد ہے ثم استوی الی السماء فسوٰھن سبع سموات

ایک آیت دوسری آیت سی مختلف نہ قرار دینا چاہیے اس لیے کہ سارا قرآن شریف خدا کی طرف سے ہی بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ جَمَعَ الْيَهُوْدَ وَقَالَ اَسْلِمُوْا قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَ قُرَيْشًا قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ لَا يَغُرَّنَّكَ مِنْ نَفْسِكَ اِنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَغْمَارًا لَّا يَعْرِفُوْنَ الْقِتَالَ اِنَّكَ لَوْ قَاتَلْتَنَا لَعَرَفْتَ اِنَّا نَحْنُ النَّاسُ وَاِنَّكَ لَمْ تَلْقَ مِثْلَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اِلٰى قَوْلِهٖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ بِبَدْرٍ وَّاُخْرٰى كَافِرَةٌ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بدر کی لڑائی مین قریش پر غالب ہوئے اور مدینہ منورہ مین واپس تشریف لائے تو آپ نے یہودیون کو جمع کر کے فرمایا کہ تم کو اس مصیبت کے پہونچنے سے قبل مسلمان ہوجانا چاہیے جو قریش کو پہونچی ہے تو یہود نے جواب دیا کہ اے محمد تم اپنے دل مین اس سے مغرور نہ ہو کہ تم نے چند ایسے جاہل ناتجربہ کار قریش کو قتل کر کے مغلوب کرلیا ہے جو لڑائی کے فن سے بالکل واقف نہین ہین اگر تم ہماری ساتھ لڑو تو تم کو پوری طور پر یہ بات ثابت ہوجائے گی کہ ہم لوگ ایسے ہین کہ تمکو ایسے لوگون سے کبھی مٹھ بھیڑ کا اتفاق نہین ہوا ہے۔ تو خدا نے اسی کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی قُلْ[1] لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اس قول تک کہ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنے ایک گروہ خدا کی راہ مین لڑتا ہے یعنے بدر مین وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور ایک گروہ کفار کا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

---

[1] ای محمد کفار سے کہدو کہ تم عنقریب مغلوب ہوجاؤ گے اور دوزخ کی طرف چلتے ہوئے نظر آؤ گے

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک نبی کے لیے انبیا میں سے کوئی نبی ولی اور دوست ہیں اور میرے ولی اور دوست میرے باپ اور خدا کے دوست ابراہیم علیہ السلام ہیں. پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرَانَ قَالَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَاٰلِ يٰسِيْنَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آل ابراہیم وآل عمران کی تفسیر میں اس طرح مروی ہے کہ آل ابراہیم اور آل عمران سے ایسے سب مسلمان مراد ہیں جو آل ابراہیم اور آل عمران اور آل یاسین اور آل محمد میں ہوں خدا تعالی فرماتا ہے اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ بخاری نے اس کو تعلیقاً روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْهُ اَيْضًا تَفْسِيْرُ قَوْلِ الْمَرْاَةِ الصَّالِحَةِ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا اَيْ خَالِصًا لِلْمَسْجِدِ يَخْدِمُهٗ. اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما ہی سے نیک بی بی کے اس قول کی تفسیر رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا اس طرح مروی ہے یعنے اے پروردگا میں نے یہ منت مانی ہے کہ جو میرے پیٹ میں بچہ ہے وہ آزاد ہو یعنے خالص مسجد کی خدمت کیا کرے۔ بخاری نے اس کو ترجمہ باب میں روایت کیا ہے۔

۱؎ یعنے ابراہیم کو اپنا قریب تر سمجھنے کا وہی شخص زیادہ حقدار ہے جن لوگوں نے انکا اتباع انکی پیروی کی اور یہ نبی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے ایمان والے اور درصل خدا سب مسلمانوں کا ولی ہے ۱۲

(۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا نَخَسَہُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَہِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَّخْسِہٖ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَہَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا کوئی ایسا بچہ اب تک پیدا نہیں ہوا ہے جس کو پیدایش کے وقت شیطان نے کونچہ نہ دیا ہو۔ بجز مریم اور ان کے بیٹے یعنے عیسے علیہ السّلام کے کہ وہ دونون شیطانی کونچے سے اس وجہ سے محفوظ رہے کہ حضرت مریم کی والدہ نے یہ دعا کی تھی کہ یا خدا تو مریم کو اور اس کی اولاد کو ناپاک شیطان سے محفوظ رکھنا) پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَہَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ شیخین اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ قَالَ اقْتَرَعُوْا فَجَرَتْ اَقْلَامُھُمْ مَعَ الْجِرْیَۃِ فَعَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا الْجِرْیَۃَ عَالٍ اَیْ اِرْتَفَعَ عَلَی الْمَاءِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ انھون نے قرعہ اندازی کی تو ان کی قلم بہاؤ کے ساتھ چلنے لگی اور زکریا کا قلم بہاؤ کے اوپر تیرنے لگا۔

(۹) وَعَنْہُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اَیْ مُمِیْتُکَ اَخْرَجَھُمَا الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجُمَۃٍ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ انی ممیتک یعنے مین تم کو مارنے والا ہون ان دونون احادیث کو بخاری نے ترجمہ باب مین روایت کیا ہے

(۱۰) وَعَنْہُ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْکِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰی قَوْمِہٖ سَلُوْا لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص مسلمان ہونے کے بعد پھر مرتد[۱] ہوگیا اور دار الحرب مین جا کر مل گیا اس کے بعد اس نے اپنے اس فعل سے نادم ہو کر اپنی قوم کے لوگون کے پاس یہ پیام بھیجا کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ میری توبہ قبول ہوسکتی ہے تو اس کی قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا تب یہ آیت نازل ہوئی كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ تا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اس کے بعد اس کے پاس یہ خبر (قبول توبہ کی) بھیجدی گئی اور وہ آکر مسلمان ہوگیا۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

بہز بن حکیم اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کی تفسیر مین یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم لوگ ستر امت کو پورا کروگے جن سب مین تم بہتر اور خدا کے نزدیک زیادہ معزز ہوگے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ قَالَ حُكَمَاءَ فُقَهَاءَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کونوا ربانیین کی تفسیر مین اس طرح مروی ہے کہ ربانیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ تم لوگ حلیم اور فقیہ بنو۔ بخاری نے ترجمہ باب مین اس کو روایت کیا ہے

(۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فِيْنَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا

وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا قَالَ نَحْنُ الطَّآئِفَتَانِ بَنُو حَارِثَةَ وَبَنُو سَلِمَةَ وَمَا يَسُرُّنِي أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ آیت اِذْ هَمَّتْ طَآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ہماری ہی شان مین نازل ہوئی ہے ہم ہی بنو حارثہ اور بنو سلمہ دو گروہ ہین ہمکو اس امر کی خوشی نہین ہے کہ کاش یہ آیت نہ نازل ہوتی اس مین وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا موجود ہے[۱] شیخین اس کے راوی ہین

(۳۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسَهْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا وَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفوان بن امیہ اور سہل ابن عمرو اور حارث بن ہشام کی خلاف مین بد دعا کرتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی[۲] لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ بخاری اور ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اس طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کی لڑائی مین فرمایا کہ اے خدا ابو سفیان پر لعنت کر اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت کر اے خدا صفوان بن امیہ پر لعنت کر تب یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ

---

[۱] یعنی اگرچہ اس آیت مین ہمارے معائب ظاہر کر دیے گئے ہین لیکن تاہم اس آیت کے نازل ہونے سے ہمکو بڑی خوشی ہوئی اس وجہ سے کہ اس مین وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا یعنے خدا ان دونون گروہ کا ولی ہے [۲] یعنی تمکو کچھ اختیار نہین ہے یا تو خدا انکو توبہ کی توفیق دیگا یا انپر عذاب کریگا اسلیے کہ وہ ظالم ہین

اس کے بعد خدا نے ان کو توبہ کی توفیق دی اور انہون نے اسلام قبول کیا۔ اور ان کا اسلام بہت ہی قابل قدر ہوا۔ اور نسائی نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس وقت جب کہ آپ صبح کی نماز کی آخری رکعت کے سجدہ سے سر اٹھاتے تھے یہ الفاظ فرماتے ہوئے سنا کہ ای خدا لعنت کر۔ پھر اس کے بعد ترمذی کی طرح بیان کیا ہے

(۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ فِیْ قَطِیْفَۃٍ حَمْرَآءَ فُقِدَتْ یَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ کی شان نزول اس طرح مروی ہے کہ بدر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے ایک سرخ رنگ کی روئیدار چادر کھوئی گئی تو بعض لوگون نے یہ خیال کیا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لی ہو۔ تب خدا نے یہ آیت شریف نازل فرمائی۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ اِنَّہٗ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُّعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اِنَّنَا اَحْیَآءٌ فِی الْجَنَّۃِ نُرْزَقُ لِئَلَّا یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکِلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَاتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحاب کو مخاطب کرکے فرمایا کہ جب تمہارے بھائی بند احد کی لڑائی مین شہید کیے گئے تو خدا نے ان کے ارواحون کو سبز رنگ

---

۵ یعنی نبی کا یہ کام نہین ہے کہ وہ کوئی چیز چھپا رکھے

کے پرندون کے پیٹ مین ڈال دیا جو جنت کی نہرون پر اُڑتے پھرتے ہین اور وہان کے میوہ وغیرہ مزہ سے کہاتے ہین اور سونے کی قندیلون مین بسیرا لیتے ہین جو عرش کے سایہ مین لٹک رہی ہین جب ارواح نے اس طرح کے کہانے اور پینے اور سونے کے مزے پائے تو کہنے لگے کہ بھلا ایسا کون شخص ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیون کو یہ پیام پہونچا دے کہ ہم یہان جنت مین زندہ ہین اور مزہ سے کہاتے پیتے ہین تاکہ وہ جنت کے حصول مین کم توجہی نہ کرین اور لڑائی کے وقت سستی نہ کرین تو خدا تعالے نے فرمایا کہ مین تمہاری طرف سے ان کو یہ پیام پہونچا دیتا ہون تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ[۱] ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ۔ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تک کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے تو یہ[۳] اس وقت فرمایا تھا جب کہ وہ آگ مین ڈالے گئے تھے۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا جس وقت مسلمانون کو یہ خبر دی گئی کہ لوگ تمہارے واسطے جمع ہو رہے ہین بخاری اس کے راوی ہین

(۱۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ اعْتَذَرُوْا اِلَيْهِ وَحَلَفُوْا لَهٗ وَاَحَبُّوْا

لہ اس مین تناسخ نہین ہے عقیدۂ منکران تناسخ سے تناسخ پر محمول نہ کرین۔ اس لیے کہ تناسخ کے شرائط اس پر صادق نہین آسکتے اس عالم کے واقعات نہین ہین۔ عالم مثال کے حالات ہین تناسخ اسی عالم مین اس قسم کے تغیرات پر مبنی ہے۔ اس میز عالم مثال کے حالات پر بحث نہین ۲ے تم ان لوگون کو مردہ مت خیال کرو جو خدا کی راہ مین قتل ہو گئے ہین بلکہ وہ خدا کے نزدیک زندہ اور کہاتے پیتے ہین ۱۲ ۳ے یعنے حسبنا اللہ ونعم الوکیل

اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَنَزَلَتِ الْاٰیَۃُ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی پر تشریف لیجاتے تھے تو منافقین مین سے بعض اشخاص آپ[۱] کے پیچھے رہجاتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس خلاف ورزی سے وہ اپنی جگہہ پر بہت ہی خوش وخرم بسر کرتے تھے پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لاتے تھے تو آپ کی جناب مین مصنوعی اعذار پیش کیا کرتے تھے اور یہ خواہش کرتے تھے کہ جو کام انہون نے نہین کیا ہے اس کے بابت وہ قابل تعریف خیال کیے جائین۔ تب یہ آیت نازل ہوئی لَا تَحْسَبَنَّ[۲] الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا۔ وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا۔ آخر آیت تک شیخین اس کے راوی ہین

(۹) وَعَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِہٖ اذْھَبْ یَا رَافِعُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِءٍ مِّنَّا فَرِحَ بِمَا اَتٰی وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ وَتَلَا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا الْاٰیَۃَ وَقَالَ سَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ اِیَّاہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَاَرَوْہُ اَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوْا اِلَیْہِ بِمَا اَخْبَرُوْہُ عَنْہُ فِیْمَا سَاَلَھُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ کِتْمَانِھِمْ اِیَّاہُ مَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا کہ اے رافع تم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جاکر کہو کہ اگر ہر ایک ایسا شخص عذاب کا مستوجب ہوگا جو اپنے کیے ہوئے کام پر خوش ہو اور نہ کیے ہوئے کام پر شاباشی اور تعریف کا خواہشمند ہو تو ہم سب عذاب کے مستوجب ہونگے

---

[۱] یعنے لڑائی مین نہین جاتے تہے [۲] ایسے لوگ جو اپنے کیے ہوئے کام سے خوش ہوتے ہین اور نہ کیے ہوئے کام کی بابت تعریف کی خواہش رکھتے ہین ایسا خیال نہ کر کہ وہ عذاب سے چھوٹ جائینگے بلکہ ان کو دردناک عذاب ہوپہنچیگا

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم کو اس آیت سے کیا مطلب (یعنے تم کیون اپنے کو اس کا مورد خیال کرتے ہو) یہ آیت تو اہل کتاب کے شان مین نازل ہوئی ہے پہر آپنے یہ آیت پڑہی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ اور یہہ آیت پڑہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا الآیہ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کتاب سے ان کی کتاب کے متعلق کوئی مسئلہ پوچہا تو انہون نے آپ سے اصلی بات پوشیدہ رکہی۔ اور ایک دوسری بات بنا کر بتلائی۔ پہر وہ آپ سے اس امر کے امیدوار ہوئے کہ آپ ان کی اس خبر کی بابت تعریف کرین۔ جو انہون نے آپ کے سوال کے جواب مین دی تہی اور وہ اپنے اس فعل سے خوش ہوئے کہ انہون نے اس وقت اصلی بات پوشیدہ رکہی جب کہ آپنے ان سے پوچہا تہا۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲۰)۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مَا مِنْ بَرٍّ وَلَا فَاجِرٍ اِلَّا وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لَہٗ ثُمَّ تَلَا اِنَّمَا نُمْلِیْ لَہُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَتَلَا وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ ہر شخص کے لیے موت اچہی چیز ہے۔ عام اس سے کہ وہ شخص نیک کردار ہو یا بد کردار ہو۔ پہر آپنے یہ آیت پڑہی اِنَّمَا نُمْلِیْ لَہُمْ لِیَزْدَادُوْا اِثْمًا اور یہ آیت پڑہی وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ۔ رزین اس کے راوی ہین

(۲۱)۔ **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا اَسْمَعُ اللّٰہَ تَعَالٰی ذَکَرَ النِّسَآءَ فِی الْھِجْرَۃِ بِشَیْءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے ابتک ایسا نہین سنا جو کہ خدا نے ہجرت کے متعلق عورتون کا کہین ذکر کیا ہو[1] تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ[2] عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ تک ترمذی اس کے راوی ہین

---

[1] کہ عورتین بہی ہجرت کرین تو ان کو ثواب ہوگا

[2] یعنے کسی عامل کے عمل کو ضائع نہین کرتا عام اس سے کہ وہ مرد ہو یا عورت

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهٗ يَتِيْمَةٌ فَنَكَحَهَا وَكَانَ لَهَا عِذْقُ نَخْلٍ وَكَانَتْ شَرِيْكَتَهٗ فِيْهِ وَفِيْ مَالِهٖ فَكَانَ يُمْسِكُهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ فَنَزَلَتْ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِيْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيْدُ اَنْ يَّنْتَقِصَ صِدَاقَهَا فَنُهُوْا عَنْ نِكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِيْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْاٰيَةُ الْاُوْلَى الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِيْ مَالِهٖ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُّزَوِّجَهَا غَيْرَهٗ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ ذٰلِكَ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ رَبِيْعَةُ فِيْ قَوْلِهٖ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى قَالَ يَقُوْلُ اُتْرُكُوْهُنَّ اِنْ خِفْتُمْ فَقَدْ اَحْلَلْتُ لَكُمْ اَرْبَعًا

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ اکثر دستور یہ تھا کہ جب کسی شخص کی ولایت مین یتیم لڑکی ہوتی تو وہ اس سے نکاح کرلیتا اور وہ لڑکی اس کے کھجور کے درخت اور سب مال مین شریک ہوتی تو وہ شخص اس کا مال ومتاع سب اپنے پاس رکھ چھوڑتا۔ اور اس یتیم لڑکی کے لیے اس شخص کی ذات سے کچھ نفع نہ تھا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى بجز ترمذی کے پانچوں اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ یہ آیت ایک ایسی یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے ولی کی زیر حفاظت پرورش پاتی ہو۔ پس وہ شخص اس کے مال اور خوبصورتی پر مائل ہو کر

یہ چاہتا ہو کہ اس کا مہر کم کر کے اس سے نکاح کرے تو ایسے یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے ممانعت
کر دی گئی اور یہ حکم دیدیا گیا کہ ان کے سوا اور عورتوں سے چار نکاح تک کر سکتے ہو ہاں اُس وقت البتہ
یتیم لڑکی سے نکاح کر سکتے ہو جب کہ ان کے مہر وغیرہ حقوق میں انصاف کام میں لاؤ اور ایک روایت
میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ جو خدا نے اِنَّہٗ یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ بیان فرمایا ہے اس
میں سے پہلی آیت تو یہ ہے جس میں مذکور ہے وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا
طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اور دوسری آیت میں خدا تعالیٰ کا یہ قول ہے وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ جس
سے وہ نفرت مراد ہے جو کسی ایسے یتیم لڑکی کے ولی کو اس کے ساتھ نکاح کرنے سے ہو جو چنداں
خوبصورت اور مالدار نہ ہو اور ایک روایت میں آیت وَیَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ آخر آیت تک
کی تفسیر میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ ایک ایسی یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کے زیر
حفاظت پرورش پاتی ہو اور اپنے ولی کے مال میں شریک ہو۔ اور ولی اپنے ساتھ اس کا نکاح
کرنا نہ چاہتا ہو۔ اور نہ یہ چاہتا ہو کہ کسی اور سے اس کا نکاح کرے اس لیے کہ غیر شخص اس کے مال کا
شریک بنجائیگا اس وجہ سے اس کو نکاح سے روک رکھتا ہو تو خدا نے ان کو ایسے فعل سے منع فرمایا۔
اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ربیعہ راوی نے وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا کی تفسیر میں
اس طرح بیان کیا کہ اس کی جزا محذوف ہے اصل معنے آیت کے اس طرح ہوئے کہ اگر تم کو یہ خوف
ہے کہ تم یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان کو چھوڑ دو اس لیے کہ میں نے تمہارے
لیے چار نکاح تک حلال کر دیے ہیں

۲۔ وَعَنْھَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ
بِالْمَعْرُوْفِ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِیْ وَالِی الْیَتِیْمِ اِذَا کَانَ فَقِیْرًا اِنَّہٗ یَاْکُلُ مِنْہُ مَکَانَ قِیَامِہٖ عَلَیْہِ
بِالْمَعْرُوْفِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّہٗ یُصِیْبُ مِنْ مَّالِہٖ اِذَا کَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ
مَالِہٖ بِالْمَعْرُوْفِ

ترجمہ

عائشہؓ سے روایت ہے کہ وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا[1] فَلْیَسْتَعْفِفْ وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ یتیم کے

---

[1] یعنی جو شخص مالدار ہو پرہیز کرے اور جو محتاج ہو وہ ایک مناسب مقدار تک کھا سکتا ہے ۱۲

اولیا کے باب میں نازل ہوئی ہے اگر کوئی ولی محتاج ہو تو وہ ایک مناسب حد تک لطعمۃ لعیٰ کر یتیم کے مال سے کہا سکتا ہے شیخین اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں درج ہے کہ ہر ایک محتاج ولی یتیم کے مال سے بحیثیت اس کے مقدار کے ایک مناسب حد تک نفع اٹھا سکتا ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِنْهُ قَالَ هِيَ مُحْكَمَةٌ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَإِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ بِهَا النَّاسُ هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يُرْزَقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ أَنْ أُعْطِيَكَ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِنْهُ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ آیت محکم ہے ہرگز منسوخ نہیں ہے ....

.... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے نہیں نہیں خدا کی قسم ہرگز منسوخ نہیں ہوئی ہے لیکن اس کے سمجھنے میں لوگوں نے غفلت کی ہے۔ یہ دونوں دو ایسے ولی ہیں جن میں سے ایک تو وارث ہوتا ہے اور اس سے متعلق مصداق فَارْزُقُوْهُمْ کے رزق دینے کا حکم ہے اور دوسرا ولی ہے جو وارث نہیں ہوتا اس کی نسبت قول معروف کہنے کا حکم ہے یعنے یہ کہنا کہ مجھے اختیار نہیں ہے کہ میں تم کو کچھ دوں۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرِضْتُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِيْ قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوْءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ الْاٰيَةَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِيْ أُخْرٰى فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَكَانَ لِيْ تِسْعُ أَخَوَاتٍ وَعِنْدَ أَبِيْ دَاوُدَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ مَنْ كَانَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

وَلَهٗ اَخَوَاتٌ وَقَالَ فِیْ اُخْرٰی اِشْتَکَیْتُ وَعِنْدِیْ سَبْعُ اَخَوَاتٍ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَخَ فِیْ وَجْھِیْ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اُوْصِیْ لِاَخَوَاتِیْ بِالثُّلُثَیْنِ قَالَ اَحْسِنْ قُلْتُ فَبِالشَّطْرِ قَالَ اَحْسِنْ ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَکَنِیْ وَقَالَ یَا جَابِرُ لَا اَرَاکَ مَیِّتًا مِنْ وَجْعِکَ ھٰذَا وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فَبَیَّنَ الَّذِیْ لِاَخَوَاتِکَ فَجَعَلَ لَھُنَّ الثُّلُثَیْنِ فَکَانَ جَابِرٌ یَقُوْلُ اُنْزِلَتْ فِیَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین بہت سخت علیل ہوگیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ کو دونو صاحبون نے بیہوش پایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور بالقی وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا تب ذرا مجھے افاقہ ہوا تو دیکھتا کیا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے ہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اپنے مال کی کس طرح تقسیم کرون آپ نے مجھے اس کا جواب کچھ بھی نہین دیا تا آنکہ میراث کی آیت نازل ہوئی یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ الْاٰیَۃَ بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین اور ایک رُوایت مین ہے کہ فرائض کی آیت نازل ہوئی اور ایک روایت مین درج ہے کہ آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ نازل ہوئی اور ترمذی کی روایت مین مندرج ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری نو بہنین تہین اور ابوداؤد کی روایت مین مذکور ہے کہ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ کلالہ وہ شخص ہے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور بہنین ہون۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مین بیمار ہوگیا اور میری سات بہنین تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دیکھنے کو تشریف لائے اور آپ نے میرے مُنہ پر پھونکا تب مجھے افاقہ ہوا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین اپنی بہنون کے لیے اپنے ثلث حصہ مال مین وصیت نہ کرون آپ نے فرمایا کہ احسان کرو۔ تب مین نے کہا کہ کیا نصف مال کی نسبت وصیت کرون تب بھی آپ نے فرمایا کہ احسان کرو اس کے بعد آپ تشریف لے گئے اور مجھے ویسی ہی طرح چھوڑ دیا پھر واپس آکر آپ نے فرمایا کہ اے جابر مین نہین خیال کرتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ گے۔ اور خدا نے تو آیت (میراث سے متعلق) نازل فرمائی اور تمہاری بہنون کا حصہ

بیان کردیا یعنے ان کے لیے دوثلث قرار دیا ہے۔ پس جابر رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے کہ آیت وَیَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ میرے ہی باب مین نازل ہوئی ہے۔

(۵) **وَعَنْہُ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَۃٌ بِبِنْتَیْنِ لَہَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہَاتَانِ بِنْتَا ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ قُتِلَ مَعَکَ یَوْمَ اُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّہُمَا مَالَہُمَا وَمِیْرَاثَہُمَا کُلَّہٗ فَلَمْ یَدَعْ لَہُمَا مَالًا اِلَّا اَخَذَہٗ فَمَا تَرٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ لَا تُنْکَحَانِ اَبَدًا اِلَّا وَلَہُمَا مَالٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقْضِی اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ سُوْرَۃُ النِّسَاءِ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ الْاٰیَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوْا لِیَ الْمَرْاَۃَ وَصَاحِبَہَا فَقَالَ لِعَمِّہِمَا اَعْطِہِمَا الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّہُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَہُوَ لَکَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَہٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ اِنَّ امْرَاَۃَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَتْ وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ ہٰذَا ہُوَ الصَّوَابُ وَکَذَا ہُوَ فِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی روایت ہی کہ ایک عورت اپنی دو بیٹیان ساتھ لیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ دونون ثابت بن قیس کی بیٹیان ہین جو آپکے ساتھ احد کی لڑائی مین شہید ہوئے ان کا سب مال و اسباب ان کے چچا نے لے لیا اور ان کے واسطے کچھ بھی باقی نہ رکھا یا رسول اللہ اب آپ کیا ارشاد فرماتے ہین۔ اور حالت یہ ہے کہ جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کا نکاح نہین ہوسکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا خدا ہی فیصلہ کرے گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ۔ آخر تک تو آپنے اس عورت کو اور اس کے دیور کو بلا بھیجا۔ اور دونون لڑکیون کے چچا سے یہ فرمایا کہ دونو لڑکیون کو دوثلث دیدو[۱] اور ان کی ماں کو آٹھوان حصہ دو۔ اس کے بعد جو باقی رہے وہ تم لے لو۔ ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ سعد بن ربیع کی بی بی نے کہا اس کے بعد ویسی ہی حدیث بیان کی اور یہ بیان کیا کہ یہی صحیح[۲] ہے اور ترمذی کی روایت مین بھی ایسا ہی ہے

---

[۱] مسئلہ ۲۴ — میت: بنت ۸، بنت ۸، زوجہ ۳، عم ۵

[۲] یعنے سعد بن ربیع کی بی بی سے متعلق یہ واقعہ ہے نہ ثابت بن قیس سے متعلق صحیح نہین ہے۔

(۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُزِلَ اِلَیْہِ کُرِبَ لِذٰلِکَ وَتَرَبَّدَ وَجْھُہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَقِیَ کَذٰلِکَ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْہُ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَالرَّجْمُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ مَعْنٰی تَرَبَّدَ اَیْ تَغَیَّرَ

ترجمہ

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کو کرب ہوتا تھا اور چہرہ مبارک متغیر ہوجاتا تھا۔ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی وہی کیفیت ہو گئی جب خوف جاتا رہا تو آپ نے فرمایا کہ لو مجھ سے سیکھ لو۔ لو مجھ سے سیکھ لو۔ خدا نے عورتوں کے لیے ایک طریقہ مقرر کردیا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَرَجْمٌ[1] مسلم۔ ابوداود ترمذی اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْھَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ قَالَ کَانَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ کَانَ اَوْلِیَاؤُہٗ اَحَقَّ بِامْرَاَتِہٖ اِنْ شَآءَ بَعْضُھُمْ تَزَوَّجَھَا وَاِنْ شَآءُوْا زَوَّجُوْھَا وَاِنْ شَآءُوْا لَمْ یُزَوِّجُوْھَا وَھُمْ اَحَقُّ بِھَا مِنْ اَھْلِھَا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ اِنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَرِثُ امْرَاَۃً ذِیْ قَرَابَتِہٖ فَیَعْضُلُھَا حَتّٰی تَمُوْتَ اَوْ تَرُدَّ اِلَیْہِ صَدَاقَھَا فَحَکَمَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ کَرْھًا وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْھَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ کی تفسیر میں مروی ہے کہ دستور یہ تھا کہ جب کوئی شخص مرجاتا تھا تو اس کے اولیا اس کی بی بی کے زیادہ حق دار ہوتے تھے اگر کوئی چاہتا تھا خود اس سے نکاح کرلیتا تھا

---

[1] یہ آیت نازل ہوئی تھی اسکا حکم جاری ہے لیکن تلاوت میں نہیں ہے **ترجمہ** ناکتخدا مرد اگر ناکتخدا عورت سے زنا کرے تو دونوں کو سو درے مارنا چاہیے اور ایک سال تک جلاوطن کردینا چاہیے۔ اور نکاح کردہ مرد، عورت اگر ایسا کریں تو ان کو سو درے مار کر رجم کردینا چاہیے ۱۲

اور اگر ان کا جی چاہتا تو کسی اور سے نکاح کرا دیتے تھے اور اگر چاہتے تو کسی سے بھی نکاح نہیں کر دیتے
بہر حال بہ نسبت عورت کے اولیا کے مرد کے اولیا زیادہ حقدار اور با اختیار تھے تب اسی سے متعلق
یہ آیت نازل ہوئی بخاری اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں اس طرح مذکور
ہے کہ دستور یہ تھا کہ لوگ اپنے قرابتدار کی بی بی کے وارث ہوتے تھے۔ اور اس کو ہر ایک کام سے روکتے
تھے تاآنکہ وہ مرجاتی یا اپنا مہر ان کو واپس کر دیتی۔ پس خدا نے اس سے متعلق حکم نازل فرمایا جس کے بعد
ان کو ایسے فعل سے ممانعت کر دی گئی۔

(۸) **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ لَمَّا نَزَلَتْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّاكُلَ عِنْدَ اَحَدٍ
مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَنَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْاٰيَةِ الْاُخْرٰى الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ فَقَالَ
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا اَلْاٰيَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ الْغَنِيُّ
يَدْعُوا الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِهٖ اِلٰى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَجْنَحُ اَنْ اٰكُلَ مِنْهُ وَالْجُنْحُ الْحَرَجُ وَيَقُوْلُ
الْمِسْكِيْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنِّيْ فَاُحِلَّ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يَّاكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاُحِلَّ طَعَامُ اَهْلِ
الْكِتَابِ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت لَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ
تَرَاضٍ مِّنْكُمْ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگ کسی کے ہاں کھانے پینے
میں حرج خیال کرنے لگے تب خدا نے اس آیت کو دوسری آیت سے منسوخ فرما دیا جو سورہ نور میں ہے
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا تک اس کے بعد جب کوئی مالدار
شخص اپنے متعلقین کو کھانے کے لیے بلاتا تو وہ کہتے تھے ہم تمہارا کھانا کھانے میں حرج خیال کرتے
ہیں۔ کوئی محتاج شخص مجھ سے زیادہ اس کھانے کا مستحق ہے تب اس باب میں یہ حلال کر دیا گیا کہ جس
چیز پر خدا کا نام لیا گیا ہو وہ اس کو کھایا کریں۔ اور اہل کتاب کا کھانا حلال ہو گیا۔ ابو داؤد اس کے
راوی ہیں

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَمْسُ اٰيَاتٍ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهِنَّ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

إِحْدَاهُنَّ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ الآيَةَ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الآيَةَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ الآيَةَ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ الآيَةَ وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَحِيمًا۔ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ پانچ آیتین ایسی ہین جن کے سامنے دنیا اور مافیہا کی کوئی نعمت مجھے خوش نہین کر سکتی۔ ایک تو یہ ہے کہ اِنْ تَجْتَنِبُوا[1] كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ الآیہ دوسری یہ کہ اِنَّ اللّٰهَ[2] لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تیسری یہ[3] وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا[4] أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ الآیہ چوتھی یہ اِنَّ اللّٰهَ[5] لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ پانچوین یہ وَمَنْ[6] يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُورًا رَحِيمًا۔ رزین اس کے راوی ہین

۱۰۔ **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا نَغْزُو النِّسَاءُ وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَعِينَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مرد لوگ تو جہاد کرتے ہین اور عورتین جہاد نہین کرتین حالانکہ ہمارے لیے میراث مین نصف حصہ مقرر ہے۔ تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَا تَتَمَنَّوْا[7] مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

[1] تم ان گناہ کبیرہ سے بچے رہو جن سے خدا نے تمکو ممانعت کردی ہو ہم تمہارے گناہ معاف کردین [2] خدا رائی کے دانہ برابر بھی کسیپر ظلم نہین کرتا [3] اگر لوگ اپنے نفس پر ظلم کرکے ای محمد تمہارے پاس آئین تو تم خدا سے مغفرت چاہو اور رسول نے انکی مغفرت چاہی [4] خدا شرک کو نہین بخشتا اس سے کم درجہ کا گناہ جس کا چاہے بخشدیگا [5] جو شخص برا کام کرکے یا اپنے نفس پر ظلم کرکے خدا سے مغفرت چاہے تو خدا کو بخشش والا اور رحم والا پائیگا [6] تم ایسی چیز کی آرزو مت کیا کرو جسکو خدا نے ایک دوسرے کی فضیلت کے لیے مابہ الامتیاز بنایا ہو

مجاہدؒ کا بیان ہے کہ ام سلمہؓ ہی کے باب میں خدا نے آیت اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ نازل فرمائی۔
اور ام سلمہ پہلی عورت ہیں جو مدینہ میں ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ قَالَ وَرَثَۃً وَّالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ کَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِیَّ دُوْنَ ذَوِیْ رَحِمِہٖ لِلْاُخُوَّۃِ الَّتِیْ اٰخَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ نَسَخَتْهَا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَۃِ وَالنَّصِیْحَۃِ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِیْرَاثُ وَیُوْصٰی لَہٗ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ کَانَ الرَّجُلُ یُحَالِفُ الرَّجُلَ وَلَیْسَ بَیْنَہُمَا نَسَبٌ فَیَرِثُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَنَسَخَ ذٰلِکَ فِی الْاَنْفَالِ فَقَالَ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ الْاٰیَۃَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ[1] یعنے ورثا اور وَالَّذِیْنَ[2] عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ کی تفسیر اس طرح مروی ہے کہ واقعہ یہ ہے کہ مہاجرین جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو وہ بوجہ اس بھائی چارہ کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اور انصار کے مابین قائم کر دیا تھا انصار کے وارث ہوتے تھے اور انصار کے قرابت دار اُن کے وارث نہیں ہوتے تھے جب یہ آیت وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ نازل ہوئی تو اس نے اس طریقہ کو منسوخ کر دیا۔ اور جو حصہ بوجہ مدد و رفاقت اور خیر خواہی کے مقرر تھا وہ تو جاتا رہا صرف ان کے لیے وصیت باقی رہ گئی۔ بخاری اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ وَالَّذِیْنَ عَاقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ کا واقعہ یہ ہے کہ لوگ باخود باہم دوستی اور محبت پر حلف کر لیتے تھے اور ان میں اگرچہ قرابت نہیں ہوتی تھی لیکن ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وارث ہوتا تھا پس یہ طریقہ اس آیت سے منسوخ ہو گیا جو سورہ انفال میں ہے وَاُولُوا[3] الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ الْاٰیَۃ

(۱۲) وَعَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ قَالَ کُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰی اُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ الرَّبِیْعِ وَکَانَتْ یَتِیْمَۃً[4]

---

[1] راوی کا نام ہے [2] ہم نے ہر شخص کے لیے وارث بنائے ہیں [3] وہ لوگ جن سے تم نے قسمیں کھائی ہیں [4] یعنے قرابت دار ایک دوسرے کے زیادہ مستحق ہیں ۱۲

فِي حُجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَرَأْتُ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَقَالَتْ لَا تَقْرَأْ هٰكَذَا وَلٰكِنْ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حِينَ أَبَى الْإِسْلَامَ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَلَّا يُوَرِّثَهُ فَلَمَّا أَسْلَمَ أَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ يُوَرِّثَهُ نَصِيبَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَسْلَمَ حَتّٰى حُمِلَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِالسَّيْفِ

ترجمہ

داود بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین ام سعد بنت ربیع سے قرآن پڑہا کرتا تہا جنہون نے اپنی یتیمی کی حالت مین بولایت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پرورش پائی تہی جب مین نے آیت وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ پڑہی تو انہون نے کہا کہ اس کو مت پڑہو وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ ابوبکر صدیق اور ان کے بیٹے عبدالرحمن کے باب مین نازل ہوئی تہی جب کہ عبدالرحمان نے مسلمان ہونے سے انکار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کہائی کہ عبدالرحمن ان کے وارث نہ ہون گے پہر جب عبدالرحمن مسلمان ہوئے تو خدا نے ان کا حصہ دینے کا حکم نازل فرمایا۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے جب تک بزور شمشیر مسلمان ہونے پر مجبور نہ کیے گئے

(۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الْآيَة قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطِي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے آیت إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ کی تفسیر مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کسی مسلمان پر تو اس طرح کوئی ظلم نہین کرتا کہ جب کوئی نیک کام دنیا مین کرتا ہے تو آخرت مین اس کو اس کا بدلہ دیا جاتا ہے اور کافر پر اس طرح کوئی ظلم نہین کرتا کہ اسکو اس کی نیکیون کا بدلہ دنیا ہی مین دیدیتا ہے جب کفار آخرت کا رستہ لیتے ہین تو اس وقت ان کی کوئی نیکی باقی نہین رہتی جس کا ان کو بدلا دیا جائے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فِي الْحَكَمَيْنِ الَّذَيْنِ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمَا وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اَلْاٰيَةَ اِنَّ اِلَيْهِمَا الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا وَالْاِجْتِمَاعَ

ترجمہ

مالک کو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حَکَم (یعنے پنچوں) کی نسبت جن کا اس آیت میں ذکر ہے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا الآیہ۔ یہ فرمایا کہ ان دونو پنچوں کو عورت اور مرد کے درمیان جدائی کرا دینے اور ان دونوں کو ملا دینے کا اختیار ہے

(۱۵) وَعَنْ اَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاللّٰتِي تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي النِّكَاحَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابو حرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت وَاللّٰتِي تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ حماد نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے ساتھ نہ سلانے سے مراد یہ ہے کہ ان کے ساتھ جماع مت کرو ابوداود اسکے راوی ہیں

(۱۶) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَنَعَ لَنَا ابْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا فَاَكَلْنَا وَسَقَانَا خَمْرًا قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ فَاَخَذَتْ مِنِّيْ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِيْ فَقَرَاْتُ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَخَلَطْتُ فَنَزَلَتْ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَعِنْدَ اَبِي دَاوٗدَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَعَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

ؔ۵ اگر تم کو عورت اور مرد کے درمیان مخالفت کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد کے قرابت داروں میں سے اور ایک پنچ عورت کے قرابت داروں میں سے بغرض تصفیہ عدالت میں بھیجو ؔ۵ جن عورتوں کی شرارت کا تم کو خوف ہو انکو نصیحت سے سمجھاؤ اور ان کو اپنے ساتھ مت سلاؤ ۱۲

وَفِيْهِ فَاَتَاهُمْ عَلِيٌّ فَاَمَّهُمْ فِي الْمَغْرِبِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ابن عوف نے ہمارے لیے کہانا پکوایا۔ اور ہمارے دعوت کی ہم نے کہانا کہایا اور شراب پی اس سے قبل کہ شراب حرام ہوئی ہین نشہ ہین مست ہوگیا اور نماز کا وقت آگیا سب نے مجہہی کو امامت کے لیے آگے کہڑا کردیا تو مین نے سورہ قل یا یہا الکافرون اس طرح پڑہی قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ غرضکہ قرات غلط ملط ہوگئی تب یہ آیت نازل ہوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى الآیہ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اس کو صحیح مانا ہے۔ ابو داؤد نے اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی انصاری شخص کی عبد الرحمان بن عوف نے دعوت کی تہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بہی وہان اتفاقاً آنکلے اور انہون نے مغرب کی نماز پڑہائی اس کے بعد ویسی ہی حدیث بیان کی جیسی اوپر مذکور ہوئی

(۱۷) وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَا فِي الْقُرْاٰنِ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ مجہے قرآن مین کوئی آیت اس آیت سے زیادہ پیاری نہین ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ

---

[۱] یعنے ہم اسی کی عبادت کرتے ہین جس کی تم عبادت کرتے ہو جو غلط ہے [۲] تم نشہ کی حالت مین نماز مت پڑہا کرو۔ جب تک تم اپنی بات کو خود سمجہ نہ سکو۔ ۱۲

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ عبد اللہ بن قیس بن عدی السہمی کے شان میں نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک فوج پر سردار کر کے بھیجا تھا۔ پانچوں اس کے راوی ہیں

(۱۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اِلٰى قَوْلِهِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فَقَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُمِّيْ مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَاُمِّيْ مِنَ النِّسَاءِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیت وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ الظَّالِمِ اَهْلُهَا تک کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ میں اور میری ماں دونوں مستضعفین میں سے تھے شیخین اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت پڑھی اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ اور فرمایا کہ میں اور میری ماں دونوں ایسے لوگوں میں تھے جن کو خدا تبارک وتعالیٰ نے معذور قرار دیا ہے میں بچوں میں تھا۔ اور میری ماں عورتوں میں تھیں

(۲۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَصْحَابًا لَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُوْنَ فَلَمَّا اٰمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا فَلَمَّا حَوَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَهٗ بِالْقِتَالِ فَكَفُّوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن عوف اور ان کے اصحاب مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم لوگ پہلے

معزز تھے حالانکہ ہم مشرک تھے۔ اب جب سے ہم مسلمان ہوئے ذلیل ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ مجھے عفو کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس قتل و قتال مت کرو۔ پھر جب خدا نے آپ کو مدینہ بنا دیا تو قتال کا حکم دیا تب انہون نے ہاتھ کھینچ لیا تو خدا تعالے نے آیت نازل فرمائی اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ قِیۡلَ لَھُمۡ کُفُّوۡا اَیۡدِیَکُمۡ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِیۡلًا تک نسائی اس کے راوی ہین

(۲۱) وَعَنۡ خَارِجَۃَ بۡنِ زَیۡدٍ قَالَ سَمِعۡتُ زَیۡدَ بۡنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ یَقُوۡلُ اُنۡزِلَتۡ ھٰذِہِ الۡاٰیَۃُ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیۡھَا بَعۡدَ الَّتِیۡ فِی الۡفُرۡقَانِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ بِسِتَّۃِ اَشۡھُرٍ۔ اَخۡرَجَہٗ اَبُوۡدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیۡ اُخۡرٰی فَلَمَّا نَزَلَتۡ شَفَقۡنَا مِنۡھَا فَنَزَلَتِ الۡاٰیَۃُ الَّتِیۡ فِی الۡفُرۡقَانِ

ترجمہ

خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ مین نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ آیت وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُہٗ جَھَنَّمُ خَالِدًا فِیۡھَا اس آیت سے چھ مہینے کے بعد نازل ہوئی جو فرقان مین ہے کہ وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور نسائی نے ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم لوگ ڈر گئے تو اس کے بعد وہ آیت نازل ہوئی جو فرقان مین ہے

(۲۲) وَعَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ جُبَیۡرٍ قَالَ قُلۡتُ لِابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا اَلِمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِنۡ تَوۡبَۃٍ قَالَ لَا فَتَلَوۡتُ عَلَیۡہِ الۡاٰیَۃَ الَّتِیۡ فِی الۡفُرۡقَانِ فَقَالَ ھٰذِہٖ اٰیَۃٌ مَّکِّیَّۃٌ نَسَخَتۡھَا اٰیَۃٌ مَّدَنِیَّۃٌ وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ اَخۡرَجَہُ الۡخَمۡسَۃُ اِلَّا التِّرۡمِذِیَّ

ترجمہ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے جو کسی مسلمان کو عمداً قتل کرے انہون نے فرمایا کہ نہین[1] تو مین نے وہ آیت ان کو

---

[1] یعنی ایسے شخص کی توبہ قبول نہین ہو سکتی

پڑہکر سنائی جو فرقان مین ہے تو انہون نے جواب دیا کہ یہ آیت مکی ہے اُس کو اس مدنی آیت نے منسوخ کردیا۔ یعنے آیت مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا نے وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ کو منسوخ کردیا بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَمَا يُغْنِيْ عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا مَنْ تَابَ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ اَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ يَشْخَبُ اَوْدَاجُهٗ دَمًا يَقُوْلُ اَيْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يَنْسَخْهَا

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ جب یہ آیت مکہ مین نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ + مُھَانًا تک تو مشرکین نے کہا کہ اسلام ہم کو کیا نفع پہونچا سکتا ہے اس لیے کہ ہم تو خدا کے ساتھ شریک ٹہیرا چکے ہین اور ایسے نفس کو قتل کرچکے ہین جس کا قتل خدا نے حرام کیا تہا۔ اس کے علاوہ اور بہت سے افعال کے ہم مرتکب ہوے ہین تب خدا نے اِلَّا مَنْ تَابَ نازل فرمایا بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ۔ لیکن جو شخص مسلمان ہو جائے اور اسلام کو پورے طور پر سمجہ لے۔ پہر اس کے بعد کسی کو ناحق قتل کرے تب ایسے شخص کی توبہ قبول نہین ہو سکتی۔ اور ابو داؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ آیت مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کو کسی چیز نے منسوخ نہین کیا۔ اور نسائی اور ترمذی کی روایت مین مذکور ہے کہ ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہین جو کسی مسلمان کو عمداً قتل کرے پہر توبہ کرے اور

ایمان لائے اور نیک کام کرے اور پھر قتل کا مرتکب ہو تو انہون نے جواباً فرمایا کہ ایسے شخص کی توبہ کہان قبول ہو سکتی ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن مقتول قاتل کو گھسیٹ کر لائیگا اور مقتول کی گردن کی رگون سے خون ٹپکتا ہوگا اور خدا کے سامنے یہ استغاثہ پیش کرے گا کہ اے پروردگار اس سے پوچھ کہ اس نے کیون مجھ کو قتل کیا اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آیت مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا جو نازل ہوئی تو اس کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ هِیَ جَزَآؤُهٗ فَاِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنْ جَزَآئِهٖ فَعَلَ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابو مجلز سے آیت وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الآیہ کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہ[۱] تو اس کی جزا ہے اگر خدا اس کی جزا سے درگزر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَقِیَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلًا فِیْ غُنَیْمَةٍ لَّهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَاَخَذُوْهُ فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا تِلْکَ الْغُنَیْمَاتِ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَقَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَآئِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَعِنْدَ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ عَلٰی نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ غَنَمٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا مَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا لِیَتَعَوَّذَ مِنْکُمْ فَقَامُوْا فَقَتَلُوْهُ وَاَخَذُوْا غَنَمَهٗ وَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی الْاٰیَةَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ چند مسلمان کسی ایسے شخص سے ملے جس کے پاس اس کی بکریان تھین تو اس شخص نے مسلمانون کو السلام علیکم کہا تو مسلمانون نے اس کو پکڑ لیا۔ اور قتل کر ڈالا۔ اور وہ بکریان سب چھین لین۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَقُوْلُوْا[۲] لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ابن عباس نے السّلٰم کو السّلام پڑھا ہے بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی

---

[۱] یعنے دوزخ [۲] جو شخص تم کو سلام کرے اسکو یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہین ہے ۱۲

ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور ترمذی کی روایت مین مذکور ہے کہ بنی سلیم کے ایک شخص کا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک جماعت پر گزر ہوا اور اس کے ساتھ اس کی بکریان تہین تو اس نے ان کو سلام کیا وہ کہنے لگے کہ اس نے سلام محض اسی غرض سے کیا ہے کہ یہ ہم سے بچکے چلا جاوے پس سب کے سب اٹھہ کھڑے ہوئے اور اس کو پکڑکے قتل کر ڈالا۔ اور اس کی بکریان چہین لین۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بکریون کو حاضر کیا اور یہ واقعہ بیان کیا تب یہ آیت نازل ہوئی جو اوپر مذکور ہوئی

(۲۶)۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمِقْدَادِ اِذَا كَانَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ يُّخْفِيْ اِيْمَانَهٗ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَاَظْهَرَ اِيْمَانَهٗ فَقَتَلْتَهٗ فَكَذٰلِكَ كُنْتَ اَنْتَ تُخْفِيْ اِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ قَبْلُ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقداد سے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان ہوکر اپنا ایمان اپنی قوم سے جو کفار ہین پوشیدہ رکھتا ہے اور جب کبھی ظاہر کردیتا ہے تو وہ اس کو قتل کر ڈالتے ہین۔ اسی طرح قبل اس کے مکہ مین تم اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تہے بخاری اس کے راوی ہین

(۲۷)۔ **وَعَنْهُ** اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلَيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَاءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِ اُولِي الضَّرَرِ وَلِلْخَمْسَةِ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا وَشَكَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلَیْہَا یعنے بدر کی لڑائی سے منہ موڑ کر گھر مین بیٹھے رہنے والے اور لڑائی مین شریک ہونے والے ان دونون کا درجہ مساوی نہین ہے[1] بخاری اس کے راوی ہین اور یہ انہین کے الفاظ ہین اور ترمذی بہی اسکے راوی ہین مگر انہون نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جنگ بدر کا زمانہ آیا تو عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے یہ عذر پیش کیا کہ یا رسول اللہ ہم دونون اندہے ہین۔ کیا ہم کو اجازت ہے کہ ہم لڑائی مین شریک نہ ہون تب یہ آیت نازل ہوئی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاہِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ یہان قاعدون سے ایسے بیٹہے رہنے والے مراد ہین جو معذور نہ ہون۔ اور خدا نے مجاہدین کو بہ نسبت لڑائی سے منہ موڑ کر بیٹہے رہنے والے کے بہت سی فضیلتین عطا فرمائی ہین۔ اور یہ فضیلتین مجاہدین کو انہین بیٹہے رہنے والون مسلمانون کے مقابلہ مین ہین جو غیر معذور ہون اور اگر معذور ہون تو وہ مجاہدین کے مساوی ہین اور پانچون نے بجز ابو داؤد کے۔ برا بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو بلایا تو وہ شانہ کی ہڈی اس آیت کے لکھنے کے لیے لیکر آئے اور ابن ام مکتوم نے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ الآیۃ

(۲۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قُطِعَ عَلٰی اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ بَعْثٌ فَاکْتُتِبْتُ فِیْہِ فَلَقِیْتُ عِکْرِمَۃَ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَاَخْبَرْتُہٗ فَنَہَانِیْ اَشَدَّ النَّہْیِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوْا مَعَ الْمُشْرِکِیْنَ یُکَثِّرُوْنَ سَوَادَہُمْ یَاْتِی السَّہْمُ یُرْمٰی بِہٖ فَیُصِیْبُ اَحَدَہُمْ فَیَقْتُلُہٗ اَوْ یُضْرَبُ فَیُقْتَلُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِہِمْ الآیۃ

ترجمہ

محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ پر فوج کشی کی تیاری ہوگئی جس مین میرا نام

[1] مطلب یہ ہوا کہ جنگ بدر سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

بہی لکہا گیا جس کے بعد مین عکرمہ سے ملا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا تو انہون نے مجہکو اُس سے بہت تاکید کی ساتہہ منع کیا۔ پہر انہون نے مجہ سے[1] یہ بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کو یہ خبر دی ہے کہ چند[2] مسلمان بظاہر مشرکین کے ساتہہ شریک تہے جن کی وجہ سے مشرکین کی جماعت کثیر معلوم ہوتی تہی۔ پس جب تیر آتا تہا تو ان مین سے بہی کسی شخص پر پہونچتا تہا اور ان کو چہید ڈالا یا تلوار کی ضرب پڑتی جس کی وجہ سے وہ قتل ہوتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ الآیۃ بخاری اس کے راوی ہین

(۲۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی قَالَ نَزَلَتْ فِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض وَكَانَ جَرِیْحًا اَخْرَجَهُمَا الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًی مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰی کی شان نزول اس طرح مروی ہے کہ یہ آیت عبد الرحمن بن عوف کی شان مین نازل ہوئی۔ اور وہ زخمی تہے ان دونون احادیث کی بخاری راوی ہین۔

(۳۰) وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهَا عَلَیْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ

ترجمہ

---

[1] یعنے انہون نے ہجرت نہین کی لیکن مسلمان ہو گئے تہے پہر بدر کی لڑائی مین وہ سب اس طرح مارے گئے [2] یہ جنگ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ مین یا خود ہا مسلمانون مین ہوا تہا۔ اس وجہ سے عکرمہ نے ان کو منع کیا کہ خدا کی راہ مین یہ لڑائی نہین ہے تم کیون شریک ہو اگرچہ تمہاری غرض اُنکی موافقت نہ ہو تاہم ایسی جماعت کی کثرت کی باعث بہی انہی مین شریک ہونا ہے جس طرح کہ مسلمان لوگ مشرکین کے ساتہ شریک ہوئے اور مشرک ہی شمار ہو کے قتل ہوئے ۱۲

[illegible] ۱۲

یعلے بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور اب تو پورے طور پر امن قائم ہو گیا ہے یعنے اب قصر کی کیا ضرورت ہے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے بھی ایسا ہی تعجب ہوا تھا جیسا کہ تم کو تعجب ہوا ہے تو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ ایک صدقہ ہے جس کو خدا نے تم پر صدقہ کیا ہے پس تم خدا کے صدقہ کو قبول کرو بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِیْدٍ اَنَّہٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ کَیْفَ تَقْصُرُوا الصَّلٰوۃَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانَا وَنَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فِیْمَا عَلَّمَنَا اَنَّہٗ اَمَرَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ فِی السَّفَرِ۔ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر سے کہا کہ اب آپ نماز میں کیوں قصر کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا نے تو یہ فرمایا ہے کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (یعنے اب تو امن کا زمانہ ہے) تو ابن عمر نے فرمایا کہ اے میرے برادرزادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے کہ جب ہم گمراہ تھے پس جو کچھ ہمکو سکھلایا ہم نے سیکھا آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم سفر میں دو ہی رکعت پڑھا کریں نسائی اس کے راوی ہیں

(۳۲) وَعَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَھْلُ بَیْتٍ مِّنَّا یُقَالُ لَھُمْ بَنُوْ اُبَیْرِقٍ وَبِشْرٌ وَبَشِیْرٌ وَمُبَشِّرٌ وَکَانَ بَشِیْرٌ رَجُلًا مُّنَافِقًا یَقُوْلُ الشِّعْرَ یَھْجُوْ بِہٖ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَنْحَلُہٗ بَعْضَ الْعَرَبِ یَقُوْلُ قَالَ فُلَانٌ کَذَا قَالَ فُلَانٌ کَذَا وَکَانُوْا اَھْلَ بَیْتِ حَاجَۃٍ وَّفَاقَۃٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَالْاِسْلَامِ وَکَانَ النَّاسُ اِنَّمَا طَعَامُھُمْ بِالْمَدِیْنَۃِ التَّمْرُ وَالشَّعِیْرُ وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا کَانَ لَہٗ یَسَارٌ فَقَدِمَ

ل ۱ اگر تم کو کفار کے فتنہ و فساد کا کچھ خوف ہو تو اگر تم نماز میں قصر کیا کرو تو کچھ مضائقہ نہیں ۱۲

ضافطة من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه و اما العيال فانما طعامهم
التمر والشعير فقدمت ضافطة من الشام فابتاع عمي رفاعة بن زيد حملا من الدرمك
فجعله في مشربة له وفي المشربة سلاح درع و سيف فعدي عليه من الليل فنقبت
المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتاني عمي رفاعة فقال يا ابن اخي انه
قد عدي علينا في ليلتنا فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا وسلاحنا قال فتحسسنا
في الدار وسألنا فقيل لنا قد رأينا بني ابيرق استوقدوا في هذه الليلة ولا نرى
فيما نرى الا على بعض طعامكم وكان بنو ابيرق قالوا ونحن نسأل في الدار والله
ما نرى صاحبكم الا لبيد بن سهل رجلا منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط
سيفه فقال انا اسرق والله ليخالطنكم هذا السيف او لتبينن هذه السرقة فقالوا
اليك عنا ايها الرجل فما انت بصاحبها فسألنا في الدار حتى لم نشك انهم اصحابها
فقال لي عمي يا ابن اخي لو اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له
فاتيته فقلت ان اهل بيت منا اهل جفاء عمدوا الى عمي رفاعة فنقبوا مشربة له و
اخذوا سلاحه وطعامه فليردوا علينا سلاحنا فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سأمر في ذلك فلما سمع بنو ابيرق اتوا رجلا منهم
يقال له اسير بن عروة فكلموه في ذلك فاجتمع في ذلك الناس من اهل الدار فقالوا
يا رسول الله ان قتادة وعمه عمدوا الى اهل بيت منا اهل اسلام وصلاح يرمونهم
بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
فكلمته فقال عمدت الى اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح ترميهم بالسرقة
من غير بينة ولا ثبت قال فرجعت ولوددت اني خرجت من بعض مالي ولم اكلم
رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فاتاني عمي فقال ما صنعت يا ابن اخي
فاخبرته بما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم نلبث
ان نزل القرآن انا انزلنا اليك الكتب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله و
لا تكن للخائنين بني ابيرق خصيما واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله كان

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا
اَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى
مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اَيْ لَوِ اسْتَغْفَرُوْا
لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا قَوْلُهُمْ لِلَبِيْدٍ
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ
اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهٗ اِلٰى رِفَاعَةَ قَالَ قَتَادَةُ فَلَمَّا اَتَيْتُ
عَمِّيْ بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَسٰى اَوْ عَشٰى الشَّكُّ مِنْ اَبِيْ عِيْسٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ
اُرٰى اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هِيَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهٗ كَانَ
صَحِيْحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ
سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ
يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ
بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِّنَ الشِّعْرِ فَاَخَذَتْ رَحْلَهٗ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ فَرَمَتْ
بِهٖ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرَ حَسَّانٍ مَا كُنْتَ تَاْتِيْنِيْ بِخَيْرٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالنَّاضِفَةُ نَاسٌ يَجْلِبُوْنَ الدُّهْنَ وَالزَّيْتَ وَنَحْوَهُمَا وَقِيْلَ هُمُ الَّذِيْنَ يُكْرُوْنَ مِنْ
مَنْزِلٍ اِلٰى مَنْزِلٍ وَالْمَشْرُبَةُ بِضَمِّ الرَّاءِ وَفَتْحِهَا الْغُرْفَةُ وَعَسٰى بِالْمُهْمَلَةِ كَبِرَ وَاَسَنَّ وَبِالْمُعْجَمَةِ
قَلَّ بَصَرُهٗ وَضَعُفَ

ترجمہ

قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے گھرانہ میں ایک گھرانہ تھا جن کو
بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے۔ بشیر، بشر، مبشر، بشیر تو ایک منافق آدمی تھا جو صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا اور پھر ان اشعار کو کسی عرب کی جانب منسوب
کر کے کہتا تھا کہ دیکھو فلان شخص نے ایسا کہا ہے اور فلان شخص نے ایسا کہا ہے اور یہ لوگ جاہلیت
اور اسلام دونوں زمانوں میں ایسے محتاج تھے جن پر فاقہ گزرتے تھے۔ اور عام طور پر مدینہ والوں کا

کہانا کہجور اور جَو تہا جب کسی شخص کا ہاتہہ کشادہ ہوجاتا اور کوئی بنجارہ سیدہ وغیرہ لیکر آجاتا تو اس سے
خاص اپنے ہی لیے سیدہ وغیرہ خرید لیتے تہے رہا اہل وعیال کا کہانا وہی کہجور اور جَو تہا۔ تو ایک
دفعہ کوئی بنجارہ شام کی جانب سے آگیا تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے اس سے ایک گونی سیدہ کی
خریدکی۔ اور اس کو بحفاظت اپنی جہروکہ مین رکہہ چہوڑا جہان ان کے ہتیار اور زرہ اور تلوار بہی
تہی۔ ایک رات ان پر یہ زیادتی کی گئی کہ کسی نے ان کے جہروکہ مین نقب لگاکر سارا سامان سیدہ اور
ہتیار چورالیا جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ اے بہتیجے گزشتہ
شب کو ہمپر یہ ظلم ہوا کہ کسینے ہمارے جہروکہ مین نقب لگاکر ہمارا سب سیدہ اور ہتیار چورالئے
قتادہ کہتے ہین کہ اس کے بعد ہم نے اپنے محلہ مین بہت تلاش کی اور دریافت کیا تو کسی نے ہم سے
بیان کیا کہ ہم نے تو یہ دیکہا کہ گزشتہ شب کو بنوابیرق آگ جلارہے تہے اور مین جہانتک خیال
کرتا ہون میرے نزدیک وہ آگ تمہارے ہی سیدہ کے نیچے معلوم ہوتی ہے۔ اور بنوابیرق کہتے تہے
کہ ہم نے جو محلہ مین دریافت کیا تو قسم بخدا ہمارے خیال مین تمہارا چور بجز لبید بن سہل کے اور کوئی
نظر نہین آتا۔ راوی کا بیان ہے کہ لبید ایک مسلمان اور نیک آدمی تہے۔ جب لبید نے یہ خبر
سُنی تو انہون نے فوراً اپنی تلوار میان سے نکال لی اور کہنے لگے کیا مین چوری کرتا ہون خدا
کی قسم یا تو چور کا پتہ بتلاؤ ورنہ یہ تلوار تم کو نیست ونابود کردیگی لوگون نے ان کو سمجہایا کہ بہلے آدمی
تم اپنی تلوار سنبہالے رہو۔ تم چور نہین ہو۔ اس کے بعد پہر اور بہی ہم نے محلہ مین پوچہہ پاچہہ کی حتیٰ
کے بعد ہم کو اس مین ذرا بہی کوئی شک باقی نہ رہا کہ ہمارے چور یہی بنوابیرق ہین تو میرے چچا نے
مجہہ سے کہا کہ اے میرے بہتیجے اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ واقعہ
بیان کرتے تو اچہا ہوتا۔ غرضکہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر
عرض کیا کہ ہمارے گہرانہ کے لوگ ظالم ہین۔ انہون نے میرے چچا رفاعہ پر یہ ظلم کیا کہ ان کے
جہروکہ مین نقب لگاکر ان کا سیدہ اور ہتیار چرا لے گئے اب ہم چاہتے ہین کہ وہ ہمارے ہتیار
واپس دیدین سیدہ کی ہم کو ضرورت نہین ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین عنقریب
اس کا فیصلہ کردونگا۔ جب بنوابیرق کو اس کی خبر ہوئی تو انہون نے اپنی قوم کے ایک شخص کے
پاس جسکا نام اسیر بن عروہ تہا آکر اس باب مین گفتگو کی اور بہت سے اہل محلہ ان کے طرفدار

اور ہم واستان ہو گئے اور متفق ہو کر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ قتادہ اور اس کا چچا ہمارے اہل بیت
پر جو مسلمان اور نیک آدمی ہین سرقہ کا الزام لگاتے ہین اور ان کے پاس نہ کوئی شہادت تائید الزام
ہے نہ اور کوئی وجہ ثبوت ہے قتادہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے ایسی گفتگو کی تو آپنے فرمایا کہ تم ایک ایسے گھر والون پر سرقہ کا الزام
لگاتے ہو جن کے مسلمان ہونے اور نیک آدمی ہونے کا شہرہ ہے۔ اور تمہارے پاس نہ کوئی تائید الزام
کی شہادت ہے نہ کوئی اور وجہ ثبوت ہے۔ اس کے بعد مین مغموم واپس آیا اور مجھے اس وقت یہ بات
زیادہ پسند معلوم ہوئی تھی کہ اگر میرا کچھ مال جاتا رہتا تو بہتر ہوتا۔ لیکن مین اس باب مین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی گفتگو نہ کرتا اس کے بعد میرے پاس میرے چچا آکر پوچھنے لگے کہ کیون
بھتیجے تم نے کیا کیا۔ تب مین نے ان سے وہ بات بیان کر دی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمائی تھی تو وہ اللہ المستعان کہکر چپ ہو رہے۔ اس پر تھوڑی دیر بھی نہ گزری ہوگی کہ قرآن نازل
ہوا اِنَّا اَنزَلنَا اِلَیکَ الکِتٰبَ بِالحَقِّ لِتَحکُمَ بَینَ النَّاسِ بِمَا اَرٰىکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُن لِّلخَآئِنِینَ۔ یعنی بنوابیرق
خَصِیمًا یعنے اس آیت مین خائنین سے مراد بنوابیرق ہین وَاستَغفِرِ اللّٰہَ (مِمَّا قُلتَ لِقَتَادَۃَ)
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُورًا رَّحِیمًا یعنے اے محمد خدا سے مغفرت چاہو اُس قول کی بابت جو تم نے قتادہ
کو کہا تھا خدا غفور رحیم ہے۔ اگر تم خدا سے مغفرت چاہو گے تو وہ تم کو معاف کر دے گا۔ وَلَا
تُجَادِل عَنِ الَّذِینَ یَختَانُونَ اَنفُسَہُم اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَن کَانَ خَوَّانًا اَثِیمًا۔ اور یہ آیت
وَمَن یَّکسِب اِثمًا فَاِنَّمَا یَکسِبُہٗ عَلٰی نَفسِہٖ + اِثمًا مُّبِینًا تک یعنے تم لوگون نے جو لبید پر چوری
کا الزام لگایا اس کا وبال تم پر ہوگا اور آیت فَلَولَا فَضلُ اللّٰہِ وَرَحمَتُہٗ + فَسَوفَ نُؤتِیہِ
اَجرًا عَظِیمًا تک جب بنوابیرق کے متعلق اتنی آیات قرآنی نازل ہوئین تو انہون نے ہتیار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر کر دیے آپنے رفاعہ کو دیدینے کا
حکم صادر فرمایا۔ قتادہ کہتے ہین کہ جب مین آپنے چچا کے پاس ہتیار لیکر آیا اور وہ ایک نہایت
ضعیف آدمی تھے اور زمانہ جاہلیت ہی سے ان کی آنکھون کی بینائی مین ضعف آگیا تھا اور
میرے خیال مین ان کا اسلام مشکوک تھا جب میرے چچا نے کہا کہ اے میرے بھتیجے ان ہتیارون
کو خدا کے نام پر خیرات کر دو اس وقت مجھے یقین ہوا کہ ان کا اسلام صحیح تھا جب آیات قرآنی

نازل ہوئین تو بشیر مشرکین مین جا کر مل گیا۔ اور سلافہ بنت سعد کے ہان جا کر اترا تب یہ دو آیتین نازل ہوئین وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا[1] اور آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ جب بشیر سلافہ کے پاس اترا تو حسان بن ثابت سلافہ کی ہجو مین اشعار کہنے لگے سلافہ نے یہ کہا کہ بشیر کا سارا سامان اپنے سر پر لاد کر میدان مین لیجا کر پھینک آئے۔ اور بشیر سے کہا کر تم حسان کا شعر میرے لیے تحفہ لائے[2] کبھی مجھ کو تم سے بھلائی نہ پہونچی۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۳۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مَبْلَغًا شَدِیْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فَفِیْ كُلِّ مَا یُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتّٰی النَّكْبَةِ یُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ یُشَاكُهَا۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَفْظُهٗ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَشَكَوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ۔ اَلنَّكْبَةُ مَا یُصِیْبُ الْاِنْسَانَ مِنَ الْحَوَادِثِ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ[3] تو مسلمانون پر بہت سخت گزرا۔[4] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ پر چلو۔ اور مسلمان کی ہر ایک مصیبت اس کے گناہ کے لیئے کفارہ ہے[5] حتے کہ کانٹا چبھنا اور ٹھوکر کھانا بھی[6] مسلم اس کے راوی ہین۔ اور یہ انہین کے الفاظ ہین۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہین کہ یہ امر مسلمانون[7] پر بہت شاق گذرا تب انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی شکایت کی اور آپ نے فرمایا جس کے بعد مسلم کی حدیث کے موافق بیان کیا ہے

---

[1] جو شخص رسول کی نافرمانی کرے اس کے بعد جب کہ اس کے لیے ہدایت ظاہر ہو گئی ہو اور مسلمانون کے طریقہ سے الگ چلے تو ہم اسکو ادھر ہی پھیر دین گے جدھر وہ پھرا ہے اور ہم اسکو دوزخ مین داخل کرین گے جو بہت برا مقام ہے
[2] یعنے تمہارے سبب سے میری ہجو مین حسان نے شعر کہے [3] جو شخص برا کام کرے گا اسکو بدلا دیا جائے گا
[4] کہ ہر گناہ کے بدلے عذاب ہوگا [5] جس سے بہت سے گناہ دنیا ہی مین رفع ہو جاوین گے [6] [7]
خاص کر لفظ شاق مذکور ہے

۳۴- وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اُقْرِئُکَ اٰیَۃً اُنْزِلَتْ عَلَیَّ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَاَقْرَأَنِیْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّیْ وَجَدْتُ فِیْ ظَھْرِیْ اِنْقِصَامًا فَتَمَطَّأْتُ لَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاشَأْنُکَ یَا اَبَا بَکْرٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَاَیُّنَا لَمْ یَعْمَلْ سُوْءً وَاِنَّا لَمَجْزِیُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِکَ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَلَیْسَ لَکُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَیُجْمَعُ لَھُمْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُجْزَوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْاِنْقِصَامُ بِالْقَافِ اَلْاِنْکِسَارُ وَالتَّمَطِّیْ ھُنَا التَّمَدُّدُ الَّذِیْ ھُوَ مِنْ مُقَدِّمَاتِ الْمَرَضِ

ترجمہ

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھا جو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَبِہٖ تو آپ نے فرمایا کہ مین تم کو وہ آیت نہ پڑھاؤن جو مجھ پر ابھی نازل ہوئی ہے مین نے کہا جی ہان پڑھایے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پڑھایا جس کے بعد مجھے بجز اس کے اور کچھ معلوم نہ ہوا کہ میری کمر ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے مین نے انگڑائی لی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہ تمھاری کیا حالت ہے۔ مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون۔ ایسا کون شخص ہے جس نے کوئی برا کام نہ کیا ہو تو کیا بالضرور ہم لوگ اپنے کیے کی سزا پائینگے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم کو اور دوسرے مسلمانون کو بُرے اعمال کا بدلہ دنیا ہی مین مل جائے گا۔ حتی کہ تم سب حبیب خدا کے دربار مین حاضر ہوگے تو تمھارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا اور دوسرے لوگ یعنے منافق وغیرہ ان کی برائیان جمع ہوتی جائینگی تاآنکہ وہ قیامت کے دن ان کا بدلہ پائینگے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۳۵) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ الْاٰیَۃَ وَعَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْ ھٰذَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ تَعَالَی الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃِ حَتَّی الْبِضَاعَۃِ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اِنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَمَا یَخْرُجُ

التَّبُرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ

ترجمہ

علی بن زید اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دونوں آیتوں کی تفسیر دریافت کی۔ ایک تو وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور دوسری مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا اس وقت سے اب تک کسی نے اس کے متعلق مجھ سے نہیں پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد خدا کا اپنے بندوں کو ایسی مصیبتوں میں گرفتار کرنا ہے جو ان کو مثل تپ اور ٹھوکر وغیرہ کے پہونچتی ہیں حتیٰ کہ جب بندہ کوئی (ادنیٰ درجہ کی) چیز بھی اپنے کرتوں کے کیسوں میں رکھدیتا ہے پھر خیال کرتا ہے کہ وہ چیز کھو گئی۔ اور اس کے لیے چونک پڑتا ہے یعنے ایسی گھبراہٹ بھی معافی گناہ کے لیے کافی ہے جس کے بعد بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجاتا ہے جس طرح کہ سونا سنار کی بھٹی میں سے صاف وپاک نکلتا ہے۔

۲۰۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ نَوْبَتِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ۔ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام المومنین سودہؓ کو یہ خوف[1] پیدا ہوا کہ کہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو طلاق نہ دیدیں تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے طلاق نہ دیجیے مجھے آپ اپنی بی بیوں میں شریک رکھیے میں اپنی باری کا دن عائشہ کو دیدیتی ہوں۔ تب یہ آیت نازل ہوئی فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا یعنے جس امر پر دونوں میں صلح ہوجائے وہ جائز ہے۔ دونوں حدیث کے ترمذی راوی ہیں

[1] خوف اس وجہ سے پیدا ہوا کہ آپ ضعیفہ ہوگئی تھیں یعنی اس میں کچھ مضائقہ نہیں اگر میاں بی بی آپس میں صلح کرلیں۔

سُورَۃُ المَائِدَہ

۱۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ قَالَتِ الْیَھُوْدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّکُمْ لَتَقْرَءُوْنَ اٰیَۃً لَوْ اُنْزِلَتْ فِیْنَا لَاتَّخَذْنَاھَا عِیْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ حِیْنَ اُنْزِلَتْ وَاَیْنَ اُنْزِلَتْ وَاَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَاَنَا وَاللّٰہِ بِعَرَفَۃَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ یَعْنِیْ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ

ترجمہ

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ یہود نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں اگر ہم لوگوں میں ایسی آیت نازل ہوتی تو اس کے روز نزول کو ہم عید کا دن قرار دیتے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں بخوبی جانتا ہوں جب یہ آیت نازل ہوئی اور جہاں نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں تشریف رکھتے تھے۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعہ کے دن جب ہم لوگ عرفات میں تھے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت یہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ بجز ابوداود کی پانچوں اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَلْاٰیَۃَ قَالَ اُنْزِلَتْ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْھُمْ قَبْلَ اَنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ لَمْ یَمْنَعْہُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقَامَ فِیْہِ الْحَدُّ الَّذِیْ اَصَابَہٗ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ آیت مشرکین کی شان میں نازل ہوئی پس ان میں سے جو شخص قبل قیام حدود توبہ کرے تو یہ توبہ اس پر حد قائم کرنے کے لیے مانع نہیں ہے۔ ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مُرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَھُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ فَدَعَاھُمْ فَقَالَ ھٰکَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِیْ فِیْ کِتَابِکُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَآئِھِمْ فَقَالَ اَنْشُدُکَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ عَلٰی مُوْسٰی اَھٰکَذَا تَجِدُوْنَ

حدّ الزانی فی کتابکم قال لا ولو لا انک انشدتنی بھذا لم اخبرک نجدہ الرجم ولکنہ کثر فی اشرافنا فکنا اذا اخذنا الشریف ترکناہ واذا اخذنا الضعیف اقمنا علیہ الحد فقلنا تعالوا فلنجتمع علی شیئ نقیمہ علی الشریف والوضیع فجعلنا التحمیم والجلد مکان الرجم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اول من احیا امرک اذ اماتوہ فامر بہ فرجم فانزل اللہ تعالی یایھا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر الی قولہ ان اوتیتم ھذا فخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا وانزل اللہ تعالی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون فی الکفار کلھا ۔ اخرجہ مسلم وھذا لفظہ وابوداود وفی اخری لابی داود عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال ھذہ الآیات الثلث خاصۃ نزلت فی قریظۃ والنضیر ۔ والتحمیم تسوید الوجہ بالحمم وھو الفحم ۔

ترجمہ

براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزرا جس کا منہ کالا کیا گیا تھا اور اس کو دُرّے لگائے گئے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کو بلا کر پوچھا کہ کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے ۔ اونہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں ۔ تو آپ نے ان کے ایک عالم کو بلا کر پوچھا کہ میں تم کو اس خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں جس نے موسے علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی ہے کہ کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے ۔ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں یہ نہیں ہے اور اگر آپ مجھ کو قسم نہ دیتے تو ہرگز میں آپ کو اصل بات سے مطلع نہ کرتا ۔ ہمارے یہاں زانی کی سزا رجم ہے ۔ لیکن جب زنا ہماری شریف لوگوں میں کثرت سے رائج ہو گیا ہے تو جب ہم کسی شریف کو گرفتار کرتے تو اس کو چھوڑ دیتے یعنے اس پر حد قائم نہ کرتے اور اگر کسی غریب کمزور آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کرتے تو ہم لوگوں نے کہا کہ آؤ کمیٹی کر کے ایک ایسی سزا قرار دیں جو شریف اور رزیل دونوں کو دی سکیں تب ہم لوگوں نے رجم کی جگہہ منہ کالا کرنا اور دُرّے لگانا زانی کی سزا قرار دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا میں پہلا وہ شخص ہوں جو تیرے حکم کو زندہ کروں جس کو انھوں نے نیست و

نابود کر دیا ہو اس کے بعد آپ نے حکم دیا اور وہ شخص رجم کیا گیا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ + إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوا تک اور خدا نے یہ چند آیتیں کفار کی شان میں نازل فرمائیں۔ آیت وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور آیت وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
اور آیت وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی
ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ اور ابوداود کی ایک روایت میں جو ابن عباس سے مروی ہے اس طرح
مذکور ہے کہ یہ تینوں آیتیں خاصکر قریظہ[1] اور نضیر[2] کے شان میں نازل ہوئیں۔

۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ
أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ
رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُدِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا
بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ فَأُنْزِلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَنُسِخَتْ قَالَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَهُمَا فِي أُخْرَى قَالَ كَانَ بَنُو النَّضِيرِ إِذَا قَتَلُوا مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ
أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ وَإِذَا قَتَلَ بَنُو قُرَيْظَةَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ أَدَّوْا إِلَيْهِمُ الدِّيَةَ كَامِلَةً
فَسَوَّى بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے اور نضیر بہ نسبت قریظہ کے شریف
تر تھے۔ تو جب قریظہ کا کوئی شخص نضیر کے کسی آدمی کو مار ڈالتا تھا تو اس کے معاوضہ میں وہ بھی
مارا جاتا تھا۔ اور اگر نضیر کا کوئی شخص قریظہ کے کسی آدمی کو مار ڈالتا تھا تو اس کے معاوضہ میں
سو وسق کھجور دیدیتا تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو نضیر کے ایک

---

[1] جو حسب فرمودہ خدا ونیز عالم احکام جاری نہ کرین وہ کافر ہین [2] و [3] نام قبیلہ

شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا۔ تو قریظہ نے کہا کہ قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو مار ڈالینگے تو انہون نے کہا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فیصلہ کرین وہی واجب التعمیل ہوگا) تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ انکا منصفانہ فیصلہ کرو اور انصاف یہی ہے کہ جان کے معاوضہ مین جان لی جائے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ پہلے یہ آیت نازل ہوئی فَاِنْ جَآءُوْکَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ تو اس نے پہلے آیت کو منسوخ کر دیا۔ اور ابوداؤد اور نسائی دونون کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ بنو نضیر جب کسی بنو قریضہ کو قتل کر ڈالتے تھے تو نصف دیت دیتے تھے اور بنو قریظہ کسی بنو نضیر کو قتل کر ڈالتے تھے تو پوری دیت دیتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین مساوات قائم کر دی

۵۔ وَعَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْرَسُ لَیْلًا حَتّٰی نَزَلَ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسَہٗ مِنَ الْقُبَّۃِ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہرہ کی حفاظت[ا] مین تھے۔ تاآنکہ یہ آیت نازل ہوئی وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ[۲] مِنَ النَّاسِ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمہ سے سر مبارک نکال کر پہرہ والون سے فرمایا کہ لوگو چلے جاؤ اسلیے کہ خدا تعالے نے خود میری حفاظت کا وعدہ فرما لیا ہے

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْٓ اِذَآ اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَآءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَھْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ الاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَھُمَا التِّرْمِذِیُّ

ا یعنی اگر تمہارے پاس بغرض فیصلہ آئین تو ان کا فیصلہ کر دو یا ان سے اعراض کرو۔ مخاطب رسول اللہ ہین ۲ دشمنون کے فتنہ و فساد کا اس شب کو اندیشہ زیادہ تھا کہ خدا انکو

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ جب میں گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لیے مجبور پریشان ہو جاتا ہوں۔ اور شہوت مجھ پر غالب آجاتی ہے۔ اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کا کھانا حرام کر لیا ہے۔ تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ[1]۔ ان دونوں احادیث کے ترمذی راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الْاٰيَةَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتْ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا آخر آیت تک تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی انہیں لوگوں میں سے ہو مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں جو براء سے مروی ہے مذکور ہے کہ صحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے اشخاص شراب کے حرام ہونے سے قبل مر گئے پھر جب شراب حرام ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے اُن احباب کی کیا حالت ہوگی جن کا انتقال ہو چکا ہے اور جو شراب پیتے تھے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۸) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

---

[1] اے ایمان والو تم خدا کی حلال کی ہوئی پاک چیزوں کو اپنے اوپر حرام مت کرو

وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا فَدُعِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا ۔ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے لیے شراب کے باب میں شافی بیان فرما دے۔ تو وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ بقرہ میں ہے یعنے یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ۔ آخر آیت تک۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ طلب ہوئے اور ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمارے لیے شراب سے متعلق شافی بیان کر دے تو وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ نساء میں ہے یعنے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلب ہوئے اور یہ آیت ان کو پڑھ کر سنائی گئی تو پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ تو ہمارے لیے شراب کے مسئلہ کو شافی طور پر بیان کر دے۔ تب وہ آیت نازل ہوئی جو سورہ مائدہ میں ہے یعنے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ۔ آخر آیت تک تو حضرت عمر طلب ہوئے اور ان کو یہ آیت پڑھکر سنائی گئی پھر وہ کہنے لگے کہ بس ہم اپنی دعا کو ختم کرتے ہیں (یعنے خدا تعالے نے کافی طور پر شراب کے مسئلہ کو بیان فرما دیا) سب اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ فِي الْمَسْئَلَةِ فَصَعِدَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعُوْا ذٰلِكَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَافٌّ رَاْسَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ يَبْكِيْ فَاَنْشَا رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحٰى يُدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِيْ فَقَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَقَالَ عُمَرُ رض رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ

دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَأَیْتُ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ کَالْیَوْمِ قَطُّ اِنَّہٗ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ حَتّٰی رَأَیْتُھُمَا دُوْنَ الْحَائِطِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَقَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ لِعَبْدِ اللّٰہِ مَا رَأَیْتُ قَطُّ اَعَقَّ مِنْکَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَکُوْنَ اُمُّکَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا یُقَارِفُ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ فَتَفْضَحُھَا عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ اَلْحَقَنِیْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُہٗ وَالْاِحْفَاءُ فِی السُّؤَالِ الْاِسْتِقْصَاءُ وَالْاِکْثَارُ وَاَرَمَّ بِفَتْحِ الْھَمْزَۃِ وَالرَّآءِ اِذَا اَطْرَقَ سَاکِتًا مِنْ خَوْفٍ وَالرَّھْبَۃُ اَلْخَوْفُ وَالْفَزَعُ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اتنا پوچھنا پاچھنا شروع کر دیا کہ آپ کو تنگ کر دیا تب ایک دن آپ برآمد ہوئے اور منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے کہ جس کا جو جی چاہے پوچھے میں اس کو بیان کر دوں گا جب لوگوں نے یہ فقرہ سُنا تو سب خاموش ہو گئے اور ڈر گئے کہ کہیں کوئی آفت آنے والی ہو۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جو دائیں اور بائیں جانب نظر ڈالی تو دیکھا کہ ہر شخص اپنا منہ لپیٹے رو رہا ہے۔ آخر ایک شخص نے (جس سے لوگ جھگڑتے تھے اور جس کو کسی اور کا بیٹا بناتے تھے) آپ سے یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون شخص ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ تو حضرت عمر نے جرأت کر کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ اور ہم فتنہ و فساد سے پناہ مانگتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح کبھی کوئی بھلائی اور برائی نہیں دیکھی۔ دوزخ اور جنت دونو کی تصویر میرے سامنے حاضر کیگئی تھی حتی کہ میں نے دونوں کو (یعنے دوزخ و جنت) کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ[له] ابن شہاب نے

له اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو ان چیزوں سے کہ اگر ظاہر کیجاویں واسطے تمہارے تم کو بُری لگیں ۱۲ مکوسۃ ابن شہاب ایک ادمی کا نام ہے

بیان کیا کہ مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے عبد اللہ سے
کہا کہ مین نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہین دیکھا کیا تو اس بات سے بے خوف ہی کہ تیری ماں
نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کے زمانہ مین عورتین کیا کرتی تہین اور پھر تو اس کو لوگون کی
نظرون مین ذلیل اور رسوا کرے۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر میرا رشتہ کسی حبشی غلام سے
قائم کیا جاتا تو مین اسی کا ہو جاتا۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيْرَةُ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ وَالسَّائِبَةُ
كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِاٰلِهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَالْوَصِيْلَةُ الَّتِيْ تُبَكِّرُ فِيْ اَوَّلِ نِتَاجِ الْاِبِلِ
بِاُنْثٰى ثُمَّ تُثَنِّيْ بِاُنْثٰى وَكَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا لِطَوَاغِيْتِهِمْ اِنْ وَصَلَتْ اِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ
وَالْحَامُ فَحْلُ الْاِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُوْدَ فَاِذَا قَضٰى ضِرَابَهٗ وَدَعُوْهُ لِلطَّوَاغِيْتِ وَاَعْفَوْهُ
مِنَ الْحَمْلِ وَسَمَّوْهُ الْحَامَ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ
اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالْقُصْبُ وَاحِدُ الْاَقْصَابِ وَهِيَ الْاَمْعَاءُ

ترجمہ

ابن مسیب سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ بحیرہ اس اونٹنی کو کہتے ہین جس کا دودہ بتون کے نام پر
وقف ہو اور اس کو کوئی شخص دوہتا نہ ہو۔ اور سائبہ وہ اونٹنی ہے جس کو بتون کے نام پر چہوڑ دیتے
تہے اور اس پر کچہ لادتے نہ تہے اور وصیلہ وہ اونٹنی ہے جو پہلی مرتبہ اونٹنی جنے اور پھر دوبارہ بھی
اونٹنی جنے ایسی اونٹنی کو بتون کے نام پر وقف کر دیتے تہے اور ایسی اونٹنی کو وصیلہ اس وجہ سے
کہتے تہے کہ اس کے بچون مین سے ایک دوسری سے ملی تو ان مین کوئی نر نہین ہوتا۔ اور
حام ایسے نر اونٹ کو کہتے ہین جو مادہ پر کودایا جاتا ہو پس جب وہ متعدد مادہ اون پر کود چکا ہو تو
اس کو بتون کے نام پر چہوڑ دیتے تہے اور اس کو لادنے سے معاف کر دیتے تہے اور اس کو حام
کہتے تہے۔ ابن مسیب نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ مین نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیان دوزخ مین کھینچ رہا ہے اور یہ
پہلا وہ شخص ہے جس نے بتون کے نام پر جانورون کو چھوڑنے کا طریقہ ایجاد کیا۔ شیخین اس کے راوی ہین

(١١) **وعن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال خرج رجل من بني سهم مع تميم الداري وعدي بن بداء فمات السهمي بأرض ليس بها مسلم فلما قدما بتركته فقدوا جاما من فضة مخوصا بذهب فأحلفهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم وجد الجام بمكة فقالوا ابتعناه من تميم الداري وعدي فقام رجلان من أوليائه فحلفا لشهادتنا أحق من شهادتهما وأن الجام لصاحبهم قال وفيهم نزلت يا أيها الذين آمنوا شهادة بينكم الآية أخرجه البخاري وأبو داود والترمذي والجام الإناء وتخويصه أن يجعل عليه صفائح من ذهب كخوص النخل

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ بنی سہم کا ایک شخص (مسلمان) تمیم داری اور عدی بن بدا (نصرانیوں) کے ساتھ سفر کو نکلا اتفاقا وہ سہمی رستہ مین ایک[1] ملک مین مر گیا جہان کوئی بہی مسلمان نہ تہا جب وہ دونون اس کا سامان لیکر واپس آئے تو اس مین چاندی کا گلاس نہین ملا جس پر سونے کے ورق لگے ہوئے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونون (یعنے تمیم اور عدی) کو حلف دی پہر وہ گلاس مکے مین ملاجن کے پاس ملا وہ کہنے لگے کہ ہم نے اس کو تمیم اور عدی سے خرید کیا ہے۔ پہر دو شخصون نے سہمی کے اولیاء سے کہڑے ہو کر حلف لی کہ ہماری گواہی ان دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور یہ گلاس ہمارے سہمی کا ہے اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت آخر آیت تک بخاری اور ابو داود اور ترمذی اس کے راوی ہین

(١٢) **وعن** عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزلت المائدة من السماء خبزا ولحما فأمروا أن لا يخونوا ولا يدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردة وخنازير أخرجه الترمذي

ترجمہ

عمار بن یاسر رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان سے ایک[2] دسترخوان اترتا تہا جس مین گوشت روٹی ہوتی تہی اور ان کو یہ حکم دیا گیا تہا کہ وہ خیانت نکرین اور کل کے لیے نہ رکہہ چہوڑین لیکن انہونے ایسا نہ کیا بلکہ خیانت کی اور کل کے لیے رکہہ چہوڑا تب وہ[3] بندر اور سور بنا دیے گئے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

[1] یعنی تمیم اور عدی [2] یہ دسترخوان حضرت عیسی کی دعا سے انکی امت پر اترتا تہا جسکو انکی امت نے اس طرح ضائع کر دیا [3] یعنی مسخ کر دیے گئے

سورۃ الانعام

۱ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک و لکن نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالیٰ فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون ۔ اخرجہ الترمذی

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ ابوجہل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم تم کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ جو چیز تم آپنے ساتھ لائے ہو اس کو جھوٹا سمجھتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی فانہم لا یکذبونک ولکن الظلمین بایت اللہ یجحدون ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال لہ المشرکون اطرد ھؤلاء لا یجترون علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ھذیل وبلال ورجلان لست اسمیہما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ الایۃ ۔ اخرجہ مسلم

ترجمہ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکین نے آپ سے عرض کیا کہ تم ان لوگوں کو چھوڑ دو یہ لوگ ہم پر غالب نہیں آسکتے جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں جو خیالات خدا نے چاہا پیدا ہونے لگے اور آپ دل سے باتیں کرنے لگے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی[1] ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی آخر آیت تک مسلم اس کے راوی ہیں

(۳) وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی ھذہ الایۃ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قرآن شریف ملا۔ اے محمد تم ایسے لوگوں کو مت چھوڑو جو صبح وشام خدا کی عبادت کرتے ہیں

اَمَا اِنَّھَا کَائِنَۃٌ وَلَمْ یَأْتِ تَاْوِیْلُھَا بَعْدُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْمُرَادُ بِالتَّاْوِیْلِ ھُنَا الْوُجُوْدُ وَالْوُقُوْعُ لَا التَّفْسِیْرُ وَنَحْوُہٗ ۔

ترجمہ

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے اس آیت قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ کی تفسیر میں اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عذاب آیندہ آنے والا ہے اب تک تو نہیں آیا ترمذی اس کے راوی ہیں اور تاویلھا بعد سے مراد اس جگہہ وجود اور وقوع ہے نہ تفسیر اور اس کے مانند۔

(۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ ھَاتَانِ اَھْوَنُ اَوْ اَیْسَرُ ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میں تیرے چہرہ مبارک کی پناہ مانگتا ہوں اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ میں تیرے چہرہ مبارک کی پناہ مانگتا ہوں اور جب یہ آیت نازل ہوئی اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونو باتیں بہت سہل اور آسان ہیں بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَقَالُوْٓا اَیُّنَا لَا یَظْلِمُ نَفْسَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ ذٰلِکَ اِنَّمَا ھُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِہٖ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ

بِظُلْمٍ تو مسلمانون پر بہت شاق گزرا اور کہنے لگے کہ بھلا ہم مین کون ایسا شخص ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہین کرتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ظلم سے یہ مراد نہین ہے بلکہ ظلم سے شرک مراد ہے۔ کیا تم نے لقمان کا وہ قول نہین سُنا جو انہون نے اپنے بیٹے سے کہا تہا کہ یٰبُنَیَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَتَى نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مَا ذَبَحَ اللّٰهُ يَعْنُوْنَ الْمَيْتَةَ لِمَ لَا تَاْكُلُوْنَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ نَتُمْ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَهٗ فِي اُخْرٰى فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ لَا تَاْكُلُوْنَهٗ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند آدمی جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ جس چیز کو ہم قتل کرتے ہین اس کو تو کہاتے ہین اور جس کو خدا نے قتل کیا ہے اس کو نہین کہاتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ سے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ تک۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین آیت وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ کی تفسیر کے متعلق مروی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ جس کو خدا نے ذبح کیا یعنے مردار جانور اس کو تم کیون نہین کہاتے تب خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ یعنے

سلہ جو تمنے خیال کیا ہے سے اگر تم خدا کی آیات پر ایمان لائے ہو تو وہی چیز کہاؤ کہ جسپر خدا کا نام لیا گیا ہو سے یعنے شیاطین اپنے اطاعت گذاروں کے اگر ایسی بات کہتے ہین جس سے متعلق وہ تم سے بحث کرتے ہین کہ یعنے شیاطین اگر کوئی کہانا اپنی

اگر تم شیاطین کی اطاعت کروتو تم مشرک کہلاوگے۔ پہر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور ابوداود ہی کی روایت مین مذکور ہے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ[1] پس خدا نے اسکو
منسوخ کرکے اوراس مین سے اس جزو کو مستثنی کرکے فرمایا وَطَعَامُ[2] الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ
وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور نسائی کی روایت مین مذکور ہے کہ مشرکین نے مسلمانون سے بحث کی کہ
جس کو خدا نے ذبح کیا اس کو تو تم نہین کہاتے۔ اور جس کو تم ذبح کرتے ہو وہ کہاتے ہو[3]

(٧) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِذَا سَرَّكَ اَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلٰثِيْنَ
وَالْمِائَةِ مِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ
ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ اگر تم عرب کی جہالت معلوم کرنا چاہو تو سورہ
انعام کی ایک سو تیس آیت کے بعد سے پڑہو یعنے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ
سے قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تک بخاری اس کے راوی ہین

(٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الصَّحِيْفَةِ الَّتِيْ عَلَيْهَا
خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْرَأْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ
اِلٰى قَوْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ جو شخص اس صحیفہ کو دیکھنا چاہے جس پر محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مہر ہے تو وہ یہ آیت پڑہے یعنے قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ سے لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ تک۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

٩۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ
اِذَا خَرَجْنَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ

ص ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه

---

[1] ایسا ذبیحہ مت کہاؤ جس پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو [2] یعنے اہل کتاب کا کہانا تمہارے لیے حلال ہے اور
تمہارا کہانا اُنکے لیے حلال ہے [3] جس کے بعد گزشتہ آیات نازل ہوئے

وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ - اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تین باتین ظاہر ہوجائین تو اس کے بعد کسی ایسے شخص کا ایمان لانا جو ان سے قبل ایمان نہ لایا ہو ہرگز اس کے حق مین مفید نہ ہوگا - ایک تو آفتاب کا مغرب کی جانب سے نکلنا - دوسرے دجال کا نکلنا - تیسرے دابۃ الارض کا نکلنا - مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِہَا - اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت مین اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ آیات سے مراد آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے - ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَھِیَ عُرْیَانَۃٌ فَتَقُوْلُ مَنْ یُعِیْرُنِیْ تِطْوَافًا فَتَجْعَلُہٗ عَلٰی فَرْجِہَا وَھِیَ تَقُوْلُ اَلْیَوْمَ یَبْدُوْ بَعْضُہٗ اَوْ کُلُّہٗ فَمَا بَدَا مِنْہُ فَلَا اُحِلُّہٗ + فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ - اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت برہنہ طواف کر رہی تھی اور یہ کہتی تھی کہ ایسا کون شخص ہے جو مجھ کو ایک کپڑا دیتا تاکہ مین اسکو اپنی شرمگاہ پر ڈالتی - اور یہ شعر پڑھتی جاتی تھی اَلْیَوْمَ یَبْدُوْ بَعْضُہٗ اَوْ کُلُّہٗ + فَمَا بَدَا مِنْہُ فَلَا اُحِلُّہٗ[1] تب یہ آیت نازل ہوئی خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ مسلم اور نسائی اس کے راوی ہین

[1] جسکا مطلب یہ ہے کہ میرا اکثر بدن ننگا ہے جس نے مجھے نظر بد سے دیکھا مین اسکو معاف نکردونگی [2] نیچے سے مسجد مین کپڑے پہنے رہا کرو

(۲) وعن انس قال قرء رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الاية فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا قال حماد رح هكذا وامسك سليمان بطرف ابهامه على انملة اصبعه الیمنی قال فساخ الجبل وخر موسى صعقا۔ اخرجه الترمذي وصححه

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا الایہ حماد[1] نے کہا کہ سلیمان[2] نے اس طرح اشارہ کرکے بتلایا کہ بائین ہاتہ کے انگوٹھے کی نوک کو داہنے ہاتہ کی انگلیون کے پورون پر رکہا اور کہا کہ بس پہاڑ پہٹ گیا اور موسی علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح مانا ہے

(۳) وعن مسلم بن يسار الجهني ان عمر رض سئل عن قوله تعالى واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم الاية قال سئل عنها رسول الله صلى الله عليه فقال ان الله تعالى خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار۔ اخرجه الاربعة الا النسائي

ترجمہ

مسلم بن یسار جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت عمر[4] رضی اللہ عنہ سے اس آیت[3] سے متعلق دریافت کیا گیا واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم آخر آیت تک تو انہون نے جواب دیا کہ اس آیت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا تہا آپ نے

---

[1] نام راوی [2] نام استاد حماد راوی [3] یعنے رسول اللہ صلعم نے ایسے اشارہ کو فرمایا تہا جو سلسلہ وار سب راوی اشارہ کرکے اپنے اپنے شاگردون کو بتلاتے رہے [3] یعنی اس آیت کا مطلب پوچہا گیا [4] یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اس سے ان کی اولاد کا ایک گروہ نکالا۔ اور فرمایا کہ ان لوگوں کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ لوگ اہل جنت کا سا عمل کرینگے پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اس سے ان کی اولاد کا ایک گروہ نکال کر فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور یہ لوگ دوزخیوں کا سا عمل کریں گے۔ تو ایک شخص نے یہ اعتراض کیا کہ یا رسول اللہ پھر عمل کی کیا ضرورت ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے جن لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے ان کو جنتی لوگوں کے سے عمل کی جانب لگا دیا ہے حتے کہ وہ لوگ مرتے دم تک جنتی لوگوں کا سا عمل کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوتے ہیں اور خدا نے جن لوگوں کو دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے ان کو دوزخیوں کے سے عمل کی جانب لگا دیا ہے حتے کہ مرتے دم تک وہ لوگ دوزخیوں کا سا عمل کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے خدا انہیں دوزخ میں داخل کرے گا۔ بجز نسائی کے چاروں اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً فَقَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا اِبْنَكَ دَاوٗدَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطِیَ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهٗ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کے پیٹھ پر ہاتھ پھیرا جس کے بعد ان کی پیٹھ سے ان کی اولاد کے ایسے

لہ یعنے جب جنتی اور دوزخی پہلے ہی منتخب ہو چکے ہیں پھر عمل کیا بیکار نہ ہوگا

کل ارواح نکل آئین جن کو خدا تعالے (تبدریج) پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر شخص کی دونون آنکھون کے مابین ایک نورانی چمک پیدا کردی پھر ان کو خدا نے آدم علیہ السلام کے روبرو پیش کیا تو آدمؑ کہنے لگے کہ اے پروردگار یہ کون لوگ ہین۔ خدا تعالے نے فرمایا کہ یہ تمہاری اولاد ہین تو آدمؑ نے ان مین سے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے آنکھون کے مابین کی نورانی چمک اُنکو بہت اچھی معلوم ہوئی تو انہون نے پوچھا کہ اے پروردگار یہ کون شخص ہے تو خدا نے فرمایا کہ یہ داؤد ہین (علیہ السلام) آدم علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تو نے اس کی عمر کیا مقرر کی ہے۔ خدا تعالے نے کہا کہ ساٹھہ برس ہے تو آدمؑ نے کہا کہ اے پروردگار میری عمر مین سے چالیس برس اس کی عمر مین زیادہ کردے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی صرف چالیس برس رہ گئے تو ان کے پاس ملک الموت آئے آدم علیہ السلام نے کہا کہ کیا میری عمر کے ابھی چالیس برس باقی نہین ہین ملک الموت نے جواب دیا کہ تم نے کیا وہ چالیس برس اپنے بیٹے داؤدؑ کو نہین دیے۔ تو آدمؑ نے انکار کیا۔ پس ان کی اولاد مین بھی انکار کا طریقہ جاری ہوگیا۔ اور آدمؑ نے بھول کر گیہون کھا لیا تو ان کی اولاد مین بھی نسیان جاری ہوا۔ اور آدم علیہ السلام نے خطا کی تو ان کی اولاد بھی خطا کرنے لگی۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

(۵) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ عَلَيْهَا السَّلَامُ طَافَ بِهَا اِبْلِيْسُ وَكَانَ لَا يَعِيْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيْهِ عَبْدُ الْحَارِثِ فَاِنَّهٗ يَعِيْشُ فَسَمَّتْهُ فَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَاَمْرِهٖ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حوّا علیہا السلام حاملہ ہوئین تو ان کے پاس شیطان آنے جانے لگا۔ اور حوّا کا کوئی لڑکا جیتا نہ تہا اسلئے شیطان نے ان سے کہا کہ (لڑکا پیدا ہو تو اس کا) نام عبد الحارث رکھنا اس لیے کہ یہ زندہ رہے گا (جب ان کے لڑکا پیدا ہوا) تو انہون نے بھی نام رکھا۔ اور زندہ رہا اور یہ فعل (حوا کا) شیطان کے سکھلانے

لہ وہی جو انہون نے داؤد کو دی تہی ؎ ان سب کے مورث اعلے آدم ہین

اور اس کے حکم سے واقع ہوا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۷) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَا نَزَلَتْ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ إِلَّا فِي أَخْلَاقِ النَّاسِ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُودَاوُدَ وَفِي أُخْرَى لَهُمَا أَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

ترجمہ

ابن زبیر سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ آیت خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ لوگون کے ساتھہ اخلاق کرنے کے باب مین نازل ہوئی ہے اس کے سوا کسی اور سے متعلق ہرگز نازل نہین ہوئی بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور دونون کی ایک دوسری روایت مین مذکور ہے کہ خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ لوگون کے ساتھہ برتاؤ کرنے مین عفو اور درگزر کو پیش نظر رکھین

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

(۱) عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَدْرٍ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

ابن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ مین نے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے دریافت کیا کہ سورہ انفال (کس موقع پر نازل ہوئی) انہون نے جواب دیا کہ جنگ بدر مین نازل ہوئی شیخین اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَبْ لِي هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطَى هٰذَا مَنْ لَا يُبْلِي بَلَائِي فَجَاءَنِي الرَّسُولُ وَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ل۵ ای محمد درگزر کیا کرو۔ اور اچہا حکم دیا کرو۔ اور ناواقف جاہلون سے چشم پوشی کیا کرو ۱۲

ترجمہ

مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انہون[1] نے بیان کیا کہ بدر کے دن مین ایک تلوار[2] لیکر آیا اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تو خدا تعالے نے مشرکین سے میرے کلیجہ کو ٹھنڈا[3] کر دیا۔ یہ تلوار آپ مجہ کو دیدیجیے۔ تو آپنے فرمایا کہ یہ تلوار اس وقت نہ میری ہے نہ تمہاری ہے تب مین نے (اپنے دل مین) کہا کہ شائد یہ تلوار ایسے شخص کے حصہ مین آجائیگی جس نے (لڑائی مین) میرے جیسی مصیبت نہ اٹھائی ہوگی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد میرے پاس آکر مجھے بلاکر لے گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے مجھسے تلوار مانگی تھی اور اُس وقت وہ میری نہ تھی۔ اور اب وہ میری ہوگئی ہے۔ اب مین تم کو دیدیتا ہون اور اسی سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ فِي يَوْمِ بَدْرٍ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ آیت وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ بدر کی لڑائی مین نازل ہوئی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الْآيَةَ قَالَ هُمْ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ آخر آیت تک کی تفسیر مین مروی ہے کہ وہ لوگ قبیلہ بنی عبد الدار کے چند اشخاص ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ الْآيَةَ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ الْآيَةَ فَلَمَّا أَخْرَجُوهُ نَزَلَتْ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ

[1] یعنی سعد نے ۱۲ [2] مال غنیمت سے ۱۲ [3] یعنے ہمنے مشرکین کو قتل کرکے انپر فتح حاصل کی [4] یعنے غنیمت کا مال ہے تقسیم تک کوئی شخص خاص کسی کا مالک نہین ہوسکتا

الشیخان

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ دین اسلام برحق ہے اور تیرے طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ الآیہ اور جب کفار نے آپ کو مکہ سے نکال دیا تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ آخر آیت تک شیخین اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْأَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ

ترجمہ

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے سنا جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر رونق افروز ہو کر یہ آیت پڑھی وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اور اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ یہ جملہ آپ نے تین بار فرمایا۔ مسلم۔ ابوداود ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ عنقریب تم ملک پر فتحیابی حاصل کروگے اور اپنی کوشش کا پورا نتیجہ پاؤگے کسی شخص کو تیر اندازی کی مشق میں سستی نہیں کرنی چاہیے

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ كَتَبَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَفِرَّ وَاحِدٌ مِنْ عَشَرَةٍ وَلَا عِشْرُونَ مِنْ مِائَتَيْنِ ثُمَّ نَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ الآية فَكَتَبَ أَنْ لَا يَفِرَّ مِائَةٌ مِنْ مِائَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ۔ وَفِي أُخْرَى لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَنَزَلَتْ الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ الآية فَلَمَّا خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنَ الْعِدَّةِ نَقَصَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّبْرِ بِقَدْرِ مَا خُفِّفَ عَنْهُمْ

ترجمہ

لہ تم حتی الامکان اپنی قوت کفار کے مقابلہ کے لیے تیار رکھو۔

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ الآیہ تو مسلمانون کے لیے یہ بات ضروری اور لازمی قرار دی گئی کہ ایک مسلمان دس کافرون کے مقابلہ سے نہ بہاگے اور بیس مسلمان دو سو کفار کے مقابلہ سے نہ بہاگین۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ الآیہ تب یہ بات قرار پائی کہ ایک سو مسلمان دو سو کفار کے مقابلہ سے نہ بہاگین۔ بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ تو مسلمانون پر یہ امر بہت گران گزرا تب یہ آیت نازل ہوئی اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰہُ عَنْکُمْ الآیہ تو خدا تعالے نے جس قدر ان کی تعداد مین تخفیف کی اسی قدر ان کے صبر مین کمی کر دی۔

(٨) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُوْسِ مِنْ قَبْلِکُمْ اِنَّمَا کَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَتَاْکُلُھَا فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِی الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قبل جو لوگ تہے ان مین سے کسی کالے سر والے (یعنے کسی فرد بشر کو) مال غنیمت حلال نہین تہا۔ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تہی جو سب مال غنیمت کو کہا جاتی تہی جب جنگ بدر کا واقعہ ہوا تو قبل اس کے کہ غنیمت حلال ہو لوگ مال غنیمت پر گرنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح مانا ہے

(٩) **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ وَاَخَذَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْفِدَاءَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا اِلٰی قَوْلِہٖ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ مِّنَ الْفِدَاءِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ثُمَّ اُحِلَّ لَھُمُ الْغَنَائِمُ

---

[۱] اگر وہ بیس صابر مسلمان ہونگے تو وہ دو سو کفار پر غالب آئینگے [۲] اگر پیشتر سے یہ بات لکہی نہ ہوتی کہ آیندہ غنیمت تمکو حلال ہو گی تو اسوقت اسکے لینے کی سبب

اَخرجہ اَبُوداؤد

ترجمہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب جنگ بدر کا واقعہ ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدیہ لیا یعنے روپیہ لیکر بدر کے قیدیوں کو چھوڑ دیا تب یہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِنَبِیٍّ[1] اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ اَسْرٰی حَتّٰی[2] یُثْخِنَ فِی الْاَرْضِ تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا سے لَمَسَّکُمْ[3] فِیْمَا اَخَذْتُمْ مِنَ الْفِدَاءِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ پھر اس کے بعد خدا تعالی نے ان[4] کے لیے مال غنیمت حلال کر دیا ابو داود اس کے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَقَوْلِہٖ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا قَالَ کَانَ الْاَعْرَابِیُّ لَا یَرِثُ الْمُھَاجِرَ وَلَا یَرِثُہُ الْمُھَاجِرُ فَنُسِخَتْ فَقَالَ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗد

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہو کہ انہوں نے آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا اور آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُھَاجِرُوْا کی تفسیر سے متعلق فرمایا۔ کہ جو مسلمان کسی اور ملک مین ہوتا تہا وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا تہا نہ مہاجر اس کا وارث ہوتا تہا۔ اس کے بعد اس آیت سے یہ سب حکم منسوخ ہوگیا۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ ابو داود اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْبَرَاءَۃِ

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی اَنْ عَمَدْتُمْ عَلَی الْاَنْفَالِ وَھِیَ مِنَ الْمَثَانِیْ وَاِلٰی بَرَاءَۃٍ وَھِیَ مِنَ الْمِاٰیِٔیْنَ فَقَرَنْتُمْ بَیْنَھُمَا وَلَمْ تَکْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَوَضَعْتُمُوْھَا فِی السَّبْعِ الطِّوَالِ مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ عُثْمَانُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا یَاْتِیْ عَلَیْہِ الزَّمَانُ وَھُوَ یَنْزِلُ عَلَیْہِ

---

[1] نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہییں تا وقتیکہ کفار کو بالکل قتل اور مغلوب کر ڈالیں

[2] تم دنیا کے مال کی خواہش رکہتی ہو ۱۲ اسوقت کفر کا غلبہ تہا اسوجہ سے کافرون کا قتل کرنا ہی زیادہ مناسب تہا اسکے بعد جائز ہوگیا

[3] یعنی اگر یہ پہلے سے لکہا نہ ہوتا تو تمکو سخت عذاب ہو چکا [4] یعنی مسلمانون کے لیے ۱۲

السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰؤُلَاءِ الْاٰيٰتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا) وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ نُزُوْلًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْدَاوُدَ فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ مین نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کا کیا سبب ہے جو آپنے ایسا کیا کہ سورۂ انفال اور برارت کو باخود ملا دیا اور ان دونون کے مابین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ لکھی حالانکہ سورہ انفال مثانی[1] مین سے ہی اور سورۂ براۃ مائین مین سے ہے اور آپنے اُس کو سبع طوال[2] مین شریک کر دیا۔ آخر اس کا سبب کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو زمانہ گزرتا جاتا تھا آپ پر گنتی کی سورتین نازل ہوتی تہین اور جب آپ پر قرآن کا کوئی حصہ نازل ہوتا تھا تو آپ کسی کاتب کو ملوا کر فرماتے تہے کہ ان آیات کو اس سورت مین لکھدو جس مین فلان فلان باتین مذکور ہین۔ اور پہر جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تہی تو آپ فرماتے تہے کہ اس آیت کو اس سورت مین شریک کردو جس مین فلان فلان امور مذکور ہین۔ اور انفال ایسی صورت تھی جو مدینہ مین اول ہی اول نازل ہوئی تہی اور سورہ براۃ سب کے آخر مین نازل ہوئی تہی۔ اور براۃ کا قصہ انفال کے قصہ سے مشابہ تہا۔ اس وجہ سے مینے یہ خیال کیا کہ سورہ برارت سورہ انفال ہی کا ایک جزو ہی اسی اثنا مین رسول مقبول صادق المصدوق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوگیا۔ اور آپنے اس سے متعلق کوئی تصریح نہین فرمائی کہ براۃ سورہ انفال ہی کا ایک جزو ہے۔ یہی

---

[1] مثانی وہ سورتین ہین جو مائین سے تہری ہون اور مائین وہ سورتین ہین جنہین سو سو آیتین ہون ۱۲

[2] ابتداء قرآن پاک مین سات لمبی سورتین ہین جن کو سبع طوال کہتے ہین ۱۲

وجہ ہے کہ میں نے دونوں سورتوں کو ملادیا اور ان کے مابین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی۔ اور اس کو سبع طوال میں شریک کردیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ يَقُوْلُ مِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اٰخَرٍ قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ قَالَ بَلْ سُوْرَةُ النَّضِيْرِ

ترجمہ

ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ سورہ توبہ تو انہوں نے کہا کہ یہ سورہ فاضحہ[۱] ہے یعنے فضیحت کرنے والی ہے ہمیشہ خدا تعالیٰ نے اس سورہ میں منہم[۲] ومنہم سے تعبیر کی ہے حتے کہ لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوگیا تھا کہ کوئی شخص ایسا باقی نہ رہیگا جس کا ذکر اس میں نہ کیا جائے گا۔ پھر میں نے کہا کہ سورہ انفال تو انہوں نے کہا کہ یہ جنگ بدر میں نازل ہوئی۔ پھر میں نے کہا کہ سورہ حشر تو انہوں نے کہا کہ بنی نضیر کے باب میں نازل ہوئی ہے شیخین اس کے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا کہ سورہ حشر تو انہوں نے کہا بلکہ سورہ نضیر۔

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ثُمَّ اَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ فَاَذَّنَ مَعَنَا فِيْ اَهْلِ مِنًى بِبَرَاءَةٍ اَنْ لَّا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْاَكْبَرُ الْحَجُّ وَاِنَّمَا قِيْلَ الْحَجُّ الْاَكْبَرُ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْعُمْرَةُ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ قَالَ فَنَبَذَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَى النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ فِيْ

---

[۱] سورہ توبہ سورہ براءۃ ایک ہی چیز ہے [۲] اس لیے کہ اس میں اکثر اشخاص کے معائب ظاہر کردیے گئے ہیں [۳] یعنے بعض لوگ ایسے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں اس طریقہ سے اکثر اشخاص کے حالات خدا تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں.

الْعَامِ الْقَابِلِ الَّذِیْ حَجَّ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ مُشْرِکٌ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
فِی الْعَامِ الَّذِیْ نَبَذَ فِیْهِ اَبُوْبَکْرٍ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ
الْاٰیَۃَ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُوَافُوْنَ بِالتِّجَارَۃِ فَیَنْتَفِعُ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالیٰ
عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قُطِعَ عَلَیْهِمْ
مِنَ التِّجَارَۃِ الَّتِیْ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُوَافُوْنَ بِهَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ
یُغْنِیْکُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ ثُمَّ اَحَلَّ فِی الْاٰیَۃِ الَّتِیْ تَتْبَعُهَا الْجِزْیَۃَ وَلَمْ تُؤْخَذْ قَبْلَ
ذٰلِکَ فَجَعَلَهَا عِوَضًا مِمَّا مَنَعَهُمْ مِنْ مُوَافَاۃِ الْمُشْرِکِیْنَ بِالتِّجَارَۃِ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ قَاتِلُوا
الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ الْاٰیَۃَ فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ ذٰلِکَ لِلْمُسْلِمِیْنَ عَلِمُوْا اَنْ
قَدْ عَاضَهُمْ اَکْثَرَ مِمَّا خَافُوْا وَوَجَدُوْا عَلَیْهِ مِمَّا کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُوَافُوْنَ بِهٖ مِنَ التِّجَارَۃِ
اَخْرَجَهُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْهُ
جِئْتُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رض حِیْنَ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَهْلِ مَکَّۃَ
بِبَرَآءَۃٍ قِیْلَ مَا کُنْتُمْ تُنَادُوْنَ قَالَ کُنَّا نُنَادِیْ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَۃٌ
وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَمَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ
فَاَجَلُهٗ وَاَمَدُهٗ اِلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَۃُ الْاَشْهُرُ فَاِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
وَرَسُوْلُهٗ وَلَا یَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ فَکُنْتُ اُنَادِیْ حَتّٰی صَحِلَ صَوْتِیْ اَیْ بُحَّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے[1] ان کو ایک ایسے گروہ کی جانب اس حج
مین جس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو امیر بنایا تھا اور جو حجۃ الوداع سے قبل ہوا تھا روانہ
فرمایا جو نحر[2] کے دن یہ منادی کر رہے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے۔ اور کوئی
شخص ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کو انہی سواری پر انکے پیچھے روانہ فرمایا الغرض آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگون کو سورۂ

---

[1] یعنے حضرت ابوہریرہ کو [2] یعنے بقر عید کے روز۔

برارت پڑہکر سناوین توانہون نے ہمارے ساتہہ جاکر سناوالون کو سورہ برارت پڑہکر سنادی اور باواز بلند یہ کہدیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے۔ اور کوئی شخص ننگا ہوکر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے۔ اور ایک روایت مین ہی کہ حج اکبر کا دن تو نحر کا دن ہے اور حج اکبر مطلقا حج ہے اور حج کو حج اکبر اس وجہ سے کہا گیا کہ لوگ عمرہ کو حج اصغر کہا کرتے تہے راوی کا بیان ہے کہ اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدہ کو پورے طور پر ادا کیا تو آیندہ سال جس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا کوئی مشرک حج مین شریک نہ ہوا۔ تو خدا نے اسی سال جس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مشرکین کے خلاف امیر مقرر کیے گئے تہے یہ آیت نازل فرمائی یَاأَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ الآیۃ اور چونکہ مشرکون اور مسلمانون مین باخود ہا تجارتی لین دین تہا جس کی وجہ سے مسلمانون کو بہت نفع ہوتا تہا اب چونکہ خدا نے مشرکین کو مسجد حرام کے قرب سی منع فرمادیا تو مسلمانون کے دل مین ایک فکر اور تردد پیدا ہوا۔ اس لیے کہ مسلمانون کے وہ منافع جو مشرکین کے تجارتی لین دین کی وجہ سے ان کو حاصل ہوتے تہے وہ منقطع ہوتے تہے تو خدا نے فرمایا اِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً سے اِنْ شَآءَ تک یعنے اگر تم کو تنگدستی کا خوف ہے تو خدا تم کو مالدار کردے گا پہر اس کے بعد خدا تعالے نے اس آیت مین جو اس کے بعد ہی ہے۔ جزیہ لینا حلال فرمادیا اور اس سے قبل جزیہ نہین لیا جاتا تہا پس اس جزیہ کو خدا تعالے نے مسلمانون کے لیے اس منافع کا معاوضہ قرار دیا جو ان کو مشرکین کے تجارتی لین دین سے حاصل تہے خدا تعالی نے فرمایا کہ قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ آخر آیت تک۔ پس جب خدا تعالے نے جزیہ کو مسلمانون کے حق مین جائز قرار دیا تو مسلمانون نے سمجہا کہ یہ جو ان کو اس منافع کا معاوضہ جو ان کو مشرکین کی تجارت کے وجہ سی تہے) دیا گیا ہے اس سے کہین زیادہ ہے۔ بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ مین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ آیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اہل مکہ کی جانب

لہ اے ایمان والو سمجہ لو کہ مشرکین ناپاک ہین اس سال کے بعد پہر وہ مسجد حرام کے نزدیک نہ آئین اور اگر تم کو تنگدستی اور فقیری کا خوف ہو تو عنقریب خدا اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمکو غنی اور مالدار کردے گا ۱۲

سورہ براءۃ سنانے کو روانہ فرمایا تہا - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ لوگ کیا منادی کرتے تہے انہون نے جواب دیا کہ ہم یہ منادی کرتے تہے کہ بجز مسلمانون کے کوئی شخص جنت مین داخل نہ ہوگا اور کوئی شخص ننگا ہوکر خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا کرے اور جس شخص کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معاہدہ ہو تو اس کی انتہائے مدت چار مہینے ہے جب چار مہینے گزر جائینگے تو اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے میں ایسا ہی باواز بلند منادی کرتا تہا حتے کہ میری آواز بیٹہ گئی

۴ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ وَرُوِيَ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ أَصَحُّ - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج اکبر کا کونسا دن ہے تو آپنے فرمایا کہ نحر[1] کا دن ہے اور ایک روایت مین حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی پر موقوف[2] روایت کی گئی ہے - اور یہی صحیح تر ہے - ترمذی اس کے راوی ہین

۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا فَقَالَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَقَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ فَقَالَ هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس حج میں جس مین آپ نے حج کیا جمرات[3] کے مابین نحر کے دن کہڑے ہوکر یہ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے تو لوگون نے عرض کیا کہ نحر کا دن ہے تو آپنے فرمایا کہ حج اکبر کا یہی دن ہے - ابوداؤد اس کے راوی ہین

۵ - وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

---

[1] یعنے بقرعید کا دن [2] یعنے یہ قول حضرت علی کا بیان کیا گیا ہے [3] وہ مقامات جہان حج مین کنکریان پہینکتے ہین ۱۲

يَوْمُ تُهْرَاقُ فِيهِ الدِّمَاءُ وَيُوضَعُ فِيهِ الشَّعْرُ وَيُقْضَى فِيهِ التَّفَثُ وَيَحِلُّ فِيهِ الْحَرَامُ۔ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ رض وَقَضَاءُ التَّفَثِ هُوَ اِذْهَابُ الشَّعْثِ وَالدَّرَنِ وَالْوَسَخِ

ترجمہ

ابن ابواوفی سے روایت ہو کہ وہ کہا کرتے تہے کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے یہ ایک ایسا دن ہے جس دن[1] خون پہیلائے جاتے ہین اور سر کے بال درست کیے جا[2]تے ہین اور جسم کو میل کچیل سے پاک و صاف کیا جاتا ہے۔ زرین اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيْرِ فَقَالَ هٰذِهٖ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهٗ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيْ مَعَهٗ فَاِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِيْرٌ اَمْ رَسُوْلٌ فَقَالَ لَا بَلْ رَسُوْلٌ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ اَقْرَاُهَا عَلَى النَّاسِ فِيْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَاَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ اَبُوْ بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ اِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلُ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَاَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةً حَتّٰى خَتَمَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عمرہ جعرانہ سے واپس

---

[1] یعنے قربانیان کی جاتی ہین ان کی وجہ سے خون پہیلتے ہین [2] اسلیے کہ اس سے قبل احرام کی وجہ سے بال پہیلیان ہوتی ہین اور فربہی جاتے ہیں۔

آئے تو آپ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کرانے کے لیے امیر مقرر کر کے روانہ فرمایا۔ تو ہم سب ان کے ساتھ چلے جب ہم عرج[1] تک پہونچے ہونگے کہ صبح کی نماز کی اذان ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تکبیر تحریمہ کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اتنے مین پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی تو انھون نے ذرا توقف کیا اور فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ کی اونٹنی کی آواز معلوم ہوتی ہے جس کا نام جدعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حج مین شریک ہونا اچھا معلوم ہوا ہو اور شاید آپ ہی ہون۔ تو ہم آپ کے پیچھے نماز پڑہین گے کہ اتنے مین حضرت علیؓ اسی اونٹنی پہ سوار نمودار ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ امیر ہوکر آئے ہین یا کوئی پیام لائے ہین تو انھون نے کہا کہ مجھ کو یہ پیام دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھیجا ہے کہ مین حج کے مجمع مین لوگون کو سورہ براءۃ سناؤن اس کے بعد ہم مکہ مین یوم الترویہ[2] سے ایک دن قبل داخل ہوئے ابوبکرؓ نے کھڑے ہوکر لوگون کو خطبہ سنایا اور لوگون کو تمام ارکان حج کے بتلائے جب وہ اس کام سے فارغ ہو چکے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھون نے سورہ براءۃ شروع سے آخر تک پڑھ کر لوگون کو سنادی۔ پھر جب نحر کا دن آیا تو ہم سب (عرفات) سے منا کی طرف واپس ہوئے جب حضرت ابوبکرؓ لوٹ کر واپس تشریف لائے تو انھون نے لوگون کو خطبہ سنایا اور واپسی اور قربانی کے احکام اور حج کے ارکان بتلائے پھر جب ابوبکرؓ اس کام سے فارغ ہو چکے تو حضرت علیؓ نے کھڑے ہوکر شروع سے آخر تک لوگون کو سورہ براءت پڑھکر سنادی جب واپسی کا پہلا دن آیا تو ابوبکر نے کھڑے ہوکر لوگون کو خطبہ سنایا اور کوچ اور واپسی کے احکام اور کنکریان پھینکنے کا طریقہ بتلایا جب حضرت ابوبکرؓ فارغ ہو چکے تو حضرت علیؓ نے کھڑے ہوکر لوگون کو سورہ براءۃ شروع سے آخر تک پڑھکر سنادی نسائی اس کے راوی ہین۔

۷۔ **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَعْنِيْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اِلَّا ثَلٰثَةٌ وَمَا بَقِيَ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اِنَّكُمْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ تُخْبِرُوْنَا اَخْبَارًا لَا نَدْرِيْ مَا هِيَ تَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا مُنَافِقَ اِلَّا اَرْبَعَةٌ فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَبْقُرُوْنَ بُيُوْتَنَا وَيَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا قَالَ اُولٰئِكَ الْفُسَّاقُ اَجَلْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَرْبَعَةٌ اَحَدُهُمْ

[1] تاکہ لوگون کو حج کے احکام سکھلا وین اور لوگ انکی اقتدا کرین ۱۲ [2] ایک مقام کا نام ہے ۱۲ [3] یعنی ذی الحجہ کی ساتوین تاریخ [4] دوازدہم

شیخ کبیر لو شرب الماء البارد لما وجد برده اخرجه البخاری الاعلائی جمع علی وھو الشئ النفیس

ترجمہ

زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم لوگ حذیفہ کے پاس تھے تو حذیفہ نے کہا کہ جو لوگ آیت فقاتلوا ائمۃ الکفر لا ایمان لھم لعلھم ینتھون کے مورد اور مصداق تھے ان مین سے اب صرف تین ہی آدمی باقی رہ گئے اور منافقین مین سے اب صرف چار ہی اشخاص باقی ہین تو ایک اعرابی (دیہاتی) نے کہا کہ آپ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ہین اور ہم کو ایسی باتین بتلاتے ہین جس کا مطلب ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ کیا ہے آپ لوگ یہ کہتے ہین کہ منافق چار ہی اشخاص ہین پس ان لوگون کا شمار آخر کن لوگون مین ہے جو ہمارے گہر کہولتے ہین اور ہمارے عمدہ عمدہ سامان چورا کرلے جاتے ہین انہون[1] نے جواب دیا کہ یہ لوگ اول درجہ کے فاسق ہین اور اب ان مین سے بجز چار اشخاص کے اور کوئی شخص باقی نہین رہا ہے جن مین ایک تو ایسا بڈہا ہو گیا ہے کہ اگر وہ ٹہنڈا پانی پیتا ہے تو اس کی ٹہنڈک کو بہی محسوس نہین کر سکتا۔ بخاری اس کے راوی ہین

۸- وعن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال الاخر ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال الاخر الجہاد فی سبیل اللہ افضل مما قلتم فزجرھم عمر وقال لا ترفعوا اصواتکم عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ فانزل اللہ تعالی اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیلہ الآیۃ اخرجہ مسلم

ترجمہ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے قریب بیٹہا تہا ایک شخص نے کہا کہ اسلام کے بعد اگر کوئی عمل مین نہ کرون تو مجہے اسکی کوئی پروا نہین

---

[1] یعنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے

ہے لیکن حاجیون کے لیے پانی پلانے کی سبیل ضرور جاری رکھون گا۔ دوسرے شخص نے کہا کہ مین تو اگر اسلام کے بعد کوئی عمل نہ کرون تو مجھے اس کی کچھ پروا نہین ہے لیکن مسجد حرام کی تعمیر ضرور کرون گا۔ تیسرے شخص نے کہا کہ خدا کے راہ مین جہاد کرنا ان سب باتون سے بہتر ہے جو تم نے بیان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب لوگون کو ڈانٹ کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے قریب غل مت مچاؤ اور وہ جمعہ کا دن تھا جب مین جمعہ کی نماز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر ان اعمال کی فضیلت سے متعلق (جن مین وہ لوگ باہم خود اختلاف کر رہے تھے) دریافت کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَجَعَلْتُمْ[1] سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ الآیہ مسلم اس کے راوی ہین۔

۹۔ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایسی حالت مین حاضر ہوا کہ میرے گلے مین ایک سونے کی صلیب پڑی ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اے عدی تم اس بت کو اپنے سے جدا کر دو (یعنے اس کو نکال ڈالو) پھر مین نے سنا کہ آپ نے یہ آیت پڑھی اِتَّخَذُوا[2] أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ الآیہ پھر آپ نے فرمایا کہ اگرچہ اہل کتاب ان کی عبادت نہین کرتے تھے لیکن وہ لوگ جس چیز کو حلال کر دیتے تھے یہ اس کو حلال مان لیتے تھے اور جس شی کو وہ حرام کر دیتے تھے یہ اس کو حرام سمجھنے لگتے تھے ترمذی اس کے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

---

[1] کیا تم نے حاجیون کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کی تعمیر کو اس کے برابر خیال کیا ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان لائے اور خدا کے رستہ مین جہاد کرے یعنے ایمان اور جہاد ان سے افضل ہے [2] یعنے اہل کتاب نے اپنے علما اور جوگیون کو خدا کے سوا ایک معبود ٹھیرا لیا۔

نقلت ما انزلك منزلك هذا قال كنت في الشام فاختلفت انا ومعاوية في هذه الآية والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله فقال معاوية نزلت في اهل الكتب فقلت نزلت فينا وفيهم فكان بيني وبينه كلام في ذلك فكتب الى عثمان يشكوني فكتب الى عثمان ان اقدم المدينة فقدمتها فكثر الناس علي حتى كانهم لم يروني قبل ذلك فذكرت ذلك لعثمان فقال ان شئت تنحيت فكنت قريبا فذلك الذي انزلني هذا المنزل ولو امروا علي عبدا حبشيا لسمعت واطعت اخرجه البخاري

ترجمہ

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ گیا تھا اتفاقاً ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی میں نے ان سے پوچھا کہ آہا کیسے آپ یہاں کیسے تشریف لائے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں شام میں تھا ہم سے اور معاویہؓ سے اس آیت کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ معاویہ تو یہ کہتے تھے کہ آیت اہل کتاب کے باب میں نازل ہوئی ہے اور میں یہ کہتا تھا کہ ہمارے اور ان کے دونوں کے باب میں نازل ہوئی ہے۔ مجھ سے اور ان سے اس کے متعلق مباحثہ ہوتا رہا۔ بالآخر معاویہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وقت کے پاس میری شکایت لکھ بھیجی۔ تو حضرت عثمانؓ نے مجھے لکھ بھیجا کہ مدینے چلے آؤ۔ اس لیے میں چلا آیا لوگوں کے ایک جم غفیر نے اس طرح مجھے گھیر لیا گویا کہ اس سے قبل انہوں نے مجھے کبھی دیکھا ہی نہ تھا۔ تو میں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہتے ہو تو قریب کے کسی مقام میں چلے جاؤ یہی وجہ ہے کہ میں اس مقام پر وارد ہوا ہوں اور اگر مجھ پر کوئی حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے گا تو میں اس کی بات سنوں گا اور اس کی اطاعت کروں گا۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَالَ لَهُ اَعْرَابِيٌّ اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ

لہ نام مقام ملہ آپ شام کے صوبہ دار تھے سلہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں انکو دردناک عذاب کی خوشخبری دیدو اسے محمد سلہ کہ لوگ مجھ میں نہیں لینے دیتے شہ یعنی یہ تو بڑی شخص ہیں انکی اطاعت تو جب ہی ہے اگر حبشی غلام امیر ہو تو میں اسکی

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ کَنَزَھَا وَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا وَیْلٌ لَّہٗ ھٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّکٰوۃُ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلَھَا اللّٰہُ طُھْرًا لِّلْاَمْوَالِ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَعِنْدَہٗ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْکَنْزِ مَاھُوَ فَقَالَ ھُوَ الْمَالُ الَّذِیْ لَا تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نے ان سے دریافت کیا کہ آیت وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ الآیہ کا مطلب کیا ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ جو شخص سونا اور چاندی جمع کرے اور اس کی زکوۃ نہ دے اس کے لیے نہایت افسوس کا مقام ہے یہ تو اس سے قبل تھا جب تک زکوۃ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا جب زکوۃ کا حکم نازل ہوا تو خدا تعالےٰ نے زکوۃ کو تمامی مال کے طہارت اور پاکی کا موجب قرار دیدیا بخاری اور مالک اس کے راوی ہیں اور مالک نے اس طرح روایت کی ہے کہ ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ کنز کیا چیز ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ایسا مال ہے جس کی زکوۃ نہ ادا کی گئی ہو

۱۲۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ اِتَّخَذْنَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَۃٌ صَالِحَۃٌ تُعِیْنُ الْمُؤْمِنَ عَلٰی اِیْمَانِہٖ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ آخر آیت تک تو ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب نے یہ کہا کہ یہ آیت تو سونے اور چاندی کی برائی کی نسبت نازل ہوئی ہے اگر ہم کو یہ بات معلوم ہوجاتی کہ کونسا مال اچھا ہے تو ہم اسی کو حاصل کرتے اور جمع کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر مال یہ ہے کہ زبان خدا کا ذکر کرنے والی

ہو اور دل خدا کا شکر گذار ہو۔ اور عورت نیک ہو۔ جو مسلمان کو اس کے ایمان سے متعلق امور پر

اعانت کیا کرے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ بِهَا مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ الآیہ تو یہ امر مسلمانون پر نہایت گران گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین اس مشکل کو تمہارے لیے آسان کرا دیتا ہون۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جا کر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ آیت آپکے اصحاب پر نہایت گران گزری ہے تو آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے زکوۃ اسی لیے فرض کی ہے کہ تمہارے مابقی اموال سب پاک ہوجائین اور میراث اسی لیے مقرر کی ہے۔ تاکہ وہ مال تمہارے بعد تمہارے وارثون کو ملے تو حضرت عمرؓ نے (خوشی کی حالت مین) اللہ اکبر کہا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ کیا مین تم کو ایسے کنز سے مطلع نہ کردون جو سب سے بہتر ہے۔ وہ ایک نیک عورت ہے جب اس کا شوہر اس کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے۔ اور جب اس کو کسی کام کے لیے کہتا ہے تو اس کی اطاعت کرتی ہے۔ اور جب وہ کہین جاتا ہے تو اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ نَسَخَتْهَا الَّتِيْ فِي النُّوْرِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آیت لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ کو اس آیت نے منسوخ کر دیا جو سورۂ نور میں ہے یعنے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۱۵۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا فَجَآءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيْرٍ فَقَالُوْا مُرَآءٍ فَجَآءَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا فَنَزَلَتْ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ الْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدقہ اور خیرات کرنے کی متعلق آیت نازل ہوئی ہم لوگ دن بھر حمالی کیا کرتے تھے یعنے مزدوری پیشہ[1] آدمی تھے تب ایک شخص نے آکر بہت زیادہ خیرات کی تو لوگوں[2] نے کہنا شروع کیا کہ اس نے ریاءً لوگوں کے دکھانے کو اتنی زیادہ خیرات کی ہے پھر ایک دوسرے شخص نے ایک صاع کھجور خیرات کی تو لوگ[3] کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ اس کے ایک صاع سے مستغنی ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ آخر آیت تک شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں

۱۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ جَآءَ ابْنُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ

---

[1] مطلب یہ کہ محنت مزدوری کر کے ہم لوگ اپنے مقدور کے موافق خیرات کیا کرتے تھے [2] یعنے منافقوں نے
[3] یعنے منافقین ۱۲ یعنے منافق لوگ طعن کرنے میں خوشی سے خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور ان لوگوں پر جن کو بجز محنت و مشقت کے کچھ میسر نہیں ہوتا

رَبُّكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَسَاَزِيْدُ عَلَى السَّبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ فٰسِقُوْنَ. اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کا کرتہ مانگنے لگا تاکہ وہ اس کو اپنے باپ کا کفن بنائے تو آپ نے اپنا کرتہ اس کو دیدیا پھر اس نے آپ سے اپنے باپ کے جنازہ کی نماز پڑھنے کی درخواست کی تو آپ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر آپ کا دامن پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہؐ آپ اس پر نماز پڑھنے چلے حالانکہ خدا نے آپ کو اس سے منع فرمایا ہے کہ آپ اس پر نماز پڑھیں تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھ کو اختیار دیا ہے اور فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَّنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے اے محمدؐ تم منافقین کے لیے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اگر ستر بار بھی مغفرت چاہو گے تو خدا ان کو نہیں بخشیگا اور اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ستر دفعہ سے زیادہ مغفرت چاہنے سے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے تو میں ستر دفعہ سے زیادہ ان کے لیے مغفرت چاہتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ شخص منافق ہے۔ بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ سے فَاسِقُوْنَ تک بجز ابوداؤد کے پانچوں امام کے راوی ہیں اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھنی ترک کر دی۔

۱۷۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ قُبَاءَ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهٖ

لہ یہ ایک مشہور منافق تھا   لہ رسول اللہ صلعم کا قول ہے   لہ یعنے نہ منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھو نہ انکی قبر پر دفن کرنے تک ٹھہرو

الْاٰیَۃَ فِیْھِمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت قُبا[1] والوں کی شان میں نازل ہوئی فِیْہِ رِجَالٌ[2] یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ چونکہ یہ لوگ (بعد کلوخ لینے کے) پانی سے بھی استنجا کرتے تھے اس لیے یہ آیت ان کے شان میں نازل ہوئی۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۱۸۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا یَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْہِ وَھُمَا مُشْرِکَانِ فَقُلْتُ اَتَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَیْكَ وَھُمَا مُشْرِکَانِ فَقَالَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاھِیْمُ لِاَبِیْہِ وَھُوَ مُشْرِكٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ الْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے ایک شخص کو اس کے والدین کے لیے مغفرت مانگتے ہوئے سُنا حالانکہ اس کے والدین مشرک تھے تو مین نے اس سے کہا کہ تم آپنے والدین کے لیے مغفرت چاہتے ہو حالانکہ وہ دونو مشرک ہین تو اس نے جواب دیا کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے کیسے مغفرت چاہی تھی۔ حالانکہ وہ بھی تو مشرک تھے۔ تو مین نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تب یہ آیت نازل ہوئی مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ[3] وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ۔ آخر آیت تک ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین

۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ کَعْبٍ کَانَ قَائِدَ کَعْبٍ مِّنْ بَنِیْہِ حِیْنَ عَمِیَ قَالَ وَکَانَ اَعْلَمَ قَوْمِہٖ وَاَوْعَاھُمْ لِاَحَادِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ یُّحَدِّثُ حَدِیْثَہٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ قَالَ کَعْبٌ اِنِّیْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا قَطُّ اِلَّا فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْكَ غَیْرَ اَنِّیْ قَدْ تَخَلَّفْتُ

---

[1] قبا ایک مکان کا نام ہے [2] یعنے قبا مین ایسے اشخاص ہین جو بہت زیادہ طہارت کرتے ہین اور خدا ایسے لوگون کو دوست رکہتا ہے [3] نبی اور مسلمانون کو نہین چاہیے کہ وہ مشرکین کے واسطے مغفرت چاہین"

فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِيْ
حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ تَبُوْكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَئِذٍ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا
رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ
غَزْوَةً اِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَّمَفَاوِزًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ وَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ
قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ اِلَّا ظَنَّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ
وَكَانَ ذٰلِكَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ فَطَفِقْتُ اَغْدُوْ لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا
وَّاَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتَّى اسْتَمَرَّ
بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ
مِنْ جِهَازِيْ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ
اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ لِيْ ذٰلِكَ وَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِي
النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَّا اَرٰى لِيْ اُسْوَةً اِلَّا
رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِّمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ مَا فَعَلَ كَعْبُ
ابْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِيْ عِطْفَيْهِ
فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ
اِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُّبَيِّضًا

يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن ابا خيثمة فاذا هو ابو خيثمة
الانصاري وهو الذي تصدق بصاع من تمر حين لمزه المنافقون قال كعب فلما
بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد توجه قافلا من تبوك حضرني بثي فطفقت
اتذكر الكذب واقول بم اخرج من سخطه غدا واستعين على ذلك بكل ذي راي
من اهلي فلما قيل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اظل قادما زاح عني الباطل
حتى عرفت اني لن انجو منه بشيء ابدا فاجمعت صدقه وصبح قادما وكان اذا قدم
من سفر بدا بالمسجد فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه
المخلفون فطفقوا يعتذرون اليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله
علانيتهم فبايعهم واستغفر لهم ووكل امرهم الى الله حتى جئت فلما سلمت
تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت حتى جلست بين يديه فقال ما خلفك الم
تكن قد ابتعت ظهرك قلت يا رسول الله والله اني لو جلست عند غيرك من اهل
الدنيا لرايت اني ساخرج من سخطه بعذر لقد اعطيت جدلا ولكني والله لقد
علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله تعالى ان يسخطك
علي ولئن حدثتك بحديث صدق تجد علي فيه اني لارجو عفو الله تعالى فيه و
الله ما كان لي فيه من عذر والله ما كنت قط اقوى ولا ايسر مني حين تخلفت
عنك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله
فيك فقمت فثار رجال من بني سلمة فاتبعوني وقالوا والله ما علمناك اذنبت
ذنبا قبل هذا لقد عجزت ان لا تكون اعتذرت الى رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم بما اعتذر اليه المخلفون فقد كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله
صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا يؤنبونني حتى اردت ان ارجع الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاكذب نفسي قال ثم قلت هل لقي معي هذا احد قالوا
نعم رجلان قالا مثل ما قلت وقيل لهما مثل ما قيل لك قلت من هما قالوا
مرارة بن الربيع وهلال بن امية فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما

اُسوة قال فمضيت حين ذكروهما لي ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين
عن كلامنا ايها الثلثة من بين من تخلف عنه فاجتنبنا الناس وتغيروا لنا حتى تنكرت
لي في نفسي الارض فما هي بالارض التي اعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فاما
صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان واما انا فكنت اشب القوم واجلدهم
فكنت اخرج واشهد الصلوة واطوف في الاسواق فلا يكلمني احد واتي رسول الله
صلى الله عليه وسلم واسلم عليه وهو في مجلسه بعد الصلوة فاقول في نفسي هل
حرك شفتيه برد السلام ام لا ثم اصلي قريبا منه واسارقه النظر فاذا اقبلت
على صلاتي نظر الي واذا التفت نحوه اعرض عني حتى اذا طال على ذلك من جفوة
المسلمين مشيت حتى تسورت جدار حائط ابي قتادة وهو ابن عمي واحب الناس
الي فسلمت عليه فوالله ما رد علي السلام فقلت له يا ابا قتادة انشدك بالله هل
تعلم اني احب الله ورسوله قال فسكت فعدت فنشدته فسكت فعدت له فنشدته
فقال الله ورسوله اعلم ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار فبينما انا
امشي في سوق المدينة اذا نبطي من نبط اهل الشام ممن قدم بطعام يبيعه في المدينة
يقول من يدل على كعب بن مالك قال فطفق الناس يشيرون له الي حتى جاءني
فدفع الي كتابا من ملك غسان وكنت كاتبا فقرأته فاذا فيه اما بعد فانه بلغنا
ان صاحبك قد جفاك ولم يجعلك الله تعالى بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك
فقلت حين قرأته وهذا ايضا من البلاء فتيممت به التنور فسجرته حتى اذا مضت
اربعون ليلة من الخمسين واستلبث الوحي فاذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتيني
فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تعتزل امرأتك قال فقلت اطلقها
ام ماذا افعل قال لا بل اعتزلها ولا تقربها وارسل الى صاحبي بمثل ذلك قال فقلت
لامرأتي الحقي باهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله تعالى في هذا الامر وجاءت امرأة
هلال ابن امية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان هلال بن امية
شيخ ضائع ليس له خادم فهل تكره ان اخدمه قال لا ولكن لا يقربنك قالت انه والله

عليه تركته الى شئ و والله انه ما زال يبكي منذ كان من امره ما كان الى يومه هذا فقال لي
بعض اهلي لو استاذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امراتك فقد اذن لامراة
هلال ان تخدمه فقلت لا استاذن فيها وما يدريني ما يقول وانا رجل شاب
فلبثت بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهى عن كلامنا فصليت
صلوة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا انا جالس على الحال
التي ذكر الله تعالى منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الارض بما رحبت سمعت
صوت صارخ اوفى على جبل سلع يقول باعلى صوته يا كعب بن مالك ابشر فخررت
ساجدا وعلمت ان قد جاء فرج واذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بتوبة
الله علينا حين صلى صلوة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي
مبشرون وركض الي رجل فرسا وسعى ساع من اسلم قبلي واوفى على الجبل فكان
الصوت اسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي
فكسوتهما اياه ببشارته والله ما املك غيرهما يومئذ فاستعرت ثوبين فلبستهما
فانطلقت اتامم رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلقاني الناس فوجا فوجا يهنئوني
بالتوبة حتى دخلت المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم حوله الناس فقام
طلحة بن عبيد الله يهرول حتى صافحني وهنأني والله ما قام الي رجل من المهاجرين
غيره فكان كعب لا ينساها لطلحة قال فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال وهو يبرق وجهه من السرور ابشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك امك
قال فقلت امن عندك يا رسول الله ام من عند الله تعالى قال لا بل من عند الله وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا سر استنار وجهه فكانه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك
فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة
الى الله والى رسوله صلى الله عليه وسلم قال امسك عليك بعض مالك فهو خير لك
قلت فاني امسك مالي الذي بخيبر وقلت يا رسول الله ان الله انما نجاني بالصدق و
ان من توبتي ان لا احدث الا صدقا ما بقيت فوالله ما اعلم احدا من المسلمين ابلاه

الله تعالى في صدق الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم احسن
مما ابلاني والله ما تعمدت كذبة بعد ذلك واني لارجو ان يحفظني الله تعالى فيما
بقي فانزل الله تعالى لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار حتى بلغ انه بهم
رؤف رحيم وعلى الثلثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت
وضاقت عليهم حتى بلغ اتقوا الله وكونوا مع الصدقين والله ما انعم الله تعالى علي
من نعمة قط بعد اذ هداني للاسلام اعظم في نفسي من صدقي رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان لا اكون كذبته فاهلك كما هلك الذين كذبوا فان الله تعالى قال للذين كذبوا
حين انزل الوحي شر ما قال لاحد قال الله تعالى سيحلفون بالله لكم اذا انقلبتم اليهم
لتعرضوا عنهم فاعرضوا عنهم انهم رجس وماواهم جهنم جزاء بما كانوا يكسبون
يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفسقين
قال كعب كنا خلفنا ايها الثلثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله صلى
الله عليه وسلم حين حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم وارجى رسول الله صلى الله عليه
وسلم امرنا حتى قضى الله تعالى فيه بذلك قال الله تعالى وعلى الثلثة الذين وليس
الذي ذكر مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه ايانا وارجاءه امرنا عمن
حلف له واعتذر اليه فقبل منه. اخرجه الخمسة. الراحلة الجمل والناقة القوي
على الاحمال والاسفار. والتورية اخفاء الشيء واظهار غيره. والمفاوز جمع مفازة
وهي البرية القفر وجلي للناس امرهم اظهره ووجههم اي جهتهم التي يستقبلونها
ومقصدهم والصعر بمهملتين مفتوحتين الميل والتجهيز المبادرة الى الشيء في اول
وقته واستمر بالناس الجد اي تتابع الاجتهاد في السير والتمادي التغافل والتاخر و
تفارط الغزو اي تباعد واشار به الى ما بينه وبينهم من المسافة وطفقت مثل جعلت
والاسوة بضم الهمزة وكسرها القدوة والمغموص المشار اليه بالعيب ونظر فلان في
عطفيه اذا اعجب بنفسه ويزول به السراب اي يظهر شخصه خيالا فيه واللمز العيب
والقافل الراجع من سفره الى وطنه والبث اشد الحزن واظل قادما اذا دنا وزاحم

عَنِّیْ زَالَ وَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ اَیْ عَزَمْتُ عَلَیْهِ وَالْمُخَلَّفُوْنَ الْمُتَاَخِّرُوْنَ عَنِ الْغَزْوِ وَالْبِضْعُ مَابَیْنَ الثَّلٰثِ اِلَی التِّسْعِ مِنَ الْعَدَدِ وَوَکَلَ سَرَائِرَهُمْ رَدَّهَا اِلٰی عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالظَّهْرُ هٰهُنَا عِبَارَةٌ عَمَّا یَرْکَبُهٗ وَوَجَدَ مِنَ الْمَوْجِدَةِ وَهِیَ الْغَضَبُ وَالتَّاْنِیْبُ الْمَلَامَةُ وَالتَّوْبِیْخُ وَالْاِسْتِکَانَةُ الْخُضُوْعُ وَتَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ عَلَوْتُهٗ وَالْمَضْیَعَةُ مَفْعَلَةٌ مِنَ الضِّیَاعِ وَهُوَ الْاِطْرَاحُ وَمِثْلُهُ الْهَوَانُ وَالْمُوَاسَاةُ الْمُشَارَکَةُ وَالْمُسَاهَمَةُ فِی الْمَعَاشِ وَالرِّزْقِ وَنَحْوِهِمَا وَالتَّیَمُّمُ الْقَصْدُ وَاسْتَلْبَثَ اَبْطَاَ وَالرَّحْبُ السَّعَةُ وَاَوْفٰی اَشْرَفَ وَسَلْعٌ جَبَلٌ فِی الْمَدِیْنَةِ وَالرَّکْضُ ضَرْبُ الرَّاکِبِ الْفَرَسَ بِرِجْلَیْهِ لِیُسْرِعَ الْعَدْوَ وَاٰذَنَ اَعْلَمَ وَاَتَاَمَّمُ اَقْصِدُ وَالْفَوْجُ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ وَیَبْرُقُ وَجْهُهٗ اِذَا لَمَعَ وَظَهَرَتْ عَلَیْهِ اَمَارَاتُ السُّرُوْرِ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِیْ اَیْ اُخْرِجُ مِنْ جَمِیْعِهٖ وَسُمِّیَ جَیْشُ تَبُوْکَ جَیْشَ الْعُسْرَةِ لِاَنَّ النَّاسَ نُدِبُوْا اِلَیْهِ فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَعَسُرَ عَلَیْهِمْ وَکَانَ وَقْتَ اِدْرَاکِ الثِّمَارِ وَالرِّجْسُ النَّجَسُ وَالْاِرْجَاءُ التَّاْخِیْرُ

ترجمہ

ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے یہ حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن کعب نے بیان کیا (جو کعب کو ان کے بیٹوں مین سے چلایا پھرایا کرتے تھے جب کہ کعب اندھے ہو گئے تھے اور جو اپنی قوم مین احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ عالم اور سب سے بڑھ کر حافظ تھے) کہ مین نے کعب بن مالک سے سُنا کہ وہ اپنا وہ قصہ بیان کرتے تھے جب کہ وہ جنگ تبوک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کعب نے بیان کیا کہ مین بجز جنگ تبوک کے اور کسی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نہین رہا البتہ جنگ بدر مین پیچھے رہ گیا تھا۔ لیکن جو لوگ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے تھے ان مین سے کسی پر آپ نے غصہ نہین فرمایا تھا۔ بدر مین تو آپ مسلمانون کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے۔ لیکن خدا نے ان کے اور ان کے دشمنون کے مابین بےوقت مڈھ بھیڑ کرادی۔ اور مین لیلۃ العقبہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین موجود تھا جب کہ آپ نے انصار سے بیعت لی تھی۔ اور مین نہین چاہتا تھا کہ اس رات کے معاوضہ مین جنگ بدر مین شریک ہوتا۔ اگرچہ جنگ بدر لیلۃ العقبہ سے زیادہ تر لوگون مین مشہور ہے۔ اور میرے

جنگ تبوک مین نہ شریک ہونے کا اصل واقعہ یہ ہے کہ اس سے قبل مین کبھی زیادہ طاقت ور اور مالدار
نہ تھا اور قسم بخدا کہ کبھی اس سے قبل میرے پاس دو سواریان جمع نہین ہوئی تہین اور اس جنگ کے
زمانہ مین میرے پاس دو سواریان تہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تہی کہ جب کسی
لڑائی پر آپ تشریف لے جاتے تو لوگون پر اپنا ارادہ اس طریقہ سے ظاہر فرماتے کہ اصل ارادہ[1]
صاف طور پر معلوم نہ ہوتا[2] لیکن جب اس جنگ کا زمانہ آیا تو چونکہ سخت گرمی کے دنون مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی پر تشریف لیچلے تہے اور دور دراز سفر تہا اور رستہ مین بہت سے
ایسے جنگل تہے جہان کوسون پانی کا نام ونشان نہ تہا اور کثیر التعداد دشمنون سے مقابلہ تہا اس
لیے آپنے صاف طور پر مسلمانون پر اپنا ارادہ ظاہر فرمادیا تہا۔ تاکہ سب لوگ اپنی پوری پوری
طیاری اور بخوبی بندوبست کرلین۔ اور پہر آپ نے ان سے یہ بہی ظاہر کردیا تہا کہ فلان سمت
کو جانا پڑے گا۔ اور اس وقت مسلمان لوگ آپ کے ساتہہ بہت کثرت سے تہے اور وہان کوئی
ایسی کتاب نہین تہی جس مین ان لوگون کا اندراج[3] موجود ہوتا۔ کعب نے بیان کیا کہ ایسے لوگ بہت
کم تہے جو غائب رہنا پسند کرتے ہون اور یہ خیال کرتے ہون کہ یہ بات اس وقت تک پوشیدہ
رہیگی جب تک خدائے تعالے کی طرف سے کوئی وحی نہ نازل ہو۔ اور یہ جنگ اس وقت شروع ہوا جب
کہ میوہ جات خوب بختگی پر آچکے تہے۔ اور درختون کا بہت ہی گہنا سایہ پڑتا تہا۔ اور مین ان
سب چیزون[4] کا بہت مشتاق تہا بالآخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیاری کردی اور مسلمانون
نے بہی آپکے ساتہہ ہی تیاری کرلی مین نے بہی صبح کو نکلنا شروع کیا اسی ارادہ سے کہ مین بہی
ان کے ساتہہ ہی تیاری کرلون۔ لیکن ہر روز مین واپس آتا تہا اور کچہ فیصلہ نہ کرسکتا تہا اور اپنے
دل مین یہ خیال کرتا تہا کہ مین جب چاہون چلا جاسکتا[5] ہون۔ ہمیشہ یہی کیفیت[6] ہوتی رہی۔ تاآنکہ
سب لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی صبح کے وقت نکل
کہڑے ہوئے اور سب مسلمان بہی آپکے ساتہہ ہی نکلے۔ اور مین نے اب تک کوئی تیاری بہی نہین کی
تہی پہر مین صبح کو نکلا اور لوٹ کر واپس چلا آیا اور اپنی روانگی کے متعلق کوئی فیصلہ نہین کیا ایک

[1] اسی کو توریہ کہتے ہین [2] اگر کوئی پوشیدہ ہوکر جنگ مین نہ شریک ہوتا اور کہین چلا جاتا تو ممکن تہا لیکن ایسے لوگ بہت کم تہے جیساکہ حدیث مین مذکور ہے [3] یعنے سایہ اور درختون اور پختہ میوہ جات کا [4] کیونکہ دو دو سواریان تہین [5] ارادہ کرتا اور واپس چلا آتا

مدت تک میری یہی کیفیت رہی حتی کہ سب لوگون نے جلدی کی اور مجاہدین بہت آگے نکل گئے پہر
مین نے یہ ارادہ کیا کہ سوار ہوکر چلا جاؤن اور ان سے جا ملون کاش مین ایسا ہی کرتا لیکن میری
تقدیر مین نہ تہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لیجانے کے بعد جب مین باہر نکلتا
تہا تو مجہ کو بہت افسوس ہوتا تہا اس وجہ سے کہ مین کسی شخص کو ایسا نہین پاتا تہا جس کے اوصاف
پیروی کے لائق ہون۔ یا تو چند اشخاص ایسے باقی رہ گئے تہے جن کے منافق ہونے کا خیال
تہا یا ایسے ضعیف وناتوان وغیرہ اشخاص باقی رہ گئے تہے جن کو خدا تعالے نے جنگ کی
شرکت سے معذور فرمایا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رستہ مین کہین مجہ کو یاد نہین
فرمایا تا آنکہ آپ تبوک پہونچ گئے اس وقت آپ نے مجہے یاد فرمایا جب کہ آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے
تہے کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا (جو نہین آیا) تو بنی سلمہ[1] کے کسی شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ اس
کو اس کے چادرون نے وہین روک رکہا ہے اور وہ اپنی چادرون کے دونون کنارے[2] دیکہہ
رہا ہوگا تو معاذ بن جبل نے یہ سنکر اس شخص سے کہا کہ تم نے یہ بہت بری بات کہی خدا کی قسم
یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو بہت اچہا آدمی سمجہتے ہین ہم نے تو کوئی برائی اس کی نہین
دیکہی یہ باتین سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو رہے۔ آپ اسی طرح بیٹہے ہوئے
تہے کہ اتنے مین آپ نے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے آرہا تہا اور بگولا[3] ارہا تہا۔
تو آپ نے فرمایا کہ شاید ابوخیثمہ ہو غرضکہ وہ ابوخیثمہ انصاری ہی نکلے اور ابوخیثمہ وہی شخص
ہین جنہون نے ایک صاع کہجور خیرات کی تہی تو منافقون نے ان پر طعن[4] کیا تہا۔ کعب بن مالک
کہتے ہین کہ جب مجہ کو یہ خبر ملی کہ اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے مدینہ واپس تشریف
لارہے ہین تو میرا رنج بہت ہی بڑہ گیا اور مین جہوٹے اعذار بنانے شروع کیے اور مین اسی خیال
مین رہتا تہا کہ کل کس طرح سے آپ کے غصہ سے نجات پاؤن گا اور اپنے گہر والون مین سے ہر ایک
عقلمند سے اس سے متعلق صلاح ومشورہ کیا کرتا تہا جب مجہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب آپہونچے تو اس وقت سب جہوٹے اور مصنوعی اعذار کافور ہو گئے۔ اور مین

[1] ایک قبیلہ کا نام ہے۔ [2] مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زیب اور زینت مین مصروف ہوگا [3] یعنی اس کے چلنے
کی وجہ سے بگولا اوڑتی تہی [4] کہ تمہاری ایک صاع سے خدا مستغنی ہے [5] کہ کیا بات بناؤن جو نجات ملے

یہ سمجھ گیا کہ مجھے کسی جھوٹی بات کو بنانے سے آپ سے نجات نہین ملے گی اس لیے مین نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کر لیا بالآخر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو تشریف لائے اور آپ کی یہ عادت تہی کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد مین تشریف لیجاتے۔ اور دو رکعت نماز[1] پڑہتے اس کے بعد لوگون سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ اس سے فارغ ہو چکے تو جو لوگ جنگ مین شریک نہین ہوئے تہے انہون نے اپنے اپنے مصنوعی جہوٹے اعذار بیان کرنے شروع کیے۔ اور جہوٹی قسمین کہانے لگے اور ایسے اشخاص اسی سے کچہ زیادہ تہے۔ آپ نے ان لوگون کی ظاہری باتون کو مان کیا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی۔ اور ان کے دلی بات کو خدا کے سپرد کیا حتے کہ مین بہی آیا جب مین نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس طرح تبسم فرمایا جس طرح غصہ کی حالت مین کوئی تبسم کرتا ہے پہر آپ نے مجھے بلایا مین آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم کیون پیچھے رہ گئے تم نے تو سواری بہی خرید لی تہی مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم اگر مین آپ کے سوا اہل دنیا مین سے کسی اور شخص کے پاس بیٹھا ہوتا تو مین یہ خیال کرتا کہ کوئی عذر بہی بیان کر کے اس کے غصہ سے بچ جاؤنگا اور خدا تعالے نے مجھے زبان کی قوت دی ہے[2] لیکن خدا کی قسم مین خوب جانتا ہون کہ اگر آج مین کوئی جہوٹا عذر بیان کر کے آپ کو رضی کرونگا تو عنقریب خدا تعالی[3] آپ کو مجھ پر غصہ کرا دیگا۔ اور اگر مین آپ سے سچی سچی بات بیان کر دونگا تو اس وقت آپ غصے تو ضرور ہونگے لیکن مجھے امید ہے کہ خدا معاف کر دے گا۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تہا۔ خدا کی قسم مین نہ کبھی اتنا طاقتور تہا نہ اتنا مالدار تہا جیسا کہ اس وقت تہا جب مین آپ سے پیچھے رہ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس[4] نے تو سچی بات بیان کر دی پہر آپ نے فرمایا کہ اچھا چلے جاؤ تا آنکہ خدا تمہارے نسبت کوئی حکم نازل فرمائے۔ مین اٹھ کر اہوا تو بنی سلمہ کے چند اشخاص دوڑ کر میرے پیچھے ہو لیے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم نہین جانتے کہ اس سے پہلے تم نے کوئی قصور کیا ہو تم عاجز کیون ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایسا کوئی عذر کیون بیان نہ کر دیا جیسے اور لوگون نے جو جنگ مین شریک نہین ہوئے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے اپنے اعذار بیان

[1] نماز وغیرہ سے [2] یعنے اچھا مقرر ہون خوب باتین بنا سکتا ہون [3] یعنے وحی کے ذریعہ سے آپ کو اصلی کیفیت معلوم ہو جائیگی [4] یعنے کعب

کردیئے اور تمہارے گناہ کے دور ہو جانے کے لیے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمہارے لیے مغفرت چاہنا کافی تہا۔ کعب کا بیان ہے کہ وہ لوگ مجھے اس قدر اُبہارتے رہے اور ملامت کرتے رہے کہ مین نے ارادہ ہی کر لیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوٹ آؤن اور اپنے کو جہوٹا بناؤن۔ پہر مین نے ان لوگون سے دریافت کیا کہ کسی اور شخص کا بہی ایسا حال ہوا ہے جیسے کہ میری حالت ہے۔ تو انہون نے کہا کہ ہان دو شخص اور ہین۔ انہون نے بہی وہی بیان کیا جو تم نے بیان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بہی وہی فرمایا جو تم سے فرمایا مین نے پوچہا کہ وہ کون دو شخص ہین۔ انہون نے کہا کہ مرارہ بن ربیع۔ اور ہلال بن امیہ ان لوگون نے دو ایسے شخصون کا نام لیا جو نیک آدمی تہے اور جنگ بدر مین شریک تہے جن مین پیروی کے قابل اوصاف موجود تہے۔ جب ان لوگون نے مجہ سے ایسے دو شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب مسلمانون کو منع فرما دیا تہا کہ جو لوگ جنگ تبوک مین شریک نہین ہوئے ہین ان مین سے خاص کر ہم ہی تین شخصون سے کوئی شخص بات چیت نہ کرے اس لیے لوگون نے ہم سے پرہیز کرنا شروع کر دیا اور لوگون کا برتاؤ ہمارے ساتہہ بالکل بدل گیا حتے کہ میرے خیال مین زمین بہی میرے لیے بدل گئی وہ زمین ہی نہین رہی جس کو مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہماری یہی کیفیت رہی میرے دونون ساتہی تو تنگ ہو گئے اور اپنے گہرون مین بیٹہہ گئے اور رات دن رویا کرتے تہے۔ لیکن چونکہ مین ان سب لوگون مین ایک نوجوان اور چست و چالاک آدمی تہا اس وجہ سے مین باہر نکلا کرتا تہا نماز کے لیے بہی جاتا تہا۔ اور بازارون مین بہی پہرتا تہا۔ لیکن مجہہ سے کوئی شخص بات چیت نہین کرتا تہا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتا اور آپ نماز کے بعد اپنی اسی جگہہ پر بیٹہے ہوتے تو مین آپ کو سلام کرتا اور دل مین یہ کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کے جواب کے لیے اپنے ہونٹون کو ہلایا یا نہین۔ پہر کبہی مین آپکے قریب ہی نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر (لنکہیون) سے آپ کو دیکہتا رہتا۔ تو جب مین نماز مین مشغول ہوتا تو آپ مجہے دیکہتے رہتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہنے لگتا تو آپ منہ پہیر لیتے تہے۔ جب مسلمانون کی سختی نے مجہ پر زیادہ طول کہینچا تو مین جا کر ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہ گیا (اور باغ کے اندر اتر آیا) ابو قتادہ میرے

بچا زاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجہے ان سے محبت تہی مین نے انہین سلام کیا تو خدا کی قسم انہون نے سلام کا جواب تک نہ دیا مین نے ان سے کہا کہ اے ابو قتادہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون کیا تم یہ نہین جانتے کہ مین خدا اور اس کے رسول سے محبت رکہتا ہون وہ خاموش رہے پہر دوبارہ مین نے انہین قسم دی۔ پہر بہی وہ چپ رہے۔ پہر جب تہ بارہ مین نے انہین قسم دی تو انہون نے صرف اتنا جواب دیا کہ خدا اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آخر میری آنکہون سے آنسو نکل پڑے۔ اور وہان سے واپس ہوا اور دیوار پہاند کر باغ سے باہر نکل آیا۔ مین ایک دفعہ مدینہ کے بازار مین پہر رہا تہا کہ ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین غلہ فروخت کرنے کی غرض سے آیا تہا۔ کہنے لگا کہ مجہ کو کعب بن مالک کا گہر کون شخص بتائے گا تو لوگون نے اس کو میری طرف اشارہ کر کے بتلانا شروع کیا تا آنکہ وہ میرے پاس پہونچ گیا۔ اور مجہ کو اس نے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا مین ایک منشی آدمی تہا۔ مین نے اس کو پڑہا۔ تو اس مین لکہا تہا کہ اما بعد کعب بن مالک رض کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تم پر جفا کی ہے پس تم کو خدا نے ذلیل مقام مین رہنے کے قابل نہین بنایا ہے نہ ایسی جگہہ مین رہنے کے قابل بنایا ہے جہان تمہارے حقوق ضائع کر دیے جائین۔ تم ہمسے مل جاؤ ہم تمہاری بہت خاطر داری اور دلجوئی کرین گے۔ جب مین نے اس خط کو پڑہ لیا تو مین نے کہا کہ یہ بہی ایک بلا ہے اس لیے اس خط کو مین نے چولہے مین جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک قاصد میرے پاس آکر کہنے لگا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تم کو حکم دیتے ہین کہ تم اپنی بی بی سے علیحدہ رہو۔ مین نے کہا کہ کیا مین اسکو طلاق دیدون یا کیا کرون اس نے کہا کہ نہین طلاق تو مت دو صرف علاحدہ رہو۔ اور اس سے جماع مت کرو اور میرے دونون ساتہیون کو بہی یہی پیام بہیجا کعب کا بیان ہے کہ مین نے اپنی بی بی سے کہا کہ تم اپنے لوگون مین چلی جاؤ اور اس وقت تک وہین رہو جب تک خدا تعالے ہمارے مقدمہ سے متعلق کوئی حکم نازل فرمائے۔ اور ہلال بن امیہ کی بی بی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگین کہ ہلال بن امیہ ایک مدت سے بیکار[1] شخص ہین اور ان کے پاس

[1] بیکار سے مراد یہ ہے کہ جماع پر قادر نہین ہین ۱۲

کوئی خادم بھی نہین ہے تو کیا آپ اس کو ناپسند فرماتے ہین کہ مین ان کی خدمت کیا کرون آپ نے فرمایا کہ نہین خدمت کو مین برا نہین خیال کرتا لیکن تمہارے ساتھہ وہ جماع نہ کرے۔ انہون نے کہا کہ خدا کی قسم ان کو کسی کام کی ضرورت نہین ہے۔ اور انہون نے بیان کیا کہ جس دن سے ان کا یہ واقعہ ہوا ہے اس دن سے اب تک وہ ہر وقت روتے ہی رہتے ہین میرے گھر کے بعض لوگون نے کہا کہ کاش تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بی بی کے اپنے پاس رہنے کے لیے اجازت حاصل کر لیتے کیونکہ آپنے ہلال بن امیہ کی بی بی کو ان کی خدمت کرنے کی اجازت دیدی ہے مین نے کہا کہ مین تو کبھی آپسے اپنی بی بی کے لیے اجازت نہ لونگا۔ اگر مین اجازت مانگون تو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرمائین گے اسلیے کہ مین ایک جوان آدمی ہون۔ اس کے بعد دس راتون تک مین اسی حال مین رہا حتے کہ اس روز سے جب سے آپ نے لوگون کو ہم سے بات چیت کرنے کو منع فرمایا تھا پچاس راتین پوری ہوگئین مین نے پچاسوین رات کی صبح کو صبح کی نماز اپنے مکان کے چھت پر پڑہی اور مین اسی حالت مین بیٹھا ہوا تھا جس طرح کہ خدا نے ہمارا حال بیان فرمایا ہے کہ میرا دل تنگ ہوگیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہوگئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے۔ کہ اتنے مین مینے ایک چیخنے والے کی آواز سنی جس نے سلع[1] پر باآواز بلند یہ کہا کہ اے کعب بن مالک تم خوش ہوجاؤ یہ سنتے ہی فوراً مین سجدہ مین گرا اور مین نے سمجھا کہ ضرور کوئی خوشی کی بات ہے پھر صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو اس سے اطلاع فرمایا کہ خدا نے ہم لوگون کی توبہ قبول فرمائی ہے یہ خبر سنتے ہی لوگ ہمین خوش خبری دینے کے لیے لپکے اور میرے ساتھیون کی جانب بھی کچھ لوگ خوش خبری دینے کے لیے پہونچے۔ اور ایک شخص نے میری پاس پہونچنے کے لیے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور اسلم[2] کا ایک شخص پیدل دوڑتا ہوا میری طرف آیا اور پہاڑ پر چڑہ کر ایک چیخ ماری جس کی آواز گھوڑے والے سے جلدتر میرے کانون تک پہونچی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی خوش خبری کی آواز مین نے سنی تھی تو مین نے اپنے دونون کپڑے اتار کر خوش خبری کے صلہ مین اسے پہنا دیے خدا کی قسم اسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے پھر مین نے دو کپڑے کسی سے مستعار لیکر پہنے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملنے کے ارادہ سے چلا تو (راستہ مین) لوگ مجھ سے جماعت

[1] مدینہ منورہ کے قریب ایک پہاڑ ہے جسکا یہ نام ہے ۱۲ [2] ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲

کی جماعت ملتی جاتے تھے اور مجھ کو معافی کی مبارکباد دیتے جاتے تھے تاآنکہ مین مسجد مین پہونچا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد ہی مین تشریف رکھتے تھے اور آپکے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے تو طلحہ
ابن عبید اللہ مجھ کو دیکھتے ہی اٹھہ کھڑے ہوئے اور میری طرف لپکے تاآنکہ مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور مجھ کو
مبارکباد دی خدا کی قسم مہاجرین مین سے بجز ان کے اور کوئی میرے لیے کھڑا نہین ہوا۔ پس کعب
طلحہ کے اس احسان کو کبھی نہین بھولتے تھے۔ کعب نے کہا کہ جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو سلام کیا تو آپ کا چہرہ مبارک مارے خوشی کے چمکرہا تھا آپنے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ
یہ دن تمہارے لیے بہتر ہے جب سے کہ تمہاری مان نے تم کو جنا (یعنے جب سے تم پیدا ہوئے) مین
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا خدا تعالے کی جانب سے۔ آپ نے
فرمایا کہ خدا تعالے کی جانب سے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپکا
چہرہ مبارک اس طرح چمکنے لگتا تھا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔ اور ہم لوگ اس بات کو پہچان لیتے
تھے۔ جب مین آپکے روبرو بیٹھا تو مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اپنی معافی کی خوشی مین
اپنا سارا مال خدا اور رسول کے لیے خیرات کردون آپنے فرمایا کہ تھوڑا مال اپنے لیے رکھہ لو۔ تو مین
نے عرض کیا کہ اچھا مین خیبر کا اپنا حصہ رکھہ لیتا ہون۔ اور مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ چونکہ
سچائی نے مجھ کو نجات دی اس لیے میری توبہ مین یہ بھی داخل ہے کہ آیندہ ہمیشہ مین سچ ہی بولونگا
جب تک زندہ رہونگا۔ کعب نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے اس کا علم نہین ہے کہ خدا تعالے نے
سچ بولنے کی وجہ سے کسی مسلمان پر احسان کیا ہو جیسا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سچ بیان کیا تھا اور جس عمدگی کے ساتھہ خدا نے مجھ پر احسان کیا۔ خدا کی قسم مینے اس تاریخ
سے کبھی جھوٹ بولنے کا قصد بھی نہین کیا اور مین امید کرتا ہون کہ میری بقیہ زندگی مین بھی خدا
مجھ کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھیگا کعب نے کہا کہ (ہمارے مقدمہ سے متعلق) یہ آیتین نازل
فرمائین لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ سے إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ تک

ل۵ کہ قسم آپ خوش مین سے خدا نے نبی اور مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول فرمائی جنھون نے
مفلسی کے وقت نبی کا ساتھہ دیا۔ یہانتک کہ فقرہ سے فرمایا کہ خدا مہربان اور نہایت رحم والا ہے ۱۲

اور آیت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ
عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ تک کعب نے کہا کہ اسلام کے بعد سے خدا نے اس
سے بڑھکر مجھہ پر کوئی احسان نہین کیا جو میرے نزدیک اتنا باوقعت ہو اس بات سے کہ مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی بات بیان کردی اور جھوٹ نہ بولا ورنہ ویسا ہی تباہ ہوجاتا جیسے
جھوٹے تباہ ہوئے۔ خدا تعالےٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹون کی اتنی برائی بیان فرمائی
کہ کبھی کسی کی ایسی برائی نہین بیان فرمائی تھی خدا نے فرمایا سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ
اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ
کعب نے کہا کہ ہم تینون آدمی پیچھے ڈالے گئے ان لوگون سے جن کے اعذار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قبول فرمالیا جب کہ انہون نے قسمین کہائین تو آپ نے ان سے بیعت کی اور ان
کے لیے مغفرت چاہی۔ اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈال رکھا یعنے ہمارا مقدمہ زیر
تجویز ڈال رکھا تا آنکہ خدا ہی نے ہمارے مقدمہ کا فیصلہ صادر فرمایا۔ اسی وجہ سے خدا نے فرمایا
کہ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا لفظ خُلِّفُوْا سے یہ مراد نہین ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے
بلکہ مراد وہی ہے کہ ہمارا مقدمہ پیچھے ڈال دیا گیا اور ہمارے مقدمہ کے تصفیہ مین بہ نسبت ان
لوگون کے مقدمہ کے ڈھیل ڈال دی گئی جنہون نے آپ کے سامنے قسمین کہائین اور اپنے
اپنے اعذار بیان کیے اور آپ نے ان کے اعذار کو قبول فرماکر ان سے بیعت کی اور ان کے لیے
مغفرت چاہی۔ پانچون اس حدیث کے راوی ہین

ف۱ اور خدا نے ان تین شخصون کی بہی توبہ قبول فرمائی جو پیچھے ڈالے گئے تہے تا آنکہ زمین باوجود کشادہ ہونیکے ان پر تنگ
ہوگئی۔ اور ان کے جی بہی تنگ ہوگئے اور سمجھے کہ اب اللہ سے کوئی بچاؤ نہین ہے مگر اسی کیطرف پہر اللہ تعالےٰ نے ان کو معاف
کیا تاکہ وہ توبہ کرین۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچون کے ساتھ ہو۔ ف۲ جب تم لوٹ کر
آئے تو منافقین قسمین کہانے لگے تاکہ تم ان کو کچھ نہ بولو۔ پس تم ان سے کچھ نہ بولو وہ ناپاک ہین اور دوزخ ان کا مقام ہے
یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے تم سے قسمین کہاتے ہین تاکہ تم ان سے خوش ہوجاؤ تب بہی خدا بدکارون سے خوش نہین ہوتا
ف۳ اس موقعہ پر مولف کتاب نے بہت سی عربی الفاظ کے معانی بیان کیے ہین جنکی ترجمہ مین رعایت کی گئی ہے اس
سلیے ان الفاظ کے معانی کے بیان کرنے کی ضرورت باقی نہین رہی ۔۔

۲۰- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِہٖ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَمَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ نَسَخَتْهُمَا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً - اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا[1] اور آیت وَمَا كَانَ[2] لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ کی تفسیر میں مروی ہے کہ ان دونوں آیتوں کو اس آیت نے منسوخ کر دیا وَمَا[3] كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۲۱- وَعَنْ نَجْدَةَ بْنِ نُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا قَالَ فَاَمْسَكَ عَنْهُمُ الْمَطَرَ فَكَانَ عَذَابَهُمْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

نجدہ بن نفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا سے متعلق دریافت کیا کہ عذاب سے کیا مراد ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ خدا نے ان پر بارش کو روک لیا پس ان کے لیے یہی عذاب[4] ہوگیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

سُوْرَةُ یُوْنُسَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ هِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰی لَهٗ - اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

---

[1] اگر تم سب کے سب جہاد کو نہ نکلو گے تو خدا تمکو سخت عذاب دیگا [2] مدینہ اور اسکے اطراف کے دیہاتی لوگوں کو یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ جہاد میں وہ رسول اللہ صلعم سے پیچھے رہجائیں [3] سب مسلمان ایک ہی وقت میں جہاد کے لیے نہیں نکل سکتے مطلب یہ ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہوگیا پہلے فرض عین تھا [4] قحط ہوگیا لوگ بھوکوں مرنے لگے اس سے بڑھکر کیا عذاب ہوگا خدا محفوظ رکھے ۱۲

ترجمہ

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو آپ نے فرمایا کہ یہ بشارتیں اچھی خواب ہیں جن کو کوئی مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو (منجانب اللہ) دکھلائے جاتے ہیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ قَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهٗ فِيْ فِيْهِ مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَحَالُ الْبَحْرِ بِالْمُهْمَلَةِ طِيْنُهُ الْاَسْوَدُ الَّذِيْ فِيْ قَعْرِهٖ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا نے فرعون کو غرق کیا اور اس نے کہا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ میں نے اس بات پر یقین کر لیا کہ بجز اس ذات کے اور کوئی معبود برحق نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا کاش اے محمد تم نے اس وقت مجھے دیکھا ہوتا جب کہ فرعون یہ جملہ کہتا تھا اور میں دریا کی کیچڑ لیکر اس کے منہ میں بھرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں رحمت اس کو گھیر نہ لے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح مانا ہے

سُوْرَةُ هُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ بڈہے ہوگئے آپ نے فرمایا کہ مجہ کو سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات اور سورہ عم یتساءلون اور سورہ اذا الشمس کورت نے بوڑہا بنا دیا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ قَالَ كَانَ اُنَاسٌ يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَآءِ وَاَنْ يُجَامِعُوْا نِسَآءَهُمْ فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَآءِ فَنَزَلَ ذٰلِكَ فِيْهِمْ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے آیت اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ کی تفسیر دریافت کی گئی تو اونہوں نے جواب دیا کہ چند اشخاص ایسے تہے جو اس سے شرم کرتے تہے کہ وہ پاکخانہ میں واخل ہوں اور خدا کے سامنے ان کی بے پردگی ہو یا وہ کسی عورت کے ساتہہ جماع کریں اور خدا کے سامنے ان کی بے پردگی ہو۔ تب یہ آیت ایسے ہی لوگوں کی شان میں نازل ہوئی۔ بخاری اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے۔ پہر بالآخر جب پکڑ لیتا ہے تو پہر ہرگز چہوڑتا ہی نہیں۔ پہر آپ نے یہ آیت پڑہی ؎ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ۔ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا

؎ اسوجہ سے کہ ان سورتوں میں قیامت اور عذاب کے واقعات مذکور ہیں جنکے خوف سے آپ بوڑہے ہوگئے ؎ خدا کی ایسی گرفت ہے جیسے کسی ظالم گاؤں والوں کو پکڑتا ہے تو اسکی پکڑ بہت ہی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔

فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ عُمَرُ رض لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ۔ اِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ مین نے مدینہ کی اطراف مین ایک عورت سی بوس و کنار کیا اور بجز جماع کے مین نے اس کے ساتھہ سب کچہ کیا اور اب مین موجود ہون اب آپ جو چاہیے میرے باب مین حکم دیجیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ خدا تعالے نے تو تیرے گناہ کو پوشیدہ کردیا تہا بشرطیکہ تو بہی پوشیدہ رکہتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہین دیا تہا وہ شخص اٹھہ کہڑا ہوا اور واپس جانے لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پیچہے ہی ایک شخص کو اس کے بلانے کی غرض سے دوڑایا جب وہ آیا تو آپ نے اس کو یہ آیت پڑہکر سنائی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یعنے تم صبح وشام اور رات کے کسی وقت نماز پڑہا کرو۔ یہ نیکیان برائیون[1] کو دفع کردیتی ہین۔ تو کسی شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ (مژدہ) خاصکر اسی شخص کے لیے ہے آپ نے فرمایا بلکہ عام طور پر ہر ایک شخص کے لیے ہے۔ بجز نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین

سورۂ یوسف علیہ السلام

۱۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا وَكُذِّبُوْا قَالَتْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ اَجَلْ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا

[1] یعنے ایسے چہوٹے چہوٹے گناہ نماز سے معاف ہوجاتے ہین ۱۲

بِذٰلِكَ نَقَالَ لَعَلَّهَا قَد كُذِّبُوا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا قَالَ مَا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا بِهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ ذٰلِكَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

عروہ بن زبیر سے روایت ہی کہ مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کی تفسیر پوچھی حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا کہ كُذِّبُوْا ذال کی تخفیف سے ہے یا ذال کی تشدید کے ساتھ صحیح ہے۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تشدید ذال کے ساتھ صحیح ہے یعنے كُذِّبُوْا تو مین نے کہا کہ اس کا تو ان کو یقین تہا کہ ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی۔ پہر یہ ظن نہ تہا۔ تو انہون نے فرمایا کہ ہان انہون نے اس کا یقین کر لیا تہا تو پہر مین نے کہا کہ کیا یہ صحیح نہین ہو سکتا کہ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا ذال کی تخفیف کے ساتھ ہو تو انہون نے کہا کہ معاذ اللہ مرسلین اپنے خدا کے ساتھ کبھی ایسا خیال نہین رکھتے تہے تو مین نے کہا کہ پہر اس آیت کا کیا مطلب ہی۔ تو انہون نے کہا کہ یہ رسولون کے متبعین اور مریدین کی کیفیت ہی جو خدا تعالے پر ایمان لائے اور رسولون کی تصدیق کی اور ان پر ایک مدت دراز تک طرح طرح کے مصائب اور آفتین نازل ہوتی رہین اور ایک عرصہ دراز تک خدا تعالی کی مدد ان کو نہ پہونچی حتے کہ رسول ان لوگون سے ناامید ہوگئے جنہون نے ان کی قوم مین سے ان کی تکذیب کی تہی اور رسولون نے یہ خیال کیا کہ ان کی متبعین اور مریدین نے ان کی تکذیب کی تو خدا کی مدد اسی وقت آپہونچی۔ بخاری اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ نِيَّا لَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ فَذٰلِكَ شِرْكُهُمْ۔ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا فِيْ اٰخِرِ صَحِيْحِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ کی تفسیر مین

مروی ہے (کہ یہ آیت ایسے لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے) کہ جب ان سے یہ بات پوچھی جاتی ہے
کہ ان کو اور آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو کہتے ہیں کہ خدا نے پیدا کیا یہ تو ان کا ایمان ہے
اور چونکہ غیر خدا کی عبادت کرتے ہیں اس لیے وہ مشرک ہوئے۔ رزین اسکے راوی ہیں میں کہتا ہوں
کہ بخاری نے بھی اپنی آخر کتاب میں تعلیقاً اس کو روایت کیا ہے

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

ا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِیُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ
اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت وَنُفَضِّلُ[1] بَعْضَهَا
عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے ادبری سوکھی کھجور۔ اور فارسی[2] اور میٹھی اور
کھٹی کھجور ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ا۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰى
وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ قَالَ تَعَالٰى
فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ وَقَالَ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ
وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ

---

[1] مولف کتاب کا قول ہے [2] بعض میوے بعض سے کھانے میں بڑھے ہوئے ہیں [3] فارسی ایک قسم کی کھجور ہے۔

صَدِيْدٍ الآیہ کی تفسیر مین فرمایا کہ ماءِ صدید سے مراد وہ پانی ہے جو دوزخیون کے منہ کے قریب کیا جائیگا
جس سے وہ کراہت کرینگے پھر جب بالکل ہی ان کے منہ کے قریب کردیا جائیگا تو ان کا چہرہ اُس سے
بھن جائیگا اور سر کی تمام کھال بال سمیت الگ نکل آئے گی اور جب وہ اس کو پئین گے تو ان کی انتڑیان
کٹکر مقعد کی راہ سے باہر نکل آئین گی خدا فرماتا ہے سُقُوا مَاءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ یعنے
دوزخیون کو گرم پانی پلایا جائیگا جس سے ان کی انتڑیان کٹ جائینگی اور خدا تعالے نے فرمایا کہ وَ
اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ۔ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۔ ترمذی اس
کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً قَالَ هِیَ النَّخْلَةُ وَقَالَ فِی الشَّجَرَةِ
الْخَبِیْثَةِ هِیَ الْحَنْظَلُ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت اَلَمْ تَرَ
کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ شَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ
سے کھجور کا درخت مراد ہے۔ اور شَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ سے حنظل مراد ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کَذٰلِكَ
قَوْلُهٗ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْاٰیَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ

براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان
سے جب قبر مین سوال کیا جائیگا تو وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی پوری پوری تصدیق
کریگا تو خدا کے اس قول وَیُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سے یہی مراد ہے پانچون اسکے راوی ہین

لہ یعنے اگر وہ فریاد کرین گے تو انکو ایسا پانی دیا جائیگا جو پیپ کے مشابہ ہوگا جو ان کے چہرہ کو جلا دیگا
برا پانی اور برا مقام ہوگا عہ ایمان والون کو خدا ثابت قدم رکھے گا

(۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ هُمْ وَاللّٰهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ وَمُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ النَّارَ يَوْمَ بَدْرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ سے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم کفار قریش اس کے مورد اور مصداق ہین۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی نعمت ہین جنہون نے ان کو دار البوار یعنے بدر کی لڑائی مین دوزخ مین پہونچا دیا۔ بخاری اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ سے متعلق یہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اس وقت سب لوگ کہان رہین گے آپنے فرمایا کہ پل صراط پر ہونگے۔ مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْحِجْرِ

۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَتَاَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاٰخِرِ حَتّٰى يَرَاهَا فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔

ترجمہ

لہ یعنے ابن عباس نے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کوئی خوبصورت عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہی تھی جو سب لوگوں میں نہایت ہی حسین تھی تو بعض اشخاص آگے بڑھنے
لگے تاکہ پہلی صف میں پہونچ جائیں اور اس پر نظر نہ پڑے اور بعض لوگ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ
اخیر صف میں پہونچ جائیں اور اس عورت کو اچھی طرح دیکھنے کا موقعہ ملے۔ تو جب یہ لوگ رکوع کرتے
تھے تو اپنی بغل کے اندر سے اس کو دیکھتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
مِنْکُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِیْنَ ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوْا
فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ۔ اَخْرَجَہُ
التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمان کی فراست[۱]
سے بچتے رہو اس لیے کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی[۲] اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ترمذی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ الطِّوَالُ۔ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سبع مثانی سے سبع طوال[۴] مراد ہیں نسائی اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ قَالَ
ھُمْ اَھْلُ الْکِتٰبِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی جَزَّؤُہٗ اَجْزَآءً اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَّکَفَرُوْا بِبَعْضٍ اَخْرَجَہُ
الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت وَالَّذِیْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ

---

[۱] ہم نے آگے بڑھنے والوں کی نیت کو بھی سمجھ لیا اور ہم نے پیچھے ہٹنے والوں کی نیت کو بھی پہچان لیا ہے [۲] دانائی سے
[۳] قرآن میں دانا لوگوں کے لیے بہت سی علامات ہیں ہے [۴] یہ لفظ اس سورت میں مذکور ہے [۵] سات لمبی سورتیں جو اول قرآن

اس سے اہل کتاب یعنے یہود اور نصاریٰ مراد ہین جنہون نے کلام الٰہی کے کئی اجزا کرڈالے ہین بعض اجزا کو تو مان لیا ہے اور بعض کے منکر ہو گئے ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی لَنَسْأَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے آیت لَنَسْأَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کی تفسیر مین مروی ہو کہ انہون نے فرمایا کہ قول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے متعلق بازپرس ہو گی ترمذی اس کے راوی ہین اور بخاری نے ترجمہ باب مین اس کو روایت کیا ہے

سُوْرَةُ النَّحْلِ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَاسْتَثْنٰی مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ كَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ رض فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ آیت مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ بَعْدَ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ تک منسوخ ہو گئی ہے اور اس مین سے کچھ لوگ جو مابعد کی آیت مین مذکور ہین مستثنیٰ کردیے گئے ہین یعنے یہ آیت ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور یہ آیت عبداللہ بن ابی سرح کے باب مین نازل ہوئی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی لکھنے کے لیے منشی تھے۔ پھر شیطان کے

ہم سب کے عمل کی نسبت پوچھین گے یعنے قول لا الہ الا اللہ سے متعلق پوچھین گے کہ اسکو مانتے تھے یا نہین

بہکانے سے وہ کافروں مین جا کر مل گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن انکے قتل کا حکم صادر فرمایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے پناہ مانگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پناہ دی۔ نسائی اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اُصِیْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَۃٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ سِتَّۃٌ مِنْھُمْ حَمْزَۃُ فَمَثَّلُوْا بِھِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْھُمْ یَوْمًا مِثْلَ ھٰذَا لَنُرْبِیَنَّ عَلَیْھِمْ فِی التَّمْثِیْلِ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ نَزَلَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ اَلْاٰیَۃَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَیْشَ بَعْدَ الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَۃً۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جنگ بدر مین انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے۔ اور مہاجرین مین سے چھ آدمی شہید ہوئے جن مین سے ایک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو کافرون نے انکے کان اور ناک کاٹ ڈالے تھے انصار نے کہا کہ اگر ہم کسی دن ان پر غالب آجاوینگے تو اس سے دو چند اُن کے ناک کان کاٹ ڈالین گے جب فتح مکہ کا دن آیا تو یہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِہٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَھُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ تو ایک شخص نے کہا کہ آج سے قریش کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بجز چار اشخاص کے قوم کے قتل سے ہاتھ روکے رہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنَاکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ قَالَ ھِیَ رُؤْیَا عَیْنٍ اُرِیَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ ھِیَ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

۱؎ عربی مین اسی کو مثلہ کہتے ہین

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنٰكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ کی تفسیر میں مروی ہے اس سے مراد وہ چشم دید واقعات ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں دیکھا تھا اور شجرہ ملعونہ جس کا قرآن میں ذکر ہے اس سے شجرۂ زقوم مراد ہے۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى أَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ لِلْحَيِّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا كَثُرُوْا أَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیت اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہم لوگ جاہلیت کے زمانہ میں جب کسی قبیلہ کے لوگ بکثرت ہوجاتے تھے تو اس کی نسبت یہ کہا کرتے تھے کہ بنو فلاں اب بہر طرح امن میں ہوگئے۔ بخاری اس کے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْآخَرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے آیت اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ کی تفسیر میں مروی ہے کہ انسانوں کی ایک جماعت جنات کے ایک گروہ کو پوجتی تھی جب جنات کا وہ گروہ مسلمان ہوگیا تو پھر بھی وہ گروہ انسانی (بوجہ اپنی اس لاعلمی کے کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں) جنات کو پوجتے ہی رہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی شیخین اس کے راوی ہیں۔

۴۔ **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى أَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ فَيَنْطَلِقُ إِلٰى أَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَجْتَمِعُوْنَ إِلَيْهِ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بَعِيْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ

ؔ ہم نے جو کچھ کو خواب میں دکھایا ہے وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے ہے

اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا بِهٰذَا فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا هٰذَا الْمَتْبُوْعُ عَلَى الْهُدٰى وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِشِمَالِهٖ وَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُلْبَسُ تَاجًا مِّنْ نَّارٍ فَاِذَا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ يَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٖ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا - اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ ایک جنتی شخص طلب کیا جائے گا اور اس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیدیا جائیگا اور اس کا جسم ساٹھ گز بڑھا دیا جائیگا اور اس کا چہرہ روشن اور منور کر دیا جائیگا اور اس کے سر پر موتیوں کا ایک تاج رکھا جائے گا اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کے پاس جائیگا جہاں سب اکٹھے ہوا کرتے تھے وہ لوگ اس کو دور ہی سے دیکھکر کہیں گے کہ یا اللہ ایسی ہی نعمت ہمکو بھی عنایت فرما اتنے میں وہ شخص آکر ان سے ملجائیگا اور ان سے یہ کہے گا کہ تم کو خوشخبری ہو کہ تم میں سے ہر ایک کے لیے یہی نعمت ہے۔ یہ تو اصحاب ہدایت کی حالت ہوئی۔ باقی رہی کافروں کی یہ حالت ہوگی کہ اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا سونہہ کالا کیا جائیگا اور اس کا جسم ساٹھ گز بڑھا دیا جائیگا اور آگ کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا جب اسکو ایسی حالت میں اس کے دوست احباب دیکھینگے تب کہیں گے کہ ہم خدا سے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے۔ اتنے میں وہ ان کے پاس ہی آجائے گا پھر وہ لوگ کہیں گے کہ یا اللہ اس کو دور کر دے اس کے بعد وہ شخص ان سے کہے گا کہ خدا تم کو دور کرے تم میں سے ہر شخص کی یہی حالت ہوگی ترمذی اس کے راوی ہیں

۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ مَيْلُهَا - اَخْرَجَهُ مَالِكٌ + وَلَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُلُوْكُ الشَّمْسِ اِذَا فَاءَ الْفَيْءُ وَغَسَقُ اللَّيْلِ

لہ جس دن ہر شخص اپنے امام کے ساتھ بلایا جائیگا لہ یعنی مسلمانوں کی حالت لہ مطلب یہ کہ یہ دو نوں اشخاص امام ہونگے جنکو سب سے پہلے جنتی یا دوزخی ہونیکا

اِجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتُهُ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ دلوک شمس سے آفتاب کا ڈھل جانا مراد ہے۔ مالک اس کو راوی ہیں اور مالک کی ایک روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ دلوک شمس[1] کا وہ وقت ہے جب کہ سایہ ڈھل جائے اور غسق لیل سے رات کا اندھیرا مراد ہے

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُهُ مَلٰٓئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةُ النَّهَارِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت[2] اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا سے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس موقعہ پر رات اور دن دونون وقت کے فرشتے حاضر رہتے ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح مانا ہے

۷۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ فَقَالَ هُوَ الشَّفَاعَةُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقام محمود سے متعلق دریافت کیا گیا (کہ مقام محمود کیا چیز ہے) تو آپ نے فرمایا کہ اس سے شفاعت مراد ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًى كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ يَا فُلَانُ اشْفَعْ لَنَا حَتّٰى تَنْتَهِیَ الشَّفَاعَةُ اِلَیَّ فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

---

[1] اس صورت مین اسکا ذکر ہے [2] صبح کا قرآن پڑھنا حضوری کا سبب ہے

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگون کی ایک ایک ٹکڑی ہوگی۔ ہر ایک امت اپنے نبی کے پیچھے لگی ہوگی اور یہ کہتی جائے گی کہ اے فلان شخص ہماری شفاعت کرو تا آنکہ شفاعت کا کام میری طرف[له] منتہی ہوگا اور مقام محمود سے یہی مراد ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین

۹۔ **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهِجْرَةِ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ الْآيَة أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو یہ آیت آپ پر نازل ہوئی وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ الآیہ۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح مانا ہے

۱۰۔ **وَعَن** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَفَرٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَيَسْتَفْتُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ + وَفِي رِوَايَةٍ وَمَا أُوتُوا قَالَ الْأَعْمَشُ هٰكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا۔ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالُوا أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ عِلْمًا كَثِيرًا فَنَزَلَتْ قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي۔ الآية

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہود کی ایک جماعت پر گزر ہوا تو بعض یہود نے کہا کہ ان سے روح کی حقیقت پوچھو اور بعض نے کہا کہ کچھ مت پوچھو اسلیے

[له] یعنے مجھ سے شفاعت کا کام متعلق ہوگا ۱۲ یعنے کہو اے محمد کہ اے پروردگار مجھے اچھے مقام پر پہونچا دے ۱۲

کہ وہ کوئی ایسا جواب نہ دین جسے تم ناپسند کرتے ہو۔ پہر بعض اشخاص آپ کی طرف متوجہ ہوکر پوچہنے لگے کہ اے ابو القاسم ہمکو روح کی حقیقت سے مطلع فرمائیے اس کے بعد تہوڑی دیر تک آپ آسمان کو دیکھتے رہے تو مین نے سمجہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے پہر آپ صلعم نے فرمایا کہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مَآ اُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ۔ اعمش نے کہا کہ ہماری قرات اسی طرح پر ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ یہود نے کہا کہ ہم کو تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے اس لیے کہ ہم کو تورات دی گئی ہے۔ اور جس کو تورات دی گئی ہے گویا اس کو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ۔ الآیۃ

۱۱۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ الْیَهُوْدِیَّیْنِ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ نَسْاَلُهٗ قَالَ لَا تَقُلْ لَهٗ نَبِیٌّ فَاِنَّهٗ اِنْ سَمِعَهَا كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی سُلْطَانٍ فَیَقْتُلَهٗ وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ وَعَلَیْكُمْ مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ خَاصَّةً اَنْ لَّا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلَا یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُكُمَا اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ لَّا یَزَالَ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ اَسْلَمْنَا اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلزَّحْفُ الْقِتَالُ وَالْمُرَادُ بِهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو یہودیون مین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ چلو

لہ یعنے تمہاری مراد کے موافق جواب نہ دینگے۔ لہ عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے کہ تم سے روح کے متعلق سوال کرین گے تم یہ کہدو کہ روح خدا کے حکم سے ہے اور تمکو بہت ہی تہوڑا علم دیا گیا ہے یعنے تم روح کی حقیقت نہین سمجہ سکتے۔ لہ ای محمد تم ان سے کہدو کہ اگر دریا خدا کی باتین لکہنے کی غرض سے بجائے سیاہی کے ہو تو دریا ختم ہوجائیگا اور خدا کی باتین ختم نہ ہونگی۔

ان بنی کے پاس چلین اور ان سے کچھ پوچھین دوسرے نے کہا کہ ارے ان کو بنی مت کہو کہین سُن لینگے تو ان کی چار آنکھین ہوجائینگی بہرحال وہ دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اس آیت کی نسبت پوچھنے لگے کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ[1] یعنے وہ نو آیات کیا ہین آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ اور چوری مت کرو۔ اور زنا مت کرو۔ اور ناحق کسی کو جان سے مت مارو۔ اور جادو مت کرو اور کسی شخص پر خون کا جھوٹا الزام قائم کر کے بادشاہ وقت کے پاس اس غرض سے مت لیجاؤ کہ وہ اسکو قتل کروا ڈالے۔ اور سود مت کھاؤ۔ اور کسی پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت مت لگاؤ۔ اور جہاد سے مت بھاگو۔ اور اے یہودیو خاصکر تمہارے لیے یہ نوان حکم ہے کہ ہفتہ[2] کے دن تم زیادتی مت کیا کرو۔ اس کے بعد وہ دونو یہود آپکے ہاتھ اور قدم چومنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم اس کی تصدیق کرتے ہین کہ آپ ضرور بنی ہین۔ آپ نے فرمایا کہ پھر کونسی چیز تم کو مسلمان ہونے سے مانع ہے انہون نے کہا کہ اول تو داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی ہے کہ ہمیشہ انھین کی اولاد سے بنی پیدا ہون۔ اور دوسرے ہم لوگ اس سے بھی ڈرتے ہین کہ اگر ہم مسلمان ہو گئے تو یہود ہم کو جان سے مار ڈالین گے۔ ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین

۱۲- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا الْاٰیَۃَ قَالَ نَزَلَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَکَّۃَ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ صَوْتَہٗ سَمِعَہُ الْمُشْرِکُوْنَ فَیَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَہٗ وَمَنْ جَاءَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ اَیْ بِقِرَاءَتِکَ فَیَسْمَعُھَا الْمُشْرِکُوْنَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا عَنْ اَصْحَابِکَ فَلَا تُسْمِعُھُمْ وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا بَیْنَ الْجَھْرِ وَالْمُخَافَتَۃِ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت وَلَا تَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا سے متعلق مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ مین چھپے ہوئے تھے اور جب آپ نماز مین زور سے قراءت پڑھتے تو مشرکین سنکر قرآن کو اور اس کے نازل کرنے

---

[1] ہم لوگ بھی ان کو بنی کہتے ہین تو وہ بڑے خوش ہوجائین گے [1] یعنے ہم نے موسی علیہ السلام کو نشانیان دین ۱۲ [2] روز شنبہ ۱۲ [3] نہ تو بہت پکار کے نماز مین قرآن پڑھو نہ بہت آہستہ پڑھو دونو کے درمیان ایک متوسط طریقہ اختیار کرو ۱۲

والے کو اور جسپر نازل ہوا اس کو گالیان دیا کرتے تھے تو خدا نے فرمایا کہ لَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ یعنے اپنی نماز سے قرارت مت پڑھا کرو کہ مشرکین سن لین وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور نہ ایسا آہستہ پڑھو کہ تمھاری اصحاب بھی نہ سن سکین وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ان دونون مین جو اوسط درجہ ہو وہ اختیار کرو۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اس کے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الدُّعَاءِ تَعْنِي وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ یہ آیت[1] دعا کے باب مین نازل ہوئی۔ تینون اسکو راوی ہین

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

۱۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ وَرُوِيَ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهُ ثَلٰثُ آيَاتٍ مِنْ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دس آیتین سورہ کہف کی اول کی۔ اور بعض روایت مین ہے کہ سورہ کہف کے اخیر کی یاد کرلے وہ شخص مسیح دجال کے فتنہ وفساد سے محفوظ رہے گا[2]۔ مسلم ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے بیان کیا ہے کہ جس کو صرف تین آیتین سورہ کہف کی یاد ہون۔ اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَاقِيَاتُ الصّٰلِحَاتُ هِيَ قَوْلُ الْعَبْدِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

[2] وہ دجال کے فتنہ وفساد سے محفوظ رہے گا۔ عام اس سے کہ وہ آیتین اول کی ہون یا آخر کی یا وسط کی ۱۲

[1] یعنی ولا تجہر بصلوتک آلایۃ

ترجمہ

ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آیت وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ سے مراد ہے کہ کوئی بندہ خدا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرے۔ مالک اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِنَّ نَوْفًا الْبَکَالِیَّ یَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ لَیْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ فَقَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ ابْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰی خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ ھُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَکَیْفَ لِیْ بِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ اِحْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَھُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ فَتَاہُ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ یَمْشِیَانِ حَتّٰٓی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاہُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ وَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنْہُ جِرْیَۃَ الْمَآءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَّلِمُوْسٰی وَفَتَاہُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمَا وَلَیْلَتِھِمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَہٗ فَلَمَّآ اَصْبَحَ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَصَبًا قَالَ لَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْٓ اُمِرَ بِہٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا قَالَ یَقُصَّانِ اٰثَارَھُمَا حَتّٰٓی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَاٰی رَجُلًا مُّسَجًّی عَلَیْہِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ مُوْسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَہُ الْخَضِرُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ مُوْسٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَّمَکَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَآ اَعْلَمُہٗ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَّمَنِیْہِ لَا تَعْلَمُہٗ قَالَ لَہٗ مُوْسٰی ھَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَّکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا

وَلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْاَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَکَ
مِنْهُ ذِکْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰی یَمْشِیَانِ عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا
سَفِیْنَةٌ فَکَلَّمُوْهُمْ اَنْ یَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَیْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰی
لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَیْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰی سَفِیْنَتِهِمْ
فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا
قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِیْنَةِ فَبَیْنَمَا هُمَا
یَمْشِیَانِ عَلَی السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِرَاْسِهٖ
فَاقْتَلَعَهُ بِیَدِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَکِیَّةً بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ
جِئْتَ شَیْئًا نُکْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَکَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ
الْاُوْلٰی قَالَ اِنْ سَاَلْتُکَ عَنْ شَیْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِیْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا
حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةٍ اِسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ
اَنْ یَّنْقَضَّ یَقُوْلُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِیَدِهٖ هٰکَذَا فَاَقَامَهُ قَالَ
لَهُ مُوْسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَوْمٌ اَتَیْنَاهُمْ فَلَمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَمْ یُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ
عَلَیْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاْوِیْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ صَبْرًا
قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی لَوَدِدْتُ اَنَّهُ کَانَ صَبَرَ حَتّٰی یَقُصَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا مِنْ
اَخْبَارِهِمَا وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتِ الْاُوْلٰی مِنْ مُوْسٰی نِسْیَانًا قَالَ فَجَآءَ عُصْفُوْرٌ
حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُکَ
وَعِلْمُ الْخَلَائِقِ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْمِکْتَلُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ الزِّنْبِیْلُ الْکَبِیْرُ وَجِرْیَةُ الْمَاءِ بِالْکَسْرِ حَالَةُ الْجَرَیَانِ
وَالسَّرَبُ بِالتَّحْرِیْکِ الْمَسْلَکُ فِیْ خُفْیَةٍ وَالنَّوْلُ الْاَجْرُ وَالْجُعْلُ

ترجمہ

سعیدؓ بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوفل بکالی
یہ کہتا ہے کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضرؑ کے ساتھ مشہور ہے۔

۱؎ حدیث موسیٰ و خضر علیہ السلام ۱۲

انہون نے فرمایا کہ خدا کا دشمن بالکل جہوٹ بکتا ہے۔ مین نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ انہون نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن موسی علیہ السلام بنی اسرائیل
کو خطبہ سُنا رہے کہڑے ہوئے تو کسی نے دریافت کیا کہ فی زمانا تا کون شخص زیادہ عالم ہے موسی
علیہ السلام نے کہا کہ مین ہی زیادہ عالم ہون تو خدا تعالے نے ان پر اس وجہ سے عتاب کیا کہ
انہون نے خدا کی طرف علم کو تفویض[1] نہین کیا۔ اس کے بعد خدا نے موسی علیہ السلام پر اس مضمون
کی وحی نازل فرمائی کہ میرا ایک بندہ ہے جو مجمع البحرین مین رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے
تو موسی علیہ السلام نے پوچہا کہ اے پروردگار مین کس طرح اس کے پاس پہونچ سکتا ہون تو ان
کو جواباً کہا گیا کہ تم ایک زنبیل مین مچہلی رکہو۔ لوجہان وہ مچہلی کہو جائے اسی مقام تک[2] وہ ملیگا
غرضکہ موسے (خضر کی تلاش مین) روانہ ہوئے اور ان کے ساتہہ ان کے شاگرد یوشع بن نون
بہی روانہ ہوئے دونون برابر چلے جارہے تہے تا آنکہ دونون ایک پتہر تک پہونچ گئے اور
وہان پہونچکر موسیٰ اور ان کے شاگرد دونون سو گئے۔ اور مچہلی زنبیل مین کود پہاند کرنے لگی
حتے کہ وہ زنبیل سے نکل کر دریا مین گر گئی اور خدا تعالے نے پانی کو جاری ہونے سے روک دیا اور
وہ مقام مثل طاق کے بنگیا[3] اور مچہلی کے جانے کا رستہ ویسا ہی بنا رہا۔ اور موسیٰ اور ان کے
شاگرد کے لیے ایک تعجب خیز ہوگئی اس کے بعد دونون وہان سے اٹہکر بقیہ رات دن چلتے رہے
اور موسیٰ کو ان کے شاگرد مچہلی کے واقعہ سے مطلع کرنا بہول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے
اپنے رفیق سے کہا کہ بہائی ہمارا ناشتا لاؤ ہم تو اس سفر مین بہت ہی تہک گئے (راوی کا بیان
ہے کہ موسی علیہ السلام اس وقت تہکے جب کہ وہ مقام مطلوب سے بہت دور نکل گئے) تو ان کے
شاگرد نے کہا کہ آپ دیکہیے جب ہم دونون اس پتہر پر پہونچے تو مین مچہلی کو پتہر ہی پر بہول گیا اور
شیطان ہی نے مجہ کو بہلا دیا کہ مین نے اسکا آپ سے کوئی ذکر نہین کیا اور اس نے عجیب طور سے
دریا کا رستہ لیا۔ تو موسی علیہ السلام نے کہا کہ یہی مقام تو ہم ڈہونڈہتے تہے پہر دونون الٹے
پاؤن واپس ہوئے (راوی کا بیان ہے کہ وہ دونون اپنے پاؤن کے نشانات ڈہونڈہتے
تہے) تا آنکہ وہ دونون اسی پتہر تک پہونچ گئے تو انہون[4] نے وہان ایک ایسے شخص کو دیکہا جو

[1] یعنی نہ کہا کہ خدا زیادہ عالم ہے [2] یعنی خضر علیہ السلام [3] یعنی مچہلی کے جانے کا صاف نشان مثل سرنگ کی طرح معلوم ہوتا تہا کہ مچہلی اسی رستہ سے گئی ہے وہ رستہ طرح بنا ہوا تہا

چادر سے اپنا منہ لپیٹے ہوئے ہے تو موسے علیہ السلام نے اس کو سلام کیا تو خضر نے ان سے کہا کہ تمہارے
اس ملک مین سلام کہان[1] سے آیا۔ موسیٰؑ نے کہا کہ مین موسیٰ ہون تو خضرؑ نے کہا کہ بنی اسرائیل والے
موسیٰ۔ انہون نے کہا کہ ہان تو خضرؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ تم کو علوم الٰہی سے ایک ایسا علم حاصل ہے
جسکی خدا نے تمکو تعلیم دی ہے اور مین اس علم کو نہین جانتا اور مجھکو علوم الٰہی سے ایک علم حاصل ہے جسکی خدا نے مجھے تعلیم دی ہے اوسکو نہین جانتے تو موسیٰ
نے خضر سے کہا کہ اچھا مین آپکے ساتھ رہون تاکہ آپ مجھے وہ مفید باتین سکھلائین جو خدا نے آپ کو سکھائی ہین
تو خضر نے کہا کہ تم صبر نہین کر سکوگے اور بھلا تم ایسی بات پر کیونکر صبر کر سکوگے جس کی تم کو خبر
ہی نہ ہو تو موسے نے کہا کہ انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائین گے۔ اور مین آپ کی نافرمانی نکرونگا
خضرؑ نے ان سے کہا کہ اچھا اس شرط سے تم میرے ساتھ رہ سکتے ہو کہ تم کوئی بات مجھ سے اس
وقت تک مت پوچھنا جب تک مین خود ہی تم سے نہ بیان کردون۔ موسیٰؑ نے کہا کہ اچھا اس کے
بعد موسیٰ اور خضرؑ دونو روانہ ہوئے اور دریا کے کنارہ پہونچے اور ان کے سامنے سے ایک
کشتی گذری۔ دونون نے کشتی والون سے کہا کہ ہم کو سوار کر لو غرضکہ جب کشتی والون نے
خضر کو پہچان لیا تو ان کو بغیر اجرت کے کشتی پر بیٹھا لیا۔ اس کے بعد خضرؑ نے اس کشتی کا ایک
تختہ توڑ ڈالا تو موسےؑ نے کہا کہ ان لوگون نے تو بغیر اجرت کے ہم کو کشتی پر سوار کر لیا اور آپ
نے ان کی کشتی توڑ ڈالی۔ یہ تو آپنے بہت بُرا کام کیا خضرؑ نے کہا کہ مین تم سے پہلے ہی کہہ
چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکوگے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ خیر آپ مجھ پر ایسے امر کی نسبت الزام
نہ لگائیے جس کو مین بھول گیا۔ اور میرے کام مین مشکل نہ ڈالیے۔ اس کے بعد وہ دونون کشتی
سے اترے اور دریا کے کنارہ کنارہ چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا اپنے دھمجولی لڑکون مین کھیلتا
ہوا دکھائی دیا خضرؑ نے اس لڑکے کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کا گلا گھونٹ دیا اور اس کو
مار ڈالا تو موسے علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے ایک معصوم جان کو ناحق بغیر قصاص کے مار ڈالا
یہ آپنے بہت ہی برا فعل کیا خضرؑ نے کہا کہ مین تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ
ہرگز صبر نہ کر سکوگے (راوی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ پہلے واقعہ سے بھی زیادہ تر تعجب خیز تھا)
موسیٰؑ نے کہا کہ اچھا اگر اب اس کے بعد مین کچھ پوچھون تو مجھے آپ اپنے ساتھ نہ رہنے دیجیگا

---

[1] یعنے یہان تو کوئی مسلمان ہی نہین ہے

میرا عذر اب پورا ہوگیا۔ پہر دونوں چلے اور جاتے جاتے ایک گاؤن مین پہونچے اور گاؤن والون سے
کہانا مانگا انھون نے کہانا دینے سے انکار کیا پہر دونون کی وہان ایک ایسی دیوار پر نظر پڑی جو
گری پڑتی تہی راوی کا بیان ہے کہ جہکی ہوئی تہی) حضرؑ نے ہاتہ سے ایک اشارہ کردیا جس
کی وجہ سے وہ دیوار سیدہی ہوگئی تو موسیٰؑ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ ہین جن کے پاس ہم (بطور
مہمان کے) آئے انہون نے ہماری ضیافت تک نہ کی کہانا تک ہمکو نہ کہلایا۔ اگر اس دیوار کے
بنانے کی اجرت لیتے تو زیادہ مناسب ہوتا خضرؑ نے کہا کہ چلو اب میری تمہاری جدائی کا وقت
آگیا مین تم کو ان سب باتون کی حقیقت بتلا دیتا ہون جن پر تم صبر نہ کرسکے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے میری بڑی خوشی تہی کہ اگر وہ ذرا
اور صبر کرتے تو ان کے عجیب وغریب واقعات ہم بہی سنتے اور آپ نے فرمایا کہ موسیٰؑ نے پہلا
سوال تو سہواً کیا تہا۔ اور آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد ایک چڑیا کشتی کے کنارہ پر آئی اور دریا
مین اس نے اپنی چونچ ڈبوئی تو خضرؑ نے کہا کہ میرے اور تمہارے علم نے خدا کے علم مین سے اتنا
ہی گہٹایا ہے جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی گہٹایا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین
۴۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَلْکَنْزُ ذَھَبًا وَّفِضَّۃً
اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت وَکَانَ تَحْتَہٗ کَنْزٌ لَّھُمَا
کی تفسیر مین فرمایا کہ اس دیوار کے تلے انکے سونے اور چاندی تہے ترمذی اس کے راوی ہین
۵۔ وَعَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا فَزِعًا
یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ
مِثْلُ ھٰذِہٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْھَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَھْلِکُ وَ
فِیْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ اَلْخَبَثُ اَلْفِسْقُ
وَالْفُجُوْرُ

ف۔ یعنے ہم نے اور تم نے اتنا ہی علم پایا ہے جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے پانی حاصل کیا ۱۲

ترجمہ

زینب[1] بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس
گھبراہٹ کی حالت مین تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ عرب کے لیے اس شر اور فساد کی وجہ سے
جس کا زمانہ اب بہت ہی قریب آگیا ہے بہت ہی افسوس ہے وہ یہ کہ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار
مین ایک سوراخ مثل اس کی ہوگیا ہے اور آپنے انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملاکر ایک حلقہ بنا
دیا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ ہلاک اور برباد ہوجائین گے حالانکہ ہم مین اچھے
نیک لوگ بھی ہون گے آپنے فرمایا کہ ہان (ہلاک ہوجاؤ گے) جب کہ خباثت اور بدکاریان بکثرت
پھیل جائین گی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی السَّدِّ
یَحْفِرُوْنَهٗ کُلَّ یَوْمٍ حَتّٰی اِذَا کَادُوْا یَخْرِقُوْنَهٗ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا
فَیُعِیْدُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی کَاَشَدِّ مَا کَانَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ یَّبْعَثَهُمْ عَلَی
النَّاسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَهٗ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاسْتَثْنٰی فَیَرْجِعُوْنَ
فَیَجِدُوْنَهٗ کَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ تَرَکُوْهُ فَیَحْفِرُوْنَهٗ فَیَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ فَیَسْتَقُوْنَ الْمِیَاهَ وَ
تَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَیَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا
مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِی السَّمَآءِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ نَغَفًا فِیْۤ اَقْفَائِهِمْ
فَیَهْلِکُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْکَرُ شُکْرًا
مِنْ لُحُوْمِهِمْ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّغَفُ بِالْغَیْنِ الْمُعْجَمَةِ دُوْدٌ یَکُوْنُ فِیْ اَنْفِ الْاِبِلِ
وَالْغَنَمِ وَتَشْکَرُ بِسُکُوْنِ الشِّیْنِ الْمُعْجَمَةِ وَفَتْحِ الْکَافِ اَیْ تَسْمَنُ وَتَمْتَلِیْ ضُرُوْعُهَا لَبَنًا

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سد سکندری سے
متعلق فرمایا کہ یاجوج و ماجوج اس کو روزانہ کھودتے ہین حتے کہ وہ پھٹنے کے قریب ہوجاتی ہے تو
ان کا سردار کہتا ہے کہ اب چلو کل آکر اسکو گرادین گے آپنے فرمایا کہ پھر رات بھر مین خدا تعالےٰ

[1] حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی

اس کو روز اول سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے حتی کہ جب ان کی مدت[1] پوری ہو جائے گی اور خدا تعالے کا یہ ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگون پر مسلط کر دے تو ان کا حاکم یہ کہے گا کہ اب چلو کل آکر اس کو انشاء اللہ گرا دین گے اور لفظ انشاء اللہ کہے گا۔ پہر جب دوسرے روز آکر وہ لوگ اس دیوار کو اسی حالت مین پائین گے جس طرح کہ انہون نے کل ادہورا چہوڑا تہا تب وہ اس کو کہود ڈالین گے اور لوگون کے سامنے (ریلا ئے ناگہانی کی طرح) نکل آئین گے اور سب دریاؤن کا پانی پی جائین گے اور لوگ اُن سے بہاگ کہڑے ہونگے پہر وہ آسمان پر اپنے تیر پہینکین گے اور وہ تیر خون آلود ہوکر ان کے پاس واپس کرے گا تو وہ یہ کہین گے کہ ہم نے زمین والون کو دبا لیا اور آسمان والون پر چڑہائی کی پہر اللہ تبارک وتعالی ان کی گردنون مین ایسے کیڑے پیدا کرے گا جس کے صدمہ سے وہ سب کے سب ہلاک ہوجائین گے آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتہ مین محمد کی جان ہے کہ زمین کے جانور انکا گوشت کہا کہا کر موٹے ہوجائین گے اور اکڑتے پہرین گے اور ان کا گوشت کہا کر بہت ہی فربہ اور بہت دودہ والے ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

۷۔ **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا أَهُمُ الْحَرُورِيَّةُ قَالَ لَا هُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَذَّبُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا لَا طَعَامَ فِيهَا وَلَا شَرَابَ وَالْحَرُورِيَّةُ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے اپنے والد سے پوچہا کہ آیت هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا مین اخسرین اعمال سے کیا مراد حروریہ ہین انہون نے کہا کہ نہین بلکہ اس سے یہود اور نصاری مراد ہین۔ یہود تو اس لیے کہ انہون نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی اور نصاری اس لیے کہ انہون نے جنت کی تکذیب کی اور یہ کہنے لگے کہ جنت مین نہ کہانا ہے نہ پینا ہے اور حروریہ وہ لوگ ہین جو آیت يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ کے مصداق

---

[1] یعنے یاجوج ماجوج کے خروج کا زمانہ آجائیگا

اور سود ہین اور سعد ان لوگون کو فاسق کہا کرتے تھے۔ بخاری اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑے موٹے موٹے آدمی آئینگے جن کا وزن اور بھرم خدا تعالے کے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی نہ ہوگا۔ اور آپنے فرمایا کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑہو فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا الآیہ شیخین اس کے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ يُنَادِيْ مُنَادٍ مَنْ كَانَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوسعید بن فضالہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب خدا اس دن جس مین کوئی شک نہین ہے یعنی قیامت کے دن لوگون کو اکٹھا کرے گا۔ تو ایک منادی باواز بلند یہ منادی پھیرے گا کہ جس شخص نے کسی ایسے کام مین جس کو اسنے خدا کے واسطے کیا ہے۔ خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہو تو اس شخص کو ایسے عمل کا ثواب اُسی شخص سے طلب کرنا چاہیے اس لیے کہ خداوند تعالے بہ نسبت اور شرکا کے شرک سے بہت ہی مستغنی ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

لہ والد را دی ۲ہ حرد ریہ کو ۳ہ جیسے موٹے موٹے سیٹھہ ساہو کار ۴ہ یعنی اس آیت سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے ۵ہ یعنے غیر اللہ سے

۱۔عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِيْ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰى قَبْلَ عِيْسٰى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ جب مین نجران[1] مین پہونچا تو وہان کے لوگون نے مجھ سے سوال کیا کہ تم لوگ پڑہتے ہو یَا اُخْتَ هَارُوْنَ حالانکہ موسیٰ ع عیسے سے بہت مدت قبل گزر چکے ہین ؟ پہر جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو مین نے آپ سے اس سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اپنے پیغمبرون اور اچھے لوگون کے نام پر جو ان سے قبل گزر چکے ہین اپنے نام رکہا کرتے تہے مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین

۲۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ وَقَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ بِالْحَيٰوةِ وَالْبَقَاءِ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ بِالْحَيٰوةِ لَمَاتُوْا تَرَحًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اَلْاَمْلَحُ الَّذِيْ بَيَاضُهُ اَكْثَرُ مِنْ سَوَادِهِ وَقِيْلَ هُوَ النَّقِيُّ الْبَيَاضِ وَقَوْلُهُ فَيَشْرَئِبُّوْنَ اَيْ يَرْفَعُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ لِيَنْظُرُوْا اِلَيْهِ وَالتَّرَحُ ضِدُّ الْفَرَحِ وَهُوَ الْحُزْنُ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت فَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ (ڈرا دو ان کو حسرت کے دن سے) پڑہ کر فرمایا کہ موت ابلق بہیڑ کی شکل مین حاضر کی جائے گی اور دوزخ اور جنت کے درمیانی دیوار یعنے فصیل پر کہڑی کی جائے گی پہر یہ آواز دیجائے گی کہ اے جنت والو (ہشیار ہو جاؤ) تو وہ سب

---

[1] نام مقام تہا اور ہارون موسے کے بہائی انہین کے زمانہ مین تہے پہر مریم ہارون کی بہن کس طرح ہوئین

کے سب سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر دوسری آواز دی جائیگی کہ اے دوزخ والو ہشیار ہوجاؤ تو وہ
سب ہی سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر سب سے مخاطب ہو کر یہ بات پوچھی جائے گی کہ کیا تم اس کو پہچانتے
ہو تو سب کے سب جواب میں کہیں گے کہ ہاں ہم جانتے ہیں کہ یہ موت ہے پھر اسے پچھاڑ کر ذبح کر
ڈالیں گے۔ پس اگر پہلے ہی سے جنت والوں کو خدا کا یہ حکم معلوم نہ ہوتا کہ جنت کی زندگی ہمیشہ
کے لیے ہے تو وہ مارے خوشی کے مرجاتے۔ اور اگر پہلے ہی سے دوزخ والوں کو خدا کا حکم معلوم
نہ ہوتا کہ دوزخ کی زندگی ہمیشہ کے لیے ہے تو وہ مارے غم کے مرجاتے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنْ** قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا قَالَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ اَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

قتادہ سے آیت وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (یعنے اسکو بلند مقام پر اٹھا لیا) سے متعلق مروی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر
دیکھا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۴۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِجِبْرِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ الْاٰيَة
اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل سے کہا
کہ تم میرے پاس اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے جتنا کہ اب تم آیا کرتے ہو تب یہ آیت نازل ہوئی
وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ (ہم خدا کے حکم کے بغیر نہیں آتے) الایہ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۵۔ **وَعَنْ** اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

---

[1] یہ بات پہلے سے معلوم ہے کہ جنت اور دوزخ میں موت واقع نہیں ہوتی [2] اس لیے کہ وہ ناگہانی خوشی ہوتی جو اکثر
باعث ہلاکت ہوتی ہے [3] اسلیے کہ ناگہانی مصیبت بھی بعض اوقات باعث ہلاکت ہوتی ہے

اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل النار ان شاء اللہ تعالیٰ من اصحاب الشجرۃ احد فقالت حفصۃ رضی اللہ عنہا بلیٰ یا رسول اللہ فانتہرھا فقالت وان منکم الا واردھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قال اللہ تعالیٰ ثم ننجی الذین اتقوا الآیۃ۔ اخرجہ مسلم

ترجمہ

ام مبشر انصاری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اصحاب شجرہ[1] مین سے کوئی شخص دوزخ مین داخل نہ ہوگا۔ تو ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ کیون نہین جائین گے تو آپ نے ان کو جھڑک دیا تو انھون نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ ان منکم[2] الا واردھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد یہ بھی تو ہے ثم ننجی[3] الذین اتقوا۔ الآیہ مسلم اس کے راوی ہین

۶۔ وعن السدی قال سالت مرۃ الھمدانی عن قولہ تعالیٰ وان منکم الا واردھا فحدثنی عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یرد الناس النار ثم یصدرون عنہا باعمالھم فاولھم کلمح البرق ثم کالریح ثم کحضر الفرس ثم کالراکب المسرع ثم کشد الرحل ثم کمشیہ اخرجہ الترمذی الحضر بضم الحاء المھملۃ وسکون الضاد المعجمۃ العدو والشد ایضا العدو

ترجمہ

سدی سے روایت ہے کہ مین نے مرہ ہمدانی سے آیت وان منکم الا واردھا کا مطلب پوچھا تو انھون نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ دوزخ پر وارد ہونگے پھر ان مین سے اپنے اعمال کے بموجب نکل جائین گے پہلا گروہ تو اس طرح نکل جائے گا جیسے بجلی چمک جاتی ہے۔ دوسرا ہوا کی طرح۔ تیسرا گھوڑ دوڑ کے سوار کی طرح چوتھا اونٹ کے سوار کی طرح پانچوان دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح چھٹا آدمی کی معمولی چال کیطرح۔ ترمذی اس کے راوی ہین

[1] جن لوگون نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی [2] کوئی ایسا نہین ہے جو دوزخ مین نہ جائے [3] پھر ہم پرہیزگارون کو بچالین گے [4] پلصراط دوزخ پر ہوگا اور سب پر سے سب کا گزر ہوگا جنتی پار اتر جائنگے دوزخی دوزخ مین گر جائین گے اس طرح سے سبکا عبور دوزخ پر سے ہو گا

۷۔ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ کُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّھْمِیِّ سَیْفًا فَجِئْتُ اَتَقَاضَاہُ فَقَالَ لَا اُعْطِیْکَ حَتّٰی تَکْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا اَکْفُرُ حَتّٰی یُمِیْتَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تُبْعَثُ قَالَ اِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ قُلْتُ بَلٰی قَالَ دَعْنِیْ حَتّٰی اَمُوْتَ وَاُبْعَثَ فَسَاُوْتٰی مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْکَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الآیۃ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ اَلْقَیْنُ الْحَدَّادُ

ترجمہ

خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مین جاہلیت کے زمانہ مین لوہار کا کام کیا کرتا تہا مین نے عاص بن وائل سہمی کے لیے ایک تلوار بنادی تہی تو مین اس کی مزدوری کے تقاضا کی غرض سے اس کے پاس آیا اس نے کہا کہ مین تم کو اس وقت تک مزدوری نہ دون گا جب تک تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منکر نہ ہوجاؤ گے۔ مین نے کہا کہ مین توکبھی منکر نہ ہونگا جتنے کہ خدا تجہ کو موت دے اور پہر تو موت کے بعد مبعوث کیا جائے تو اس نے کہا کہ کیا مرنے کے بعد پہر مین اٹھونگا مین نے کہا کہ ہان اس نے کہا کہ اچہا مجہے اس وقت تک مہلت دو جب تک مین مرنے کے بعد اٹہایا جاؤنگا اور پہر جب مجہے مال ور اولاد دی جائیگی تو اس وقت تمہاری اجرت ادا کر دونگا تب یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَاَیْتَ[1] الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔ آخر آیۃ تک شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُنَادِیْ فِی السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَہُ الْمَحَبَّۃُ فِیْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَقَالَ فِی الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِکَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو جبریل کو باآواز بلند یہ سنادیتا ہے کہ دیکھو مین فلان شخص کو دوست

[1] ذرا اسکو تو دیکھو جو میرے آیات کا منکر ہے وہ کہتا ہے کہ مجہے مال اور اولاد دی جائے گی ۱۲

رکہتا ہون تم بہی دوست رکہو تو جبرئیل اس مضمون کی تمامی آسمان والون مین بآواز بلند منادی پہیر دیتے ہین پہر ساری زمین والون کے دلون مین اس کی محبت اتاری جاتی ہے پس اس آیت کا بہی مطلب ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور بغض سے متعلق بہی اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْحَجِّ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْمَدِیْنَةَ فَاِنْ وَلَدَتْ امْرَاَتُهٗ غُلَامًا وَنُتِجَتْ خَیْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِیْنٌ صَالِحٌ فَاِنْ لَّمْ تَلِدْ امْرَاَتُهٗ وَلَمْ تُنْتَجْ خَیْلُهٗ قَالَ هٰذَا دِیْنُ سُوْءٍ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہ سے آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰی حَرْفٍ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ بعض اشخاص جب مدینہ آتے تہے تو اگر ان کی بی بی سے بچہ پیدا ہوا اور ان کی سواری کے جانور کے بچہ پیدا ہوا تو کہتے تہے کہ یہ اچہا دین ہے اور اگر ان کی بی بی کے بچہ نہ ہوا اور اگر ان کی سواری کے جانور کے بچہ نہ ہوا تو کہتے تہے کہ یہ بُرا دین ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّجْثُوْ لِلْخُصُوْمَةِ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ قَیْسُ بْنُ عُبَادٍ وَفِیْهِمْ نَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِیْنَ بَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ عَلِیٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَیْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْهُمْ وَشَیْبَةُ ابْنُ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدُ بْنُ عُتْبَةَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین پہلا شخص ہون جو خدا کے سامنے خصومت کے لیے تیار بیٹہون گا۔ قیس بن عباد نے کہا کہ انہین کے باب مین یہ آیت نازل ہوئی هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ یہی لوگ ہین جو جنگ بدر مین لڑے۔ یعنے علی رض حمزہ رض عبیدہ

سلہ عام مقولہ ہے وہ مہربان ہو تو کل مہربان سلہ جس طرح کہ دوستی کی نسبت مذکور ہوا سلہ تب یہ آیت نازل ہوئی

سلہ جو لوگ مسلمان ہو کر اچہے کام کئے تو خدا عنقریب ان کے لیے محبت پیدا کر دیگا۔

الحارث۔ شیبہ بن ربیعہ۔ عتبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عتبہ۔ بخاری اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقُ لِاَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کو بیت العتیق اس وجہ سے کہتے ہین کہ اس پر آجتک کوئی ظالم غالب نہین ہوا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ حَتّٰى خَرَجَ لَيَهْلِكُنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضے اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالے گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھون نے اپنے نبی کو اتنی تکلیف دی کہ وہ یہان سے نکل کھڑے ہوئے یہ لوگ ضرور ہلاک اور برباد ہونگے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ تو ابوبکر رضے اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد مین نے سمجھا کہ عنقریب قتل وقتال کا بازار گرم ہوگا۔ ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ قَدْ اَفْلَحَ

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ اَخْرَجَهُ

ترجمہ آیت یہ ہے کہ اجازت ملی ہے جن لوگون سے کفار لڑتے ہین ان کو بسبب ان کے ظلم کے لڑنے کی اجازت ہے اور خدا کو ان کے مدد دینے کی پوری قدرت ہے ۱۲

التِرمِذِیُّ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آیت یُؤتُونَ مَا آتَوا وَّ قُلُوبُھُم وَجِلَۃٌ سے کیا وہی لوگ مراد ہین جو شراب پیتے ہین اور چوری کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین اے صدیق کی بیٹی بلکہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اور باوجود اس کے وہ اس سے ڈرتے ہین کہ شاید ان کے یہ افعال مقبول نہ ہون اُولٰئِکَ الَّذِینَ یُسَارِعُونَ فِی الخَیرَاتِ یہی لوگ ہین جو نیک کام کی جانب جھپٹے ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فِی قَولِہٖ تَعَالیٰ وَھُم فِیھَا کَالِحُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ تَشوِیہِ النَّارُ فَتَقَلَّصَ شَفَتُہُ العُلیَا حَتّٰی تَبلُغَ وَسَطَ رَأسِہٖ وَتَستَرخِی السُّفلٰی حَتّٰی تَضرِبَ سُرَّتَہُ۔ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے آیت وَھُم فِیھَا کَالِحُونَ کی تفسیر مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کافرون کے منہ کو آگ جھلس دیگی جس کی وجہ سے ان کے اوپر کے ہونٹ سکڑ کر وسط سر تک پہونچ جائین گے اور نیچے کے ہونٹ لٹک کر ناف تک پہونچ جائین گے ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

سُورَۃُ النُّورِ

۱۔ عَنْ عَمرِو بنِ شُعَیبٍ عَن اَبِیہِ عَن جَدِّہٖ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ مَرثَدُ بنُ اَبِی مَرثَدٍ وَکَانَ رَجُلًا یَحمِلُ الاَسرٰی مِن مَکَّۃَ حَتّٰی یَاتِیَ بِھِم المَدِینَۃَ قَالَ وَکَانَت امرَأَۃٌ بَغِیٌّ بِمَکَّۃَ یُقَالُ لَھَا عِنَاقُ وَکَانَت صَدِیقَۃً لَہٗ وَاِنَّہٗ کَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِن اُسَارٰی مَکَّۃَ یَحمِلُہٗ قَالَ فَجِئتُ حَتّٰی انتَھَیتُ اِلٰی ظِلِّ حَائِطٍ مِن حَوَائِطِ مَکَّۃَ فِی لَیلَۃٍ مُقمِرَۃٍ فَجَاءَت عِنَاقُ فَاَبصَرَت سَوَادَ ظِلِّی تَحتَ الحَائِطِ فَلَمَّا انتَھَت اِلَیَّ عَرَفَتنِی فَقَالَت مَرثَدٌ فَقُلتُ مَرثَدٌ فَقَالَت مَرحَبًا

لہ جو لوگ اس ہین سے خیرات کرتے ہین جوان کو دیا گیا ہے اور ان کے دل ترسان رہتے ہین ؛

سے یہ لوگ مراد نہین ہین ۱۲ منہ کفار دوزخ مین تیور چڑھائے ہون گے ۱۲

وَاَهْلاً هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ فَقُلْتُ يَا عَنَاقُ قَدْ حَرَّمَ اللهُ تَعَالَى الزِّنَا قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَحْمِلُ اَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ فَانْتَهَيْتُ اِلَى غَارٍ فَجَاؤُا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى رَاْسِي وَبَالُوْا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلٰى رَاْسِي وَاَعْمَاهُمُ اللهُ تَعَالٰى عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوْا وَرَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْكِحُ عَنَاقًا فَاَمْسَكَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ يَا مَرْثَدُ لَا تَنْكِحْهَا - اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ

عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہو کہ انہون نے فرمایا کہ ایک شخص مرثد بن ابو مرثد نامی تہے جو ایک ایسے شخص تہے جو قیدیون کو مکہ سے مدینہ پہونچا دیتے تہے اور مکہ مین ایک فاحشہ عورت عناق نامی تہی جو مرثد کی دوست تہی۔ اور مرثد نے مکہ کے قیدیون مین سے کسی شخص سے یہ وعدہ کیا تہا کہ اس کو مدینہ پہونچا دینگے[1] مرثد کا بیان ہے کہ مین چاندنی رات مین مکہ کی کسی دیوار کے زیر سایہ پہونچ گیا اتنے مین عناق آگئی اور اس نے دیوار کے قریب سے میرے سایہ کو دیکہہ لیا پہر جب وہ میرے پاس پہونچ گئی تو مجہے اس نے پہچان لیا اور کہنے لگی کہ تم مرثد ہو مین نے کہا کہ ہان مین مرثد ہی ہون۔ تو اس نے کہا کہ شاباش مبارک ہو آؤ آج کی شب میرے ہی یہان بسر کرو تو مین نے کہا اے عناق خدا نے زنا کو حرام کر دیا ہے کہ اتنے مین اس نے غل مچانا شروع کر دیا کہ اے خیمہ والو دوڑو یہی شخص ہے جو تمہارے قیدیون کو اٹہا کر لے جاتا ہے اس کے بعد ہی آٹہہ آدمی میرے پیچہے دوڑے اور مین کسی طرح کسی غار تک پہونچ گیا اور غار مین گہس گیا۔ اتنے مین وہ لوگ بہی آگئے اور میرے سر پر آکر کہڑے ہو گئے اور انہون نے پیشاب کیا تو ان کا پیشاب میرے سر پر گرنے لگا اور خدا نے ان کو ایسا اندہا بنا دیا کہ انہون نے مجہے مطلقاً نہین دیکہا پہر سب کے سب (ناکامیاب) واپس ہوئے اور مین اپنے دوست کے پاس پہر پہونچ گیا اور اس کو اٹہا کر مدینہ پہونچا دیا۔ مدینہ پہونچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مینے

[1] جس سے مدینے پہونچانے کا وعدہ کیا تہا ۱۲

یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ عناق سے میرا نکاح کرا دیجیے آپ اسی طرح خاموش رہے۔ اور آپ نے
کوئی جواب مجھے نہیں دیا تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ
لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ
وسلم نے فرمایا کہ اے مرثد اس سے نکاح مت کرو۔ سب اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ
أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ
الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ إِنْ كَانَ مِنَ
الصَّادِقِينَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ
قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوهَا وَقَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي
سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ
الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَانَ لِي وَلَهَا
شَأْنٌ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
کے سامنے شریک بن سحما کے ساتھ اپنی عورت پر زنا کی تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یا تو گواہ[1] لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد ماری جائے گی تو انہوں نے کہا کہ یا

---

[1] زانی شخص زانیہ یا مشرکہ عورت سے نکاح کرے اور زانیہ عورت سے زانی یا مشرک نکاح کرے مسلمانوں پر یہ حرام ہے یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے
[2] یعنے شہادت تائید الزام ۱۲ [3] یہ قلت از احیثیت عرفی ۱۲

رسول اللہ جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر شخص کو دیکھے گا تو کیا وہ اس وقت گواہ ڈھونڈھتا پھرے گا[ف] - اس کے بعد بھی آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد ماری جائے گی تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں اور بالضرور میرے باب میں ایسی آیت نازل ہوگی جو میری پشت کو حد سے بچا دیگی اتنے میں جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ پر یہ آیت نازل ہوئی[ع] وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ سے اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ تک جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے فارغ ہو چکے[ع] تو آپ نے دونوں[ش] کو بلا بھیجا۔ ہلال نے آکر ویسی ہی گواہی دی (جس طرح قرآن میں مذکور ہے) اور اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دیکھو خدا خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ضرور ہی ایک جھوٹا ہے پھر کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے پر راضی ہے۔ اس کے بعد عورت کھڑی ہو گئی اور گواہی دینے لگی جب وہ پانچویں شہادت تک پہونچ گئی تو لوگوں نے اس کو روک کر کہا کہ دیکھو اس سے (خدا کا غضب) واجب اور ضروری ہو جاتا ہے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ وہ ٹھیر گئی اور خدا کے خوف سے دہل گئی حتے کہ ہم لوگوں نے یہ خیال کیا کہ شاید اب وہ اپنی شہادت کو واپس لے گی لیکن پھر وہ کہنے لگی کہ میں اپنی برادری کے لوگوں کو ہمیشہ کے لیے ذلیل نہ کروں گی اور پانچویں شہادت بھی اس نے پوری کرلی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس کو دیکھتے رہو اگر اس کی کالی آنکھوں اور موٹے چوتڑوں کا اور بھری ہوئی رانوں کا بچہ پیدا ہوا ہو تو یہ سمجھ لینا کہ یہ شریک بن سحماء کا نطفہ[ش] ہے۔ غرضکہ اس کے ویسا ہی[ش] لڑکا پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر پہلی سے خدا کا حکم اس سے متعلق نافذ نہ ہو چکا ہوتا[ش] تو پھر میں تھا اور وہ تھی (یعنے ضرور میں اس کو زنا کی سزا دیتا) بخاری اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَغَيْرِهٖ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا

ف یعنی یہ کیونکر ہو سکتا ہے ع یہ آیت لعان کی تفسیر ہے اسکی توضیح ہو گی ع یعنے آپ پر آیت نازل ہو چکی ش یعنے ہلال اور ان کی زوجہ کو ش یعنے ولد الزنا ہے ش اسی حلیہ کا وہ بچہ تھا جو حضرت نے فرمایا تھا ش یعنے آیت لعان نہ نازل ہوئی ہوتی۔

خرج بها معه وانه اقرع بيننا في غزاة فخرج سهمي فخرجت معه بعد ما انزل الحجاب و
انا احمل في هودج وانزل فيه فسرنا حتى اذا فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غزوته تلك وقفل ودنونا من المدينة اذن ليلة بالرحيل فقمت حين اذنوا بالرحيل
حتى جاوزت الجيش فلما قضيت شأني اقبلت الى الرحل فلمست صدري فاذا عقد
لي من جزع اظفار قد انقطع فرجعت فالتمسته فحبسني ابتغاؤه واقبل الرهط الذين
كانوا يرحلونني فاحتملوا هودجي فرحلوه على بعيري وهم يحسبون اني فيه وكان
النساء اذ ذاك خفافا لم يثقلهن اللحم وانما ناكل العلقة من الطعام فلم يستنكر القوم
حين رفعوه خفة الهودج فحملوه وكنت جارية حديثة السن فبعثوا الجمل فساروا فوجدت
عقدي بعد ما استمر الجيش فجئت منزلهم وليس فيه احد منهم فتيممت منزلي الذي
كنت فيه وظننت انهم سيفقدونني فيرجعون الي فبينما انا جالسة غلبتني عيناي فنمت
وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني قد عرس من وراء الجيش فادلج فاصبح عند
منزلي فراى سواد انسان نائم فاتاني فعرفني حين راني وكان يراني قبل الحجاب فاستيقظت
باسترجاعه حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي ووالله ما يكلمني بكلمة ولا سمعت منه كلمة
غير استرجاعه وهوى حتى اناخ راحلته فوطئ على يديها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى اتينا الجيش بعد ما نزلوا معرسين قالت فهلك في شاني من هلك وكان الذي تولى
كبر الافك عبد الله بن ابي بن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت بها شهرا والناس
يفيضون في قول اصحاب الافك ولا اشعر وهو يريبني في وجعي اني لا ارى من النبي
صلى الله عليه وسلم اللطف الذي كنت ارى منه حين اشتكي انما يدخل فيسلم ثم يقول
كيف تيكم ثم ينصرف فذلك الذي يريبني منه ولا اشعر بالشر حتى نقهت فخرجت انا
وام مسطح قبل المناصع وهي متبرزنا وكنا لا نخرج الا ليلا الى ليل وذلك قبل ان نتخذ
الكنف وامرنا امر العرب الاول في التبرز قبل الغائط فاقبلت انا وام مسطح وهي ابنة
ابي رهم بن المطلب بن عبد مناف وامها بنت صخر بن عامر خالة ابي بكر الصديق رضي
الله تعالى عنه وابنها مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب حين فرغنا من شاننا نمشي فعثرت

ام مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت فبئس ما قلت اتسبين رجلا شهد بدرا فقالت
يا هنتاه الم تسمعي ما قال قلت وما قال فاخبرتني بقول اهل الافك فازددت مرضا الى مرضي
فلما رجعت الى بيتي دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كيف تيكم فقلت ائذن لي ان
اتي ابوي وانا اريد حينئذ ان استيقن الخبر من قبلهما فاذن لي فاتيت ابوي فقلت
لامي يا امتاه ماذا يتحدث الناس به فقالت يا بنية هوني على نفسك الشان فوالله لقل
ما كانت امراة قط وضيئة عند رجل يحبها ولها ضرائر الا اكثرن عليها فقلت سبحان الله
ولقد تحدث الناس بهذا قالت فبكيت تلك الليلة حتى اصبحت لا يرقا لي دمع ولا اكتحل
بنوم ثم اصبحت ابكي فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن ابي طالب واسامة بن
زيد رضي الله عنهما حين استلبث الوحي يستشيرهما في فراق اهله قالت فاما اسامة فاشار
عليه بما يعلم من براءة اهله وبالذي يعلم في نفسه من الود لهم فقال اسامة هم اهلك
يا رسول الله ولا نعلم والله الا خيرا واما علي بن ابي طالب فقال يا رسول الله لم يضيق الله
عليك والنساء سواها كثير وسل الجارية تخبرك قالت فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بريرة فقال لها اي بريرة هل رايت فيها شيئا يريبك ..... فقالت لا والذي بعثك بالحق
نبيا ان رايت منها امرا اغمصه عليها اكثر من انها جارية حديثة السن تنام عن عجين
اهلها فتاتي الداجن فتاكله قالت فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من يومه واستعذر
من عبد الله بن ابي بن سلول فقال وهو على المنبر من يعذرني من رجل بلغني اذاه في
اهلي فوالله ما علمت على اهلي الا خيرا ولقد ذكروا رجلا ما علمت عليه الا خيرا وما كان
يدخل على اهلي الا معي قالت فقام سعد بن معاذ فقال يا رسول الله انا والله اعذرك منه
ان كان من الاوس ضربنا عنقه وان كان من اخواننا من الخزرج امرتنا ففعلنا فيه امرك
فقام سعد بن عبادة وهو سيد الخزرج وكان رجلا صالحا ولكن اخذته الحمية . . .
فقال لسعد بن معاذ كذبت لعمر الله لا تقتله ولا تقدر على ذلك فقام اسيد بن حضير
وهو ابن عم سعد بن معاذ فقال لسعد بن عبادة كذبت لعمر الله لنقتلنه فانك منافق
تجادل عن المنافقين فثار الحيان الاوس والخزرج حتى هموا ان يقتتلوا ورسول الله صلى الله

عليه وسلم على المنبر فلم يزل يخفضهم حتى سكتوا ونزل وبكيت يومي ذلك لا يرقألي دمع ولا
أكتحل بنوم ثم بكيت ليلتي المقبلة لا يرقألي دمع ولا أكتحل بنوم فأصبح أبواي عندي وقد
بكيت ليلتين ويوما حتى أظن أن البكاء فالق كبدي فبينما هما جالسان عندي وأنا أبكي
إذا استأذنت امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي معي فبينما نحن كذلك إذ دخل
علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جلس ولم يجلس عندي من يوم قيل في ما قيل قبلها
وقد مكث شهرا لا يوحى إليه في شأني شيء فتشهد حين جلس ثم قال أما بعد فإنه بلغني
عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله تعالى وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري الله
وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه فلما قضى رسول الله صلى
الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه بقطرة فقلت لأبي أجب رسول الله صلى
الله عليه وسلم فيما قال قال والله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
لأمي أجيبي رسول الله صلى الله عليه وسلم عني فيما قال قالت والله ما أدري ما أقول لرسول
الله صلى الله عليه وسلم قالت وأنا جارية حديثة السن لا أقرأ كثيرا من القرآن فقلت و
الله إني أعلم أنكم سمعتم حديثا تحدث الناس به واستقر في نفوسكم وصدقتم به فلئن
قلت لكم إني بريئة لا تصدقوني بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني منه
بريئة لتصدقنني فوالله ما أجد لي ولكم مثلا إلا أبا يوسف إذ قال فصبر جميل والله
المستعان على ما تصفون ثم تحولت فاضطجعت على فراشي وأنا والله حينئذ أعلم أني
بريئة وأن الله تعالى مبرئي يبرئني ولكن والله ما كنت أظن أن ينزل الله تعالى في شأني
وحيا يتلى ولشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو
أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله تعالى بها فوالله ما رام
مجلسه ولا خرج أحد من أهل البيت حتى أنزل الله تعالى على نبيه صلى الله عليه وسلم
فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء فسري عنه وهو يضحك فكان أول كلمة تكلم بها أن
قال لي يا عائشة احمدي الله فإنه قد برأك فقالت لي أمي قومي إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت والله لا أقوم إليه ولا أحمد إلا الله هو الذي أنزل براءتي فأنزل الله

تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا فِىْ بَرَاءَتِىْ
قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ وَفَقْرِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى
مِسْطَحٍ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَاْتَلِ اُولِى الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِىْ فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِىْ
كَانَ يُجْرِىْ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِىْ فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ وَمَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِىْ سَمْعِىْ وَبَصَرِىْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا خَيْرًا وَهِىَ الَّتِىْ كَانَتْ تُسَامِيْنِىْ مِنْ
اَزْوَاجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ فَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ
لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْاِفْكِ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ
الْاِفْكِ اَيْضًا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ عُرْوَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ
وَتَقُوْلُ هُوَ الَّذِىْ قَالَ فَاِنَّ اَبِىْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِىْ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ قَالَ مَسْرُوْقُ
ابْنُ الْاَجْدَعِ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِهٖ مِنْ اَبْيَاتٍ
فَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ
لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا اَتَاْذَنِيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ قَالَتْ وَاَىُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى وَقَالَتْ اِنَّهٗ
كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ الْعُلْقَةُ بِضَمِّ
الْعَيْنِ وَسُكُوْنِ اللَّامِ بَعْدَهَا قَافٌ قَدْرُ مَا يُمْسِكُ الرَّمَقَ مِنَ الطَّعَامِ وَقَوْلُهَا يُرِيْبُنِىْ اَىْ
يُشَكِّكُنِىْ وَالْغَمْصُ الْعَيْبُ وَالدَّاجِنُ الشَّاةُ الَّتِىْ تَاْلَفُ الْبَيْتَ وَقَوْلُهٗ مَنْ يَّعْذِرُنِىْ اَىْ
مَنْ يَّقُوْمُ بِعُذْرِىْ فَلَا يَلُوْمُنِىْ اَنْ كَافَاْتُهٗ عَلٰى سُوْءِ صَنْعِهٖ وَالْبُرَحَاءُ الشِّدَّةُ وَقَوْلُ حَسَّانٍ
فِىْ شِعْرِهٖ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى اَىْ جَائِعَةً فَلَا تَغْتَابُ اَحَدًا

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی بی بیوں کے ساتھ لے جانے کے متعلق قرعہ

ڈالتے تھے جس بی بی کے نام قرعہ نکل آتا تھا انہین کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجاتے تھے ایک دفعہ آپ نے کسی جہاد کے سفر مین قرعہ ڈالا اور قرعہ میرے نام نکلا مین آپکے ساتھہ سفر کو روانہ ہوئی یہ اس وقت کا قصہ ہے جب پردہ کا حکم نازل ہوچکا تھا مین اپنے کجاوے مین سوار چلتی تھی اور جب رستہ مین کہین اترتی تھی تو اسی کجاوے مین رہتی تھی غرضکہ مین آپکے ساتھہ برابر چلی گئی حتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اس جہاد سے فارغ ہوچکے اور واپس ہوئے اور ہم لوگ مدینہ کے بہت قریب پہونچ گئے۔ ایک دفعہ آپنے رات کو کوچ کا حکم دیا جب لوگون نے مجھے (کوچ کی) خبر دی تو مین بھی اٹھہ کھڑی ہوئی اور قضاحاجت کی غرض سے لشکر سے کسی قدر دور تک چلی گئی۔ جب مین قضاحاجت کے بعد اپنے کجاوے مین واپس آئی اور مین نے اپنے سینہ پر ہاتھہ ڈالا تو معلوم ہوا کہ میرا ہار ٹوٹ گیا جو ظفار[1] کے نگینون کا بنا ہوا تھا مین لوٹ کر اس ہار کو ڈھونڈھنے چلی گئی۔ اور مجھ کو اس کے ڈھونڈھنے مین کسی قدر دیر لگ گئی اتنے مین وہ لوگ آپہونچے جو میرا کجاوہ اٹھاتے تھے انہون نے میرا کجاوہ اٹھا کر میرے اونٹ پر رکھہ دیا وہ یہ سمجھے کہ مین اسی کجاوے مین ہون اور چونکہ اس وقت عورتین دبلی پتلی ہلکی پھلکی ہوتی تھین موٹی سنڈھی نہین ہوتی تھین کیونکہ کھانا بہت تھوڑا کھاتی تھین اس وجہ سے کجاوہ کا ہلکا ہونا ان کو کوئی غیر معمولی بات نہین معلوم ہوئی جبکہ انہون نے اس کو اٹھا کر اونٹ پر لاد دیا۔ علاوہ اس کے مین ایک کم سن لڑکی بھی تھی۔ الغرض انہون نے اونٹ کو اٹھایا اور وہان سے چلتے ہوئے اور مین نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر کوچ کرچکا تھا۔ جب مین اپنی منزل پر پہونچی تو وہان کوئی بھی باقی نہ تھا مین نے ارادہ کرلیا کہ مین جس جگہہ بیٹھی تھی وہین بیٹھہ جاؤن اس لیے کہ مین نے یہ خیال کیا کہ جب لوگ مجھے نہ پائین گے تو یہین لوٹ کر ڈھونڈھنے آئین گے مین اپنی اسی جگہہ پر بیٹھی تھی کہ اتنے مین میری آنکھہ لگ گئی اور مین سوگئی اور صفوان بن معطل ایک شخص تھا جو آرام کی غرض سے اخیر رات مین لشکر کے پیچھے ٹھیر گیا تھا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میری منزل پر پہونچ گیا تو اس کو کسی سوئے ہوئے انسان کی شباہت معلوم ہوئی اس لیے وہ میرے پاس آیا اور دیکھتے ہی اس نے مجھ کو پہچان لیا۔ کیونکہ پردہ سے قبل اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ مین اسکے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کی آواز سے جاگ اٹھی جب کہ اس نے مجھے دیکھکر اسے پڑھا مین نے اپنا منہ اوڑھنی سے چھپا لیا خدا کی قسم اس نے کوئی بات مجھ سے نہین

[1] نام مقام

کی اسنہ مین نے بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کی صدا کے اس کی کوئی بات سنی پھر اس نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اسکو دونو اگلے پاؤن کو اپنے پاؤن سے دبا رکھا میرے چڑھنے کی غرض سے پس مین تو اونٹ پر سوار ہو گئی وہ پیدل اونٹ کو ہانکتا ہوا چلا۔ تا آنکہ ہم لشکر مین پہونچ گئے جہان سب لشکری لوگ آرام کی غرض سے اتر چکے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے مقدمہ مین تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے اور جو شخص اس تہمت کا بانی مبانی تہا وہ عبد اللہ[1] بن ابی بن سلول تہا جس کی نسبت خدا تعالی نے تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ فرمایا ہے۔ جب مین مدینہ پہونچی تو ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگون کی یہ حالت تہی کہ بہتان کرنے والون کی باتون پر غور کیا کرتے تہے اور مجھے ان کی کسی بات کی مطلقاً خبر نہ تہی۔ اگر مجہ کو کچہ شبہ ہوتا تہا تو صرف اسی وجہ سے کہ مجہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میری بیماری کی حالت مین وہ مہربانی نہ تہی جیسے پہلے کبہی بیماری کی حالت مین ہوا کرتی تہی۔ آپ صرف اندر تشریف لاتے تہے اور سلام کر کے اتنا پوچہ لیتے تہے کہ یہ عورت کیسی ہے اس کے بعد آپ واپس چلے جاتے تہے تو یہی ایک ایسی بات تہی جس سے مجہ کو شبہ ہوتا تہا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تہی۔ حتے کہ مین بہت ہی نحیف اور ضعیف ہو گئی بیماری کے بعد مین اور ام[2] مسطح مناصع[3] کی طرف چلے جو ہم لوگون کے پاخانے تہے اور ہم لوگ رات کی رات پاخانے کو نکلا کرتے تہے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ہمارے گہرون کے نزدیک پاخانے نہین بنے تہے اور ہم لوگ اگلے عربون کی طرح جنگل مین جایا کرتے تہے غرض کہ مین چلی اور ام مسطح میرے ساتہ تہی جو ابو رہم بن عبد المطلب بن عبد مناف کی بیٹی تہی اور اس کی مان صخر بن عامر کی بیٹی تہی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تہین اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تہا۔ غرضکہ جب ہم دونون قضا حاجت سے فارغ ہو کر واپس چلین آ رہین تہین کہ ام مسطح کا پاؤن اس کی چادر مین الجہ گیا اور وہ کہنے لگی کہ مسطح برباد ہو جائے تو مین نے اس سے کہا کہ یہ تو تم نے بہت بری بات کہی تم ایسے شخص کو برا کہتی ہو جو جنگ بدر مین شریک تہا اس نے کہا کہ اے نادان تو نے کچہ سنا نہین کہ مسطح نے کیا کہا مین نے کہا کہ کیا کہا تو اس نے مجہ سے وہی بیان کیا جو تہمت لگانے والون نے کہا تہا جس کو سنکر میری بیماری دوچند ہو گئی اور یہ ایک دوسرا مرض پیدا ہو گیا جب مین اپنے گہر واپس آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کر کے آپ نے یہ پوچہا کہ اب اس عورت کا کیا حال ہے۔ تو مین نے کہا کہ آپ مجھے اس

[1] یہ ایک مشہور منافق تہا ۱۲ [2] ایک بی بی کا نام ہے ۱۲ [3] ایک مقام مدینہ منورہ کے قریب ہے ۱۲

امر کی اجازت نہ دی ہے میں کہ میں اپنے مان باپ کے گھر جاؤن اور میری اس وقت یہ خواہش تھی کہ مین اپنے
مان باپ کے پاس جاکر اس خبر کی تحقیق کرون بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت دیدی
اور مین اپنے مان باپ کے گھر آئی تو مین نے اپنی مان سے کہا کہ امان جان یہ لوگ کیا بک رہے ہین
انہون نے جواب دیا کہ بیٹی تو اس سے پریشان نہ ہو اور اس کو کوئی بڑی بات مت خیال کر خدا کی
قسم ایسا واقعہ بہت کم ہوا ہے کہ کسی شخص کے پاس ایک خوب صورت عورت ہو اور وہ شخص اس کو چاہتا
بھی ہو اور اس کی سوکنین بھی ہون۔ اور پھر وہ ایسی عورت کے عیوب (کھود کھود کر) نہ نکالین مین نے
کہا کہ سبحان اللہ لوگون نے ایسی بات کہنی شروع کر دی ہین تمام رات روتی رہی صبح تک میرے
آنسو نہ تھمے اور رات بھر مجھ کو ذرا بھی نیند نہ آئی مین صبح تک بھی روتی ہی رہی اور چونکہ وحی کے
نازل ہونے مین حد سے زیادہ توقف ہو گیا اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابو طالب
اور اسامہ بن زید کو بلوایا اور اپنے اہل کے جدا کرنے کے متعلق ان دونون سے مشورہ لیا۔ اسامہ
ابن زید نے تو وہی رائے دی جس سے وہ واقف تھے یعنے آپ کی بی بی کی عصمت کے متعلق اور
آپ کی ان کے ۔۔۔ ساتھ دلی محبت سے۔ انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہین اور
مجھے بجز بھلائی ان کی کے کسی برائی کی خبر نہین ہے۔ اور علی بن ابو طالب نے یہ رائے دی کہ یا رسول
اللہ خدا نے آپ پر کوئی تنگی نہین کی ہے عائشہ کے سوا اور دوسری عورتین بہت ہین آپ لونڈی
سے پوچھیے وہ آپ کو سچی بات بتلا دے گی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے بریرہ کو بلوا کر پوچھا کہ بریرہ تو نے عائشہ کو کوئی ایسا فعل کرتے دیکھا ہے جس سے تجھ کو اس کی
عصمت کی نسبت کوئی شبہ ہوا ہو۔ بریرہ نے کہا کہ نہین قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا رسول
بنا کر بھیجا ہے اگر مین ان کا کوئی ایسا فعل دیکھتی تو ضرور بیان کرتی۔ ان مین اس سے زیادہ
کوئی عیب نہین ہے کہ وہ ایک کم سن لڑکی ہین گھر مین گوندھا ہوا آٹا (کھلا ہوا) چھوڑ کر سو جاتی
ہین اور بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم اسی دن کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے آپ نے بدلہ لینا چاہا آپ نے منبر پر فرمایا

لہ یعنے سوکنین ۔ لہ یعنے حضرت عائشہ رض کی طلاق کے متعلق ۔ لہ یعنے حضرت عائشہ رض کے ساتھ ۔

لہ یعنے بریرہ سے ۔ لہ کم سن بھولی بھالی لڑکی ہین انتظام خانہ داری سے ابھی واقف نہین ہین ۱۲

کہ اے مسلمانون کون شخص ایسے شخص سے میرا بدلہ لیگا جس کی میرے گھر والون سے متعلق ایذا دینے
والی بات مجھہ تک پہونچی ہے خدا کی قسم مین تو اپنے اہل کو نیک ہی سمجھتا ہون اور جس شخص کے ساتھ
یہ لوگ تہمت لگاتے ہین اسکو بھی بہت اچھا آدمی سمجھتا ہون۔ وہ شخص بجز میرے کبھی میرے گھر
مین تنہا نہین گیا یہ سنتے ہی سعد بن معاذ اٹھہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ کا
بدلہ مین لیتا ہون اگر وہ شخص ہماری قوم اوس مین سے ہے تو ہم اس کی گردن مارتے ہین اور اگر
ہمارے بھائی خزرج کی قوم سے ہے تو آپ حکم دیجیے مین آپکے حکم کی تعمیل کرون گا۔ یہ سنکر سعد
بن عبادہ کھڑے ہوگئے جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے لیکن اس وقت انکو قومی
تعصب نے گھیر لیا تھا اور کہنے لگے کہ اے سعد بن معاذ یہ تمنے غلط بیان کیا قسم ہے خدا کے
بقا کی کہ تم میری قوم کے کسی آدمی کو قتل نہین کر سکتے تم کو اس کے قتل کی قدرت نہین ہے۔ یہ
سُنکر اسید بن حضیر کھڑے ہوگئے جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے اور کہنے لگے کہ اے
سعد بن عبادہ تونے غلط بیان کیا قسم ہے خدا کی بقا کی ہم تو اس کو ضرور قتل کرین گے اور تو تو
منافق معلوم ہوتا ہے جب تو منافقون کی طرف سے لڑتا ہے۔ غرضکہ دونون قبیلہ اوس اور
خزرج کے لوگ اٹھہ کھڑے ہوئے اور ایک ہنگامہ برپا ہوگیا قریب تھا کہ کشت وخون شروع ہو جائے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر ہی پر کھڑے تھے اور بار بار ان کو سمجھا رہے تھے اور
ان کا غصہ فرو کر رہے تھے حتے کہ وہ سب خاموش ہوگئے اور آپ بھی منبر پر سے نیچے اُتر آئے
حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میرا وہ تمام دن بھی روتے ہی روتے کٹا نہ میرے آنسو تھمتے تھے نہ
مجھے نیند آتی تھی پھر دوسری آیندہ رات بھی اسی طرح رونے مین کٹی نہ کسی طرح میرے آنسو تھمتے
تھے نہ مجھے نیند آتی تھی صبح کو میرے والدین میرے پاس آکر کہنے لگے کہ تو دو رات ایک دن سے
متواتر رو رہی ہے میرا خیال ہے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ روتے روتے تیرا کلیجہ پھٹ جائے میرے ماں
باپ میرے پاس ہی بیٹھے تھے اور مین رو رہی تھی کہ اتنے مین ایک انصار کی عورت نے (آنے
کی) اجازت مانگی مینے اسے اجازت دیدی۔ اس نے بھی آکر میرے ساتھہ رونا شروع کیا ہم اسی
حال مین بیٹھے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور سلام کرکے بیٹھہ گئے اور

لہ آپ سردار قبیلہ تھے ۱۲

جس روز سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آجتک آپ میرے پاس نہین بیٹھے تھے۔ ایک مہینہ تو جون تون یون ہی گذر گیا اور میرے مقدمہ سے متعلق کوئی وحی نہین نازل ہوئی غرضکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹھتے ہی تشہد[1] پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ مجھ کو تمھاری طرف سے یہ یہ خبر پہونچی ہے پس اگر تم پاک دامن ہو تو عنقریب خدا تمھاری پاک دامنی کو ظاہر کر دے گا اور اگر تم نے کوئی گناہ کیا ہے تو خدا سے مغفرت چاہو اور توبہ کرو اس لیے کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو خدا تعالی اس کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بات پوری کر چکے تو میرے آنسو بالکل تھم گئے حتی کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا مینے اپنے والد سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کا جواب دیجیے تو انھون نے کہا کہ خدا کی قسم مجھے کچھ معلوم نہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دون تب مین نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری جانب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بات کا جواب دیجیے انھون نے بھی جواب دیا کہ مجھے کچھ معلوم نہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا جواب دون۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ مین ایک کم سن لڑکی تھی اور بہت قرآن بھی نہین پڑھی ہوئی تھی (تاہم جواب یا) مین نے کہا کہ خدا کی قسم مین اچھی طرح جانتی ہون کہ آپ لوگون نے وہی باتین سنی ہین جن کا لوگ آجکل چرچا کر رہے ہین اور آپ لوگون کے دلون مین وہ بات جم گئی ہے اور آپ لوگون نے اس کو ایک سچا واقعہ باور کر لیا ہے پھر ایسی حالت مین اگر مین آپ لوگون سے یہ کہون کہ مین پاک دامن ہون تو ہرگز آپ لوگ اس کو سچ باور نہ کرینگے اور اگر مین آپ لوگون کے سامنے کسی امر کا اقرار کر لون اور خدا خوب جانتا ہے کہ مین اس سے بالکل پاک ہون تو آپ لوگ ضرور اس کو سچ باور کرین گے تو خدا کی قسم مین اپنی اور آپ کی مثال بجز اس کے اور کچھ نہین پاتی جو یوسف علیہ السلام کے والد (یعقوبؑ) کی تھی جب کہ انھون نے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ کہا تھا پھر مین نے ادھر سے اپنا پہلو بدل لیا اس کے بعد اپنے بچھونے پر جا کر لیٹ رہی اور خدا کی قسم مجھے اس وقت یقین تھا کہ میرہ پاک دامن ہون اور خدا تعالے ضرور میری پاک دامنی کو ظاہر کر دے گا۔ لیکن قسم خدا کی مجھے اس

---

[1] یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ۔ اب صبر بہتر ہے اور تمھارے اس بیان پر خدا تعالی ہی کی مدد درکار ہے۔۔

بات کا گمان تک نہ تہا کہ میری شان مین قرآن نازل ہوگا جو (قیامت تک) پڑہا جائیگا کیونکہ میری شان خود میرے خیال مین ایسی بڑی چیز نہ تہی جو خداوند تعالے میرے مقدمہ مین کچہ کلام کرتا اور کلام بہی ایسا جو (قیامت تک) پڑہا جائیگا ہان البتہ مجہے یہ امید ضرور تہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب مین کوئی ایسا مضمون دیکہین گے جس سے خدا میری برارت ظاہر کردیگا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے بہی نہین اٹہے تہے اور نہ گہر والون مین سے کوئی شخص باہر نکلا تہا کہ یکایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپ پر وہی تکلیف ہونے لگی جو نزول وحی کے وقت آپ پر ہوا کرتی تہی اس کے بعد جب آپ کی وہ حالت جاتی رہی تو آپ ہنسنے لگے اور پہلی بات جو آپنے فرمائی وہ یہی تہی کہ اے عائشہ خوش ہوجا اور خدا کا شکر کر کہ خدا نے تجہ کو بے گناہ اور پاکدامن فرمایا۔ میری مان نے مجہ سے کہا کہ اوٹہ اور جلدی جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کر مین نے کہا کہ خدا کی قسم مین تو کبہی آپ کے پاس جاکر آپ کا شکریہ نہ ادا کرون گی مین تو بجز خدا کے اور کسی کی شکر گذار نہ ہونگی خدا ہی نے میری برارت نازل فرمائی ہے اور خدا نے یہ آیتین نازل فرمائین اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْهُمْ سے لیکر دس آیتون تک جب کہ خدا نے میری برارت سے متعلق یہ آیتین نازل فرمائین تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا (جو مسطح بن اثاثہ سے اپنی رشتہ داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے تہے) کہ اب تو خدا کی قسم مسطح سے کوئی سلوک نہین کرون گا اس کے بعد جب کہ اسنے حضرت عائشہ کی نسبت کہا جو کچہ اس کے جی مین آیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ سے غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان مین تو خدا کی قسم یہ چاہتا ہی ہون کہ خداوند تعالے مجہے بخشدے۔ پہر مسطح کو جو کچہ وہ دیا کرتے تہے اس کو اسی طرح جاری کردیا اور کہنے لگے کہ اب کبہی موقوف نہ کرونگا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اس واقعہ سے متعلق زینب[1] بنت جحش سے بہی دریافت فرمایا تہا کہ اے زینب تم کو کیا معلوم ہے اور تم نے کیا دیکہا ہے۔ انہون نے جواب دیا کہ یارسول اللہ مین اپنے کان اور آنکہہ سے متعلق بہت احتیاط[2] کرتی ہون اور خدا کی قسم مین عائشہ کو ایک نیک عورت

---

[1] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تہین [2] بغیر دیکہے محض سماعی باتون پر یقین نہین کرلیتی ہون

سمجھتی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ زینب بھی ایک ایسی بی بی تھین جو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون مین میرے مقابل کی تھین خدا نے ان کو پرہیزگاری
کی وجہ سے اس تہمت سے بچایا حالانکہ ان کی بہن حمنہ بنت جحش ہمیشہ ان سے (میرے بارہ مین)
جھگڑتی رہتین یہی وجہ ہے کہ جہان اور تہمت لگانے والے لوگ تباہ اور برباد ہوئے یہ بھی ان
کے ساتھ تباہ اور برباد ہوئین اور حسان بن ثابت بھی تہمت لگانے والون مین شریک تھے لیکن
حضرت عائشہ اس امر کو ناپسند فرماتی تھین کہ ان کے سامنے حسان کو برا بھلا کہا جائے۔ اور
فرماتی تھین کہ اسی شخص نے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین) یہ شعر کہا ہے ؎
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ مسروق بن اجدع کہتے ہین کہ مین حضرت
عائشہ کی خدمت مین پہونچا تو وہان حسان بن ثابت بیٹھے ہوئے اپنی غزل کا یہ شعر ان کو سُنا
رہے ہین حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَىٰ مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ تو حضرت عائشہ
نے حسان سے کہا کہ لیکن تم تو ایسے نہین ہو یعنے تم تو لوگون کی غیبت کرتے ہو مسروق نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حسان کو اپنے پاس آنے کی کیون اجازت دیتے ہین حالانکہ خدا
نے ان کی شان مین یہ فرمایا ہے وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ تو حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اب اس سے بڑھکر اور کیا عذاب ہوگا کہ وہ اندھا ہوگیا اور فرمایا کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کافرون کو جواب دیتا تھا اور ان کی ہجو کرتا تھا
(اس لیے مجھے عزیز ہے) بجز ابوداؤد کے پانچون اس کے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ وَتَلَى الْقُرْآنَ فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَجُلِدُوا الْحَدَّ۔ أَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِيُّ

لہ کہ وہ بھی مجھ پر تہمت لگانے مین انکے شریک ہون تہ یعنے حمنہ تہ راوی کا بیان ہے کہ میرے
باپ دادا اور میری عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لیے قربان ہین ہ ایک راوی کا نام ہے
تہ میری ملاصہ پاکدامن اور عقل مند ہے کسی قسم کا تہمت نہین صبح کو غافلون کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے یعنی
کسی کی غیبت نہین کرتی اس لیے کہ غیبت کرنی گویا اس شخص کا گوشت کھانا ہے تہ یعنے حضرت عائشہ نے فرمایا

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب میرا عذر خدا نے نازل فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منبر پر چڑہ کر اس کو بیان فرمادیا اور اس سے متعلق قرآن کی آیتین پڑہکر سنادین اسکے بعد آپنے دو مرد اور ایک عورت کی نسبت حد مارنے کا حکم صادر فرمایا اور ان کو سزا کوڑے لگائے گئے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ لَمَّا نَزَلَ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ الْاٰيَةَ شَقَقْنَ مُرُوْطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ خدا ان عورتون پر رحم کرے جنہون نے سب سے پہلے ہجرت کی تہی جب یہ آیت وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ الْاٰيَةَ نازل ہوئی تو انہون نے (اسی وقت) اپنے پردے پہاڑ پہاڑ کر اپنی اوڑہنیان بنائین بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ الْاٰيَةَ قَالَ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا الْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ۔ الْاٰيَةَ کا ایک جزو منسوخ ہو کر آیت وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا کے روسے ایسی عورتین مستثنی کردی گئی ہین جو بڈہی ہون اور گہر مین بیٹہی رہینؔ۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ يَقُوْلُ لِجَارِيَةٍ لَهٗ اِذْهَبِيْ فَابْغِيْنَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا

ا؎ جوان عورتون کو ہر طرح پردہ کرنا ضرور ہے بڈہی عورتین اگر اپنی اوڑہنی مردون کے سامنے اتار ڈالین تو کچہ مضائقہ نہین ہے

عہ عورتین گریبان پر اوڑہنی لٹکائین۔

الآیۃ۔ اخرجہ مسلم و ابوداود

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ عبداللہ بن ابی بن سلول اپنی لونڈی سے کہتا تھا کہ جا برا کام کر کے کچھ کما کے لا تب یہ آیت نازل ہوئی لا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء ان اردن تحصنا الآیۃ۔ مسلم اور ابوداود اس کے راوی ہین

۸۔ **وعن** عکرمۃ قال ان نفرا من اھل العراق قالوا لابن عباس کیف تری فی ھذہ الآیۃ التی امرنا بھا ولا یعمل بھا احد قول اللہ تعالیٰ یایھا الذین امنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم الآیۃ فقال ابن عباس ان اللہ حلیم رحیم بالمؤمنین یحب الستر وکان الناس لیس لبیوتھم ستور ولا حجاب فربما دخل الخادم او الولد او الیتیمۃ والرجل علی اھلہ فامرھم اللہ تعالیٰ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءھم اللہ بالستور و بالخیر فلم ار احدا یعمل بذلک بعد۔ اخرجہ ابوداود

ترجمہ

عکرمہ سے روایت ہو کہ چند عراقی شخاص نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ اس آیت استیذان سے متعلق کیا فرماتے ہین جس مین ہم کو (اذن کا) حکم دیا گیا ہے لیکن کوئی اس پر عمل نہین کرتا یعنے آیت یایھا الذین امنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم[۱] سے آخر آیت تک تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا تو مسلمانون کے ساتھ نہایت حلیمانہ اور رحیمانہ برتاؤ ہے اور پردہ داری خدا تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہو (اس زمانہ مین) لوگون کے گھرون مین نہ پردے تھے نہ مسہریان تھین تو اکثر غلام یا لڑکا یا یتیم[۲] ایسے وقت مین چلا آتا تھا جب کہ کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ مشغول[۳] ہوتا تھا تو خدا تعالےٰ نے ان کو[۴] یہ حکم دیا کہ وہ ان اوقات[۵] مین بغیر اجازت کے مکان مین داخل نہ ہوا کرین اس کے بعد جب خدا تعالےٰ نے ان کو پردے دیے اور ان پر اپنا فضل کیا تو پھر اس کے بعد مین نے کسی شخص کو اس آیت پر عمل کرتے

---

[۱] اے ایمان والو جب تمہارے غلام لونڈی تمہارے پاس آوین تو ان کو اجازت لیکر آنا چاہیے [۲] یعنی ملازم [۳] پرورده بچہ [۴] خواہ سیاہ بات جماع مین [۵] مشغول ہوتا تھا یا جماع مین [۶] یعنی غلام وغیرہ لوگ [۷] جو اوقات قرآن مجید مین مذکور ہین

نہیں دیکھا۔ ابوداود اس کے راوی ہیں

سُورۃُ الفُرقان

عَنِ ابنِ عَبّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا فِی قَولِہٖ تَعَالیٰ یَومَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلیٰ یَدَیہِ قَالَ الظَّالِمُ عُقبَۃُ بنُ اَبِی مُعَیطٍ وَیَعنِی بِالخَلِیلِ اُمَیَّۃَ بنَ خَلَفٍ وَقِیلَ اُبَیٌّ وَذٰلِکَ اَنَّ عُقبَۃَ صَنَعَ طَعَامًا فَدَعَا اَشرَافَ قُرَیشٍ وَکَانَ فِیہِم رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَامتَنَعَ اَن یَطعَمَ اَو یَشہَدَ عُقبَۃُ شَہَادَۃَ التَّوحِیدِ فَفَعَلَ فَاَتَاہُ اُمَیَّۃُ بنُ خَلَفٍ اَو اُبَیٌّ وَکَانَ خَلِیلَہٗ وَقَالَ اَصَبَاتَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّی استَحیَیتُ اَن یَخرُجَ مِن مَنزِلِی اَو یَطعَمَ مِن طَعَامِی قَالَ فَقَالَ مَا کُنتُ اَرضیٰ حَتّیٰ تَاتِیَہٗ فَتَبصُقَ فِی وَجہِہٖ فَفَعَلَ عُقبَۃُ فَقُتِلَ یَومَ بَدرٍ صَبرًا کَافِرًا۔ اَخرَجَہٗ رَزِینُ الصَّبرُ حَبسُ القَتِیلِ عَلَی السَّلَامِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت یَومَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلیٰ یَدَیہِ سے آخر آیت تک کی تفسیر کے متعلق مروی ہے کہ ظالم سے عقبہ بن ابو معیط مراد ہے اور خلیل سے امیہ بن خلف اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابی (بن خلف) مراد ہے۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ عقبہ نے ایک دفعہ کھانا پکا کر تمامی قریش کے شریف لوگوں کی دعوت کی تھی جن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شریک تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا کھانے سے انکار کیا تاوقتیکہ عقبہ[1] کلمہ توحید[2] نہ پڑھ لے چنانچہ عقبہ نے کلمہ توحید پڑھ لیا۔ اس کے بعد امیہ بن خلف یا ابی بن خلف اسکے پاس آیا جو اسکا دوست تھا اور کہنے لگا کہ کیا بھائی تم بے دین ہو گئے تو اس نے کہا کہ نہیں (بھائی) لیکن یہ بڑے شرم کی بات تھی کہ وہ[3] بغیر کھانا کھائے میرے مکان سے چلے جاتے (اس وجہ سے میں نے کلمہ پڑھ لیا) تو اس نے کہا کہ میں تو کبھی نہیں مانوں گا جب تک کہ تم اُن کے پاس جاکر ان کے منہ پر نہ تھوکو گے چنانچہ عقبہ[4] نے ایسا ہی کیا

---

[1] یہ وہ شخص ہے جس نے دعوت کی تھی [2] یعنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ [3] یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [4] یعنے عقبہ ملعون نے یہی حرکت کی لعنت اللہ علیہ وعلی اخیہ منے ومن جمیع المومنین فی کل لمحۃ مائۃ الف الف مرۃ الی یوم القیامۃ۔

پھر وہ بدر کی لڑائی میں بحالت کفر مشکین بندھے ہوئے قتل کیا گیا۔ رزین اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ فَنَزَلَ تَصْدِيْقًا لِّذٰلِكَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا گناہ سب سے بڑا گناہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ (گناہ) کہ خدا کے لیے تم شریک ٹھیراؤ حالانکہ اسی نے تم کو پیدا کیا ہے میں نے کہا کہ پھر کونسا گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوں گے میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا گناہ ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے ہمسایہ کی جورو کے ساتھ زنا کرو۔ اس کے بعد خدا نے اسی کی تصدیق کی غرض سے یہ آیت نازل فرمائی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ آخر آیت تک پانچوں اسکے راوی ہیں

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِیْ يَا بَنِیْ فِهْرٍ يَا بَنِیْ عَدِیٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰی اجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِیْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَیْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَّكَ يَا مُحَمَّدُ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَدْ تَبَّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ تو رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے اور باواز بلند اپنے لوگون کو پکارنا شروع کیا اے بنی فہر اے بنی عدی۔ اسی طرح قریش کے جتنے قبیلے تھے سب کو آپنے آواز دیکر جمع کیا۔ اس کے بعد آپنے فرمایا کہ تم لوگ یہ بتلاؤ کہ اگر مین تم کو یہ خبر دون کہ ایک لشکر اس کھاٹی مین اترا ہوا ہے جو تم لوگون پر غارتگری کا ارادہ رکھتا ہے تو تم لوگ مجھ کو سچا باور کروگے یا نہین سب نے کہا کہ ہم کو تو تجربہ سے تم ابتک سچے ہی ثابت ہوئے ہو تو آپنے فرمایا کہ دیکھو مین تم کو ایک ایسے سخت اور شدید عذاب سے ڈراتا ہون جو تمہارے سامنے ہی ہے تو ابولہب نے کہا کہ اے محمد تو تباہ ہو اسی غرض سے ہم سب کو تو نے اکٹھا کیا تھا اس کے بعد یہ سورت نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ آخر تک شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ وہ[1] ہلاک ہی ہوگیا

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ قَالَ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ اس مین سے خدا نے آیت اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الْاٰيَةَ کے روسے نیکوکار مسلمانون کو اس سے مستثنے فرمادیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ النَّمْلِ

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَى مُوْسٰى وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ فَتَجْلُوْا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصٰى وَتَخْطِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دَابَّةُ الْاَرْضِ جب نکلے گا تو اس کے پاس موسٰے کا عصا ہوگا اور سلیمان علیہ السلام کی مہر ہوگی۔ تو مسلمان کے

[1] یعنی ابولہب ۱۲

چہرہ پر عصا سے ایک لکیر کر دیگا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ نورانی ہو جائیگا اور کافر کی ناک پر مہر کر دیگا حتے کہ جب سب لوگ ایک خوان پر اکٹھے ہوں گے تو ایک دوسرے کو اے مومن اے کافر کہہ کر بلائیگا ترمذی اس کے راوی ہیں

سُوْرَۃُ الْقَصَصِ

(۱) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَیَّ الْاَجَلَیْنِ قَضٰی مُوْسٰی فَقَالَ قَضٰی اَکْثَرَھُمَا وَاَطْیَبَھُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ فَعَلَ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ موسیٰ نے دونوں مدتوں میں سے کونسی مدت پوری کی تو انہوں نے کہا کہ جو اُن دونوں میں زیادہ اور اچھی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات کہتے تھے تو ضرور اس کو کرتے تھے بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ یُرَاوِدُ عَمَّہٗ اَبَا طَالِبٍ عَلَی الْاِسْلَامِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آیت اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جب کہ آپ اپنے چچا ابوطالب کو اسلام کی ترغیب دیتے تھے مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ قَالَ اِلٰی مَکَّۃَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

---

[1] کافر اور مسلمان باوجود ہم ممتاز ہو جائیں گے [2] تم جس کو چاہو اسکو ہدایت نہیں کر سکتے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ سے متعلق مروی ہے کہ معاد سے مراد مکہ ہے بخاری اس کے راوی ہیں

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ

(۱) عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِيْ كَانُوْا يَأْتُوْنَهُ فِيْ نَادِيْهِمْ فَقَالَ كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ فِيْهِ وَالْخَذْفُ وَالسُّخْرِيَةُ بِمَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ـ وَالْحَبْقُ الضُّرَاطُ وَالْخَذْفُ بِالْمُعْجَمَةِ رَمْيُ الْحَصَاةِ مِنْ طَرَفِ الْاِصْبَعَيْنِ

ترجمہ

ام ہانی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بری کام کی نسبت دریافت کیا جو آیت تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ میں مذکور ہے کہ وہ[1] لوگ اپنی محفلوں میں کونسا برا کام کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ محفل میں گوز لگاتے تھے۔ اور جس کا اودہر سے گزر ہوتا اس پر کنکر پھینکتے تھے اور اس سے مسخراپن کرتے تھے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ قَالَ ذِكْرُ الْعَبْدِ اللّٰهَ تَعَالٰى بِلِسَانِهٖ كَبِيْرٌ وَذِكْرُهٗ لَهٗ وَخَوْفُهٗ مِنْهُ اِذَا اَشْفٰى عَلٰى ذَنْبٍ فَتَرَكَهٗ مِنْ خَوْفِهٖ اَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِهٖ بِلِسَانِهٖ مِنْ غَيْرِ نَزْعٍ عَنِ الذَّنْبِ ـ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت ولذکر اللہ اکبر کی تفسیر میں مروی ہے کہ جب بندہ زبان سے خدا کا ذکر کرتا ہے تو یہ کبیر ہے اور جب زبان سے بھی ذکر کرے اور اس سے خوف بھی کرے جب کہ وہ کسی گناہ سے بالکل قریب ہو گیا ہو اور محض خوف خدا سے اس کو ترک کر دے تو یہی اکبر ہے بہ نسبت اس کے کہ محض زبان سے ذکر کرے اور گناہ سے کنارہ کشی نہ اختیار کرے۔ رزین اس کے راوی ہیں۔

---

[a] وہ مکہ معاد یعنی مکہ کی جانب واپس کرنیوالا ہے ۱۲ [1] یعنی قوم لوط ۱۲

سُورَۃُ الرُّوم

(۱) عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَھَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِہٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُھُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰکَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ غَلَبَتْ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر کا زمانہ آیا تو روم والے فارس والوں پر غالب ہوگئے تو مسلمانوں کو یہ بات بہت اچھی معلوم ہوئی تب یہ آیت نازل ہوئی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ تک راوی کا بیان ہے کہ مسلمان لوگ روم کے فارس پر غالب ہوجانے کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ نصر بن علی نے اسی طرح پڑھا غَلَبَتْ (بصیغہ معروف)

سُورَۃُ لُقْمَان علیہ السلام

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اِلٰی اٰخِرِھَا۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ چیزیں ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ سے آخر آیت تک بخاری اس کے راوی ہیں

سُورَۃُ السَّجْدَہ

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ قَالَ طَاؤُسٌ تَفْضُلَانِ عَلٰی کُلِّ سُوْرَۃٍ فِی

الْقُرْاٰنِ بِسَبْعِيْنَ حَسَنَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہین سوتے تھے جب تک آپ یہ دونون سورتین الٓمٓ تَنْزِیْلُ اور تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ پڑھ نہ لیتے تھے طاؤس راوی نے بیان کیا کہ ان دونون سورتون کا ثواب قرآن کی اور سورتون کے نسبت ستر گونہ بڑھا ہوا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۲ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِی انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِیْ تُدْعَی الْعَتَمَةُ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ کَانُوْا یَتَنَفَّلُوْنَ مَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ الْحَسَنُ هُوَ قِیَامُ اللَّیْلِ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اس نماز کی انتظار سے متعلق نازل ہوئی ہے جس کو لوگ عتمہ کہتے تھے یعنے عشا کی نماز۔ ترمذی اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ لوگ مغرب اور عشا کے مابین نفل نمازین پڑھتے تھے حسن راوی کا بیان ہے کہ اس سے تہجد کی نماز مراد ہے

۳۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْیَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے آیت وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد دنیا کی تکالیف اور روم اور بطشہ یا دخان ہے مسلم اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ زَیْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اوپر سے متعلق نازل ہوئی ۱۲

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کُنَّا نَدْعُوْہُ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہٗ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ ہم لوگ زید بن حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولی کو زید بن محمد پکارا کرتے تھے حتے کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ آخر آیت تک۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ الْاٰیَۃَ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَاِنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہٗ اَخْرَجَہٗ الشَّیْخَانِ الضَّیَاعُ الْعِیَالُ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ہر ایک مسلمان شخص کا بنسبت اور لوگون کے دنیا اور آخرت مین مین ولی اور زیادہ مستحق ہون پس جو شخص اس کی تصدیق چاہے وہ یہ آیت پڑھ سکتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ آخر آیت تک پس جو مسلمان مال چھوڑ کر مرجائے تو اس کے مال کے اس کے پس ماندہ لوگ جو ہونگے وہ وارث ہون گے اور جو شخص قرضہ یا اہل وعیال چھوڑ کر مرجائے اس کو میرے پاس آنا چاہیے اس لیے کہ مین ہی اس کا مولی ہون شیخین اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَۃً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَہٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَہٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَّعَکُمْ وَقَلْبًا مَّعَھُمْ فَنَزَلَتْ اَخْرَجَہٗ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت وَمَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ کی تفسیر مین مروی ہے کہ ایک دن

ؔ ہر شخص کو اسکے باپ کے نام سے پکارا کرو ؔ یعنی بہت شفقت کرنیوالا ہو مسلمانون پر جانون انکی سے ؔ خدا نے کسی کے سینہ مین دو دل نہین بنائے

ؔ آزاد کردہ غلام ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو نماز مین آپ سے کوئی سہو ہو گیا۔ تو منافقین جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہنے لگے کہ دیکھو اس شخص[1] کے دو دل ہین ایک تو تمہارے ساتھ ہے اور دوسرا اور لوگون کے ساتھ ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ الْاٰیَۃَ قَالَتْ کَانَ ذٰلِکَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آیت اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ کی مصداق کیفیت جنگ خندق مین پیش آئی تہی شیخین اس کے راوی ہین

(۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نُرٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ عَمِّیْ اَنَسِ بْنِ النَّضْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ آیت[2] مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ میرے چچا انس بن نضر کی شان مین نازل ہوئی بخاری اس کے راوی ہین

(۶) **وَعَنْ** اُمِّ عُمَارَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَرٰی کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا اَرَی النِّسَآءَ یُذْکَرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ام عمارہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون سب چیزون مردون ہی کے لیے ہین اور قرآن مین کسی مقام پر بہی خدا نے عورتون کا ذکر تک نہین کیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاٰیَۃَ ترمذی اسکے راوی ہین

[1] یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے [2] مسلمانون مین بعض ایسے لوگ ہین جو خدا سے جو معاہدہ کرتے ہین اسکو پورا کرتے ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ بِالْعِتْقِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ اَلْاٰيَةَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ - اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وحی آسمانی کی کوئی بات چھپاتے ہوتے تو اس آیت کو ضرور چھپاتے[1] وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (بِالْاِسْلَامِ) وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ (بِالْعِتْقِ) اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ سے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا تک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جب ان[2] سے نکاح کر لیا تو لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بی بی[3] سے نکاح کیا (جو نا جائز ہے) اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ[4] اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ آخر آیت تک اور در اصل واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زید کو متبنے کیا تھا جب کہ وہ بہت ہی خورد سال تھے۔ پھر جب وہ آپ ہی کے پاس رہے حتے کہ وہ جوان ہو گئے تو ان کو لوگ زید بن محمد کہنے لگے تب یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ الآیہ یعنے اس طرح کہا کرو کہ فلان شخص فلان کا بیٹا یا فلان شخص فلان شخص کا بھائی۔ یا فلان شخص فلان شخص کا موسلے[5] ۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور

---

[1] جب تم نے اس شخص سے جس پر خدا نے بوجہ مسلمان ہونے کے اور تم نے بوجہ آزاد کرنے کے انعام کیا یہ کہتے تہے کہ تم اپنی بی بی کو اپنے پاس ہی روک رکھو اور خدا سے ڈرو تم نے اپنے دل ہین وہ بات پوشیدہ رکھی تھی جس کو خدا ظاہر کردینے والا تھا اور تم لوگون سے ڈرتے تہے اور خدا اسکا زیادہ مستحق ہے کہ اُس سے خوف کیا جائے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید کی بی بی آپ نکاح کرنا چاہتے تہے اور اسی بات کو آپ نے پوشیدہ رکھا تھا چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بظاہر ایک خلاف شان بات معلوم ہوتی تھی اسلیے اگر آپ کوئی بات چھپاتے تو اس آیت کو ضرور ہی چھپاتے۔ [2] یعنے حضرت زینب سے۔ [3] یعنے اپنی بہو سے۔ [4] محمد کسیکے باپ نہین ہین تمہارے لوگون مین سے

اس کو صحیح مانا ہے۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَقَالَتْ لِیْ اُمُّ سُلَیْمٍ لَوْ اَھْدَیْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَدِیَّۃً فَقُلْتُ لَھَا اِفْعَلِیْ فَعَمَدَتْ اِلٰی تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَیْسَۃً فِیْ بُرْمَۃٍ فَاَرْسَلَتْ بِھَا مَعِیَ فَانْطَلَقْتُ بِھَا اِلَیْہِ فَقَالَ ضَعْھَا ثُمَّ اَمَرَنِیْ فَقَالَ ادْعُ لِیْ رِجَالًا سَمَّاھُمْ وَادْعُ لِیْ مَنْ لَقِیْتَ قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا الْبَیْتُ غَاصٌّ بِاَھْلِہٖ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِیْ تِلْکَ الْحَیْسَۃِ وَتَکَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْ عَشَرَۃً عَشَرَۃً یَاْکُلُوْنَ مِنْہُ وَیَقُوْلُ لَھُمْ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلْیَاْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا یَلِیْہِ حَتّٰی تَصَدَّعُوْا کُلُّھُمْ فَخَرَجَ مَنْ خَرَجَ وَبَقِیَ نَفَرٌ یَّتَحَدَّثُوْنَ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِیْ اَثَرِہٖ فَقُلْتُ اِنَّھُمْ قَدْ ذَھَبُوْا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَیْتَ وَاَرْخَی السِّتْرَ وَاِنِّیْ لَفِی الْحُجْرَۃِ وَھُوَ یَقُوْلُ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کی وجہ سے ابھی نئے دولہا تھے تو میری ماں ام سلیم نے کہا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوئی تحفہ بھیجتے تو اچھا ہوتا تو میں نے ان سے کہا کہ بہت مناسب ہے آپ تیار کر دیجیے۔ اور میں جا کر کھجور اور گھی اور پنیر لیکر آیا تو انہوں نے ایک چیز ملیدہ کی قسم سے ایک برتن میں بنا کر میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجے تو میں اسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچا آپنے فرمایا کہ اس کو رکھدو۔ اور آپنے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ فلان فلان اشخاص کو جنکے آپنے نام لیے میرے پاس بلا لاؤ۔ اس کے علاوہ اور جتنے لوگ تمہیں ملیں اُن سب کو میرے پاس لے آؤ۔ انس کا بیان ہے کہ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی پھر جب واپس آیا تو دیکھتا ہوں کہ مکان آدمیوں سے بالکل بھر گیا ہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ملیدہ میں اپنا ہاتھ رکھدیا اور آپنے کچھ فرمایا پھر آپنے دس دس آدمیوں کو بلا کر کھلانا شروع کیا اور ان لوگوں سے آپ فرماتے جاتے تھے کہ ہر شخص

بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ تا آنکہ سب آدمی کھانا کھا کر سیرا ہو گئے کھانے کے بعد جو لوگ جانے والے تھے وہ تو چلے گئے کچھ لوگ باخود ہا بات چیت کرتے ہوئے باقی رہ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اور بی بیون کے حجرہ کی جانب تشریف لے گئے اور مین بھی آپ کے پیچھے نکل کھڑا ہوا اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سب لوگ چلے گئے تو آپ واپس تشریف لائے اور مکان مین تشریف لے گئے اور آپنے پردہ چھوڑ دیا اور مین حجرہ کے اندر ہی تھا۔ اور آپ فرما رہے تھے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ سے وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ تک بجز ابوداؤد کے پانچون اس کے راوی ہین

(۹) وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيْمٍ مِنَ اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا تَسْتَحْيِي الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ

ترجمہ

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ خولہ بنت حکیم ان عورتون مین سے تھین جنھون نے اپنے نفوس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخش دیے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتین اس سے شرماتی نہین کہ وہ کسی مرد کو اپنا نفس بخشدین۔ پھر جب کہ یہ آیت نازل ہوئی تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ تو مین نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپ کے خدا پاک کو دیکھتی ہون کہ وہ آپ ہی کی خواہش کی جانب پیش قدمی کرتا ہے بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِيْ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ الْاٰيَةَ قَالَتْ فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ لِاَنِّيْ لَمْ اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الطَّلِيْقُ الْاَسِيْرُ اِذَا خُلِّيَ سَبِيْلُهٗ

لہ اے ایمان والو نبی کے گھر مین مت جایا کرو ۔ سلہ خدا حق بات سے نہین شرماتا ۔ سلہ عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۲

ترجمہ

ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پیام بھیجا تو مین نے آپ سے عذر کہلا بھیجا تو آپنے میرے عذر کو قبول فرمالیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِیْٓ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ سے آخر تک تو پہر مین آپ کے لیے حلال نہ ہوسکی اس لیے کہ مین نے ہجرت نہین کی تہی مین تو نظر بند تہی۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(١١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نُهِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ بِقَوْلِهٖ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِيْنٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِیْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحَرَّمَ مَا سِوَا ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَآءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بجز ایسی عورتون کے جو مسلمان اور مہاجرات ہون اور ہر قسم کی عورتون کے ساتہ نکاح کرنے سے ممانعت کردی گئی چنانچہ خدا تعالے نے فرمایا کہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ۔ الآیۃ اس کے بعد خدا نے جوان مسلمان عورتین آپ کے لیے حلال کردین اور ایسی عورتین حلال کردین جنہون نے اپنے نفوس آپ کو بخشدیے ہون اور ایسی تمام عورتین جو بجز دین اسلام کے کسی اور دین کی پابند ہون حرام کردین پہر خدا نے فرمایا

لہ مکہ مین نظر بند تہین بعد فتح مکہ مسلمان ہوئین ۲ؔ تمہین اسکے بعد اب اور عورتین حلال نہین ہین اور نہ یہ جائز ہے کہ تم موجودہ بی بیون مین سے کسی کی جگہ کوئی اور عورت بدل دو اگرچہ عورتون کی خوبصورتی تم کو پسند آجائے۔ البتہ لونڈیان تمہارے لیے حلال ہین ۱۲

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اس کے بعد جب خدا تعالے نے فرمایا اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ سے خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ تک تو اس کے سوا اور ہر طرح کی عورتیں حرام کردی گئیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۲)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَآءُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَآئِيُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس وقت تک انتقال نہیں ہوا جب تک سب عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں ہوگئیں ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

۱۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى شَيْءٌ مِّنْ جِلْدِهٖ اِسْتِحْيَآءً مِّنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَتَسَتَّرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَبْرَاَهُ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الْاُدْرَةُ اِنْتِفَاخُ الْخُصْيَةِ وَالنَّدَبُ بِالتَّحْرِيْكِ اَثَرُ الْجُرْحِ اِذَا لَمْ يَرْتَفِعْ عَنِ الْجِلْدِ شَبَّهَ اَثَرَ الضَّرْبِ فِي الْحَجَرِ بِهٖ

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے شرمیلے اور پردہ پوش تھے۔ شرم کے سبب سے ان کے بدن کا کوئی حصہ نہیں دیکھا جاتا تھا پس بنی اسرائیل میں سے ایذا دینے والوں نے ایذا دی اور کہا کہ یہ اس قدر پردہ اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے یا برص ہے یا فوطے بڑھے ہوئے ہیں یا کوئی اور آفت ہے۔ اور خدا نے چاہا کہ ان کو اس عیب سے بری کرے جو وہ کہتے ہیں ... (حاشیہ، جزوی طور پر ناخواندہ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نہایت ہی حیادار اور بہت ہی پردہ پوش شخص تھے ان کے جسم کے کسی حصہ پر ان کے غایت حیا کی وجہ سے کسی شخص کی نظر نہیں پڑ سکتی تھی تو بنی اسرائیل میں سے جس شخص کا جی چاہا اس نے انکو تکلیف دی اور کہنے لگے کہ یہ اتنی پردہ پوشی ضرور کسی نہ کسی عیب کی وجہ سے ہے یا تو برص[1] ہے یا فتق[2] ہے یا کوئی اور آفت ہے۔ اور خدا نے چاہا کہ ان کو[3] ان لوگوں کے جھوٹی تہمت سے بری کر دے۔ تو ایک دن تنہائی میں موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیے۔ اور خود نہانے لگے جب نہا دھو کر فارغ ہوئے تو کپڑے لینے کی غرض سے پتھر کی طرف چلے اور پتھر نے آپ کے کپڑے لیکر بھاگنا شروع کیا تو موسے علیہ السلام اپنا عصا لیکر پتھر کے پیچھے دوڑے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ اے پتھر میرے کپڑے دیدے اے پتھر میرے کپڑے دیدے حتےٰ کہ وہ پتھر (بھاگتا ہوا) بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہونچ گیا تو انہوں نے موسےؑ کو ننگے دیکھ لیا تو ان کو بہ نسبت اور مخلوقات الٰہی سے صورت و شکل میں ہر طرح بہتر پایا اس طرح خدا پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی تہمت سے بری کر دیا۔ اور پتھر کھڑا ہو گیا۔ تو موسےؑ علیہ السلام نے فوراً اپنے کپڑے لیکر پہن لیے اور پتھر کو اپنے عصا سے مارنا شروع کیا تو قسم ہے خدا کی کہ پتھر پر عصا کی ضرب کے تین یا چار یا پانچ نشانات پڑ گئے خدا کے اس قول کا یہی مطلب ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا

سُوْرَةُ السَّبَا

(۱) عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اُقَاتِلُ مَنْ اَدْبَرَ مِنْ قَوْمِيْ بِمَنْ اَقْبَلَ مِنْهُمْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قِتَالِهِمْ وَاَمَّرَنِيْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ سَاَلَ عَنِّيْ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَاُخْبِرَ اَنِّيْ قَدْ سِرْتُ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَرَدَّنِيْ فَقَالَ اُدْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ

اے ایمان والو تم ان لوگوں جیسے مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی پھر خدا نے ان کو ان کی تہمت سے بری کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام خدا کے نزدیک ایک وجیہ شخص تھے۔

[1] یعنی کوڑھ جس میں جسم پر سفید داغ ہو جاتے ہیں ۱۲ [2] وہ مرض ہے جس سے خصیے بڑھ جاتے ہیں ۱۲ [3] یعنی موسیٰ علیہ السلام ۱۲

أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأُنْزِلَ فِي سَبَإٍ مَا أُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا سَبَأٌ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا بِامْرَأَةٍ وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وُلِدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءَمُوا فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَأَمَّا الَّذِينَ تَيَامَنُوا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجُ وَأَنْمَارُ فَقَالَ رَجُلٌ وَمَا أَنْمَارُ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيلَةُ ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

فروہ بن مسیک المرادی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنی قوم کے ان لوگوں کو ساتھ لیکر جو مسلمان ہوگئے ہیں اپنی قوم کے ان لوگوں سے نہ لڑوں جو اب تک مسلمان نہیں ہوئے ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کی اجازت دی اور حکم صادر فرمایا۔ جب میں وہاں سے نکل کھڑا ہوا تو آپ نے مجھے دریافت فرمایا کہ غطیفی کیا ہوا تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو چلا گیا تو آپ نے میرے پیچھے ہی ایک شخص کو بھیجا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس لایا تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاؤ اس کے بعد جو شخص مسلمان ہوجائے تو تم اس کے اسلام کو قبول کرو اور جو مسلمان نہ ہو اس کے لیے جلدی نہ کرو تا آنکہ میں تم کو کوئی حکم ثانی نہ دوں اور راوی کا بیان ہے کہ سورہ سبا میں نازل ہوا جو کچھ کہ نازل ہوا تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے یہ کسی زمین کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ کسی زمین کا نام ہے نہ کسی عورت کا نام ہے وہ عرب کا رہنے والا ایک شخص تھا جس کے دس لڑکے تھے جن میں سے چھہ لڑکوں کو تو اس نے مبارک خیال کیا اور چار کو منحوس قرار دیا جن کو منحوس خیال کیا وہ یہ ہیں ۔ لخم ۔ اور جذام ۔ اور غسان ۔ اور عاملہ ۔ اور جن کو مبارک قرار دیا وہ یہ ہیں ۔ ازد ۔ اشعریون ۔ حمیر ۔ کندہ ۔ مذحج ۔ انمار ۔ تو ایک شخص نے کہا کہ انمار کون لوگ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جن میں خثعم[1] ۔ اور بجیلہ[2] ہیں ۔ وہی انمار ہیں ۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

[1] نام قبیلہ [2] نام قبیلہ

إِذَا قَضَى اللهُ تَعَالَى الأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُوا السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُوا السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا أَكَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خداوند تبارک وتعالے آسمان پر کوئی تازہ حکم جاری فرماتا ہے تو فرشتے از راہ عاجزی وانکساری خدا تعالی کے حکم کی ہیبت سے اس طرح زور سے پر مارتے ہین جیسے کہ زنجیر پتھر پر کھڑکائی جاتی ہو۔ پھر جب ان کے دلون سے یہ ہیبت نکل جاتی ہے (اور ان کو ہوش آتا ہے) تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین کہ تمہارے خدا نے کیا حکم صادر فرمایا تو ان کو جواب ملتا ہی کہ سچی بات فرمائی اور وہ ملبند اور بڑے مرتبہ والا ہے۔ پس اسی بات کو کان لگاکر چوری سے سننے والے[1] سن لیتے ہین اور بات کے چرا لینے والے اس طرح ایک دوسرے کے اوپر لگے رہتے ہین اور سفیان[2] نے اپنی ہتیلی کو ترچھا کرکے بتلایا اور انگلیون کی درمیانی جگہ کو زیادہ کشادہ کردیا پس یہ لوگ ایک بات سنکر اپنے سے نیچے والے کو بتادیتے ہین اسی طرح سلسلہ بسلسلہ وہ بات کسی جادوگر یا کاہن تک پہونچ جاتی ہے بعض اوقات کو بتلانے سے قبل تارے ان تک پہونچ جاتے ہین[3] اور بعض اوقات وہ اپنے نیچے والے کو بتادیتے ہین اس کے بعد تارے ان تک پہونچتے ہین پھر یہ لوگ[4] اس ایک بات مین سو باتین جھوٹ ملاکر لوگون کو بتلاتی ہین اور ان کی اس طرح تعریف کی جاتی ہے کہ فلان روز اس نے مجھ سے فلان فلان باتین

---

[1] یعنے شیاطین [3] یعنے شیاطین کو تارہ و پیچ مارتے ہین تاکہ باتین نہ چرا ئین اسی کو تارا ٹوٹنا کہتے ہین

[2] راوی ۱۲ [4] یعنے جادوگر وغیرہ ۱۲

سچ نہین کہی ہتہین غرضکہ اس کی اسی بات کی تصدیق کی جاتی ہے جس کو اس نے آسمان سے سنا تہا بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِذَا تَكَلَّمَ اللهُ تَعَالٰى بِالْوَحْيِ سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ صَلْصَلَةً كَجَرِّ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا فَيُصْعَقُوْنَ فَلَا يَزَالُوْنَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا جَاءَ فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيْلُ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُ الْحَقَّ فَيَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ الْحَقَّ ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ جب خدا تعالی کسی وحی سے متعلق کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو آسمان والون کو ایک ایسی بڑی آواز سنائی دیتی ہے جیسے کہ پتہر پر زنجیر پٹکی جاتی ہو اس کے بعد سب کے سب بیہوش ہوجاتے ہین اور اس وقت تک اسی بیہوشی کی حالت مین رہتے ہین جب تک جبریل علیہ السلام ان کے پاس نہین آتے جب جبریل علیہ السلام ان کے پاس پہونچ جاتے ہین تو ان کے دلون سے وہ ہیبت نکل جاتی ہے اور وہ ہوش مین آتے ہین اور جبریل علیہ السلام سے دریافت کرتے ہین کہ تمہارے خدا نے کیا فرمایا تو وہ کہتے ہین کہ حق بات فرمائی پہر سب کے سب حق حق کہنے لگتے ہین۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین

سورۂ فاطر

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللهِ تَعَالٰى قَالَ هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ کی

له پہر ہم نے کتاب الٰہی کا ایسے لوگون کو وارث بنایا جن کو ہمنے اپنے بندون مین سے پسند کیا جن مین بعض تو اپنے نفس پر ظلم

مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ کی تفسیر میں فرمایا کہ ان سب کا ایک ہی درجہ ہے اور سب کے سب جنتی ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ قَالَ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُرْاٰنِ۔ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں جو قرآن لیکر تشریف لائے رزین اس کے راوی ہیں

سُوْرَۂ یٰسٓ

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ وَمَنْ قَرَاَهَا كَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا الْقُرْاٰنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ دُوْنَ یٰسٓ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہر ایک شے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورہ یس ہے اور جو شخص سورہ یس پڑھے گا تو خداوند تعالے اس کا ثواب دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا عطا فرمائے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ بَنُوْ سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوا النُّقْلَةَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَكُمْ تُكْتَبُ فَلَمْ تَنْتَقِلُوْا۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ مدینہ کے ایک کنارہ پر رہتے تھے تو انہوں نے

لہ اور بعض لوگ خدا کی اجازت سے نیکیوں کی وجہ سے آگے بڑھ گئے ہیں ۲ہ آیا تمہارے پاس ڈرانے والا ۳ہ نام قبیلہ

یہ ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب منتقل ہوکر چلے آئین تب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو سلمہ کو فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہین پس تم اپنے گہر نہ بدلو اور وہین رہو جہان بستے ہو ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ بِمَدِیْنَةِ اَنْطَاکِیَةَ فِرْعَوْنٌ مِّنَ الْفَرَاعِنَةِ فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِمُ الْمُرْسَلِیْنَ وَهُمْ ثَلٰثَةٌ قَدَّمَ اِثْنَیْنِ فَکَذَّبُوْهُمَا فَقَوّٰهُمْ بِثَالِثٍ فَلَمَّا دَعَتْهُ الرُّسُلُ وَصَدَعَتْ بِالَّذِیْ اُمِرَتْ بِهٖ وَعَابَتْ دِیْنَهٗ قَالَ لَهُمْ اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ قَالُوْا طَائِرُکُمْ مَعَکُمْ اَیْ مَصَائِبُکُمْ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ شہر انطاکیہ مین منجملہ فرعونون کے ایک فرعون رہتا تہا تو خدا تعالی نے اس کی طرف تین پیغمبر بہیجے اول تو دو پیغمبر آئے ان دونون کو انہون نے جہٹلا دیا اس کے بعد تیسرے پیغمبر ان کی طرف بہیجے گئے جب پیغمبرون نے اسلام کی دعوت کی جسکا وہ حکم کئے گئے تہے اسکو ظاہر کیا اور اس فرعون کے دین کو عیب لگایا یعنی اسکو جہوٹا کہا اور رسولون سے کہنے لگے اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ تو انہون نے کہا کہ طَائِرُکُمْ مَعَکُمْ یعنے تمہاری مصیبتین تمہارے ساتہ ہین

۴۔ **وَعَنْهُ** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَآءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی اِلٰی قَوْلِهٖ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ قَالَ نَصَحَ قَوْمَهٗ حَیًّا وَّمَیِّتًا اَخْرَجَهُمَا رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت وَجَآءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی سے وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ تک کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ انہون نے اپنی قوم کی بحالت زندگی اور موت نصیحت اور خیر خواہی کی ان دونو حدیثون کے رزین راوی ہین

۵۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ تَذْهَبُ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَیُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا

لہ ہم مردہ کو زندہ کرتے ہین اور لکہتے جاتے ہین جو آگے بہیجا ہے انہون نے اور انکے قدم کے آثار بہی ہم لکہتے جاتے ہین ۱۲

وَتَسْتَاذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيُقَالُ لَهَا اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اَلْاٰيَة قَالَ تَدْرُوْنَ مَتٰی ذٰلِكُمْ ذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ مین غروب آفتاب کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ مسجد مین تہا تو آپنے فرمایا کہ اے ابوذر تم جانتے ہو کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی اس سے زیادہ واقف ہے۔ آپنے فرمایا کہ یہ عرش کے نیچے سجدہ کرنے کی غرض سے جاتا ہے اور اجازت مانگتا ہے اور اس کو اجازت مل جاتی ہے۔ اور عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ ہر کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت مانگے گا لیکن اس کو اجازت نہ ملے گی بلکہ اس سے کہا جائیگا کہ اودہر ہی واپس چلے جاؤ جہان سے آئے ہو اس کے بعد مغرب کی جانب سے آفتاب طلوع ہوگا پس خدا کے قول وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا کا یہی مطلب ہی آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ ایسا کب ہوگا یہ اس وقت ہوگا جس وقت کسی ایسے شخص کا ایمان کارآمد نہ ہوگا جو اس[۵] سے قبل ایمان نہ لایا ہو شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ وَالصّٰٓفّٰتِ

۱۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ فَسَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت وَجَعَلْنَا[۱] ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ (نوح علیہ السلام کے تین فرزند باقی رہے) حام۔ سام۔ یافث۔ سام تو ابوالعرب ہین اور حام حبشہ والون کے باپ ہین اور یافث روم والون کے باپ ہین ترمذی اس کے راوی ہین

---

[۱] اور بعد نوح علیہ السلام ہی کی اولاد کو باقی چھوڑا ۱۲

[۵] قبل طلوع آفتاب از مغرب ۱۲

۲۔ وعن ابن عباس وابن مسعود فیما یذکر عنہما ان الیاس ھو ادریس وکان ابن مسعود یقرأ سلام علی ادراسین۔ اخرجہ رزین قلت واخرج البخاری شطرہ الاول فی ترجمۃ واللہ اعلم

ترجمہ

ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کی جاتی ہے کہ الیاس علیہ السلام ہی ادریس ہین اور ابن مسعود یہ آیت اس طرح پڑھتے تھے سلام علی ادراسین زرین اس کے راوی ہین مین کہتا ہون کہ اس کے جزو اول کو بخاری نے ترجمہ باب مین روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

۳۔ وعن ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ تعالی وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون قال یزیدون عشرین الفا اخرجہ الترمذی

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ آیت ارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون مین زیادتی کی کوئی مقدار بھی ہے تو آپ نے فرمایا کہ بیس ہزار تھے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۴۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ تعالی وانا لنحن الصافون قال الملائکۃ تصف عند ربہا بالتسبیح۔ اخرجہ رزین

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انا لنحن الصافون سے فرشتے مراد ہین جو خدا تعالے کے دربار مین تسبیح پڑھتے ہوئے صف بستہ کھڑے رہتے ہین زرین اس کے راوی ہین

سورۃ ص

۱۔ عن ابن عباس قال مرض ابو طالب فجاءتہ قریش وجاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعند ابی طالب مجلس رجل فقام ابو جہل کی یمنعہ من الجلوس فیہ قال وشکوہ الی ابی طالب

لہ قول مولف کہ الیاس ہی حضرت ادریس علیہ السلام ہین کہ خطاب ہے کہ حضرت یونس کو ایک لاکھ سے زیادہ لوگون کی طرف بھیجا

فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ مَا تُرِیْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِیْدُ مِنْھُمْ كَلِمَةً تَدِیْنُ لَھُمْ بِھَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّیْ اِلَیْھِمُ الْعَجَمُ بِھَا الْجِزْیَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً یَا عَمِّ قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰھًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ابو طالب جب بہت سخت علیل ہوئے تو قریش ان کی عیادت کی غرض سے آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کو دیکھنے آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہہ تھی تو ابو جہل فوراً اٹھہ کھڑا ہوا تاکہ آپ کو اس جگہہ بیٹھنے سے روکے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے ابو طالب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکایت کی تو ابو طالب نے کہا کہ اے میرے بھتیجے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں صرف ان سے ایک کلمہ چاہتا ہوں اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو عرب پر حاکم ہوجائیں اور عجم سے جزیہ وصول کیا کریں۔ ابو طالب نے کہا کہ بس صرف ایک ہی کلمہ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں میرے چچا بس صرف ایک ہی کلمہ صرف وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں سب لوگ کہنے لگے کہ (واہ خوب کہی) اکیلے ایک ہی اللہ کو پوجیں ایسی بات تو کبھی ہم نے اگلے لوگوں سے بھی نہیں سنی ضرور یہ بنائی ہوئی بات ہے تب یہ آیتیں نازل ہوئیں صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ سے اِنْ ھٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ تک ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

سورۃ الزمر

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَیْرُ اَتُكَرَّرُ عَلَیْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَنَا فِی الدُّنْیَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِیْدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ثُمَّ[1] اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

[1] پھر تم لوگ قیامت میں خدا کے پاس

عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ توزبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ پھر کیا اس کے بعد بھی ہم میں خصومت ہوگی جیسے کہ دنیا میں ہمارے یا ہمیں تھی آپ نے فرمایا کہ ہاں توزبیر نے کہا کہ پھر تو بہت دشوار امر ہوگا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ قَوْمًا قَتَلُوْا فَاَکْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَکْثَرُوْا وَ انْتَھَکُوْا فَاَکْثَرُوْا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا تَدْعُوْنَا اِلَیْہِ الْحَسَنُ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا کَفَّارَۃٌ فَنَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ شِرْکَھُمْ اِیْمَانًا وَزِنَاھُمْ اِحْصَانًا وَنَزَلَتْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ النَّسَآئِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک قوم کے لوگوں نے بہت کثرت سے خونریزی کی تھی۔ اور کثرت سے زنا کے مرتکب ہوئے تھے۔ غرض کہ اکثر محرمات کے بکثرت مرتکب ہوئے تھے تو ایسے لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یا محمد آپ جس طرف ہم کو بلاتے ہیں وہ بہت ہی اچھی بات ہے بشرطیکہ آپ ہم کو اس سے مطلع فرمایئے کہ یہ (ایمان) ہمارے گذشتہ افعال کے لیے کفارہ ہوگا (یا نہیں) تب یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ سے فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ تک فرمایا کہ خدا ان کے شرک کو ایمان سے بدل دیگا۔ اور ان کے زنا کو پاکدامنی سے بدل دیگا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی یٰعِبَادِیَ[1] الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ نسائی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ

ترجمہ

اسمار بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ

---

[1] اے میرے ایسے بندو جو تم نے اپنے نفوس پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو ۱۲

یہ آیت اس طرح پڑہتے سنا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ[1] ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح مانا ہے

۴۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَضَعُ السَّمَاءَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالشَّجَرَ وَالْاَنْہَارَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا آسمانون کو ایک انگلی پر اٹھا لیگا اور زمینون کو دوسری انگلی پر اٹھا لیگا۔ اور پہاڑون کو تیسری انگلی پر اٹھا لیگا اور دریاون اور درختون کو چوتھی انگلی پر اٹھا لیگا انکے سوا اور تمامی مخلوقات کو پانچوین انگلی پر اٹھا لیگا۔ پھر فرمائیگا کہ مین بادشاہ ہون (یہ کیونکر ممکن ہے) تو آپ (اس کے استعجاب کی وجہ سے) ہنس پڑے اور فرمانے لگے کہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ یعنے انہون نے خدا کی قدر نہ پہچانی جیسی کہ اس کی قدر ہے) شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرْضَ بِشِمَالِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ قیامت کے دن سب آسمانون کو لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتہ مین رکہہ لیگا پہر فرمائے گا کہ مین بادشاہ ہون جبار (زبردست) لوگ کہان چلے گئے۔ اور متکبر (مغرور) لوگ کدہر گئے پہر زمین کو لپیٹ کر

[1] خدا سب گناہ بخشدیگا۔ اور کوئی پرواہ نہ کریگا۔

اپنے بائین ہاتھ مین رکھ لیگا پھر فرمائے گا کہ جبار لوگ کدھر ہین۔ اور متکبر لوگ کہان ہین شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہین اور یہہ مسلم کے الفاظ ہین

سورۂ حٰمٓ المؤمن

۱ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانِ کُلَّهَا وَاَوَّلَ حٰمٓ الْمُؤْمِنِ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِهَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَمَنْ قَرَأَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهَا حَتّٰی یُمْسِیَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کے وقت حٰم الدخان کی پوری سورہ اور حٰم المومن کی ابتدائی آیات اِلَیْهِ الْمَصِیْر تک اور آیۃ الکرسی پڑھیگا وہ ان کی برکت سے صبح تک (ہر ایک آفت سے) محفوظ رہے گا اور جو شخص ان کو صبح کے وقت پڑھے گا وہ شام تک (ہر ایک بلا سے) محفوظ رہے گا ترمذی اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِیَادٍ اَنَّهٗ کَانَ یُذَکِّرُ بِالنَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ لِمَ تُقَنِّطُ النَّاسَ فَقَالَ وَاَنَا اَقْدِرُ اَنْ اُقَنِّطَ النَّاسَ وَاللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَیَقُوْلُ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ وَلٰکِنَّکُمْ تُحِبُّوْنَ اَنْ تُبَشَّرُوْا بِالْجَنَّةِ عَلٰی مَسَاوِیْ اَعْمَالِکُمْ وَاِنَّمَا بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُحَمَّدًا مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهٗ وَمُنْذِرًا بِالنَّارِ لِمَنْ عَصَاهُ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ مُعَلَّقًا

ترجمہ

علاء بن زیاد سے روایت ہے کہ مین لوگون کو (بطور وعظ کے) دوزخ سے ڈراتا تھا تو ایک شخص نے کہا کہ لوگون کو نا امید مت کرو تو مین نے کہا بھلا مجھ مین اتنی قدرت ہے کہ مین لوگون کو نا امید کرسکون حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے یٰعِبَادِیَ[1] الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا لیکن خدا تعالی نے یہ فرمایا ہے اِنَّ[2] الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ

[1] اے گروہ بندہ جنہون نے اپنے نفسون پر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو خدا سب گناہ بخش دیگا [2] زیادتی کرنےوالے ہی دوزخی ہین

غرضکہ تم لوگ اس کو پسند کرتے ہو کہ تم کو معمولی اعمال کے مقابلہ میں بھی جنت کی خوشخبری دی جائے حالانکہ خدا تعالے نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس شخص کے لیے جو ان کی اطاعت کرے جنت کی خوشخبری دیکر بھیجا ہے اور اس شخص کے لیے جو ان کی نافرمانی کرے دوزخ سے ڈرانے کے لیے بھیجا ہے۔ بخاری نے معلقا اس کو روایت کیا ہے

سورۂ حٰم السجدہ

۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ ثَقَفِیَّانِ وَ قُرَشِیٌّ اَوْ قُرَشِیَّانِ وَثَقَفِیٌّ کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ قَلِیْلٌ فِقْہُ قُلُوْبِھِمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَتَرَوْنَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ یَسْمَعُ اِنْ جَھَرْنَا وَلَا یَسْمَعُ اِنْ اَخْفَیْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ کَانَ یَسْمَعُ اِذَا جَھَرْنَا فَاِنَّہٗ یَسْمَعُ اِذَا اَخْفَیْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ الْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خانہ کعبہ کے نزدیک تین شخص جمع ہوئے جن میں دو ثقفی تھے اور ایک قرشی تھا یا ایک ثقفی تھا دو قرشی تھے۔ جن کے پیٹ پر توچربی بہت زیادہ تھی لیکن دل میں سمجھ بہت ہی کم تھی (ان تینوں میں باخود بار یہ گفتگو ہونے لگی ایک نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو سہی کہ جو بات ہم کہتے ہیں خدا ان کو سنتا بھی ہے (یا نہیں) دوسرے نے کہا اگر ہم زور سے باتیں کرتے ہیں تو خدا سنتا ہے اور اگر آہستہ بولتے ہیں تو خدا تعالے نہیں سنتا تیسرے شخص نے کہا کہ اگر زور سے بولنے کی آواز سنتا ہے تو آہستہ بولنے کی آواز بھی ضرور سنتا ہوگا تو اس وقت خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا کُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْھَدَ عَلَیْکُمْ سَمْعُکُمْ وَلَا اَبْصَارُکُمْ[1] شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ کَفَرَ اَکْثَرُھُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَیْھَا فَھُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

[1] مطلب یہ ہے کہ ایمان بین الخوف والرجاء ہے [2] کیا تم اس خیال سے پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں گواہی نہ دینگی بلکہ چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دینگے

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر آپ نے فرمایا کہ بہت لوگوں نے ایسا کہا (یعنے ربنا اللہ) پھر ان میں سے اکثر لوگ اس پر قائم نہ رہے بلکہ کافر ہو گئے غرض کہ جو شخص ایسی حالت میں مرگیا (اور کافر نہ ہوا) وہ البتہ ثابت قدموں میں شمار کیا جائے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا فَعَلُوْہُ عَصَمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَخَضَعَ لَھُمْ عَدُوُّھُمْ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ مُعَلَّقًا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور تکلیف دہندہ سے درگزر کرنا جب اس طریقہ کو لوگ اختیار کریں گے تو خدا ان کو (آفت سے) محفوظ رکھے گا۔ اور ان کے دشمن انہیں سے اُلٹے عاجزی کرنے لگیں گے بخاری نے معلقاً اس کو روایت کیا ہے۔

سُوْرَۃُ حٰمٓ عٓسٓقٓ

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ قُرْبٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْھِمْ قَرَابَۃٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ مِنَ الْقَرَابَۃِ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے اس آیت کا مطلب پوچھا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ ابن عباس نے یہ جواب دیا کہ تم نہیں جانتے کہ عرب میں کوئی ایسا

۵۔ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے ۶۔ بری بات حسن طریقہ سے دفع کر دو

گھرانا نہ تھا جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت نہ ہو اسی وجہ سے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم یہ کہدو کہ میں تم لوگوں سے کچھ نہیں چاہتا بجز اس کے کہ تم اس قرابت کی وجہ سے جو میرے تمہارے درمیان ہے مجھ سے اچھا برتاؤ کرو۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

سُوْرَۃُ حٰمٓ الزُّخْرُف

(۱)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَلَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً اَیْ لَوْلَا اَنْ اَجْعَلَ النَّاسَ کُلَّھُمْ کُفَّارًا لَجَعَلْتُ لِبُیُوْتِ الْکُفَّارِ سُقُفًا مِّنْ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ مِنْ فِضَّۃٍ وَھِیَ الدَّرَجُ وَسُرُرًا مِّنْ فِضَّۃٍ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ مُعَلَّقًا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے آیت وَلَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً کی تفسیر میں مروی ہے کہ اگر میں سب لوگوں کو کفار نہ بناتا تو ضرور کفار کے گھروں کو چاندی کی چھت لگاتا۔ اور چاندی کی سیڑھیاں لگاتا۔ اور چاندی کے ستون لگاتا۔ بخاری نے معلقاً اس کو روایت کیا ہے

سُوْرَۃُ حٰمٓ الدُّخَان

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الدُّخَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ اَصْبَحَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اَحَدُ رُوَاتِہٖ ضَعِیْفٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ مَنْ قَرَءَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ غُفِرَ لَہٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو سورہ دخان پڑھے گا تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا مانگتے رہیں گے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور یہ بیان کیا ہے کہ اس میں کوئی راوی ضعیف ہے اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو سورہ حم الدخان پڑھے گا وہ بخشدیا جائیگا

(۲) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا يَزْعُمُ اَنَّ اٰيَةَ الدُّخَانِ تَجِيْئُ فَتَأْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَتَأْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهَا كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَامَ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰی اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰی كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ النَّاسَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰی لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ فَالْبَطْشَةُ الْكُبْرٰی يَوْمُ بَدْرٍ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

مسروق سے روایت ہے کہ ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ وہ (یعنے ابن مسعود) ہم لوگون کے پاس لیٹے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص آکر ان سے کہنے لگا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے ابن مسعود کی) ایک واعظ آیت دخان سے متعلق یہ بیان کرتا ہے کہ زمین سے ایک دہوان نکلے گا جس کی وجہ سے کافرون کی جان پر بن جائے گی اور مسلمانون کو زکام کی سی حالت ہو جائے گی یہ سنتے ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ غصے کی حالت مین اُٹھ بیٹھے اور کہنے لگے کہ اے لوگو خدا سے ڈرو جو شخص کوئی بات جانتا ہو اس کو اپنے علم کے بموجب بیان کردے اور جس کو کوئی بات معلوم نہ ہو تو اس کو یہ کہدینا چاہیے کہ خدا خوب جانتا ہے۔ اس لیے کہ تم مین سب سے بڑا عالم وہی شخص ہے جو جس بات سے واقف نہ ہو اس کی نسبت یہ کہدے کہ خدا خوب جانتا ہے کیونکہ خداوند تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے کہ قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

لہ کہدو اے محمد کہ نہ مین تم سے مزدوری مانگتا ہون نہ مین اپنے دل سے کوئی بات بناتا ہون

دراصل اس (یعنے دخان) کا واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کا ادبار دور نہیں ہوتا اور کوئی میرا کہنا نہیں مانتا تو آپ نے ان پر یہ بددعا کی کہ اے اللہ انکو سات برس قحط میں اسیطرح گرفتار رکھ جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات برس قحط پڑا تھا جس کی وجہ سے ان (یعنے مشرکین مکہ) پر قحط سالی ہوئی اور سب چیزیں ختم ہوگئیں حتے کہ ان لوگوں نے غائت بہوک کی وجہ سے چمڑا اور مردار تک کھانا شروع کردیا اور جب کبھی کوئی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا تھا تو دہوئیں کی طرح کوئی چیز معلوم ہوتی تھی غرضکہ ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اے محمد آپ تو اس غرض سے تشریف لائے ہیں کہ لوگوں کو خدا کی اطاعت کا حکم دیں اور صلہ رحمی کریں اور آپ کی قوم تو تباہ ہوتی جارہی ہے خدا سے ان کے لیے دعا کیجیے خدا نے فرمایا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ سے اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہیں آخرت کا عذاب بھی دور ہو سکتا ہے[۱] يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنے جس روز ہم مضبوط گرفت کریں گے اس روز ہم بدلے لیں گے اور بطش[۲] کبرے سے جنگ بدر مراد ہے[۳] شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳۱) عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَّنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ الْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جسکے لیے دو دروازے نہ ہوں ایک دروازے سے تو اس کے عمل اوپر چڑہتے ہیں اور دوسرے دروازہ سے اس کی روزی اترتی ہے جب کوئی مسلمان مرجاتا ہے تو یہ دروازے اس کے لیے رویا کرتے ہیں پس آیت[۴] فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ سے یہی مطلب ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

---

[۱] یعنے اگر اس سے جیسا ان دنوں کے آخرت کا عذاب مراد لیا جائے تو کہیں آخرت کا عذاب تھوڑے ہی دور ہو سکتا ہے اور یہ عذاب تو دور ہو گیا [۲] یعنے بڑی گرفت [۳] جس میں مسلمانوں نے کھول کھول کر مشرکین سے اپنا بدلا لیا [۴] یعنی کفار کے لیے نہ آسمان روتا ہے نہ زمین روتی ہے ۱۲

(۴) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کَالْمُھْلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ اِذَا قَرَّبَہٗ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ عَکَرُ الزَّیْتِ بِالتَّحْرِیْکِ دَنَسُہٗ وَدَرَنُہُ الَّذِیْ یَرْسُبُ فِیْ اَسْفَلِہٖ وَفَرْوَۃُ الْوَجْہِ جِلْدَتُہٗ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہل ایک ایسی شے ہے جو مثل روغن زیتون کے تل چھٹ کے ہوتی ہے جب وہ کفار کے منہ کے قریب کی جائے گی تو ان کے منہ بھن جائیں گے اور منہ کی تمام کھال اس میں گر جائے گی۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

سورۂ حٰمٓ الاحقاف

(۱) عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاھِکٍ قَالَ کَانَ مَرْوَانُ عَلَی الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَہٗ مُعَاوِیَۃُ فَخَطَبَ فَجَعَلَ یَذْکُرُ یَزِیْدَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ لِکَیْ یُبَایَعَ لَہٗ بَعْدَ اَبِیْہِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ شَیْئًا فَقَالَ خُذُوْہُ فَدَخَلَ بَیْتَ عَائِشَۃَ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْہِ فَقَالَ مَرْوَانُ ھٰذَا الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ اَلَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْنَا شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا مَا اَنْزَلَ فِیْ سُوْرَۃِ النُّوْرِ مِنْ بَرَاءَتِیْ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

یوسف بن ماہک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان اہل حجاز کے حاکم تھے۔ معاویہؓ نے ان کو حاکم مقرر کیا تھا تو مروان نے (ایک دفعہ) خطبہ پڑھا اور انہوں نے (خطبہ میں) یزید بن معاویہ کا ذکر چھیڑ دیا تاکہ معاویہ کے بعد لوگ اس کی بیعت کریں تو عبد الرحمن بن حضرت ابوبکر صدیق نے ان سے اس سے متعلق کچھ کہا تو مروان نے ان کی گرفتاری کا حکم دیا تو وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر میں گھس گئے اس وجہ سے کوئی ان کو گرفتار نہ کرسکا۔ تو مروان نے کہا کہ یہی شخص ہے جس کی شان میں خدا نے یہ نازل فرمایا اَلَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْہِ اُفٍّ لَّکُمَا اَتَعِدَانِنِیْ[1] تو حضرت عائشہ نے پردہ

---

[1] جس نے اپنے والدین سے کہا کہ اف تم دونوں مجھ پر ظلم کرتے ہو

کے اندر سے فرمایا کہ ہمارے باب میں خدا تعالیٰ نے قرآن میں کچھ بھی نہیں نازل فرمایا بجز اس کے کہ سورہ نور میں میری برارت کی متعلق چند آیتیں نازل ہوئی ہیں بخاری اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هَلْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ لَيْلَةَ الْجِنِّ قَالَ مَا صَحِبَهُ اَحَدٌ مِّنَّا وَلٰكِنَّا كُنَّا مَعَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَقُلْنَا اسْتُطِيْرَ اَوِاغْتِيْلَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا فَاِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَدْنَاكَ فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ فَقَالَ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ وَاٰثَارَ نِيْرَانِهِمْ وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ فَقَالَ لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ يَقَعُ فِيْ اَيْدِيْكُمْ اَوْفَرَ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ عَلَفٌ لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا[۱] جنات والی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی شخص تھا انہوں نے کہا کہ کوئی آپکے ساتھ تو نہ تھا لیکن ہم ایک رات آپکے ساتھ تھے اتنے میں ہم نے آپ کو کھو دیا[۲] پھر ہم آپ کو ہر ایک گھاٹی اور دروں میں ڈھونڈھتے پھرے ہمارا خیال تھا کہ شاید کسی نے آپ کو پکڑ لیا یا اڑا لیگیا غرض کہ ہماری وہ رات نہایت مصیبت سے کٹی جیسے کسی دردمند قوم کی مصیبت کی رات کٹتی ہے جب صبح ہوئی تو ناگہان ہماری نظر آپ پر پڑی تو دیکھا کہ آپ حرا[۳] کی جانب سے چلے آرہے ہیں تو ہم نے کہا کہ یارسول اللہ آپ کہاں) کو گئے تھے ہم آپ کو ڈھونڈھتے پھرے لیکن آپ نہ ملے تو ہماری رات ایسی کٹی جیسے کسی قوم کی مصیبت کی رات کٹتی ہے آپنے فرمایا کہ ہمارے پاس جنات کیطرف سے بلانے کو آیا تھا تو اس کے ساتھ چلا گیا اور میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا

---

[۱] یعنے ہمارے خویش و اقارب کے باب میں [۱] جس رات کو جنات آکر مسلمان ہوئے تھے

[۲] یعنے آپ یکایک گم ہوگئے [۳] ایک پہاڑ کا نام ہے

راوی کا بیان ہے کہ آپ ہم کو اپنے ساتھ لیگئے اور ہم کو ان کے چولھون کے نشانات بتلائے
راوی کا بیان ہے کہ جنات نے آپ سے اپنے کھانے سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ہر ایک
ایسی ہڈی کا کھانا درست ہے جس پر خدا تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو جو گوشت سے بھری ہوئی تمہارے
ہاتھ لگ جائے گی اور مینگنی۔ گوبر۔ لید۔ تمہاری جانورون کا چارہ ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چیزون سے ہم لوگون کو استنجا کرنے کو منع فرما دیا ہے کیونکہ یہ تمہارے
بھائی جنات کی غذا ہے۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اس کے راوی ہین

سورۃ الفتح

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ مَرْجِعَہٗ مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ فَالْفَتْحُ الْمُبِیْنُ ھُوَ فَتْحُ الْحُدَیْبِیَۃِ فَقَالُوْا ھَنِیْئًا لَکَ مَرِیْئًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ بَیَّنَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ مَا یَفْعَلُ بِکَ فَمَاذَا یَفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اَلْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ حدیبیہ سے واپسی کے وقت نازل ہوئی اور فتح مبین سے فتح حدیبیہ ہی مراد ہے تو لوگ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو آپ سے جو برتاؤ خدا کرے گا اس کو تو اس نے بیان کر دیا یعنے آپکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے۔ لیکن نہ معلوم کہ ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کیسا برتاؤ کرے گا تب یہ آیت نازل ہوئی لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ الآیہ۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا نَزَلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ عِنْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ یُرِیْدُوْنَ قَتْلَہٗ فَاُخِذُوْا فَاَعْتَقَھُمْ رَسُوْلُ

اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ اَلْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسّی آدمی کوہ تنعیم سے اتر کر صبح کی نماز کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے آپ کے پاس پہونچے۔ اور سب کے سب گرفتار کر لیے گئے۔ لیکن آپ نے ان سب کو رہا کر دیا تب یہ آیت نازل ہوئی ھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ الآیہ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِھَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے آیت وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی سے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مراد ہے ترمذی اسکے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْحُجُرَاتِ

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَدِمَ رَکْبٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنِ زُرَارَۃَ قَالَ عُمَرُ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِیْ وَقَالَ عُمَرُ مَا اَرَدْتُ خِلَافَکَ فَتَمَارَیَا حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا فَنَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ حَتّٰی انْقَضَتْ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند اشخاص بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لہ خدا ہی نے تم کو ان سے (یعنے کفار) سے بچایا اور انکو تمہارے ہاتھ سے بچایا اور یہ واقعہ مکہ کے عدود مین واقعہ ہوا جب کہ تم کفار پر فتحیاب ہو چکے تھے ۲ه ایک قبیلہ اس نام کا ہے

کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ قعقاع بن سعید بن زرارہ کو ان پر حاکم مقرر کر دیجیے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اقرع بن حابس کو ان پر حاکم مقرر کر دیجیے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خواہ مخواہ تم کو میرے خلاف ہی میں رائے دینی منظور ہے تو حضرت عمرؓ نے کہا نہیں مجھے آپ سے اختلاف کرنا مقصود نہیں ہے۔ غرض کہ دونوں میں کچھ تکرار ہونے لگی حتے کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تب یہ آیت نازل ہوئی
یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سے لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ تک بخاری ترمذی۔ نسائی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ حَمْدِیْ زَیْنٌ وَّذَمِّیْ شَیْنٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ[۱] تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ایسی ہی شان ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ قَالَ هٰذَا نَبِیُّكُمْ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَخِیَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَكَیْفَ بِكُمُ الْیَوْمَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

ابو نضرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری نے یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِیْكُمْ[۲] رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ۔ اور فرمایا کہ یہ تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت ہے جن کے اصحاب تم سے کہیں زیادہ عمدہ اور

---

[۱] اے نبی جو لوگ تمکو حجرہ سے باہر پکارتے ہیں اکثر ان میں ایسے ہیں جو عقل نہیں رکھتے [۲] تم سمجھ لو کہ تمہارے درمیان خدا کا رسول ہے اگر وہ اکثر امور میں تمہارا کہا مان لے تو تم بہت تکلیف میں پڑ جاؤ گے لیکن خدا نے تمہارے نزدیک ایمان کو زیادہ محبوب چیز بنا دیا

اپر او صاف کہتے تھے تو اگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر امور مین ان کی بات مان لیتے تو وہ لوگ تکلیف مین پڑ جاتے اگر آجکل تم لوگون کا کہنا مان لیا جائے تو کیسی خرابی پیدا ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور صحیح تسلیم کیا ہے۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ جُبَیْرَۃَ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِیْنَا بَنِیْ سَلِمَۃَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَدِمَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْنَا رَجُلٌ اِلَّا وَلَہٗ اِسْمَانِ اَوْ ثَلٰثَۃٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا فُلَانُ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہٗ یَغْضَبُ مِنْ ھٰذَا الْاِسْمِ فَنَزَلَتْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو جبیرہ بن ضحاک سے روایت ہے کہ ہم ہی لوگ قبیلہ بنی سلمہ کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی۔ کیونکہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم مین کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کے دو دو تین تین نام نہ ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کسی نام سے اس کو پکارنا شروع کیا تو لوگون نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ شخص اس نام سے پکاری جانے سے بگڑ جاتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ الاٰیۃ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَآئِلُ الْکِبَارُ الْعِظَامُ وَالْقَبَآئِلُ الْبُطُوْنُ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا کے متعلق مروی ہے کہ شعوب سے بڑے بڑے قبائل مراد ہین اور قبائل سے خاندان مراد ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ قٓ

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ قَالَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّسَبِّحَ فِیْ اَدْبَارِ

لہ القاب مین خرابا دبرا دست کیا کرو ۵؎ ہم نے تم کو شاخ در شاخ اور قبیلہ بنائے تا کہ ایک دوسرے کو پہچانون

الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت ادبار السجود سے متعلق مروی ہے کہ خدا نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہر ایک نماز کے بعد تسبیح پڑہا کریں۔ بخاری اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰتِ

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ قَالَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَکَذٰلِکَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے آیت کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ سے متعلق مروی ہے کہ لوگ مغرب اور عشا کے مابین نماز پڑہا کرتے تھے[1]۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سے بھی یہی مراد ہے

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاَی الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ یَدْخُلُہٗ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے بیت المعمور کو ملاحظہ فرمایا اس مین روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین بخاری اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

[1] اس سے وہی نماز مراد ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا کہ اَدْبَارَ النُّجُوْمِ سے صبح کی نماز سے قبل کی دو رکعتین[1] مراد ہین اور اَدْبَارَ السُّجُوْدِ سے مغرب کے بعد کی دو رکعتین[1] مراد ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

سورۃ النجم

(۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ رَاٰى جِبْرَائِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَقَالَ وَيْحَكَ ذٰلِكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ تَعَالٰى مَرَّتَيْنِ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے آیات فَكَانَ[2] قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اور مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اور لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ ان سب آیتون کا یہی منشا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ایسی حالت مین دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت مین دیکھا تھا۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا کو دیکھا ہے عکرمہ کہتے ہین مین نے کہا کہ کیا خدا تعالیٰ یہ نہین فرماتا کہ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ تو انہون نے (ابن عباس رضی اللہ عنہ) جواب دیا کہ افسوس ہے تم پر یہ تو اس وقت کی حالت ہے جب خدا تعالیٰ اپنے نور ذاتی کے ساتھ تجلی فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے پروردگار کو دو دفعہ دیکھا ہے۔

---

[1] یعنی سنت ۱۲ [1] یعنی سنت ۱۲ [2] دو گوشہ کمان کے برابر فرق رہ گیا تھا یا اس سے بھی کم ۱۲

۲۰ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ جِيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَفَّ شَعْرِيْ اَيْ قَامَ شَعْرُ رَاْسِيْ وَبَدَنِيْ فَزَعًا وَالْفِرْيَةُ الْكَذِبُ

ترجمہ

شعبی سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کعب سے عرفات مین ملاقات کی تو ابن عباس نے کعب سے کوئی بات[1] دریافت کی تو انہون نے اتنی زور سے اللہ اکبر کہا کہ پہاڑون نے ان کا جواب دیا (پہاڑ گونج اٹھے) ابن عباس نے کہا کہ ہم بنی ہاشم ہین (ہم پر غصہ نہ کیجیے) تو کعب نے کہا کہ خدا نے اپنے دیدار اور کلام کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور موسے علی نبینا وعلیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔ موسی علیہ السلام سے تو خدا تعالی نے دو دفعہ بات چیت کی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کو دو دفعہ دیکھا۔ مسروق (راوی) کا بیان ہے کہ مین نے حضرت عائشہ کی خدمت مین جا کر ان سے دریافت کیا کہ کیا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کو دیکھا تھا تو انہون نے (حضرت عائشہ کو کہا اس وقت تم نے ایک ایسی بات کہی جس سے سر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے مین نے کہا کہ آپ ذرا تامل فرمایے پھر مین نے یہہ ایت پڑہی لَقَدْ[2] رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى تو حضرت عائشہ[3] نے فرمایا کہ تمہاری عقل کہان چلی گئی ہے اس سے تو جبرئیل علیہ السلام[4] مراد ہین جس شخص نے تم سے یہ بات بیان کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے یا کوئی ایسی بات پوشیدہ رکھی جس کی نسبت خدا نے اس کو حکم دیا ہے

[1] وہ بات دیدار الہی سے متعلق تھی [2] اپنے خدا کی بڑی قدرتون کو دیکھا [3] یعنی آپ نے جبرئیل کو دیکھا تھا

یا کوئی شخص دعوی کرے کہ رسول[1] ان پانچ چیزون کو جانتے ہین جن کی نسبت خدا تعالی نے آیت اِنَّ اللهَ عِندَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ الآیۃ مین بیان فرمایا ہے۔ تو ایسے شخص نے خدا پر بہت بڑا بہتان باندہا در اصل مطلب یہ ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ ایسی صورت مین دیکہا کہ کبہی ان کو ویسی صورت مین نہین دیکہا تہا ایک دفعہ تو سدرۃ المنتہی کے پاس۔ اور دوسری دفعہ اجیاد[2] مین دیکہا تہا۔ جبریل علیہ السلام کو ان دو مرتبہ ایسی حالت مین آپ نے دیکہا تہا کہ ان کے چہہ سو ایسے پر تہے جنہون نے آسمان کے کنارون کو گہیر لیا تہا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى قَالَ كَانَ اللَّاتُ رَجُلًا يَلُتُّ سَوِيقَ الْحَاجِّ۔ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى کی تفسیر مین مروی ہے کہ لات ایک شخص تہا جو حاجیون کے ستو گہولا کرتا تہا۔ بخاری اس کے راوی ہین

۴۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهٗ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میننے[3] لمم کے معنے اس سے صحیح تر نہین پائے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے ہر ایک انسان کے لیے زنا کا کچہ حصہ مقرر کر دیا ہے جو ضرور اس کو پہونچتا ہے پس آنکہون کی زنا نظر ہی (کسی عورت کی جانب شہوت سے) اور زبان کی زنا بات چیت کرنی ہے (کسی عورت سے بہ نیت شہوت) اور نفس تو زنا کی تمنا اور آرزو کرتا ہی رہتا ہے۔ اور فرج اس کی تصدیق یا تکذیب کرتا

---

[1] ان پانچ باتون کو بجز خدا کے اور کوئی نہین جانتا۔ قیامت کب ہوگی۔ پانی کب برسیگا۔ کس مقام پر مریگا۔ کل کیا ہوگا۔ پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی [2] مکہ مین اس نام کا ایک محلہ تہا [3] پس یہی افعال لمم ہین جنکی معافی کا خدا نے وعدہ کیا ہے

ہے شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہین

۵۔ **وعنہ** رضی اللہ تعالی عنہما فی قولہ تعالی الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغفر اللہم تغفر جما وای عبد لک لا الما۔ اخرجہ الترمذی و صححہ

ترجمہ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم[1] کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ اگر تو بخشتا ہے تو سب گناہ بخشدے اور کون تیرا بندہ ایسا ہے جو لمم کا مرتکب نہ ہوا ہو (یعنے جس سے چھوٹے چھوٹے گناہ نہ ہوئے ہون) ترمذی اس کے راوی ہین

سورۃ القمر

(۱) **عن** ابی ہریرۃ قال جاء مشرکوا قریش یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فانزل اللہ تعالی یوم یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر۔ اخرجہ مسلم والترمذی

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ قریش کے مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تقدیر کے مسئلہ مین جھگڑتے ہوئے آئے تو خدا نے یہ آیت نازل فرمائی یوم[2] یسحبون فی النار علی وجوہہم ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر[3] مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین

سورۃ الرحمن عز وجل

---

[1] پس اگر نفس کی خواہش کے مطابق زنا کا مرتکب ہوگیا تو نفس کی تصدیق ہوگئی ورنہ تکذیب ہوگئی [2] جو لوگ گناہ کبیرہ اور بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے ہین اور لمم مین گرفتار رہجاتے ہین تو خدا بخشنے والا ہے [3] جس دن اوندھے منہ دوزخ مین گھسیٹے جائینگے اور کہا جائیگا کہ لو اب دوزخ کا مزہ چکھو ہمنے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے ۱۲

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَءَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ اِلٰی اٰخِرِھَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُھَا عَلَی الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ قَالُوْا لَابِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

جابرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے صحابہ پر برآمد ہو کر انکو سورہ رحمٰن اول سے آخر تک پڑہکر سنائی تو سب کے سب چپ چاپ بیٹھے رہے آپنے فرمایا کہ مین نے یہی سورہ جب جنات کو پڑہ کر سنائی تہی تو ان کو مین نے بہ نسبت تمہارے بہت اچہا جواب دینے والا پایا جب مین آیۃ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑہتا تہا تو وہ جوابا کہتے تہے کہ اے پروردگار تیری نعمت کا کوئی جزو ایسا نہین ہے جس کی ہم تکذیب کرتے ہون پس سب تعریف کا توہی سزاوار ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ

۱۔ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْوَاقِعَۃِ کُلَّ لَیْلَۃٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ وَفِی الْمُسَبِّحَاتِ اٰیَۃٌ کَاَلْفِ اٰیَۃٍ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ واقعہ ہر رات کو پڑہا کرے گا تو وہ کبہی فاقہ سے نہ رہے گا اور سورہ مسبحات مین ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیت کے برابر ہے رزین اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَۃٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِرْتِفَاعُھَا کَمَا بَیْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِیْرَۃُ مَا بَیْنَھُمَا خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت فُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ
کی تفسیر میں فرمایا کہ ان کی بلندی ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان مسافت ہے
اور ان دونوں کے مابین پانسو برس کا رستہ ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ
اللَّاتِيْ كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے آیت اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً کے تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ ایسی عورتیں بھی
جوان ہو جائینگی جو دنیا میں بڈہی چندہی وسندی تہیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِنَّ فِي الْكِتٰبِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عبید اللہ بن ابو بکر بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ اُس خط میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عمرو بن حزم کو لکھا تہا یہ بھی مذکور تہا کہ بحالت طہارت قرآن کو ہاتھ لگانا چاہیے۔ مالک اس کے
راوی ہیں

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَّمِنْهُمْ
كَافِرٌ قَالُوْا هٰذِهٖ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ كَذَا وَكَذَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَا
اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ حَتّٰى بَلَغَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک
دفعہ پانی برسا تو آپ نے فرمایا کہ آج کی صبح کو بعض لوگ شکر گزار ہوں گے اور بعض ناشکر کافر
ہونگے تو اکثر اشخاص نے یہ کہا کہ یہ تو خدا کی رحمت ہے اور بعض اشخاص نے یہ کہا کہ فلاں فلاں

---

[۱] یعنے آسمان وزمین کے درمیان [۲] اس واقعہ سے قبل ایک مدت سے پانی نہیں برساتہا ۱۲

ستارے فلان مقام پر آگئے تھے اس وجہ سے پانی برسا تب خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ سے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ تک مسلم اس کے راوی ہین

۲۶۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آیت وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ تکذیب کو اپنے رزق کا شکریہ ٹھیراتے ہو تم یہ کہتے ہو کہ فلان نخچتر کی وجہ سے پانی برسا اور فلان فلان ستارہ فلان مقام پر آگیا تھا اس وجہ سے پانی برسا (یہ سب خدا کی تکذیب ہے) ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ اِسْلَامِنَا وَبَيْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ اِلَّا اَرْبَعَ سِنِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو مسلمان ہوکر صرف چار سال گزرے تھے کہ خدا نے ہم پر اس آیت کے ذریعہ سے عتاب فرمایا اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ الآیۃ مسلم اس کے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَالَ يُلَيِّنُ الْقُلُوْبَ بَعْدَ قَسْوَتِهَا فَيَجْعَلُهَا مُخْبِتَةً مُنِيْبَةً يُحْيِي الْقُلُوْبَ الْمَيِّتَةَ بِالْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ وَاِلَّا فَقَدْ عُلِمَ اِحْيَاءُ الْاَرْضِ بِالْمَطَرِ مُشَاهَدَةً۔ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت اِعْلَمُوْا اَنَّ اللهَ يُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کی تفسیر سے متعلق مروی ہے

سلہ تم لوگ تکذیب کو اپنا (ذریعہ) رزق ٹھیراتے ہو ۱۲ سلہ خدا مردہ زمین (بنجر) کو زندہ (آباد) کردیتا ہے ۱۲

کہ جب قلوب سخت ہو جاتے ہیں تو خداوند تعالیٰ ان کو نرم کر دیتا ہے اور ایک اطاعت گزار عاجز دل بنا دیتا ہے۔ مردہ دلوں کو علم اور حکمت سے زندہ کر دیتا ہے ورنہ زمین کا بارش کی وجہ سے زندہ ہونا تو مشاہدہ سے معلوم ہی ہے۔ رزین اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَتْ مُلُوْکٌ بَعْدَ عِیْسٰی بَدَّلُوا التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ وَکَانَ بَیْنَہُمْ مُؤْمِنُوْنَ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ فَقِیْلَ لِمُلُوْکِہِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا اَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ یَشْتِمُوْنَنَا ھٰؤُلَاءِ اِنَّہُمْ یَقْرَءُوْنَ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ مَعَ مَا یَعِیْبُوْنَا بِہٖ فِیْ اَعْمَالِنَا فِیْ قِرَاءَتِہِمْ فَادْعُہُمْ فَلْیَقْرَءُوْا کَمَا نَقْرَأُ وَیُؤْمِنُوْا کَمَا نُؤْمِنُ فَدَعَاھُمْ فَجَمَعَہُمْ وَعَرَضَ عَلَیْہِمُ الْقَتْلَ اَوْ یَتْرُکُوْا قِرَاءَۃَ التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ اِلَّا مَا بَدَّلُوْا مِنْہَا فَقَالُوْا مَا تُرِیْدُوْنَ اِلٰی ذٰلِکَ دَعُوْنَا فَقَالَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ اِبْنُوْا لَنَا اُسْطُوَانًا ثُمَّ ارْفَعُوْنَا اِلَیْہَا ثُمَّ اَعْطُوْنَا شَیْئًا نَرْفَعُ بِہٖ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا وَلَا نَرِدُ عَلَیْکُمْ وَقَالَتْ طَآئِفَۃٌ مِّنْہُمْ دَعُوْنَا نَسِیْحُ فِی الْاَرْضِ وَنَھِیْمُ وَنَشْرَبُ کَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَاِنْ قَدَرْتُمْ عَلَیْنَا فِیْ اَرْضِکُمْ فَاقْتُلُوْنَا وَقَالَتْ طَآئِفَۃٌ اِبْنُوْا لَنَا دُوْرًا فِی الْفَیَافِیْ وَنَحْتَفِرُ الْاٰبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُوْلَ وَلَا نَرِدُ عَلَیْکُمْ وَلَا نَمُرُّ بِکُمْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْقَبَآئِلِ اِلَّا وَلَہٗ فِیْہِمْ حَمِیْمٌ فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی رُھْبَانِیَّۃَنِ ابْتَدَعُوْھَا مَا کَتَبْنٰھَا عَلَیْہِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰہِ فَمَا رَعَوْھَا حَقَّ رِعَایَتِہَا وَالْاٰخَرُوْنَ قَالُوْا نَتَعَبَّدُ کَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَنَسِیْحُ کَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَھُمْ عَلٰی شِرْکِہِمْ لَا عِلْمَ لَہُمْ بِاِیْمَانِ الَّذِیْنَ اقْتَدَوْا بِہِمْ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ مِنْہُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ اِنْحَطَّ رَجُلٌ مِّنْ صَوْمَعَتِہٖ وَجَآءَ سَآئِحٌ مِّنْ سِیَاحَتِہٖ وَصَاحِبُ الدَّیْرِ مِنْ دَیْرِہٖ فَاٰمَنُوْا بِہٖ وَصَدَّقُوْہُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یَعْنِیْ اَجْرَیْنِ بِاِیْمَانِہِمْ بِعِیْسٰی وَبِالتَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَبِاِیْمَانِہِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِیْقِہِمْ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ اَلْقُرْاٰنَ وَاتِّبَاعَہُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَھْلُ الْکِتٰبِ الَّذِیْنَ یَتَشَبَّہُوْنَ بِکُمْ اَنْ لَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰہِ الْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہُ النَّسَآئِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوئے جنہون نے توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا۔ اور کچھ ایمان والے بھی تھے جو توراۃ اور انجیل پڑہا کرتے تھے تو ان بادشاہون سے لوگون نے بیان کیا کہ ہم کو کوئی گالی اس سے زیادہ بری نہین معلوم ہوتی جیسے گالی یہ لوگ (ایمانوالے) ہم کو دیتے ہین یہ لوگ پڑہتے ہین وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (جو خدا تعالےٰ کے حکم کے بموجب حکم نہ دیگا وہ کافر ہے۔ اور اسی قسم کی چند آیتین اور بھی یہ لوگ پڑہا کرتے ہین جن سے ہماری کامون مین عیوب ثابت ہوتے ہین ان لوگون کو بلوا کر حکم دیدیجیے کہ یہ لوگ اسی طرح پڑہا کرین جس طرح ہم پڑہتے اور ایسے ہی ایماندار بنین جس طرح کہ ہم ایماندار ہین غرض کہ ان لوگون کو بادشاہ نے طلب کرکے یہ فہمایش دی کہ یا تو قتل کو منظور کرو۔ یا تورات اور انجیل کا پڑہنا چھوڑدو۔ البتہ اگر ہم کے موجب پڑہنا چاہتے ہو تو پڑہا کرو انہون نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کیا مطلب ہے۔ ہم کو چھوڑ دیجیے ان مین سے بعض اشخاص نے تو یہ کہا کہ ہم کو ایک مینار بنوا دیجیے اور ہم کو اس پر چڑہا دیجیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجیے ہم کبھی آپ کے پاس نہ آئین گے اور بعض اشخاص نے یہ کہا کہ ہم کو چھوڑ دیجیے ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جائین گے اور وحشی جانورون کیطرح کھائین پئینگے اگر آپ ہم کو اپنے شہرون مین پائین تو مار ڈالین اور بعض اشخاص نے یہ کہا کہ ہم کو جنگل بیابان مین مکان بنوا دیجیے ہم کنوئین کھودلین گے اور ترکاریان بو وین گے نہ ہم آپکے پاس آئین گے نہ آپ پر سے ہمارا گذر ہوگا اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جن کے قرابتدار ان لوگون مین نہون بالآخر انہون نے ویسا ہی کردیا ایسے ہی لوگون کی شان مین خدا نے یہ آیت نازل فرمائی وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا یعنے اس قسم کا جوگیاپن خود انہون نے نکالا ہم نے ان کو حکم نہین دیا تھا محض رضا الٰہی کی غرض سے انہون نے ایسا کیا تھا لیکن اسکو بھی وہ پورے طور پر نباہ نہ سکے بعض اشخاص تو یہ کہنے لگے کہ ہم بھی ویسے ہی عبادت کرین گے جس طرح کہ فلان شخص کرتا ہے اور اسی طرح جنگل کی سیر کرین گے جس طرح کہ فلان شخص کرتا ہے۔ غرضکہ یہ لوگ شرک ہی مین مبتلا تھے

لہ یعنے ان ایماندارون کو سلہ یعنے مقربان شاہی مین سب کے ایک آدھ قرابتدار تھے سلہ یعنے انکی خواہش کے موافق جنگل مین نکالدیا سلہ یعنے اس قسم کا جوگیاپن خود انہون نے نکالا ہم نے انکو حکم نہین دیا تھا ۱۲

اور جن کو اپنا پیشوا اور مقتدائے سمجھے ہوئے تھے ان کے ایمان سے واقف تک نہ تھے بالآخر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے بہیجا تو اس وقت تک ان مین سے تہوڑے لوگ باقی رہ گئے تھے کوئی اپنے عبادت خانہ سے اترا کوئی جنگل کی سیر سے واپس آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور سب کے سب آپ پر ایمان لائے اور سب نے آپ کی تصدیق کی خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یَآأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ سے آخر تک یعنے اے ایمان والو خدا سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تم کو خدا کی رحمت کا دوہرا حصہ ملیگا یعنے تمہاری ایمان کا تمکو دگنا ثواب ملیگا۔ ایک تو عیسے علیہ السلام اور توریت اور انجیل پر ایمان لانے کی وجہ سے اور دوسرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور ان کی تصدیق کرنے کی وجہ سے اور خدا تم کو ایک روشنی دیگا جس کے ذریعہ سے تم کو راستہ سوجہے گا یعنے قرآن اور رسول اللہ کی پیروی اور یہ اس لیے کہ وہ اہل کتاب جو تمہاری مشابہت کرتے ہین (لیکن درحصل وہ ایماندار نہین ہین) وہ اچھی طرح یہ سمجھ لین کہ وہ خدا کا فضل حاصل نہ کر سکینگے نسائی اسکا راوی ہے۔

سُورَةُ الْمُجَادِلَة

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْهُ الْمُجَادِلَةُ خَوْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ مَا أَسْمَعُ مَا تَقُولُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ الْآيَةَ - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ اس خدا کا شکر ہے جو تمام آوازون کو سنتا ہے خولہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جب کہ آپ خانہ کعبہ کی ایک جانب بیٹھے ہوئے تھے ایک جہگڑا لیکر آئین وہ اپنے شوہر کی شکایت کرتی تہین لیکن انہون (خولہ) نے مجھے وہ بات نہین سنائی جو وہ کہہ رہی تہین۔ اس کے بعد ہی خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی

سلہ انکے شوہر نے ان سے ظہار کیا تہا چنانچہ حدیث آیندہ اسکی تفسیر کردے گی ۱۲

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا سے آخر تک بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَتْ ظَاهَرَ مِنِّیْ زَوْجِیْ اَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْكُوْا اِلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَادِلُنِیْ فِيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا اِلَى الْفَرْضِ قَالَ يُعْتِقُ رَقَبَةً قُلْتُ لَا يَجِدُ قَالَ فَيَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَّا بِهٖ مِنْ صِيَامٍ قَالَ فَلْيُطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ مَا عِنْدَهٗ شَیْءٌ يَّتَصَدَّقُ بِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ سَاُعِيْنُهٗ بِعَرَقٍ مِّنْ تَمْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اُعِيْنُهٗ بِعَرَقٍ اٰخَرَ قَالَ قَدْ اَحْسَنْتِ اِذْهَبِیْ فَاَطْعِمِیْ بِهَا عَنْهُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَارْجِعِیْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ قَالَ وَالْعَرَقُ سِتُّوْنَ صَاعًا۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ

خولہ بنت مالک بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے شوہر اوس بن صامت نے ظہار کیا تھا تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے میرے شوہر کے باب میں جھگڑنے لگی اور آپ فرماتے تھے کہ خدا سے ڈرو وہ تمہارا چچازاد بھائی ہے کچھ دیر تک یہی جھگڑا ہوتا رہا حتے کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ الآیہ تو آپ نے فرمایا کہ اُس[1] کو ایک غلام آزاد کرنا چاہیے میں نے کہا کہ اس کے پاس تو غلام ہے ہی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنا چاہیے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ ایک بڈہے آدمی ہیں روزہ رکھنے کی ان میں طاقت نہیں ہے تو آپنے فرمایا کہ اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے میں نے عرض کیا کہ ان کے پاس خیرات کرنے کے لیے تو کوئی چیز ہی نہیں ہے تو آپنے فرمایا کہ اچھا میں عنقریب ایک عرق کھجور سے اس کی اعانت کروں گا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں بھی ایک عرق سے ان کی مدد کرونگی آپنے فرمایا کہ چلو لیجاؤ بہت اچھا ہوا اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں

لہ خدا نے اس عورت کی بات سن لی جو تم سے اپنے شوہر سے متعلق جھگڑتی ہے اور خدا کے سامنے شکایت کرتی ہے خدا تمہاری دونوں کی گفتگو کو سنتا ہے وہ بیشک سمیع اور بصیر ہے ۱۲ [1] یعنی اوس بن صامت کو ۱۲

کو کھانا کھلادو اور پھر تم اپنے چچازاد بھائی (یعنے اپنے شوہر کے) پاس واپس چلی جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ عرق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰی دِیْنَارًا قُلْتُ لَا یُطِیْقُوْنَہٗ قَالَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ قُلْتُ لَا یُطِیْقُوْنَہٗ قَالَ فَکَمْ قُلْتُ شَعِیْرَۃٌ قَالَ اِنَّکَ لَزَهِیْدٌ فَنَزَلَ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ الْاٰیَۃَ قَالَ فَبِیْ خَفَّفَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ یَعْنِیْ شَعْرَۃً مِّنْ ذَهَبٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِرَزِیْنٍ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا عَمِلَ بِهٰذِهِ الْاٰیَۃِ غَیْرِیْ

ترجمہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تمھاری کیا رائے ہے ایک دینار (خیرات مقرر کر دیجائے) مینے کہا کہ لوگ برداشت نہ کرسکین گے تو آپنے فرمایا کہ اچھا نصف دینار مقرر کر دیجائے مینے کہا کہ اس کی بھی لوگون کو طاقت نہ ہوگی تو آپنے فرمایا کہ آخر پھر کتنی خیرات مقرر کی جائے مین نے عرض کیا کہ بس ایک جو مقرر کر دی جائے تو آپ نے فرمایا کہ تم بڑے کنجوس ہو تب یہ آیت نازل ہوئی ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ الآیہ حضرت علی فرماتے ہین پس میری وجہ سے خدا نے اس امت سے (اس صدقہ کی) تخفیف کر دی (یعنے یہ حکم منسوخ ہوگیا)۔ ترمذی اس کے راوی ہین اور ایک جو سے ایک جو سونا مراد ہے اور رزین کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس آیت پر بجز میرے اور کسی نے عمل نہین کیا۔

سورۃ الحشر

۱۔ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

لـ اے ایمان والو جب تم رسول کے کان مین کوئی بات کہو تو اس کے پہلے خیرات کرو ۔ ۲ کیا تم اس سے گھبرا گئے کہ سرگوشی سے قبل خیرات کیا کرو

قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیٰتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ وَکَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُّصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَ اِنْ مَاتَ فِیْ یَوْمِہٖ مَاتَ شَہِیْدًا وَمَنْ قَرَأَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ فَکَذٰلِکَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تین بار یہ پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور اس کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اس کے لیے خدا ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شخص اسی روز مر جائے تو شہید مرے گا اور جو شخص یہ شام کے وقت پڑھے تو صبح تک اس کے لیے ایسا ہی ہوگا (جیسا اوپر مذکور ہوا) ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَھِیَ الْبُوَیْرَۃُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ الْاٰیَۃَ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَللِّیْنَۃُ مَا دُوْنَ الْعَجْوَۃِ مِنَ النَّخْلِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی النضیر کے کھجور کے درختوں کو جلا دیا اور کٹوا ڈالا اور اس مقام کو بویرہ کہتے تھے تو خدا پاک نے یہ آیت نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ سے آخر تک بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْہِمْ فِی الْیَھُوْدِ حِیْنَ اَجْلَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنَّ لَھُمْ مَا اَقَلَّتْ اِبِلُھُمْ مِنْ اَمْتِعَتِہِمْ وَکَانُوْا یُخْرِبُوْنَ الْبَیْتَ عَنْ عُتْبَتِہٖ وَبَابِہٖ وَخَشَبِہٖ وَکَانَتْ نَخِیْلُ بَنِی النَّضِیْرِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً خَصَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ

ترجمہ

۵؎ جو درخت تم نے کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب خدا کے حکم سے تھے تاکہ کفار ذلیل ہو جائیں ۱۲

کعب سے روایت ہی کہ آیت یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ الآیہ یہود کی شان مین نازل ہوئی جب کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جلاوطن کر دیا تہا اور ان کو یہ حکم دیدیا تہا کہ جس قدر سامان وہ اونٹون پر لاد کر لیجا سکین وہ سب لاد کر لیجائین تو یہود اپنے مکان کی چوکہٹ اور دروازے اوردہ لکڑیان[2] خراب اور بیکار کر رہے تہے (کہ کسی کے کام نہ آئین) اور بنی النضیر (یہود) کے باغ خاص رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے تہے خدا نے آپ کے لیے مخصوص کر دیا تہا۔ رزین اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ فَدَكٍ وَّقُرًی قَدْ سَمَّاهَا لَا اَحْفَظُهَا وَهُوَ مُحَاصِرٌ قَوْمًا اٰخَرِیْنَ فَاَرْسَلُوْٓا اِلَیْهِ بِالصُّلْحِ قَالَ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ یَقُوْلُ بِغَیْرِ قِتَالٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَكَانَتْ بَنُو النَّضِیْرِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا لَمْ یَفْتَحُوْهَا عَنْوَةً فَفَتَحُوْهَا عَلٰی صُلْحٍ فَقَسَمَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمُهَاجِرِیْنَ لَمْ یُعْطِ الْاَنْصَارَ عَنْهَا شَیْئًا اِلَّا رَجُلَیْنِ كَانَتْ بِهِمَا حَاجَةٌ

ترجمہ

ابن عمر رضی الله عنہ سے آیت فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ سے متعلق مروی ہی کہ رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم فدک والون سے اور کئی گاؤن والون سے صلح کر لی تہی جنکو (بیان[ا] ہوی) نام تہے یاد نہین ہین (زہری[ا] اوی نے ان گاؤن کے نام بتلائے تہے) ایسی حالت مین کہ آپ دوسری کسی قوم کا محاصرہ کیے ہوئے تہے تو ان لوگون نے صلح کی غرض سے آپ کے پاس تحفہ تحائف بہیجے تو خدا تعالے نے فرمایا کہ تم نے ان مالون کے حاصل کرنے کے لیے گہوڑے اونٹ نہین دوڑائے[1] یعنے بغیر لڑائی کے یہ مال ہاتہ آگیا۔ زہری (راوی) کا بیان ہے کہ بنی النضیر (یہود) کے اموال بہی خاص رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے لیے تہے کیونکہ یہ اموال صلح کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئے تہے کچہ لڑائی اور زبردستی سے تو فتح کیا ہی نہ تہا یہی وجہ ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے ان اموال کو مہاجرین مین تقسیم کر دیا اور انصار کو کچہ نہین دیا بجز ایسے دو اشخاص کے جو بہت محتاج تہے۔

---

[1] یعنے ہکو واسطے تم نے اونٹ اور گہوڑے نہین دوڑائے یعنے وہ مال بغیر محنت ومشقت کے مل گیا ۱۲

[2] اپنے ہاتہون سے آپ کے گہر خراب کر رہے تہے ۱۲

۵. وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ كَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرٰى عُرَيْنَةَ وَفَدَكَ وَكَذَا وَكَذَا يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَتَلَا مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ الْاٰيَةَ وَقَالَ اسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ هٰؤُلَاءِ الْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ فِيْهَا حَظٌّ وَّحَقٌّ اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِكُمْ۔ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہی کہ بنی النضیر کے اموال ایسے تھے جو خدا تعالیٰ نے خاص اپنے رسول کو عنایت فرمائے تھے مسلمانون نے اس کے حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اونٹ نہین دوڑائے تھے اس لیے فدک اور اسی طرح عرب کے اور چند گاؤن خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی تھے آپ انہین مین سے اپنے اہل وعیال کو سال بھر کے مصارف دیدیا کرتے تھے اور جو باقی رہ جاتا تھا وہ ہتیار وغیرہ مصارف مین فی سبیل اللہ صرف فرمایا کرتے تھے اور راوی نے یہ آیت پڑہی مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ سے اخر تک یعنی جو[1] خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گاؤن دیے ہین وہ اللہ کے لیے ہین اور رسول کے لیے اور قرابت دارون اور مسکینون اور یتیمون اور مسافرون کے لیے اور اس آیت نے ان لوگون کو بھی گھیر لیا جو محتاج اور مہاجر ہین اپنے گھر اور مال سے نکال دیے گئے ہین اور جو لوگ دارالاسلام مین آکر مسلمان ہو گئے ہین اُن[2] سے قبل آئے ہون یا اس کے بعد آئین۔ اس آیت کے روسے تمام مسلمان شریک ہو گئے اور کوئی مسلمان ایسا باقی نہ رہا جس کا اس مین کوئی حصہ اور حق نہ ہو صرف وہی لوگ باقی رہ گئے جو غلام یا لونڈی ہین۔ ان دونون احادیث کے ابوداؤد راوی ہین۔

۶. وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

[1] جو خدا نے اپنے رسول کو گاؤن دیے ہین وہ خاص خدا اور رسول کے لیے ہین [2] یعنے نزول آیت سے قبل

بِهِمْ خَصَاصَةٌ الآيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتِ الآيَةُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیت وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ سے متعلق مروی ہے کہ کسی انصاری شخص کے ہاں رات کو کوئی مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا اسی قدر تھا جو اس کو اور اس کے بال بچوں کو کافی ہوتا تو اس شخص نے اپنی بی بی سے کہا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو اور چراغ بجھا دو اور جو کچھ (کھانا) تمہارے پاس موجود ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دو تب یہ آیت نازل ہوئی ترمذی اس کے راوی ہیں اور انہوں نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

(۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ هُوَ ابْنُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لِيَهُودِ بَنِي النَّضِيرِ إِذْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلَاهُمْ فَنَزَلَتْ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ -

ترجمہ

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آیت أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآية میں منافق سے ابن ابی بن کعب مراد ہے جس نے یہود بنی النضیر سے کہا تھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جلاوطن کرنے کا ارادہ فرمایا تھا۔ رزین اس کے راوی ہیں

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الآيَةِ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ إِلَّا يَمْلِكُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ

ا؎ یعنی اجانب پر مقدم سمجھتے ہیں اگرچہ ان کو بھوک لگی ہو عمل کینہ کیا تو صرف ان لوگوں کی جو منافق ہیں بعضے ایسا سمجھا ہوں ہے کہ وہ جنکا فر

يَقُولُ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ
أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عورت سے بیعت کرتے تھے تو صرف یہی آیت پڑھ کر ان سے بیعت کرتے تھے اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا یعنے خدا کے ساتھ کسی شئے کو شریک مت کرو کبھی کسی ایسی عورت کو جس کے آپ مالک نہ ہون (جیسے لونڈی) آپنے دست مبارک سے نہین چھوا اور جب عورتین اس کا اقرار کرلیتی تھین (کہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگی) تو آپ ان سے فرماتے تھے کہ اب تم چلی جاؤ مین تم سے بیعت کرچکا خدا کی قسم کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو آپنے اپنے دست مبارک سے نہین چھوا صرف آپ ان سے گفتگو کے ذریعہ سے بیعت کرتے تھے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ إِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ شَرَطَهُ اللّٰهُ لِلنِّسَاءِ - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ الْآيَةَ سے متعلق مروی ہے کہ یہ ایک شرط ہے جو خدا تعالےٰ نے عورتون کے لیے لگائی ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین

سُورَةُ الصَّفِّ

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَذَاكَرُونَ يَقُولُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَيَّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ لَعَمِلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ الْآيَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عبداللہ بن سلام سے روایت ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی ایک ایسی جماعت

مین بیٹھا ہوا تھا جو لوگ باخود ہا یہ تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہم جانتے کہ کونسا عمل خدا کو بہت ہی پسند اور پیارا ہے تو ہم وہی کام کرتے تب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ الآیہ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور آپ نے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَنَزَلَتْ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا الْآيَةَ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا يَخْطُبُ وَذَكَرَ نَحْوَهُ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کہ یکایک ایک قافلہ آیا جس کے پاس غلہ[1] تھا تو سب کے سب اُدھر ہی ٹوٹ پڑے حتی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے جن مین ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے تب یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا الآیہ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے اس کے بعد ویسا ہی قصہ بیان کیا گیا (جو اوپر مذکور ہوا)

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقِيْنَ

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

[1] غلہ فروخت کرنیکی غرض سے قافلہ آیا تھا قحط کا زمانہ تھا ... کوئی تجارت یا سود ... کوئی چیز دیکھتی ہین اُسی طرف جھک پڑتی ہین اور تمکو کھڑا ہوا ...

... اے مسلمانون تم کیون ویسی بات کہتے ہو جسکو تم کرتے نہین ۔

جابر رضی اللہ عنہ سے آیت لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ سے متعلق مروی ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا تھا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِیْہِ شِدَّۃٌ فَقَالَ ابْنُ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِہٖ وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ بِذٰلِکَ فَاَرْسَلَ اِلَی ابْنِ اُبَیٍّ فَسَاَلَہٗ فَاجْتَھَدَ یَمِیْنَہٗ مَا فَعَلَ فَقَالُوْا کَذَبَ زَیْدٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّۃٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقِیْ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ ثُمَّ دَعَاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْتَغْفِرَ لَھُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ وَقَوْلُہٗ کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ قَالَ کَانُوْا رِجَالًا اَجْمَلَ شَیْءٍ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر مین تھے جس مین ہم لوگون کو (کھانے پینے کی) بہت تکلیف پہونچی تو عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا کہ ان لوگون کو خرچ مت دو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہین حتے کہ وہ لوگ (تنگ ہوکر) آپکے پاس سے چلے جائین اور اگر ہم مدینے واپس جائینگے تو ہم عزت دار لوگ وہان سے ذلیل لوگون کو نکال دینگے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر آپسے یہ بات بیان کردی (جو ابن سلول منافق نے کہی تھی) تو آپنے ابن ابی بن سلول کے پاس کسی شخص کی زبانی یہ کہلا بھیجا اور پوچھوا منگایا (کہ کیا تم نے ایسا ہی کہا ہے) تو اس نے جواباً یہ کہلا بھیجا اور بہت قسمین کھائین کہ اس نے ایسا نہین کہا ہے۔ زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر جھوٹی بات بیان کی ہے تو اس کو اس کہلا بھیجنے سے مجھ کو بہت رنج ہوا حتے کہ میری تصدیق سے متعلق سورہ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ نازل فرمائی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو طلب فرمایا تاکہ آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرین تو انہون نے اپنے منہ

لے اگر ہم پھر مدینے واپس جائینگے تو عزت دار لوگ وہان سے ذلیل لوگون کو نکال دینگے سے یعنی منافقین کو ۱۲

سورۂ منافقون مین منافقون کی شان مین فرمایا ہے کہ کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ یعنی گویا کہ وہ لوگ دیوار سے لگے ہوئے ایک لکڑی ہین۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ لوگ ظاہر مین ہر طرح اچھے اور بہتر معلوم ہوتے تھے۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ مَالٌ یُبَلِّغُهٗ بَیْتَ رَبِّهٖ اَوْ یَجِبُ فِیْهِ زَکوٰۃٌ فَلَمْ یَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَۃَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِتَّقِ اللّٰهَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّمَا یَسْأَلُ الرَّجْعَۃَ الْکُفَّارُ فَقَالَ سَاَتْلُوْ عَلَیْکُمْ بِذٰلِکَ قُرْاٰنًا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ اِلٰٓی اٰخِرِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ فَمَا یُوْجِبُ الزَّکوٰۃَ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَیْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِیْرُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ جس کے پاس اتنا مال ہو جس سے وہ خانہ کعبہ تک پہونچ سکتا ہو یا جس مین زکوۃ کا ادا کرنا ضروری ہو پہر بہی اس شخص نے ایسا نہ کیا ہو تو ایسا شخص موت کے بعد پہر دنیا مین اپنے واپس آنے کی آرزو اور درخوست کریگا تو ایک شخص نے کہا کہ اے ابن عباس خدا سے ڈرو۔ دنیا مین واپسی کی درخوست تو کافر ہی لوگ کرین گے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مین ابہی تم کو اس سے متعلق قرآن پڑہ کے سناتا ہون یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ سے وَاللّٰهُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تک یعنے جو کچہ ہم نے تم کو دیا ہے اس مین سے اس سے قبل خرچ کرو کہ تم کو موت آجائے تو وہ لوگ جوابًا کہین گے کہ اے پروردگار تو نے کیون مجہ کو تہی مدت مہلت نہین دی کہ جس مین مین خیرات کرتا آخر آیت تک تو اسی شخص نے پوچہا کہ اچہا کتنے مال مین کو وجب لی ہر تو انہون (یعنی ابن عباسؓ نے) فرمایا کہ جب دو سو درہم یا اس سے زاید ہون اور پوچہا کہ حج کب واجب ہوتا ہے تو انہون نے فرمایا کہ جب زاد راہ اور سواری کی مقدرت ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

لہ یعنی دنیا مین اگر پہر حج کرے نہ زکوۃ دی تہ ای ایمان والو تمکو تمہارا مال اور اولاد تمکو ذکر الٰہی سے غافل نکر دین اور جو شخص ایسا کریگا وہ نقصان اٹھایگا

سہ یعنی اسکی ناضمہ مین سے بعنی زکوۃ دینے [illegible]

سُوۡرَۃُ التَّغَابُنِ

۱ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ قَالَ ھِیَ الْمَصَآئِبُ تُصِیْبُ الرَّجُلَ فَیَعْلَمُ اَنَّھَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَیُسَلِّمُ وَیَرْضٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

علقمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے آیت وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ کی تفسیر سے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب انسان پر مصیبتین پڑتی ہین تب سمجھتا ہے کہ یہ خدا کی جانب سے ہین پہر وہ اس کے بعد تسلیم اور رضا اختیار کرتا ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین

۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ الْاٰیَۃَ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ مَکَّۃَ اَسْلَمُوْا وَاَرَادُوْا اَنْ یَّاْتُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَزْوَاجُھُمْ وَاَوْلَادُھُمْ اَنْ یَّدَعُوْھُمْ فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِھُوْا فِی الدِّیْنِ فَھَمُّوْا اَنْ یُّعَاقِبُوْھُمْ فَنَزَلَتْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیت اِنَّ[1] مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ سے متعلق مروی ہے کہ یہ آیت ان لوگون کی شان مین نازل ہوئی ہے جو مکہ والے مسلمان ہوئے اور انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا تو ان کے ازواج اور اولاد نے اس سے انکار کیا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونے دین۔ پہر یہ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور دیکہا کہ لوگ دین کی باتون مین بہت ہوشیار اور سمجہدار ہوگئے ہین تو انہون نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے ازواج اور اولاد کو سزا دین تب یہ آیت نازل ہوئی۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

[1] بعض تمہاری بی بیان اور اولاد تمہاری دشمن ہین تھ کہ یہ لوگ کیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہمارے حاضر ہونے سے مانع ہوئے اگر ہم پہلے ہی آجاتے تو ہم بھی اورون کی طرح دین کی باتون مین ہوشیار ہوتے

سُوْرَۃُ الطَّلَاق

۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَرَءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَقَالَ يَعْنِي بِذٰلِكَ اَنْ يُّطَلِّقَ فِي كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً وَلِلنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلُهٗ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ انہوں نے اس آیت کو اس طرح پڑہا فطلقوهن لقبل عدتهن مالک اس کے راوی ہین اور انہون (یعنی مالک نے) بیان کیا کہ اُس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک طہر مین ایک طلاق دی جائے اور نسائی نے ابن عباس سے بہی اسی طرح روایت کی ہے

سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم

۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ الْحَلْوٰى وَكَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْ اِحْدٰهُنَّ فَدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ رض فَاحْتَبَسَ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ رض اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَاِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِيْ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ وَكَانَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكِ وَقُوْلِيْ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذٰلِكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اُنَادِيَهٗ بِمَا اَمَرْتِنِيْ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهٗ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ اَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ لَعَلَّ نَحْلَهٗ جَرَسَتِ الْعُرْفُطَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا دَارَ اِلَيَّ قُلْتُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ اِلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ

فقلت لها اسكتي اخرجه الخمسة الا الترمذي و في رواية شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن اعود اليه فنزلت لم تحرم ما احل الله لك ان تتوبا الى الله لحفصة وعائشة واذ اسر النبي الى بعض ازواجه حديثا هو قوله بل شربت عسلا ولن اعود له وقد حلفت فلا تخبري بذلك احدا المغافير بغاين معجمة وفاء وياء مثناة من تحت شيء ينضحه العرفط حلو كالناطف له ريح كريهة ومعنى جرست اكلت والعرفط شجرة من العضاة ذهرته مدحرجة والعضاة كل شجرة تعظم ولها شوك كالطلح والسمر والسلام ونحو ذلك والفرق بفتح الراء الخوف والفزع

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت مرغوب تھا جب آپ عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو آپ اپنی بی بیون مین سے ہر ایک کے پاس تشریف لے جاتے حسب معمول آپ ایک دن حفصہ (زوجہ مطہرہ) کے پاس تشریف لائے اور اُس روز وہان آپ معمول سے زیادہ ٹھیرے رہے مجھے اس کا رشک ہوا تو مین نے اسکا سبب دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ حفصہ کے پاس کسی عورت نے شہد کی ایک کپی بطور ہدیہ کے بھیجی تھی تو انھون نے (یعنی حفصہ نے) اسمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شربت پلایا ہے تو مین نے (اپنے دل مین) کہا کہ خدا کی قسم مین ضرور اُن سے کوئی حیلہ کرونگی تو مین نے سودہ (زوجہ مطہرہ) سے کہا کہ (دیکھو بہن) اب عنقریب رسول اللہ تمھارے پاس آئینگے جب تمھارے پاس آجائین اور تمھارے قریب بیٹھین تو تم یہ کہنا کہ کیا آپنے مغافیر کھایا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو یہ جواب دینگے کہ نہین تو تم ان سے یہ کہنا کہ پھر یہ بو کس چیز کی ہے جو آپکے پاس سے آرہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے بہت نفرت تھی کہ آپکے پاس سے کسی قسم کی کوئی مکروہ بو آئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو جواب دینگے کہ حفصہ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا ہے تب تم ان سے یہ کہنا کہ شاید اس شہد کی مکھیون نے عرفط[1] سے شہد حاصل کیا ہے۔ مین بھی آپ سے ایسا ہی کہونگی اور اے صفیہ تم بھی ایسا ہی کہنا۔ سودہ فرماتی ہین کہ قسم ہے اس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہین

---

[1] عرفط ایک درخت ہے جس کی گوند کو مغافیر کہتے ہین ۱۲

ہے قریب تھا کہ مین باہر نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی بات کہون جو تم (اے عائشہ) مجھ سکھلا گئی تھین اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ ہی پہ کھڑے تھے۔ اور میری اتنی جلدی (اے عائشہ) محض تمہاری خوف سے تھی۔ غرضکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سودہ کے قریب آکر بیٹھے تو سودہ نے کہا کہ یارسول اللہ کیا آپنے مغافیر کھایا ہے آپنے فرمایا کہ نہین تو انہون نے کہا کہ پھر یہ آپ کے پاس سے مجھے بو کیسی آرہی ہے تو آپنے فرمایا کہ حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے تب انہون نے کہا کہ شاید اسکی مکھی نے عرفط سے شہد حاصل کیا ہو حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہان تشریف لائے تو مین نے بھی آپسے ویسا ہی کہا پھر جب آپ صفیہ کے ہان گئے تو انہون نے بھی آپ سے ویسا ہی کہا جب دوبارہ آپ حفصہؓ کے پاس تشریف لائے تو انہون نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا شہد کا شربت پیجیے گا تو آپنے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہین ہے، تو سودہ نے آہستہ کہا کہ خدا کی قسم ہم سبنے مل کر شہد کو حرام ہی کردیا تو مین نے ان سے کہا کہ اری چپ بیٹھو ورنہ کہین بھید کھلجائے گا) بجز ترمذی کے پانچون اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے زینب بنت جحش کے ہان شہد کا شربت پیا ہے اور اب کبھی نہین پیون گا تب یہ آیت نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ یعنے ایسی چیز کو کیون حرام کرتے ہو جس کو خدانے تمہارے لیے حلال کیا ہے اور اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ کا اشارہ حفصہ اور عائشہ کی جانب ہے یعنی تم دونون توبہ کرو وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا یعنے جب نبی نے اپنی کسی بی بی سے کوئی بات پوشیدہ طور پر کہی۔ اس سے وہی بات مراد ہے جو آپنے فرمایا تھا کہ مین نے شہد کا شربت پیا ہے اور اب کبھی نہین پیون گا اب مین نے (اسکے پینے کی) قسم کھالی ہے۔ تم کسی کو اس کی اطلاع مت کرو

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَہٗ اَمَۃٌ یَطَاُھَا فَلَمْ تَزَلْ بِہٖ عَائِشَۃُ وَحَفْصَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا حَتّٰی حَرَّمَھَا عَلٰی نَفْسِہٖ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک لونڈی تھین جن سے آپ جماع کیا کرتے تھے تو ہمیشہ حفصہ اور عائشہؓ اپنی متعلق لونڈی سے آپ کو ٹوکتی رہتی تھین حتے کہ رسول اللہ

صلعم نے انکو اپنے اوپر حرام کر لیا تب یہ آیت نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ الآیہ نسائی اس کے راوی ہیں

سُوْرَۃُ الْمُلْکِ

(۱) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃٌ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ اللّٰہُ لَہٗ وَھِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَ اَبِی دَاوٗدَ تَشْفَعُ لِصَاحِبِھَا وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ زَادَ رَزِیْنٌ فَقَالَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِھَا فِیْ قَبْرِہٖ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مین ایک ایسی سورت ہے جس مین تیس آیتین ہین جو آدمی کی جانب سے شفاعت کرے گی حتے کہ خدا اسکو بخش دیگا اور وہ سورہ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین - اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ اپنے پڑہنے والے کی سفارش کرے گی - اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت قبر کے عذاب سے مانع ہوگی اور قبر کے عذاب سے بچاویگی اور رزین نے اتنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ ابن شہاب (راوی) نے کہا حمید بن عبد الرحمن نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے فرمایا کہ یہ سورت اپنے پڑہنے والے کی طرف سے اس کی قبر مین جھگڑے گی

سُوْرَۃُ نٓ

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ کَانَ لَہٗ زَنَمَۃٌ مِثْلُ زَنَمَۃِ الشَّاۃِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ ایک قریشی شخص تھا جس کے کان اسی طرح چھدے ہوئے تھے جیسے بکری کے کان چھیدے جاتے ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِہٖ فَیَسْجُدُ لَہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَیَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَاءً وَّسُمْعَۃً فَیَذْھَبُ یَسْجُدُ فَیَعُوْدُ ظَھْرُہٗ طَبَقًا وَّاحِدًا اَخْرَجَھُمَا الْبُخَارِیُّ وَکَشْفُ السَّاقِ ھُنَا عِبَارَۃٌ عَنْ شِدَّۃِ الْاَمْرِ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالی اپنی پنڈلی کو کھول دیگا تو ساری مسلمان اس کو سجدہ کرینگے صرف وہی لوگ باقی رہ جائینگے جو دنیا مین دکھلانے اور لوگون کے تبلانے کی غرض سی سجدہ[1] کیا کرتے تھے ایسے اشخاص جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرینگے تو ان کی پیٹھہ اپنی حالت پر سیدہی ہوجائے گی کیونکہ ان کے ریڑہ کا ہڈیون کا جوڑ سب ملکر یکسان ایک ہی ہڈی ہوجائیگا (جس کی وجہ سے وہ سجدہ نہ کرسکینگے) ان دونون احادیث کے بخاری راوی ہین - اور پنڈلی کے کھولنے سے یہ مطلب ہے کہ جب سخت حساب کتاب کا وقت ہوگا مراد قیامت -

سورۂ نوح علیہ السلام

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَارَتِ الْاَوْثَانُ الَّتِیْ کَانَتْ فِیْ قَوْمِ نُوْحٍ فِی الْعَرَبِ بَعْدُ اَمَّا وُدٌّ فَکَانَتْ لِکَلْبٍ بِدُوْمَۃِ الْجَنْدَلِ وَسُوَاعٌ کَانَتْ لِھُذَیْلٍ وَاَمَّا یَغُوْثُ فَکَانَتْ لِمُرَادٍ ثُمَّ صَارَتْ لِبَنِیْ غُطَیْفٍ بِالْجُرُفِ عِنْدَ سَبَاءٍ وَاَمَّا یَعُوْقُ فَکَانَتْ لِھَمْدَانَ وَاَمَّا نَسْرٌ فَکَانَتْ لِحِمْیَرَ لِاٰلِ ذِی الْکَلَاعِ قَالَ وَکُلُّھَا اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِیْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا ھَلَکُوْا اَوْحَی الشَّیْطَانُ اِلٰی قَوْمِھِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰی مَجَالِسِھِمُ الَّتِیْ کَانُوْا یَجْلِسُوْنَ فِیْھَا اَنْصَابًا وَّسَمُّوْھَا بِاَسْمَائِھِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰی اِذَا ھَلَکَ اُولٰئِکَ وَنُسِخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ - اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ انہون نے بیان کیا کہ وہ بت جو عرب مین نوح علیہ السلام کی قوم مین تھے ان کا واقعہ یہ ہے وُد[2] کلب[3] کا بت تھا جو دومۃ الجندل[4] مین تھا اور سُواع[5] ہذیل[6] کا بت

---

[1] یعنے لوگون کے دکھلانے کے لیے نماز پڑہا کرتے تھے [2] نام بت [3] نام قبیلہ [4] نام مقام [5] نام بت [6] نام قبیلہ

تھا اور یغوث[1] پہلے مراد[2] کا بت تھا اس کے بعد بنی غطیف[3] کا ہو گیا جو بمقام جرف[4] تھا جو سبا[5] کے نزدیک ہے اور یعوق[6] ہمدان[7] کا بت تھا اور نسر[8] حمیر[9] کا بت تھا جو ذی الکلاع کی اولاد تھی اور یہ سب قوم نوح کی اچھے لوگون کے نام ہین جب یہ لوگ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم رشتہ دارون کو اس طرح بہکایا کہ جن جن مقامات مین یہ بزرگ لوگ بیٹھا کرتے تھے وہان (انکے نام کا) ایک ایک بت بیٹھا دو اور ان بتون کے نام انہین (بزرگون کے) نام پر رکھو چنانچہ انہون نے ایسا ہی کیا لیکن اس وقت ان کی عبادت نہین کی جاتی تھی حتے کہ جب وہ[10] لوگ مر گئے اور علم جاتا رہا اس کے بعد لوگ ان کو پوجنے لگے۔ بخاری اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْجِنِّ

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَاٰهُمْ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَكُمْ قَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوْا مَا ذَاكَ اِلَّا مِنْ شَيْءٍ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَمَرَّ النَّفَرُ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ وَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَرَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ جنات کو قرآن پڑھکر سنایا اور نہ آپنے ان کو دیکھا (دراصل واقعہ یہ ہے) کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کے ارادہ سے جا رہے تھے اور آسمانی خبرون اور شیطانون کے

[1] نام بت ۱۲ [2] نام قبیلہ ۱۲ [3] نام قبیلہ ۱۲ [4] نام مقام ۱۲ [5] نام مقام ۱۲ [6] نام بت ۱۲ [7] نام قبیلہ ۱۲ [8] نام بت ۱۲ [9] نام قبیلہ ۱۲
[10] یعنی جنہون نے بت بنائے تھے وہ مر گئے ۱۲

درمیان مین کوئی چیز حائل کردی گئی تھی اور ان پر تارون کی مار پڑ رہی تھی تب شیاطین اپنی قوم کے پاس واپس آئے تو انہون نے پوچھا کہ کیون کیا حال ہے کیسے واپس آئے انہون نے جواب دیا کہ کیا کرین ہم سے آسمان کی خبرین روک لی گئی ہین اور ہم پر تارون کی مار پڑ رہی ہے تو انہون نے کہا یہ واقعہ ضرور کسی نہ کسی نئی بات کے پیدا ہونے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے تو اب تم لوگ دنیا کے مشرق اور مغرب کی جانب پھر کر خبر تو لو کہ اس طرح پر اس خبر آسمانی کے رک جانیکی کیا وجہ ہے پس اس گروہ کا جو تہامہ کی ذا نام مقام اجانب گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزر ہوا اور آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور صحاب آپکے پیچھے تھے جب اس گروہ نے قرآن سنا تو اس کو کان لگا کر سننے لگے اور کہنے لگے کہ ارے یہی وہ شے ہے جو ہمارے اور خبر آسمانی کے مابین حائل واقع ہوئی ہے تب یہ لوگ اپنی قوم کے پاس واپس آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو اچھا راستہ بتاتا ہے پس ہم لوگ تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم ہرگز خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہین سمجھتے تب خدا نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ الآیۃ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِّصْفَہٗ الآیۃ قَالَ نَسَخَتْہَا الْاٰیَۃُ الَّتِیْ فِیْہَا عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ الْاٰیَۃَ قَالَ وَنَاشِئَۃُ اللَّیْلِ اَوَّلُہٗ یَقُوْلُ ھٰذَا ھُوَ اَجْدَرُ اَنْ تُحْصُوْا مَا فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ مِّنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا نَامَ لَمْ یَدْرِ مَتٰی یَسْتَیْقِظُ وَقَوْلُہٗ اَقْوَمُ قِیْلًا یَقُوْلُ ھُوَ اَجْدَرُ اَنْ یَّفْقَہَ فِی الْقُرْاٰنِ وَقَوْلُہٗ اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا یَقُوْلُ فَرَاغًا طَوِیْلًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَمَّا نَزَلَ اَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہِمْ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ حَتّٰی نَزَلَ اٰخِرُہَا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ سَنَۃٌ

ترجمہ

۱؎ یعنے جنات خبر آسمانی سے مطلع ہونے سے روک دیے گئے تھے ۲؎ یعنی گروہ جنات ۳؎ تم کہدو اے محمد کہ جنات کا ایک گروہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِّصْفَهُ کو اس آیت نے منسوخ کردیا ہے جس میں عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ مذکور ہے ناشِئَةَ اللَّيْلِ سے اول شب مراد ہے خدا تعالیٰ فرمایا ہے کہ اول شب اس کام کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ تم اس وقت وہ فرائض الٰہی پورے کرو جو تم پر خدا نے رات کا اٹھنا اور نماز کا پڑھنا فرض کیا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جب انسان سوجاتا ہے تو پھر وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کب بیدار ہوگا اور أَقْوَمُ قِيلًا سے یہ مراد ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ رات کا وقت قرآن کے (مطالب) سمجھنے کے لیے بہت ہی اچھا ہے اور إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا سے یہ مراد ہے کہ تم کو دن[1] بڑی فرصت اور فراغت حاصل ہے پس ان کو خدا کی عبادت کیا کرو ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب سورہ مزمل کا اول حصہ نازل ہوا تو رات کو لوگ اتنے ہی نماز پڑھتے تھے جتنے رمضان میں پڑھا کرتے تھے۔ حتے کہ سورہ مذکورہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور ان دونوں کے نزول کے مابین ایک سال کا فاصلہ ہوا تھا

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّعُوْدُ عَقَبَۃٌ فِی النَّارِ یَتَصَعَّدُھَا الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یَھْوِیْ فِی النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَھُوَ فِیْھَا کَذٰلِکَ اَبَدًا۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صعود دوزخ میں ایک پہاڑ ہے جس پر کافر ستر برس میں چڑھایا جائے گا پھر اس پر سے دوزخ میں دھکیل دیا جائیگا۔ اور ستر برس میں پہاڑ سے لڑھکتا ہوا) دوزخ میں پہونچے گا۔ پھر اس کو دوزخ میں ہمیشہ یہی عذاب ہوتا رہے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ یَعْلَمُ نَبِیُّکُمْ عَدَدَ خَزَنَۃِ جَھَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ حَتّٰی نَسْاَلَہٗ فَجَاءَ

---

[1] اسلیے کہ اس وقت کچھ شور وغل نہیں ہوتا ۱۲

رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَبِمَ غُلِبُوْا قَالَ سَأَلَهُمْ يَهُوْدُ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ عَدَدَ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ حَتّٰى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوْا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَيَّ بِاَعْدَاءِ اللّٰهِ اِنِّيْ سَائِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَاؤُوْا قَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فِيْ مَرَّةٍ عَشَرَةٌ وَفِيْ مَرَّةٍ تِسْعَةٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ فَسَكَتُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَةٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ الْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ چند یہود نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کیا تمہارے نبی کو یہ بات معلوم ہے کہ دوزخ مین کتنے خزانچی ہین تو صحابہ نے جواب دیا کہ ہم کو معلوم نہین تا وقتیکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت نہ کرلین پس ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اے محمد آج تمہارے اصحاب ہار گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیون کس بات مین ہار گئے۔ اسنے کہا کہ چند یہود نے ان سے یہ بات پوچھی تھی کہ کیا تمہارے نبی اس بات کو جانتے ہین کہ دوزخ مین کتنے خزانہ دار ہین تو آپنے فرمایا کہ اچھا پھر ہمارے صحابنے کیا جواب دیا اس نے کہا کہ انھون نے یہود کو یہ جواب دیا کہ ہم کو معلوم نہین تا وقتیکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت نہ کرلین تو آپنے فرمایا کہ کیا وہ قوم ہار گئی جس سے ایک ایسی بات دریافت کی گئی جسکو وہ نہین جانتے تھے اور اس نے جواب بھی یہی دیا کہ وہ نہین جانتی تا وقتیکہ اپنے نبی سے دریافت نہ کرلے[۱] یہود نے تو اس سے بڑہکر (بے ادبی کی بات) اپنے نبی سے پوچھی تھی کہ ہمکو کھلم کھلا خدا کو دکھلادو۔ ذرا خدا کے دشمنون کو میرے پاس تو لاؤ مین ان سے پوچھون کہ جنت کی مٹی کیسی ہے جو میدہ کی طرح ہے پس یہود آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو پوچھنے لگے کہ اے ابو القاسم دوزخ مین کتنے خزانچی ہین آپ نے ہاتھ سے دو دفعہ اشارہ فرمایا ایک دفعہ تو دسون انگلیون سے اور دوسری دفعہ نو انگلیون سے (یعنے انیس خزانچی ہین) تو یہود نے کہا کہ ہان صحیح ہے پھر آپنے

[۱] یہ کوئی ہارنے کی بات نہین ہے

ان سے پوچھا کہ اچھا جنت کی مٹی کاہے کی ہے وہ تھوڑی دیر تو چپ رہے پھر کہنے لگے کہ اے ابوالقاسم روٹی کی ہے آپ نے فرمایا کہ سیدہ کی روٹی سے ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى فَمَنِ اتَّقَانِيْ وَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيْ اِلٰهًا فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهٗ - اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ کی تفسیر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس لائق ہوں کہ بندے مجھ سے خوف کریں پس جس شخص نے مجھ سے خوف کیا اور میرے سوا کسی اور کو معبود نہ ٹھیرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں ایسے شخص کو بخشدوں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهٖ شَفَتَيْهِ فَنَزَلَ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاُهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ اَنْ تَقْرَاَهٗ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرَئِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَقْرَاَهٗ - اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ کی تفسیر کے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی کے وقت بہت تکلیف ہوتی تھی اور اس[1] وقت آپ (قرآن کو یاد کر لینے کی غرض سے) اپنے دونوں ہونٹ ہلایا کرتے تھے (یعنی جبریل کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے) تب یہ آیت نازل ہوئی لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ

[1] یعنے بوقت نزول وحی

یعنے جلدی کے مارے تم اپنی زبان مت ہلاؤ ہم اسکو[۱] تمہاری سینہ مین جمع کر دینگے تم پڑہنے لگو گے فَاِذَا قَرَاْنَاہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ یعنے جب ہم پڑہا کرین تو تم چپکے کان لگا کر سنتے رہو ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ پہر تمہارے پڑہنے کے ہم ذمہ دار ہین اسکے بعد جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پاس جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے تہے تو آپ چپکے کان لگا کر سن لیتے تہے پہر جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تہے تو آپ اس کو اسی طرح پڑہنے لگتے تہے جس طرح جبرئیل آپ کو پڑہا گئے تہے۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین

سورۂ والمرسلات

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنَّہَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ قَالَ کُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ لِلشِّتَاءِ ثَلٰثَۃَ اَذْرُعٍ اَوْ اَقَلَّ وَنُسَمِّیْہِ الْقَصْرَ کَاَنَّہٗ جِمٰلٰتٌ صُفْرٌ حِبَالُ السُّفُنِ تُجْمَعُ حَتّٰی تَکُوْنَ کَاَوْسَاطِ الرِّجَالِ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابن عباسؓ سے آیت اِنَّہَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ کی تفسیر سے متعلق مروی ہو کہ ہم لوگ موسم سرما مین لکڑی کو تین ہاتہہ یا اس سے کم بلند کر دیتے تہے اور اس کو قصر کہا کرتے تہے کَاَنَّہٗ جِمٰلٰتٌ صُفْرٌ کشتیون کی رسیان جمع کی جاتی تہین تا آنکہ اوسط درجہ کے آدمیون کی طرح ہو جاتی تہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

سورۂ عَمَّ

(۱) عَنْ عِکْرِمَۃَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَکَاْسًا دِہَاقًا قَالَ مَلْاٰی مُتَتَابِعَۃً۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

عکرمہ رضی اللہ عنہ سے کَاْسًا دِہَاقًا کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ اس سے بہرے ہوئے پے در پے (جام) مراد ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

---

[۱] غالباً اس سے مراد بذریعہ جبرئیل علیہ السلام ہے۔ ب یعنی قرآن شریف کو۔

سُورَةُ عَبَسَ

(۱) عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰى بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سورہ عبس وتولی ابن ام مکتوم کی شان میں نازل ہوئی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مجھے دین کی ہدایت فرمائیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت مشرکین کے معززین میں سے ایک بڑا معزز شخص تھا (جس کو آپ دین کی باتیں سمجھا رہے تھے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے اعراض کر رہے تھے اور اسکی جانب متوجہ تھے اور ابن ام مکتوم یہ کہتے جاتے تھے کہ کیا میں جو عرض کر رہا ہوں اس میں کوئی برائی ہے تو آپ فرماتے تھے کہ نہیں تب اسی واقعہ سے متعلق یہ سورہ نازل ہوئی مالک اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ غُرْلًا جَمْعُ اَغْرَلَ وَهُوَ الْاَقْلَفُ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَتَنْ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ میدان حشر میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور غیر ختنہ شدہ جمع ہونگے تو ایک عورت نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ تو کیا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھینگے آپ نے فرمایا کہ اے فلاں عورت لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ یعنے ہر شخص کی اس وقت ایسی (بیہوشی) کی حالت ہوگی جس کی

وجہ سے اسے دوسرون کی خبر تک نہ ہوگی۔ ترمذی اسکے راوی ہین

سُوْرَۃ کُوِّرَتْ

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو یہ منظور ہو کہ وہ قیامت کو چشم دید واقعہ کی طرح دیکھے تو اس کو سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ کو پڑہنا چاہیے[1] ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُدَةُ فِي النَّارِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْمَوْءُدَةُ اَلْبِنْتُ الصَّغِيْرَةُ تُدْفَنُ وَهِيَ حَيَّةٌ وَكَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ اَلْوَائِدَةُ الَّتِيْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَحَرَّمَ ذٰلِكَ الْاِسْلَامُ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائدہ اور موؤدہ دونون دوزخ مین جائینگے ابوداؤد اسکے راوی ہین مؤدہ وہ چہوٹی لڑکی جو زندہ دفن کردیجائے جاہلیت کے زمانہ مین ایسا کیا کرتے تہے اور وائدہ وہ عورت جو اس فعل کی مرتکب ہو اسلام نے ایسے افعال کو سخت ناجائز قرار دیا ہے

سُوْرَۃُ الْمُطَفِّفِيْن

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ

[1] اسلیے کہ ان تینون سورتون مین قیامت کی تفصیل واقعات درج ہین

وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ
النُّكْتَةُ الْاَثَرُ فِي الشَّيْءِ وَرَانَ عَلٰى قَلْبِهٖ اَيْ غَطّٰى

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندۂ خدا کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے دل مین ایک نکتہ دیدیا جاتا ہے پھر اگر اس نے خدا کے خوف سے ڈر کر مغفرت چاہی اور توبہ کی تو اس کا قلب صاف ہوجاتا ہے اور اگر پھر گناہ پر گناہ کرتا رہا تو اس نکتہ مین زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ تاآنکہ وہ نکتہ (اتنا بڑھ جاتا ہے کہ) پورے قلب کو گھیر لیتا ہے۔ اور ران سے یہی مراد ہے جس کا ذکر خدا نے آیت کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مین فرمایا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ انْشَقَّتْ

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ قَالَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ ایک حال پر دوسرے حال کے بعد سوار ہون گے۔ اور فرمایا کہ یہ تمہاری نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت ہے (جو شب معراج مین ہوئی) بخاری اس کے راوی ہین۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَرٍّ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یَوْمِ مَوْعُوْدِ سے قیامت کا دن مراد ہے اور یَوْمِ مَشْهُوْدٌ سے عرفہ کا دن مراد ہے اور شَاهِدٌ سے جمعہ کا دن مراد ہے اور کبھی آفتاب نہ ایسے دن طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو اس دن سے زیادہ افضل اور بڑہ کر ہو اور اس دن مین ایک ایسی گھڑی ہے کہ جب کبھی وہ ساعت کسی مسلمان بندہ کو نصیب ہو جائے پہر اس وقت جو اچھی دعا وہ خدا سے مانگے خدا ضرور ہی اسکی دعا کو قبول کرے گا۔ اور اگر کسی برائی سے پناہ مانگے گا تو خدا ضرور ہی اسکو اس برائی سے پناہ اور نجات دے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سورۂ سبح

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِیَّةً قُلْتُ وَمَا تَحِیَّتُهٗ قَالَ رَكْعَتَانِ تَرْكَعُهُمَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَیْكَ شَیْءٌ مِمَّا كَانَ فِیْ صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی قَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی حَتّٰی بَلَغَ اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَانَتْ صُحُفُ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی قَالَ كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ یَفْرَحُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالنَّارِ كَیْفَ یَضْحَكُ عَجِبْتُ لِمَنْ رَاَی الدُّنْیَا وَتَقَلُّبَهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ یَطْمَئِنُّ اِلَیْهَا عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ یَنْصَبُ عَجِبْتُ لِمَنْ اَیْقَنَ بِالْحِسَابِ ثُمَّ لَا یَعْمَلُ۔ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ

ترجمہ

ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مسجد مین پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر مسجد کے لیے ایک ادب ہے مین نے عرض کیا کہ اسکا ادب کیا ہے آپنے فرمایا کہ دو رکعت (نماز) جسکو تم (مسجد مین) آتے ہی پڑہ لیا کرو۔ پہر مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پر ان باتون مین سے کوئی بات نازل ہوئی ہے جو ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفون مین تہی تو آپ نے فرمایا کہ اے ابوذر قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی تا آنکہ آپنے اس (سورہ) کو اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی تک ختم کیا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفے (کے مضامین) کیسے تہے آپنے

فرمایا کہ سب لوگ بطور وعظ کے عبرت لانیوالے مضامین تہے جسکا مضمون یہ ہے مجہی ایسے شخص سے تعجب ہوتا ہی جسکو موت کا یقین ہو اور پہر بہی وہ خوش ہوتا ہو اور ایسے شخص پر تعجب ہوتا ہی جسکو دوزخ کا یقین ہو اور پہر بہی وہ ہنستا ہو اور مجہے ایسے شخص پر تعجب ہوتا ہے جو دنیا کو اور دنیا والون کے انقلابات کو دیکہتا ہے اور پہر بہی وہ دنیا مین مطمئن رہتا ہے اور مجہے ایسے شخص پر تعجب ہوتا ہے جو تقدیر کی تصدیق کرتا ہے۔ اور پہر بہی وہ خواہ مخواہ دوڑ دہوپ کی تکلیفین اٹہاتا ہے اور مجہے ایسے شخص پر تعجب ہوتا ہے جس کو حساب کا یقین ہے پہر بہی وہ اچہا کام نہین کرتا۔ رزین اسکے راوی ہین

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتْرٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شَفْعٌ اور وَتْرٌ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اس سے نمازین مراد ہین جو بعض جفت اور بعض طاق ہوتی ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَۃُ وَالشَّمْسِ

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيْزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِيْ زَمْعَةَ وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيْهِنَّ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَاَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الْعَارِمُ الشَّدِيْدُ الْمُمْتَنِعُ

ترجمہ

عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ پڑہتے ہوئے سنا

جس مین، آپنے (صالح ؑ کے) اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بہی ذکر کیا جس نے اس کی کونچین کاٹ ڈالی تہین۔ آپنے یہ آیت پڑہی اِذِ انۡبَعَثَ اَشۡقَاهَا اور فرمایا کہ اس کے مارنے کو ایک شریر بدذات شخص اٹہا جو اپنی قوم مین مثل ابوزمعہ کے بڑا ذی قوت تہا اور اس کے بعد آپ نی عورتون سے متعلق یہ ذکر فرمایا کہ کیون تم مین سے کوئی شخص اپنی عورت کو لونڈی کی طرح کوڑے مارتا ہے اور شاید اسی دن کے آخری حصہ مین وہ اسکو اپنے ساتہ سلائے پہر آپنے ان کو کسی کے گوز پر ہنسنے سے منع فرمایا اور اس سی متعلق آپنے یہ نصیحت فرمائی کہ کسی شخص کو کسی دوسرے شخص کے ایسے فعل کی نسبت نہیں ہنسنا چاہیے جس کا وہ خود مرتکب ہوتا ہے۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

سُورَۃُ وَالضُّحٰی

۱۔ عَنۡ جُنۡدُبِ بۡنِ سُفۡیَانَ قَالَ اشۡتَکٰی رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَلَمۡ یَقُمۡ لَیۡلَۃً اَوۡ لَیۡلَتَیۡنِ فَجَاءَتۡہُ اِمۡرَاَۃٌ فَقَالَتۡ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیۡ لَاَرۡجُوۡ اَنۡ یَّکُوۡنَ شَیۡطَانُکَ قَدۡ تَرَکَکَ لَمۡ اَرَہٗ قَرِبَکَ مُنۡذُ لَیۡلَتَیۡنِ اَوۡ ثَلٰثٍ فَنَزَلَ وَالضُّحٰی وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی اَخۡرَجَہُ الشَّیۡخَانِ وَالتِّرۡمِذِیُّ وَفِیۡ رِوَایَۃٍ اَبۡطَاَ جِبۡرَائِیۡلُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ قَدۡ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَنَزَلَتۡ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی قَلَاہُ اِذَا ہَجَرَہٗ

ترجمہ

جندب بن سفیان سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک دفعہ) بیمار ہوگئے جس کی وجہ سی ایک رات یا دو رات آپ نماز کے لیے نہ اٹہے تو ایک عورت آپکے پاس آکر کہنے لگی کہ اے محمد مین خیال کرتی ہون کہ تیرے شیطان نے تجہے چہوڑ دیا مین نے اس کو دو یا تین راتون سے تیرے پاس نہین دیکہا تب یہ سورہ نازل ہوئی وَالضُّحٰی وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہی کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام کے آنے مین معمول سے زیادہ عرصہ گزر گیا تو مشرکین نے کہا کہ اب محمد چہوڑ دیا گیا تب یہ آیت نازل ہوئی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی یعنے تیرے پروردگار نے (ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجہ کو نہین چہوڑا

ؔ۱ یعنی عورتون کو ایسی بیرحمی سے نہین مارنا چاہیے۔

سُورَۃُ اِقْرَأْ

ا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ هُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَنَزَلَ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے مین ابوجہل آپ کے پاس آکر کہنے لگا کہ کیون مین نے تم کو اس سے منع نہین کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے اس کو جھڑک دیا۔ تو ابوجہل نے کہا کہ کیون تم کو خوب معلوم ہے کہ کسی کے مصاحبین مجھ سے زیادہ نہین ہین تب یہ آیت نازل ہوئی فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ یعنے وہ اپنے دوستون کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتون کو بلاتے ہین۔ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ خدا کی قسم اگر وہ اپنے مصاحبون کو بلاتا تو ضرور ہی خدا کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے ترمذی اس کے راوی ہین اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

سُورَۃُ الْقَدْرِ

ا عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَهُمْ أَنْ لَا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ مَا بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ فَأَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

ترجمہ

امام مالک علیہ الرحمۃ کو یہ حدیث پہونچی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی امت کی عمرین بتلائی گئین تو آپنے امت کی عمرون کو بہت ہی کم خیال فرمایا اس خیال سے کہ وہ اتنا عمل نہ کر سکے گی جس قدر گذشتہ امتون نے اپنی عمرون کے طویل ہونے کی وجہ سے عمل کیے ہین تب خدا نے اپنے فضل سے

آپ کو شب قدر عنایت فرمائی جو ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فَقَالَ ھِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ سارے رمضان میں ہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْھَا فَلْیَتَحَرَّھَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَخْرَجَہُ الثَّلَاثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چند صحاب کو دکھلایا گیا کہ شب قدر (رمضان کے) آخری ہفتہ میں ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم سب لوگوں کی خواب رمضان کے آخری ہفتہ کی نسبت مطابق اور موافق ہیں۔ پس اب جو شخص شب قدر کا متلاشی ہو اس کو رمضان کے آخری ہفتہ میں ڈھونڈھنا چاہیے تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شبقدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَرَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ صَبِیْحَتِھَا فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ فَھَاجَتِ السَّمَآءُ وَکَانَ الْمَسْجِدُ مِنْ عَرِیْشٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ وَعَلٰی اَنْفِہٖ وَاَرْنَبَتِہٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَذٰلِکَ صَبِیْحَۃُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر مجھ کو خواب میں دکھلائی گئی اور مجھے یہ بھی دکھایا گیا کہ شب قدر کی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہون غرضکہ آسمان کو ابر نے گھیر لیا اور اس زمانہ میں مسجد کی چھت کھجور کی ڈالیوں سے بنی ہوئی تھی اس لیے سارا پانی مسجد میں ٹپکا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناک اور پیشانی پر پانی اور کیچڑ کا اثر موجود تھا اور یہ اکیسوین تاریخ کی صبح تھی بجز ترمذی کے چھیون اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُبَيْدِ الصُّنَابِحِيِّ عَمَّنْ اَخْبَرَهٗ عَنْ بِلَالٍ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّهَا اَوَّلُ السَّبْعِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

عبدالرحمن بن عبید الصنابحی اس شخص سے جس نے انکو بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرنے کی اطلاع دی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب قدر سے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کے ابتدائی ہفتہ میں ہے یعنے تئیسوین شب کو ہے بخاری اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِيْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ تم شب قدر کو چوبیسوین شب میں تلاش کرو شیخین اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيٍّ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ السَّنَةَ اَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهَا لَفِيْ رَمَضَانَ وَاِنَّهَا اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ صَبِيْحَتَهَا بَيْضَاءَ لَا شُعَاعَ لَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ مین نے ابی سے یہ کہا کہ ابن مسعود فرماتے ہین کہ جو شخص سال بھر تک اتوار کو جاگیگا اسکو شب قدر ملے گی تو انہون نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی اور معبود

نہیں ہو کہ شب قدر رمضان ہی میں ہے اور شب قدر اسی شب میں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو جاگنے اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے سفید رنگ کا ہوتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی مسلم اس کے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ وَنَزَلَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُو أُمَيَّةَ قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فَعَدَدْنَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

یوسف بن سعدؓ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر حضرت حسن بن علی سے (اسکے بعد جب کہ انہوں نے معاویہؓ سے بیعت کر لی تھی) کہنے لگا کہ آپنے تو مسلمانوں کے منہ کو کالک لگا دی یا یوں کہا کہ اے مسلمانوں کے منہ کو کالک لگانے والے تو امام حسن نے فرمایا کہ تو مجھ پر الزام نہ لگا خدا تجھ پر رحم کرے اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منبر پر بنی امیہ کو دیکھا تو آپ کو یہ بات بری معلوم ہوئی تب یہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ یعنے ہم نے تم کو کوثر عطا کیا ہے اور کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ یعنے ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا تم جانتے ہو کہ شب قدر کیا چیز ہے شب قدر ہزار رات سے بہتر ہے جس میں بنی امیہ تمہارے بعد سلطنت کرینگے قاسم بن فضل کہتے ہیں کہ ہم نے جب بنی امیہ کے سلطنت کی مدت کا حساب کیا تو برابر ہزار مہینے تھے نہ ایک دن کم تھا نہ ایک دن زیادہ ترمذی اس کے راوی ہیں

سُورَةُ الزِّلْزَالِ

۱۔ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَاَہٗ اِذَا زُلْزِلَتْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہَا اَبَدًا فَلَمَّا اَدْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنٰی جَامِعَۃً اِنَّھَا تَجْمَعُ اَشْتَاتَ الْخَیْرِ وَمَا یُتَوَقَّعُ مِنَ الْبَرَکَۃِ وَالرُّوَیْجِلُ تَصْغِیْرُ رَجُلٍ عَلٰی غَیْرِ قِیَاسٍ وَھُوَ فِی الْعَرَبِیَّۃِ کَثِیْرٌ۔

ترجمہ

عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ آپ مجھے ایک جامع سورہ پڑھا دیجیے تو آپنے اسکو سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھادی تو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو سچی بات دیکر بھیجا ہے مین کبھی اس سے زیادہ نہین پڑھون گا جب وہ شخص چلا گیا تو آپنے دو دفعہ یہ جملہ فرمایا کہ اس شخص کو فلاح اور بہبودی نصیب ہوگی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

۲۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّھَا تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ (کا ثواب) ربع قرآن کے مساوی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے کہ اِذَا زُلْزِلَتْ (کا ثواب) نصف قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (کا ثواب) ثلث قرآن کے برابر ہے اور سورہ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ (کا ثواب) ربع قرآن کے برابر ہے۔

۳۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُھَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھُوَ اَنْ تَشْھَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ وَّ اَمَۃٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَھْرِھَا تَقُوْلُ عَمِلَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا فَھٰذِہٖ اَخْبَارُھَا۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت پڑہی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا اور آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اس کی خبرین کیا ہونگی اصحاب کہنے لگے کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ خبرین یہ ہین کہ وہ ہر ایک مرد اور عورت کے اعمال سے متعلق جو اس نے اس کے اوپر کیے ہین گواہی دیگی کہے گی کہ فلان شخص نے فلان روز فلان کام کیا ہے بس یہی اسکی خبرین ہین۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

۱- عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالىٰ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ نَعِيْمٍ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُوَ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ

ترجمہ

زبیر سے آیت ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ کی تفسیر سے متعلق مروی ہے کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسی ایسی نعمتین ہین جن کی بابت ہم سے پوچھ پاچھ ہوگی ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ عنقریب ہوگا۔

۲- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُسْاَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندگان خدا سے نعمتون سے متعلق پہلا یہی سوال کیا جائیگا کہ کیا ہم نے تمھارے جسم کو صحیح اور تندرست نہین رکھا اور ہم نے تم کو ٹھنڈے پانی سے سیراب نہین کیا۔ ان دونون حدیثون کے ترمذی راوی ہین

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

ــــــــــــــــ

لہ اس دن زمین اپنی خبرین بیان کریگی ؎ پھر اسدن تم سے نعمتون سے متعلق حساب کتاب لیا جائیگا ؎ کھجور اور پانی سے متعلق بھی سوال عنقریب (قیامت مین) ہوگا چنانچہ حدیث مابعد اسکی مؤید ہے

۱- عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نعد الماعون علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاریۃ الدلو والقدر - اخرجہ ابو داؤد

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ڈول اور ہانڈی مستعار دینے والے کو ماعون شمار کرتے تھے - ابوداؤد اس کے راوی ہین

سورۃ الکوثر

۱- عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذا غفا اغفاءۃ ثم رفع راسہ ضاحکا فقیل ما اضحکک یا رسول اللہ قال انزلت علی سورۃ انفا فقرا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر حتی ختمہا قال اتدرون ما الکوثر قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال انہ نہر وعدنیہ ربی عزوجل علیہ خیر کثیر وھو حوض ترد علیہ امتی یوم القیمۃ انیتہ عدد نجوم السماء فیختلج العبد منہم فاقول رب انہ من امتی فیقول ما تدری ما احدث بعدک - اخرجہ الخمسۃ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد مین تھے کہ یکایک آپنے آنکھین بند کرلین اور کچھ سوچنے لگے پھر آپ ہنستے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا تو کسی شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کیون ہنسے آپنے فرمایا کہ ابھی ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی پھر آپنے اس کو اس طرح پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطینک الکوثر تا آنکہ آپنے اس کو ختم کیا آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے ہم سبنے کہا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے - تو آپنے فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جس کے دینے کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے جس پر بہت سی بھلائیان ہین وہ ایک ایسا حوض ہوگا جس پر قیامت کے دن میری تمام امت آئے گی اسکے آبخورے آسمان کے تارون کی تعداد کے برابر ہین - پھر بعض اشخاص وہان سے نکال دیے جائین گے تو مین عرض کرونگا کہ اے پروردگار یہ لوگ میری امت کے ہین - تو خدا

فرمائیگا کہ تمہین معلوم نہین کہ انہون نے تمہارے بعد کتنی نئی باتین دین مین نکالی ہین۔ پانچون اس کے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَسَيَمُوْتُ وَيَنْقَطِعُ اَثَرُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُوْرَةَ الْكَوْثَرِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی بیٹا تو ہے ہی نہین۔ وہ عنقریب مرجائینگے۔ اور ان کا کوئی نشان تک باقی نہ رہے گا تب خدا تعالے نے سورہ کوثر اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تک نازل فرمائی رزین اسکے راوی ہین

سُوْرَةُ النَّصْرِ

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (ثواب مین) ربع قرآن کے مساوی ہے ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِيْ مَعَ اَشْيَاخِ بَدْرٍ فَكَاَنَّ بَعْضَهُمْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَقَالَ لِمَ تُدْخِلُ هٰذَا مَعَنَا وَلَنَا اَبْنَآءٌ مِثْلُهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّهٗ مِمَّنْ عَلِمْتُمْ فَدَعَانِيْ ذَاتَ يَوْمٍ فَاَدْخَلَنِيْ مَعَهُمْ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ مَا دَعَانِيْ اِلَّا لِيُرِيَهُمْ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُمِرْنَا اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ وَنَسْتَغْفِرَهٗ اِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَسَكَتَ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَقَالَ اَكَذَا تَقُوْلُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فَقُلْتُ هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ فَقَالَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَذٰلِكَ عَلَامَةُ اَجَلِكَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا فَقَالَ عُمَرُ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَقُوْلُ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر مشائخین[1] بدر کو ساتھ لیکر میرے پاس آیا کرتے تھے تو ان میں سے بعض اشخاص نے یہ خیال کیا کہ یہ کیون ہمکو ساتھ لیکر یہان آتے ہین حالانکہ اسکے جیسے تو ہمارے بیٹے ہین تو حضرت عمر نے کہا کہ یہ ہمارا ایسا ان آنا اسی وجہ سے ہے جس کو تم خود جانتے ہو۔ غرضکہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھکو (اندر سے) پکارا اور ان سب لوگون کو لیکر میرے پاس آئے۔ تو مین نے سمجھا کہ آج انہون نے مجھے اسی غرض سے بلایا ہے کہ ان لوگون کو میری وقفیت تبلائین۔ اس کے بعد حضرت عمر نے ان لوگون سے مخاطب ہوکر پوچھا کہ کیون سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ سے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو۔ تو بعض اشخاص نے کہا کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم خدا کی صفت وثنا کرین اور اس سے مغفرت چاہین اسلیے کہ خدا تعالیٰ نے ہم کو غالب اور فتحیاب کیا ہے اور بعض اشخاص تو چپ چاپ بیٹھے ہی رہے اور اونہون نے کچھ بھی بیان نہین کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابن عباس تم بھی یہی کہتے ہو مین نے کہا کہ نہین۔ انہون نے کہا کہ اچھا پھر کیا کہتے ہو مینے کہا کہ اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت مراد ہے جس سے خدا نے آپ کو واقف کرایا ہے خدا نے فرمایا کہ جب خدا کے نصرت اور فتح آئے تو یہی تمہاری موت کی نشانی ہے۔ اس وقت تم خدا کی تسبیح اور تحمید کرو۔ اور اس سے مغفرت چاہو خدا توبہ قبول کرنے والا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے بھی یہی معلوم تھا جو اس وقت تم نے بیان کیا۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

ا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ فِیْ لَیْلَةٍ قَالُوْا وَاَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِكَ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

---

[1] جو لوگ جنگ بدر مین شریک تھے [2] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس کے سینہ پر ہاتھ مارکر ان کے لیے یہ دعا کی تھی کہ یا اللہ تو اسکو اپنی کتاب سمجھادے:

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص رات بہر مین ثلث قرآن نہین پڑہ سکتا سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہلا اتنی کسی مین طاقت ہے تو آپ نے فرمایا کہ سورہ قل ہو اللہ احد کا ثواب ثلث قرآن کے برابر ہے۔ بخاری مالک ابوداود۔ نسائی اس کے راوی ہین۔

۲۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃَ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاھَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین اس سورہ (قل ہو اللہ احد) کو بہت پسند کرتا ہون اور بہت دوست رکہتا ہون۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم کو اس کی دوستی جنت مین پہونچا دے گی۔

۳۔ **وَعَنْہُ** اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃٍ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ قل ھو اللہ احد ہر روز دو سو مرتبہ پڑہا کرے تو اس کے پچاس برس کے گناہ معاف ہو جائین گے بشرطیکہ اس پر کوئی قرض نہ ہو (یعنے قرض اس کے پڑہنے سے ادا نہ ہوگا تا وقتیکہ ادا نہ کرے گا)۔

۴۔ **وَعَنْہُ** اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَالَ لَہُ الرَّبُّ تَعَالیٰ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اُدْخُلْ عَلٰی یَمِیْنِکَ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بچہونے پر

سونے کا ارادہ کرے اور داہنے کروٹ پر لیٹ جائے اور سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ لے تو قیامت کے دن خدا اس سے کہے گا کہ تو اپنے داہنے کروٹ سے جنت میں چلا جا ان تینوں حدیثوں کے ترمذی راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّکَ فَنَزَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَیْسَ شَیْءٌ یُوْلَدُ اِلَّا وَسَیَمُوْتُ فَلَیْسَ شَیْءٌ یَمُوْتُ اِلَّا سَیُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یَمُوْتُ وَلَا یُوْرَثُ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ لَهٗ شَبِیْهٌ وَّلَا عَدِیْلٌ وَلَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین نے یہ فرمائش کی کہ تم اپنے پروردگار کا نسب بیان کرو تو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ نازل ہوئی یعنے کہدے اے (محمد) (کفار سے) کہ خدا ایکتا ہے اور وہ صمد ہے جو نہ خود کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اس سے پیدا ہوا یعنی کہ جو کسی سے پیدا ہوگی وہ ضرور مرے گی اور جو شے مرے گی اس کا کوئی وارث بھی ہوگا۔ حالانکہ نہ خدا تعالی (عز اسمہ) مریگا نہ اسکا کوئی وارث ہوگا۔ اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ راوی نے کہا کہ کفو سے مراد یہ ہے کہ کوئی شے خدا کے مشابہ اور برابر نہیں ہے اور نہ اس کے مثل کوئی اور ذات ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ الصَّمَدُ السَّیِّدُ الَّذِیْ اَنْتَهٰی سُؤْدُدُهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ

ابو وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ صمد سے ایسا سید مراد ہے جس کی سیادت انتہی درجہ کی ہو۔ بخاری اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَشْتِمُنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّشْتِمَنِیْ وَیُکَذِّبُنِیْ وَمَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یُّکَذِّبَنِیْ اَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَیَقُوْلُ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَاَمَّا تَکْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَیَقُوْلُ لَیْسَ یُعِیْدُنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ

لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان مجھے گالی دیتا ہے اور اسکو یہ زیبا نہیں ہے کہ مجھے گالی دے۔ اور انسان میری تکذیب کرتا ہے جو ہرگز اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔ انسان کا مجھ کو گالی دینا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میرے بیٹا ہے اور اس کی تکذیب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ خدا مجھے دوبارہ پھر پیدا نہیں کرے گا جس طرح اس نے ابتداءً پیدا کیا ہے۔ اور کیا مجھ پر ابتدائی پیدایش کی نسبت پیدایش ثانی زیادہ آسان نہیں ہے (یعنی بعث بعد الموت ابتدائی آفرینش سے زیادہ آسان ہے) بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں دونوں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ انسان کا مجھ کو گالی دینا یہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ خدا نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایسا اکیلا ہوں اور ایسا صمد ہوں جو نہ کسی سے پیدا ہوا نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے نہ اسکا کوئی کفو یعنے قرابت دار) ہے

سُوْرَۃُ الْمُعَوِّذَتَیْنِ

۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ

ترجمہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو آج کی رات مجھ پر چند ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کے برابر آجتک کبھی نہیں دیکھی گئیں وہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہے بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سورہ معوذتین کو ہر نماز کے بعد پڑہا کرو۔

۲- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِنَا ثُمَّ ذَکَرَ کَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ حِیْنَ تُمْسِیْ وَحِیْنَ تُصْبِحُ ثَلٰثًا تَکْفِیْكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ اَلطَّشُّ اَقَلُّ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْمَطَرِ

ترجمہ

عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہو کہ ایک دفعہ تھوڑی بارش ہوئی اور اندھیرا چھا گیا۔ غرضکہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (تشریف آوری کے) منتظر بیٹھے رہے۔ پھر آپ (تشریف لاکر) نماز پڑھائی اس[1] کے بعد کچھ بیان کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برآمد ہو کر فرمایا کہ کہو مین نے کہا کہ کیا کہوں تو آپ نے فرمایا کہ صبح اور شام کو تین تین دفعہ سورہ قل ہو اللہ احد اور سورہ معوذتین پڑھ لیا کرو تمھارے ہر ایک مطلب براری کے لیے کافی ہے نسائی اسکے راوی ہین

۳- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَاذَا اَقْرَاُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ اقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَاْ بِهِمَا فَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر پڑھو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہون کیا پڑھون تو آپ نے فرمایا کہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو تو مین نے ان دونون سورتون کو پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ ان دونون سورتون کو (ہمیشہ) پڑھا کرو اس کے برابر ہرگز اور کچھ نہ پڑھ سکو گے۔ نسائی اس کے راوی ہین

۴- وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ قُلْتُ اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ لَكَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِیْلَ لِیْ فَقُلْتُ فَنَحْنُ نَقُوْلُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

---

[1] راوی کا بیان ہو کہ اسکے بعد عبد اللہ بن خبیب نے کچھ بیان کیا جس کا مطلب یہ ہو یعنے الفاظ یقینی ہین ۱۲

ترجمہ

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ مین نے ابی بن کعب سے معوذتین سے متعلق پوچھا مینے کہا کہ اے ابو المنذر تمہارے بہائی ابن مسعود تم کو ایسا ایسا کہتے ہین تو انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تہا تو آپ نے فرمایا کہ مجہ سے کسی نے بیان کیا تہا تو مینے بہی کہا پس اب ہم اسی طرح کہتے ہین جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخاری اس کے راوی ہین

۵۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

ترجمہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر چاند پر پڑگئی تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ اس کی برائی سے پناہ مانگو اس لیے کہ یہی غاسق (اندھیرا کرنے والا) ہے ترمذی اس کے راوی ہین اور اس کو صحیح تسلیم کیا ہے

۶۔ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَنَسَ وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعْلِيْقًا

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے قلب پر قابض ہے جب انسان ذکر الہی مین مصروف ہوتا ہے تو وہ جدا ہوجاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا رہتا ہے بخاری نے تعلیقاً اسکو روایت کیا ہے۔

كِتَابُ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَقِرَاٰتِهٖ وَفِيهِ بَابَانِ

قرآن کی تلاوت اور قرارت کے اختلاف کے بیان مین جسمین دو باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِى التِّلَاوَةِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

باب اول

تلاوت کے بیان مین جسمین تین فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِى الْحَثِّ عَلَيْهَا

فصل اول

قرآن شریف کی طرف ترغیب دینے کے بیان مین

۱ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ الْاِبِلِ فِي عُقُلِهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي اُخْرٰى لِلثَّلٰثَةِ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ

ترجمہ

ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس قرآن کا پورے طور پر خیال رکھوا سلیے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے کہ وہ انسانون کے سینون سے اس سے بھی جلد بھاگ جانے والا ہے جیسے کہ اونٹ اپنی رسی سے بھاگ جاتا ہے تینون اسکے راوی ہین۔ اور نسائی ابن عمر سے مرفوعا روایت کرتے ہین کہ حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایسا اونٹ والا جسکے اونٹ رسی سے بندھے ہون اگر وہ ان کی پوری حفاظت کریگا تو وہ رہینگے اور اگر چھوڑ دیگا تو چلے جائینگے۔

۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَ

وَفِينَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا وَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيءُ اَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُونَهُ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم لوگ قرآن پڑھ رہے تہے اور ہم مین اعرابی اور عجمی لوگ بہی تہے آپنے فرمایا پڑہے جاؤ سب اچھا ہے عنقریب ایسے لوگ پیدا ہون گے جو قرآن کو تیر کی طرح درست کرین گے (یعنے تجوید مین مبالغہ کرین گے) ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اٰدَابِ التِّلَاوَةِ

فصل دوم

آداب تلاوت کے بیان مین

۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قُلْتُ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ اٰخِرِ صَحِيْحِهٖ تَرْجَمَةً وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ترجمہ

براء بن عازب سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی آوازون سی قرآن کو زینت دو ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین (قول مؤلف) مین کہتا ہون کہ بخاری نے بہی اسکو اپنے آخر کتاب کے ترجمہ باب مین روایت کیا ہے۔ اور تم اپنی آوازون سے قرآن کو زینت دو اسکا مطلب یہ ہے کہ بلند آواز سے قرآن کو پڑہا کرو

۲۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَاْنُهُمْ۔ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم عرب کے آواز اور لحن کی طرح قرآن پڑہا کرو اور اہل عشق یعنی یہود اور نصاریٰ کے لحن سو بچتے رہو اور میرے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو آیات قرآن کو اس طرح مکرر پڑہے گی جس طرح کہ گانے والے اور نوحہ پڑہنے والے تکرار کیا کرتے ہین قرآن ایسی قوم کے حلق سے نیچے نہ اترے گا انکے دل فتنہ وفساد سو بہرے ہونگے اور ان کے دل بہی ایسے ہی ہونگے جن کو ایسا طریقہ پسند ہوگا۔ رزین اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَسَمِعَھُمْ یَجْھَرُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ فَکَشَفَ السِّتْرَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجِیْ رَبَّہٗ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَّلَا یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَۃِ اَوْ قَالَ فِی الصَّلٰوۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد مین اعتکاف کیا تو لوگون کو آپنے سنا کہ بلند آواز سے قرآن پڑہ رہے ہین آپنے پردہ اٹھا کر فرمایا کہ دیکھو ہر شخص اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے پس تم لوگ ایک دوسرے کو تکلیف اور ایذا مت دیا کرو اور قرآن کی تلاوت میز یا نماز مین ایک شخص دوسرے شخص پر اپنی آواز کو بلند نہ کیا کرے ابوداؤد اس کے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَقَرَاَ وَرَفَعَ صَوْتَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰہُ فُلَانًا کَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَۃٍ اَذْکَرَنِیْھَا اللَّیْلَۃَ کُنْتُ اَسْقَطْتُھَا۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایک شخص رات کو اٹھکر نماز پڑہنے کہڑا ہوا تو اس نے بلند آواز سے قرآن پڑہا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ فلان شخص پر رحم کرے اس نے بہت سی آیتین یاد دلادین جن کو مین بہول چکا تہا۔ شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہین

۵۔ وَعَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ کُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی

عَرَبِیٍّ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ

ام ہانی سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت کو سنا کرتی تہی اور مین اپنے بچہونے پر ہوتی تہی۔ نسائی اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ اَکَانَ یُسِرُّ بِالْقِرَاءَۃِ اَمْ یَجْهَرُ قَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

عبداللہ بن ابو قیس سے روایت ہی کہ مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ تہجد کی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح قرارت پڑہتے تہے آیا آپ آہستہ پڑہتے تہے یا بلند آواز سے پڑہتے تہے اونہون نے جواب دیا کہ دونو طرح پڑہا کرتے تہے کبہی تو آپ آہستہ پڑہتے تہے اور کبہی زور سے پڑہتے تہے مین نے کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے اس باب مین وسعت دیدی ہے سب اصحاب سنن اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

۷۔ وَعَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنْ قِرَاءَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یَمُدُّ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ

قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح قرآن پڑہتے تہے انہون نے جواب دیا کہ آپ سب مدون کو ادا فرمایا کرتے تہے پہر انہون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی اور بسم اللہ پر مد کیا اور الرحمن پر مد کیا اور الرحیم پر مد کیا بخاری اور ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّهَا نَعَتَتْ قِرَاءَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَاءَۃً مُفَسَّرَۃً

حَرْفًا حَرْفًا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ وَفِي أُخْرَى عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ وَيُرَجِّعُ فِي قِرَاءَتِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُودَاوُدَ وَفِي أُخْرَى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ يُرَتِّلُ آيَةً آيَةً أَخْرَجَهُ رَزِينٌ

ترجمہ

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرارت کی اس طرح تعریف کی کہ آپ ایک ایک حرف[1] الگ الگ پڑھا کرتے تھے۔ سب اصحاب سنن اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ اور ایک روایت میں جو ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سورہ فتح پڑھ رہے تھے اور آپ اپنی قرارت میں تکرار کرتے تھے (یعنے ایک ایک آیت کو کئی کئی بار پڑھتے تھے) شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اس طرح پڑھا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ہر ایک آیت کو آپ ٹھیر ٹھیر کر علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے رزین اسکے راوی ہیں

۹۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ فَقُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا فَقَالَ حَسْبُكَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھ کو قرآن پڑھ کر سناؤ تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اور آپ کو قرآن پڑھکر سناؤں حالانکہ قرآن آپ ہی پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے غیر شخص سے سننا بہت بھلا معلوم

---

[1] یعنے اس طرح حروف کو ادا کرتے تھے کہ ہر حرف صاف معلوم ہوتا تھا

ہوتا ہے تو مین نے آپ کو سورہ نسا پڑہکر سنانی شروع کی جب مین اس آیت پر پہونچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا تو آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو جب مین نے آپ کی طرف دیکہا تو آپ کی دونون آنکہون سے آنسو جاری تہے بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین

۱۰- وَعَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ اَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ يُغْشٰى عَلَيْهِ وَلَا يُصْعَقُ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَاِنَّمَا كَانُوْا يَبْكُوْنَ وَيَقْشَعِرُّوْنَ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ

ترجمہ

اسمار رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ گزشتہ لوگون مین کوئی شخص ایسا نہ تہا جو قرآن کی تلاوت کے وقت بیہوش ہوجاتا ہو اور چیختا چلاتا ہو البتہ روتے تہے اور ان کے رونگٹے کہڑے ہوجاتے تہے پہر ذکر الٰہی کی طرف انکے قلوب جہک جاتے تہے رزین اس کے راوی ہین

۱۱- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ مِنْكُمْ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَاَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا وَمَنْ قَرَاَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰى- اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ بِطُوْلِهٖ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَى الشّٰهِدِيْنَ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے جو شخص سورہ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑہے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ تک پہونچے تو اس کو اس کے بعد یہ ضرور کہنا چاہیے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور جو شخص سورہ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ پڑہے اور اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى تک پہونچے تو اسکو اس کے بعد یہ ضرور کہنا چاہیے بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا اور جو شخص سورہ مُرْسَلٰتِ پڑہے اور اس آیت تک پہونچے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ

---

۱ کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت سے ایک حال بتانیوالا لائینگے۔ اور تم کو ان سب کے حال بتلانے کی غرض سے لائینگے

۲ کیا خدا احکم الحاکمین نہین ۳ بیشک ہے اور مین اسکا شاہد ہون ۴ کیا خدا کو مردہ کے زندہ کرنے کی قدرت نہین ہے،

یُؤمِنُونَ تواس کواسکے بعد یہ کہنا چاہیے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ابوداؤد نے پوری حدیث روایت کی ہے
ایمان لاسکتے ہم تو خدا پر ایمان لائے
اور ترمذی نے صرف مِنَ الشَّاهِدِيْنَ تک بیان کیا ہے

۱۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کو نماز پڑھنے کی غرض سے بیدار ہو اور اس کی زبان قرآن پڑھتے وقت لڑکھڑانے لگے اور وہ نہ سمجھتا ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو ایسے شخص کو سوجانا چاہیے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انھون نے فرمایا کہ اے قاری لوگو تم سیدھے چلے جاؤ اس لیے کہ تم بہت دور سبقت لے گئے ہو (بہ نسبت اور استون کے) اور اگر تم داہنے بائین جانب متوجہ ہوگے تو بہت بڑی گمراہی مین گرفتار ہو جاؤ گے بخاری اس کے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ تَحْزِيْبِ الْقُرْاٰنِ وَاَوْرَادِهٖ

فصل سوم

قرآن کو بطور وظیفہ کے پڑھنے کے بیان مین

۱۔ فِيْهِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَقَدَّمَ فِیْ بَابِ الْاِقْتِصَادِ فِی الْاَعْمَالِ

ترجمہ

اس باب مین ایک حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص کی ہے کہ کیا مجھ کو یہ خبر نہین دی گئی ہے کہ تم دن

بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑہتے ہو جو قبل اسکے اعمال کی میانہ روی اختیار کرنے کے باب مین مذکور ہو چکی ہے۔

اور دوسری حدیث یہ ہے

۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهُ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَاَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ

ترجمہ

عبدالرحمن بن عبدالقاری سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو اپنا پورا وظیفہ یا اس کا کوئی حصہ پڑھنے سے قبل سو جائے پھر اس کو صبح اور ظہر کی نماز کے درمیان مین پڑھ لے۔ تو اس کو ویسا ہی ثواب ملیگا گویا کہ اس نے رات ہی کو پڑھ لیا تھا بجز بخاری کے چھیون اس کے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْقِرَاءَةِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

باب دوم

قرارت کے بیان ہین جس مین دو فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ جَوَازِ اخْتِلَافِهَا

فصل اول

اختلاف قرارت کے جواز مین

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ اَنْ اُسَاوِرَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرَبَّصْتُ بِهِ حَتّٰى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَقْرَأَنِيْهَا عَلٰى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى حُرُوْفٍ كَثِيْرَةٍ لَمْ تُقْرِئْنِيْهَا فَقَالَ اَرْسِلْهُ اِقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِىْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِىْ اِقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِىْ اَقْرَأَنِىْ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ الْمُسَاوَرَةُ الْمُوَاتَبَةُ

ترجمہ

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان اُس طریقہ سے پڑہتے ہوئے سُنا جس طرح ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین پڑہایا تہا۔ پس قریب تہا کہ مین نماز ہی مین ان کو پکڑ لون۔ لیکن مین نے ان کو نماز پڑہ لینے تک کی مہلت دی ان کے سلام پہیرتے ہی مین نے اُن کی چادر اُن کے گلے مین ڈالدی۔ اور مین نے کہا کہ بتلاؤ یہ سورہ تم کو کس نے پڑہائی ہے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہ کو یہ سورہ پڑہائی ہے۔ مین نے کہا کہ تم یہ جہوٹ کہہ رہے ہو مجہ کو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورہ پڑہائی ہے وہ تو اس کے مغایر ہے جس طرح تم نے اس وقت پڑہی۔ غرضکہ مین اسی طرح اُن کو کہینچکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لایا۔ اور مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے ان کو سورہ فرقان اس طریقہ سے پڑہتے سُنا ہے جس طرح آپ نے مجہے نہین پڑہائی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچہا اس کو چہوڑ دو پہر آپ نے فرمایا کہ اے ہشام پڑہو تو سہی۔ تو انہون نے اسی طرح سے پڑہنا شروع کیا جس طرح مین نے ان کو پڑہتے ہوئے سنا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پہر آپ نے مجہ سے فرمایا کہ اچہا اے عمر تم تو اب پڑہو تب مین نے اسی طرح پڑہا جس طرح مجہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہایا تہا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ یہ قرآن سات حرف[1] پر نازل کیا گیا ہے ان مین سے جو تم کو آسان معلوم ہو اس کے موافق پڑہا کرو چہیون اس کے راوی ہین

[1] یعنے سات لغتون پر ۱۲

اَلفَصلُ الثَّانِی فِیمَا جَآءَ مِنَ القِرَآءَةِ مُفَصَّلاً

فصل دوم

قرارت کے تفصیلی حالات کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ وَ اُرَاہُ قَالَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَقْرَؤُوْنَ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ بِالْاَلِفِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤدَ وَاَوَّلُ مَنْ قَرَءَ مَلِكِ مَرْوَانُ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور مین خیال کرتا ہون کہ انھون نے کہا اور عثمان یہ سب لوگ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ الف کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اول جس شخص نے مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ (بلا الف) پڑھا وہ مروان ہے

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَکُمْ خَطَایَاکُمْ یَعْنِیْ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاۃِ فَوْقَ

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ تُغْفَرْ لَکُمْ خَطَایَاکُمْ یعنی تاء فوقانیہ سے

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی بِکَسْرِ الْخَاءِ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی یعنے خاء معجمہ کے کسرہ سے

(۴) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ غَیْرَ اُولِی الضَّرَرِ

بِنَصْبِ الرَّاءِ اَخْرَجَہُ الثَّلَاثَۃُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے غَیْرَ اُولِی الضَّرَرِ غیر کی رے کو زبر دیتے تہے ان تینون احادیث کو ابوداود راوی ہین

۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ ھَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے ھَلْ تَسْتَطِیْعُ رَبَّکَ ترمذی اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُ وَالْعَیْنُ بِالْعَیْنِ بِالرَّفْعِ فِی الْاُوْلٰی اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے والعینُ بالعین عین اول کو رفع پڑہتے تہے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْتَفْرَحُوْا بِالتَّاءِ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْتَفْرَحُوْا تار فوقانیہ کے ساتہہ ابوداود اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ اِنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

اسماء بنت یزید اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہا کرتے تہے

له یعنے تار فوقانیہ اور دو کسرہ کی سے کی نصب کے ساتہہ"

اِنَّهٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ (یعنے عَمِلَ ماضی معروف کے ساتھہ) ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَرَاَ هَیْتَ لَكَ وَبَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ بِغَنِّیْ بِالنُّصْبِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ انہون نے پڑہا هَیْتَ لَكَ ۔ وَبَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ یعنی فتحہ کے ساتہہ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۱۰۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذُرًا مُثَقَّلَةً

ترجمہ

ابی بن کعب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذُرًا ثقالت کے ساتہہ[1]

۱۱۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ عَیْنٍ حَمِیْئَةٍ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

اور ابی بن کعب ہی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا کہ فِیْ عَیْنٍ حَمِیْئَةٍ ان دونون حدیثون کے ابوداؤد اور ترمذی راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَتَرَی النَّاسَ سُكَارٰی وَمَا هُمْ بِسُكَارٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

عمران بن حصین رضے اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا وَتَرَی النَّاسَ سُكَارٰی وَمَا هُمْ بِسُكَارٰی ترمذی اس کے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَاَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا

---

[1] یعنے عذرا کے عین اور ذال دونون کو ضمہ جو بہ نسبت سکون ذال کے ثقیل ہے ۱۲

فَرَضْنَاهَا يَعْنِي مُخَفَّفَةَ الرَّاءِ - اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اس طرح پڑھ کر سنایا
سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا رای غیر مشدد کی ساتھہ ابو داؤد اس کے راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقْرَأُ اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُ اَلْوَلْقُ
اَلْكِذْبُ - اَخْرَجَہُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ وہ پڑہا کرتی تہین اِذْ تَلِقُوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ اور فرماتی ہین کہ وَلْق
کے معنے کذب کے ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ
ضُعْفٍ - اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑہ کر سنایا مِنْ
ضَعْفٍ تو آپنے فرمایا مِنْ ضُعْفٍ پڑہو ابو داود اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۶) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ
نَادَوْا يَامَالِكُ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ يَعْنِي بِلَا تَرْخِيْمٍ قَالَ سُفْيَانُ فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَامَالِ
مُرَخَّمًا اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ

یعلی بن امیہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر اس طرح پڑہتے سنا وَ
نَادَوْا يَامَالِكُ ابو داؤد نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپنے بلا ترخیم منادی پڑہا سفیان نے کہا
کہ عبد اللہ کی قرارت مین نَادَوْا يَامَالِ ہے ترخیم منادی کے ساتہہ بجز نسائی کے چارون اسکی راوی ہین

۱۷۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو
الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس طرح پڑھایا اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ

(۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فَرُوْحٌ وَّرَیْحَانٌ۔ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ الْاَوَّلَ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا کرتے تھے فَرُوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ان دونوں احادیث کے ابوداؤد اور ترمذی راوی ہیں اور ترمذی نے پہلی حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے

۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُذَّكِرٍ فَرَدَّهَا عَلَیَّ مُدَّكِرٍ بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

ترجمہ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھا هَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ تو آپ نے فرمایا کہ مُدَّكِرٍ پڑھو دال مہملہ کے ساتھ۔ بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۲۰) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ یَقْرَأُ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب پڑھا کرتے تھے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مالک اس کے راوی ہیں

۲۱۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَاَ عَلَیْهِ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَرَاَ فِیْهَا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْیَهُوْدِیَّةُ وَلَا النَّصْرَانِیَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِیَّةُ وَمَنْ یَّفْعَلْ خَیْرًا فَلَنْ یُّكْفَرَهٗ وَقَرَاَ عَلَیْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى اِلَیْهِ ثَانِیًا وَلَوْ اَنَّ لَهٗ ثَانِیًا لَابْتَغٰى اِلَیْهِ ثَالِثًا وَلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین تمھین قرآن پڑھکر سناؤن۔ تو آپنے ان کو سورہ لم یکن الذین کفروا پڑھ کر سنائی اور اسی سورہ مین آپنے ان کو یہ پڑھ کر سنایا[۱] اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ الْمُسْلِمَۃُ لَا الْیَھُوْدِیَّۃُ وَلَا النَّصْرَانِیَّۃُ وَلَا الْمَجُوْسِیَّۃُ وَمَنْ یَّعْمَلْ خَیْرًا فَلَنْ یُّکْفَرَہٗ اور آپ نے اسی مین یہ بھی ان کو پڑھ کر سنایا کہ[۲] لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَانِیًا وَلَوْ اَنَّ لَہٗ ثَانِیًا لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

---

[۱] خدا کے نزدیک برگزیدہ دین اسلام ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا وہ بیکار اور رائگان نہ ہوگا۔

[۲] اگر کسی شخص کے پاس ایک بڑا میدان مال سے بھرا ہوا ہو تو وہ دوسرا اسی قسم کا میدان چاہتا ہے۔ اور دو میدان ایسے مال سے بھرے ہوئے اس کے پاس ہون تو تیسرا ویسا ہی میدان چاہتا ہے بجز قبر کی مٹی کے اور کوئی چیز آدمی کے پیٹ کو نہین بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرے خدا اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے۔

كِتَابُ تَالِيفِ الْقُرْاٰنِ وَتَرْتِيبِهِ وَجَمْعِهٖ

کتاب

قرآن کے تالیف کرنے اور ترتیب دینے اور جمع کرنیکے بیانمین

۱عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ جَالِسٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ جَاءَنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّسْتَحِرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِيْ كُلِّ الْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ نَفْعَلُ مَا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ وَاجْمَعْهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفَنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ عَلَيَّ اَثْقَلَ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ فَقُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ خُزَيْمَةَ اَوْ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا عِنْدَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رض اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوْلُهٗ اِسْتَحَرَّ الْقَتْلُ اَيْ كَثُرَ وَاللِّخَافُ جَمْعُ لَخْفَةٍ وَهِيَ حِجَارَةٌ بِيْضٌ رِقَاقٌ

ترجمہ

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ یمامہ کے زمانہ مین مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا مینے جو آکر دیکھا تو عمر بن الخطاب بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے ہین تو ابو بکر نے فرمایا کہ عمرؓ میرے پاس آکر کہنے لگے کہ جنگ یمامہ مین قتل کا بازار ایسا گرم ہوا کہ بہت سے قرآن جاننے والے شہید ہو گئے اگر اسی طرح ہر ایک مقام مین قتل کا بازار گرم ہوا اور قرآن کے قاری لوگ کثرت سے

شہید ہوتے رہے تو قرآن کا بہت بڑا حصہ جاتا رہے گا میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کو
جمع کرنیکا حکم دیجیے تو میں نے کہا کہ میں ایسا فعل کیونکر کروں جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے نہیں کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم یہ بہت بہتر کام ہے اور اسی طرح وہ مجھ سے دیر تک
بحث اور تکرار کرتے رہے بالآخر خدا نے میری سینہ کو (اسکے لیئے) کھول دیا (یعنے یہ بات میری سمجھ
مین آگئی) جس طرح کہ خدا نے عمر کے سینہ کو اس کام کے لیئے کھول دیا تھا۔ پس ابوبکر نے مجھ سے فرمایا
کہ تم ایک جوان عقلمند ہوشیار آدمی ہو اور ہم لوگ تم پر کوئی اتہام بھی نہیں لگاتے۔ علاوہ اسکے
تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین وحی لکھا کرتے تھے پس اب تم قرآن کے درپے ہو اور کسی
طرح قرآن کو ایک جگہہ اکٹھا کر دو۔ زید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اگر وہ کسی پہاڑ کی ایک جگہہ سے دوسرے
مقام پر منتقل کرنے کی مجھے تکلیف دیتے تو وہ بہ نسبت اس حکم کے (جمع قرآن) مجھپر زیادہ دشوار نہ ہوتی
غرضکہ مین نے کہا کہ آپ دونوں صاحب کیوں ایسا فعل کر رہے ہین جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے نہیں کیا تو ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم یہ بہت ہی بہتر کام ہے اور اسی طرح وہ مجھ سے دیر
تک بحث و تکرار کرتے رہے بالآخر خدا نے میرے سینہ کو اس کام کے لیئے کھولدیا جس طرح کہ خدا
نے ابوبکر کے سینہ کو اس کام کے لیے کھولدیا تھا اس کے بعد مین قرآن کے جمع کرنے کے درپے ہوا
اور مین نے اس کو پرچون اور کھجور کے پتوں اور نرم پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا
شروع کیا حتے کہ مین نے سورہ توبہ کا آخری حصہ خزیمہ یا ابوخزیمہ انصاری کے پاس پایا ان کے
سوا کسی اور شخص کے پاس اس کو نہیں پایا۔ پھر یہ جمع کردہ قرآن حضرت ابوبکر کے پاس ان کی وفات
تک رہا پھر حضرت عمرؓ کے پاس ان کی وفات تک رہا پھر ام المومنین حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ بخاری
اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ
هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ
أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا وَنَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ بِهَا فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ
ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَنَسَخُوهَا

[1] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ مین انہین چیزون پر قرآن لکھا گیا تھا ۱۲

وَقَالَ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ أَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ وَأَمَرَ بِمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ زَيْدٌ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَهِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُورَتِهَا مِنَ الْمُصْحَفِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ التَّابُوهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ التَّابُوتُ فَرُفِعَ اخْتِلَافُهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَوْلُهُ تُحْرَقُ رُوِيَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْمُهْمَلَةِ وَالْإِحْرَاقُ إِذَا كَانَ لِلصِّيَانَةِ لَا لِلْإِهَانَةِ لَا بَأْسَ بِهِ

ترجمہ

زہری انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ حذیفہ حضرت (خلیفہ ثالث) عثمان کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے امیر المومنین آپ اس امت کے اس سے قبل خبر لیجیے کہ وہ کتاب الٰہی (قرآن مین) مین ایسا ہی اختلاف کرنے لگین جس طرح کہ یہود اور نصاری نے کتب الٰہی مین اختلاف کیا ہے اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ اپنے پاس کا مجموعہ قرآن بھیجدیجیے ہم اس کی نقل کرا کے پھر آپ کے پاس واپس بھیجدین تو انہون نے وہ مجموعہ بھیجدیا۔ حضرت عثمان رضؓ نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر سعید بن العاص عبداللہ بن حارث بن ہشام کو اس کے نقل کرنے کا حکم دیا اور آپ نے تینون قریش کو حکم دیا کہ جب تم مین اور زید بن ثابت مین قرآن سے متعلق کسی بات مین اختلاف ہو تو اسکو قریش کی زبان مین لکھو اسلیئے کہ انہین کی زبان مین قرآن نازل ہوا ہے چنانچہ ان سب نے ایسا ہی کیا اور کئی نسخہ نقل کرکے تیار کیئے تو حضرت عثمانؓ نے ایک ایک نسخہ ہر طرف بھیجدیا۔ اور اس کے علاوہ اور جتنے قرآن کے نسخے اور صحیفے وغیرہ تھے ان سب کے جلادینے کا حکم دیا۔ زید کہتے ہین کہ مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہ ملی جس کو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا تھا اس لئے مین نے

۱؎ تاکہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہوجائے ۱۲

ڈھونڈھنا شروع کیا بالآخر خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس وہ آیت مجھی ملی یہ خزیمہ وہ شخص ہین جن کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمنزلہ دو شخصون کے شہادت کے قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ پھر اس آیت کو ہم نے سورہ احزاب مین شریک کر کے سب نسخون مین لکھدیا۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ابن شہاب نے کہا کہ اسوقت انھون نے لفظ تابوت مین اختلاف کیا زید بن ثابت کہتے تھے کہ تابوۃ ہے اور ابن زبیر سعید بن العاص کہتے تھے تابوت ہے بالآخر یہ اختلاف حضرت عثمانؓ تک پہونچا تو انہون نے فرمایا کہ تابوت لکھو اسلیے کہ قرآن قریش کی زبان مین نازل ہوا ہے

(۲)۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهٗ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْمُفَصَّلُ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین چار اشخاص نے قرآن کو جمع کیا جو سب کے سب انصاری تھے۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ زید بن ثابت۔ ابو زید۔ انس سے کسی شخص نے پوچھا کہ ابو زید کون شخص ہین تو انہون نے کہا میرے ایک چچا تھے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ بخاری کی ایک روایت مین ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ مین نے محکم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین جمع کیا تھا کسی نے پوچھا کہ محکم سے کیا مراد ہے۔ تو انہون نے کہا مفصل مراد ہے

كِتَابُ التَّوْبَةِ

كتاب

توبہ کے بیان مین

(۱) عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَاَنَّهٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهٗ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰى اَنْفِهٖ فَقَالَ بِهٖ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَذَبَّهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهٗ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِيَمُوْتَ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهٗ عِنْدَهٗ عَلَيْهَا زَادُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔ اَلدَّوِيَّةُ الْقَفْرُ الَّتِيْ لَا نَبَاتَ فِيْهَا

ترجمہ

حارث بن سوید سے روایت ہی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم سے دو حدیثین بیان کین ایک[1] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسری اپنی طرف سے پس انہون نے بیان کیا کہ مسلمان اپنے گناہ کو اس طرح دیکھتا ہے کہ گویا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اور ڈرتا رہتا ہے کہ کہین وہ اسپر گر نہ پڑے اور غیر مسلمان اپنے گناہ کو ایسا خیال کرتا ہے جیسے ناک پر کوئی مکھی بیٹھی ہو جو یون ہاتھ کا اشارہ کرتے ہی اڑجاتی ہے پھر انہون[2] نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ

[1] یعنے عبداللہ بن مسعودؓ اور یہی حدیث ہی جو اپنی طرف سے انہون نے بیان کی [2] یعنے عبداللہ بن مسعودؓ نے اور یہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انہون نے بیان کی ۱۲

علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک خوفناک چٹیل میدان میں آپڑا ہو اور اُس کے پاس اُسکی سواری ہو جس پر اُس کے کھانے پینے کا توشہ رکھا ہو پس وہ شخص سر رکھتے ہی تھوڑی دیر کے لیے سو جائے اور اٹھتے ہی دیکھے کہ اس کی سواری کھو گئی ہے اور وہ اسے ڈھونڈنے لگے حتے کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے بھوک اور پیاس بہت سختی کے ساتھ اس پر غالب ہو جائے اور وہ کہنے لگے کہ اُسی جگہہ چلوں جہاں تھا وہیں جا کر سو جاؤں تاآنکہ مرجاؤں اور وہاں آکر اپنے بازو پر سر رکھکر اس ارادہ سے لیٹے کہ مرجائے پھر اٹھتے ہی دیکھے کہ اس کی سواری اسکے پاس کھڑی ہے اور اس پر اسکا سب توشہ بجنسہ موجود ہے تو یہ شخص جس طرح اس وقت اپنے سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوا خدا اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ پھر وہ شخص نہایت خوشی کی وجہ سے ایسے غلط الفاظ[1] کہنے لگے کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں

(۲) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ سَنَةً خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالَى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَابَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ ہم سے صفوان بن عسال مرادی نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کی عرض کی مسافت یا جسکے عرض کی مسافت میں چالیس یا ستر برس تک سوار پھر سکتا ہے۔ خدا نے اس دروازہ کو اسی دن پیدا کیا ہے جس دن زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا تھا اور یہ دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے اور اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک مغرب کی جانب سے آفتاب طلوع نہ ہوگا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور

[1] حالانکہ یہ کہنا چاہیے تھا کہ اے اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں لیکن غایت خوشی کی وجہ سے اسکی زبان لڑکھڑا گئی اور یہ غلط الفاظ نکلے

اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور مسلم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے قبل توبہ کرے گا خدا اسکی توبہ کو ضرور قبول فرمائے گا۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بندہ کی توبہ اسوقت تک قبول کرے گا جب تک اسکو غرغرہ[1] نہ لگا ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهٗ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْيَدُ هٰهُنَا كِنَايَةٌ عَنِ الْعَطَاءِ وَالْفَضْلِ۔۔

ترجمہ

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رات کو اپنا ہاتھ اس غرض سے کھول دیتا ہے کہ دن کے بری کام کرنے والے توبہ کریں۔ اور دن کو اس غرض سے ہاتھ کھول دیتا ہے کہ رات کے بری کام کرنے والے توبہ کریں اور یہ فعل خدا تعالی کا اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو۔ مسلم اس کے راوی ہیں۔ اور خدا تعالی کے ہاتھ سے اس کی عطا اور فضل مراد ہے

(۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا نَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ

[1] موت کو قریب جب سانس بگڑتا ہے تب اسکی آواز غیر معمولی ہو جاتی ہے اسی کو غرغرہ اور خرخرہ بھی کہتے ہیں۔

الرَّحْمَۃِ وَمَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ اِنَّہٗ جَاءَ تَائِبًا وَمُقْبِلًا بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَقَالَتْ مَلَائِکَۃُ الْعَذَابِ اِنَّہٗ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاَتَاھُمْ مَلَکٌ فِیْ صُوْرَۃِ اٰدَمِیٍّ فَجَعَلُوْہُ بَیْنَھُمْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَ الْاَرْضَیْنِ فَاِلٰی اَیَّتِھِمَا کَانَ اَدْنٰی فَھُوَ لَہٗ فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْہُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ بِشِبْرٍ فَقَبَضَتْہُ مَلَائِکَۃُ الرَّحْمَۃِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَجَعَلَ یَنُوْءُ بِصَدْرِہٖ نَحْوَ الْقَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ فَجُعِلَ مِنْ اَھْلِھَا وَفِیْ اُخْرٰی فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَقَالَ قِیْسُوْا بَیْنَھُمَا

ترجمہ

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے قبل جو لوگ تھے ان مین ایک آدمی تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کیے تھے پس اس نے یہ دریافت کیا کہ موجودہ اشخاص مین سب سے بڑا عالم کون شخص ہے تو لوگون نے ایک راہب[1] کو بتایا پس وہ شخص اسکے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ اس نے ابتک ننانوے خون کیے ہین اسکے لیئے کوئی توبہ ممکن ہے اس نے جواب دیا کہ نہین اس نے اسکو بھی مار ڈالا اور اس طرح اس نے سو خون پورے کر لیئے پھر دریافت کیا اب دنیا مین سب سے بڑا عالم کون ہے پھر لوگون نے ایک عالم کو بتایا یہ شخص اسکے پاس جاکر کہنے لگا کہ اس نے سو خون کیے ہین کیا اسکے لیے کوئی توبہ ہوسکتی ہے اس نے کہا کہ ہان ہو سکتی ہے ایسا کون شخص ہے جو تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان حائل ہوسکے۔ تم فلان ملک مین چلے جاؤ اس لیے کہ وہان ایسے لوگ رہتے ہین جو ہمیشہ خدا کی عبادت کیا کرتے ہین تم بھی انکے ساتھ خدا کی عبادت کیا کرو۔ اور پھر کبھی اپنے ملک مین واپس مت آنا اس لیے کہ یہ بری جگہہ ہے پس وہ شخص اسی ملک مین جانے لگا تا آنکہ وہ آدھا رستہ طے کر چکا تھا کہ دیکایک ملک الموت اس کے پاس آیا پھر اس کے باب مین رحمت اور عذاب کے فرشتون نے آپس مین تکرار شروع کی رحمت کے فرشتہ نے کہا کہ یہ شخص توبہ کرکے خالص دل سے خدا کی جانب متوجہ ہوا ہے۔ اور عذاب کے فرشتہ نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی کی ہی نہین ہے۔ پس ان کے پاس ایک فرشتہ

[1] راہب نصاریٰ کے پیر پادری کو کہتے ہین ۱۲

آدمی کی صورت مین آیا۔ انہون نے اس کو اس تصفیہ کی غرض سے سرپنچ مقرر کیا تو اس نے کہا کہ دونون مقام کے مابین خیال کرو لیس یہ شخص جس مقام سے قریب ہو وہین کا اس کو سمجھنا چاہیے تب انہون نے دونون مقام کو ناپا تو اس مقام کو جہان جانے کے ارادہ سے یہ نکلا تھا ایک بالشت دوسرے مقام سے قریب پایا۔ اس وجہ سے رحمت کے فرشتہ اس پر قابض ہو گئے شیخین اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ وہ رستہ ہی مین تھا کہ اس کو موت آگئی تو اس نے سینہ کے بل عمدہ مقام کی جانب چلنا شروع کیا۔ اسی لیے اسی مقام کا قرار دیا گیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ خدا نے برے مقام کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اچھے مقام کو حکم دیا کہ نزدیک ہو جاؤ اور کہا کہ دونون کے مابین پیمایش کرو

(۶) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر انسان گنہگار ہے اور اچھا گنہگار وہی ہے جو توبہ کرتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

كِتَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا وَفِيْهِ فَصْلَانِ

کتاب
تعبیر خواب کے بیان میں جس میں دو فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ ذِكْرِ الرُّؤْيَا وَاٰدَابِهَا

فصل اول
خواب کا تذکرہ اور اس کے آداب کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ يَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ بَعْضُهُمْ مَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَكْذِبُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلسِّتَّةِ اِلَّا النَّسَائِيَّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهٗ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ فَلَنْ يَّضُرَّهٗ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ وَمَالِكٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب[۱] ہو جائیگا تو اس وقت کسی مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور مسلمان کا خواب نبوت کی چھیالیس حصوں میں

[۱] یعنے قریب الختم ہو جائے گا اور قیامت قریب آجائے گی۔

سے ایک حصہ ہی بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں۔ اور بعض اصحاب سنن نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جو خواب نبوت کے اجزا سے ہوگا وہ جھوٹا نہ ہوگا۔ اور بجز نسائی کے جنہوں نے ایک روایت مین جو ابو قتادہ سے مروی ہے اس طرح روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اچھا خواب تو خدا کی طرف سی ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی تحریک سے ہوتا ہے پس جب کوئی شخص ایسا برا خواب دیکھے جس کی وجہ سے اس پر کوئی پریشانی پیدا ہو تو اس کو اپنی بائین جانب تھوک دینا چاہیئے اور خدا سے پناہ مانگنی چاہیئے اس کے بعد اس پر اس خواب کا کوئی برا اثر نہ پہونچیگا۔ اور بخاری کی ایک روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو خواب مین دیکھا تو گویا کہ اس نے یقیناً مجھی کو دیکھا ہے اس لیئے کہ شیطان میری صورت مین نہین آسکتا۔ اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابو رزین عقیلی سے مروی ہی اس طرح مذکور ہے کہ مسلمان کا خواب نبوت کی چالیس حصون مین سی ایک حصہ ہے اور خواب کو جب تک کسی سے بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ[1] کے پاؤن پر ہوتا ہے اور جب بیان کر دیا جائے تو اس کے پاؤن سے ساقط ہو جاتا ہے اور بخاری اور مالک کی ایک روایت مین ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس طرح کہ مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا مین سے ایک جزو ہے۔ اور ترمذی نے ابوسعید ہی سے اس طرح روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سچا خواب وہ ہوتا ہے جو صبح کے وقت دیکھا جائے

۲۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْقَ بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ مُتَّصِلًا وَمَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا وَزَادَ یَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بجز مبشرات[2] کے نبوت سے اور کوئی چیز باقی نہین رہے گی لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہی آپنے فرمایا کہ اچھے خواب۔ بخاری نے اس کو متصلا روایت کیا ہے اور مالک نے عطا سے مرسلاً

---

[1] یعنے اسکو یکسوی حاصل نہین ہوتی۔ تعبیر کے بعد حسب تعبیر یکسوی ہوجاتی ہے [2] بشارت دینے والی ۱۲

روایت کیا ہے اور اتنا زیادہ بیان کیا ہے جس کو کوئی مسلمان شخص دیکھے یا اس کو دکھلایا جائے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِيمَا جَاءَ مِنَ الرُّؤْيَا الْمُفَسَّرَةِ عَنْ رَسُولِ صلعم وَاَصْحَابِهٖ

ایسے خواب کے بیان میں جسکی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب نے تفسیر بیان فرمائی ہے

(ا) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ لِاَصْحَابِهٖ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهٗ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالُوْا مَا مِنَّا اَحَدٌ رَاٰى شَيْئًا فَقَالَ لٰكِنِّي اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي فَقَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ فَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ فَاِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ لِرَاْسِهٖ فَيَثْلَغُ رَاْسَهٗ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هٰهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَاْخُذُهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يَصِحَّ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِهِ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لِي انْطَلِقْ اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّسْتَلْقٍ لِّقَفَاهُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ فَاِذَا هُوَ يَاْتِي اَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهٖ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنَهٗ اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ فَيَفْعَلُ بِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْاَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ فَاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَّاَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَّاِذَا هُمْ يَاْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ اَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَاِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَاِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حِجَارَةٌ كَثِيْرَةٌ وَّاِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا سَبَحَ ثُمَّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ عِنْدَهُ الْحِجَارَةُ فَيَفْغَرُ فَاهُ فَيُلْقِمُهٗ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْهِ فَغَرَ لَهٗ فَاهُ فَاَلْقَمَهٗ حَجَرًا قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْاٰةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ فَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ يَّحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ

انطلق فانطلقنا واتينا على روضة معتمة فيها من كل نور الربيع واذا بين ظهري تلك
الروضة رجل طويل لا اكاد ارى راسه طولا في السماء واذا حوله من اكثر ولدان رايتهم
قلت ما هؤلاء قالا انطلق انطلق فانطلقنا فاتينا على دوحة عظيمة لم ار دوحة قط
اعظم منها ولا احسن فقالا لي ارق فيها فارتقينا فيها الى مدينة مبنية بلبن ذهب
وفضة فاتينا باب المدينة فاستفتحنا ففتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهم
كاحسن ما انت راء وشطر كاقبح ما انت راء فقالا لهم اذهبوا فقعوا في ذلك النهر
واذا نهر معترض كان ماءه المحض في البياض فذهبوا فوقعوا فيه ثم رجعوا وقد ذهب
ذلك السوء عنهم فصاروا في احسن صورة فقالا لي هذه جنة عدن وهذا منزلك فسما
بصري صعدا فاذا قصر مثل الربابة البيضاء فقلت ذراني فادخله قالا اما الان فلا
وانت داخله فقلت لهما فاني رايت منذ الليلة عجبا فما هذا الذي رايت قالا انا سنخبرك
اما الرجل الاول الذي رايته يثلغ راسه بالحجر فانه الرجل ياخذ القران فيرفضه
وينام عن الصلوة المكتوبة واما الرجل الذي يشرشر شدقه الى قفاه ومنخره الى قفاه
وعينه الى قفاه فانه الرجل يغدو من بيته فيكذب الكذبة تبلغ الافاق واما الرجال
والنساء العراة الذين هم في مثل بناء التنور فانهم الزناة والزواني واما الرجل
الذي يسبح في النهر ويلقم الحجارة فانه اكل الربو واما الرجل الكريه المراة الذي
عند النار يحشها ويسعى حولها فانه مالك خازن النار واما الرجل الطويل الذي
في الروضة فانه ابراهيم عليه الصلوة والسلام واما الولدان الذين حوله فكل مولود
مات على الفطرة فقال رجل يا رسول الله واولاد المشركين قال صلى الله عليه وسلم و
اولاد المشركين واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن وشطر منهم قبيح فانهم
قوم خلطوا عملا صالحا واخر سيئا تجاوز الله عنهم - اخرجه البخاري والترمذي
الضوضاة اصوات الناس وغلبتهم وحش النار اذا اوقدها والمعتمة طويلة النبات
والنور بفتح النون الزهر والدوحة الشجرة والمحض من كل شيء الخالص منه والمراد
به هنا اللبن الخالص والربابة السحابة

ترجمہ

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگون مین سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے پس جس نے خواب دیکھا وہ جتنا بیان کرسکتا ہو بیان کرتا تھا۔ ایک دن حسب معمول صبح کے وقت آپنے ہم لوگون سے دریافت کیا کہ تم لوگون مین سے کسینے کوئی خواب دیکھا ہے ہم سبنے عرض کیا کہ کسی نے کوئی خواب نہین دیکھا ہے تو آپنے فرمایا مینے تو یہ دیکھا ہے کہ دو شخص رات کو میرے پاس آئے اور انہون نے مجھے بیدار کیا اور مجھ سے کہنے لگے کہ چلو مین ان کے ساتھ چلا اسکے بعد ایک ایسے شخص پر ہمارا گزر ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص پتھر لیئے ہوئے اس پر کھڑا تھا پھر جب وہ شخص اس شخص کے سر پر (جو لیٹا ہوا تھا) پتھر مارتا ہے تو اسکا سر کچلکر چور ہو جاتا ہے اور پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے پھر یہ شخص پتھر لینے جاتا ہے اور اسکی واپسی تک اس شخص کا سر ایسا اچھا ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا اور وہ شخص اس کے ساتھ بار بار یہی فعل کرتا ہے جس طرح کہ اس نے اول مرتبہ کیا تھا مین نے ان دونو سے پوچھا کہ سبحان اللہ یہ کیا واقعہ ہے انہون نے مجھ سے کہا کہ ابھی چلے چلو پھر ہم سب وہان سے آگے بڑھے اور ایک شخص کے پاس پہونچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور ایک دوسرا شخص اسکے ساتھ ایک لوہے کی سنسی لیئے کھڑا ہے جب وہ اپنی سنسی اس کے منہ کے ایک جانب ڈالتا ہے تو اس کی ایک جانب کا جبڑہ چیرتی ہوئی پیچھے تک پہونچ جاتی ہے پھر وہ اس کے ناک کی ایک سوراخ کے ساتھ اور اسکی ایک آنکھہ کے ساتھہ یہی فعل کرتا ہے جس کی وجہ سے ناک اور آنکھہ کا ایک ایک حصہ پیچھے تک چر جاتا ہے پھر اس کے بعد دوسری جانب بھی یہی فعل کرتا ہے جس طرح اسنے پہلے ایک جانب کیا تھا اور جب تک ایک جانب کے چیر پھاڑ سے وہ فارغ ہوتا ہے دوسری جانب ایسی اچھی ہو جاتی ہے جس طرح کہ پہلے تندرستی کی حالت مین تھی اور اس کے ساتھہ بار بار وہ شخص یہی فعل کرتا ہے جس طرح کہ اول بار اس نے کیا تھا مینے کہا کہ سبحان اللہ یہ کیا ماجرا ہے۔ وہ دونو مجھ سے کہنے لگے کہ ابھی چلے چلو ہم وہان سے روانہ ہوئے اس کے بعد تنور کی مانند ایک شے پر ہمارا گزر ہوا جس مین مختلف قسم کی آوازین سُنائی دیتی تھین تو مین نے اسکو جھانک کر دیکھا تو اس مین مرد اور عورتین سب کے سب ننگے معلوم ہوئے جن کو نیچے سے آگ کی لپٹ پہونچ رہی ہے

جب ان کو آگ کی لپٹ پہونچتی ہے تو وہ چیختے اور چلاتے ہین مین نے کہا کہ یہ کون لوگ ہین تو وہ دونو مجہ سے کہنے لگے کہ ابہی چلے چلو۔ پہر وہان سے ہم چلے اور ایک خون کی مانند سرخ نہر پر ہمارا گذر ہوا تو اس نہر مین ایک شخص تیر رہا ہے اور اس نہر کے کنارہ پر ایک شخص ہے جس کے پاس بہت سے پتہر ہین پہر یہ تیرنے والا شخص تیرتا ہے اس شخص کے پاس آتا ہے جب یہ اس کے پاس آتا ہے تو یہ شخص اس کا مونہ کہولکر اس مین سب پتہر بہر دیتا ہے مین نے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے تو ان دونون شخصون نے کہا کہ ابہی چلے چلو۔ ہم سب وہان سے آگے بڑہے پہر ہمارا ایک ایسے کریہ منظر شخص پر گذر ہوا جس سے زیادہ کریہ منظر اور کوئی چیز تمنے نہ دیکہی ہوگی۔ اس شخص کے پاس آگ ہو جس کو وہ سلگا رہا ہے اور اس کے اطراف چکر لگا رہا ہے مین نے کہا کہ یہ کیا ہے ان دونون نے مجہ سے کہا کہ ابہی چلے چلو۔ ہم وہان سے چلے اس کے بعد ہمارا گذر ایک ایسے سبزہ زار مین ہوا جو غایت درجہ کی سبزی کی وجہ سے تاریک معلوم ہوتا تہا۔ اس سبزہ زار مین بہار کے موسم کی ہر ایک قسم کے شگوفہ موجود تہے اور اس سبزہ زار مین ایک ایسا طویل القامت شخص نظر پڑا جس کی بلندی آسمان تک کچہ اس طرح پہونچی تہی کہ اس کے سر تک نظر کا پہونچنا دشوار تہا۔ اور اس شخص کے گرد اگرد بہت سے ایسے لڑکے ہین جنکو مینے دیکہا ہے تو مین نے ان سے کہا کہ یہ کون لوگ ہین ان دونون نے مجہ سے کہا کہ ابہی چلے چلو ہم وہان سے روانہ ہوئے اس کے بعد ہمارا گذر ایک اتنے بڑے عظیم الشان درخت پر ہوا جس سے بڑا اور خوبصورت درخت مین نے کبہی نہین دیکہا تہا پہر ان دونو نے مجہ سے کہا کہ اچہا اس پر چڑہ جاؤ مین اس کے اوپر چڑہ گیا تو مین نے ایک شہر دیکہا جو سونے اور چاندی کی اینٹون سے بنایا گیا ہے پہر ہم شہر کے دروازہ پر پہونچے اور ہم نے دروازہ کہلوایا تو ہمارے لئے دروازہ کہول دیا گیا اور ہم شہر کے اندر داخل ہوئے پہر وہان ہمین ایسے لوگ ملے جن کا نصف تو ایسے خوبصورت تہا جن سے زیادہ خوبصورت تمنے نہ دیکہا ہوگا۔ اور نصف اسقدر بدصورت تہا جس سے زیادہ بدصورت تم نے نہ دیکہا ہوگا تو ان دونون نے ان لوگون سے کہا کہ جاؤ اس نہر مین جاکر غوطہ لگاؤ۔ اور وہان ایک عریض نہر بہ رہی تہی جس کا پانی خالص دودہ کیطرح نہایت ہی سفید تہا۔ وہ لوگ چلے گئے اور اس نہر مین غوطہ لگاکر واپس آئے اس کے بعد ان کی وہ بدصورتی جاتی رہی اور وہ نہایت ہی خوبصورت ہو گئے ان دونون نے کہا کہ یہ جنت عدن ہے

اور یہ تمہارا مقام ہے تب میری نظر اس کے اوپر تک ہونچ گئی تو مین نے دیکھا کہ ایک سفید بادل کیطرح قصر (محل) ہے تو مین نے ان سے کہا کہ تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مین اسکے اندر جاؤن تو ان دونو نے کہا کہ اب تو آپ نہین جا سکتے ہان آیندہ آپ ہی اس کے اندر جا ئینگے تو مین نے ان دونون سے کہا کہ مین شروع رات سے ایک ایک عجیب و غریب واقعات دیکھ رہا ہون بتلاو تو سہی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ تو ان دونون نے کہا کہ ہان ہم عنقریب تمکو بتلائے دیتے ہین وہ پہلا شخص جس کو تم نے دیکھا کہ اس کا سر تپھر سے کچلا جا رہا ہے وہ تو ایسا شخص ہے جسنے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا اور فرض نمازون سے غافل رہا اور وہ شخص جس کے جبڑے اور ناک اور آنکھ نیچے تک چیرے جاتے ہین تو وہ ایک ایسا آدمی ہے جو گھر سے نکلکر جھوٹ باتین تمام دنیا مین پھیلاتا تھا اور وہ ننگے مرد اور عورتین جن کو تم نے تنور کی جیسی ایک چیز مین دیکھا ہے وہ زناکار مرد اور عورتین ہین اور وہ شخص جو نہر مین تیرتا ہے اور جس کو پتھر کا لقمہ بنا کر کھلایا جاتا ہے وہ سود خوار شخص ہے اور وہ شخص کریہ منظر جو آگ کے پاس ہے اور آگ پھونک رہا ہے اور اس کے گرد چکر لگا رہا ہے وہ دوزخ کا افسر ہے اور وہ طویل القامت شخص جو سبزہ زار مین ہے وہ ابراہیم علیہ السلام ہین اور یہ چھوٹے چھوٹے لڑکے جو ان کے اطراف مین ہین وہ ایسے بچے ہین رجو بچپن مین) فطرت (اسلامیہ) پر مر گئے ہین تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ اور مشرکین کی اولاد (کہان ہین) تو آپ نے فرمایا کہ مشرکین کی اولاد بھی اسی مین ہین۔ اور وہ قوم جن کا نصف خوبصورت اور نصف بدصورت ہے یہ وہ لوگ ہین جنہون نے اچھے اور برے دونون طرح کے عمل کیے ہین خدا ایسے لوگون سے درگزر فرمائے گا۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین [۱]

(۲) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُوْتِیْتُ خَزَائِنُ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَھَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْیَمَامَۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

---

[۱] مولف نے اس حدیث سے متعلق ترمذی کی روایت بھی بیان کی ہے لیکن موجودہ ترمذی مین یہ حدیث نہین ہے۔ واللہ اعلم

ترجمہ

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب کے آخر میں آئے ہیں لیکن سب سے سبقت لیجائینگے اور ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ زمین کے سب خزانے مجھے دیئے گئے اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنائے گئے جو مجھے بھاری معلوم ہوئے اور جنہوں نے مجھے متفکر اور غمگین کر دیا تب خدا نے مجھے یہ حکم دیا کہ ان کو پھونک دے پس میں نے انہیں پھونک دیا جسکے بعد وہ دونوں اڑ گئے تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ان سے وہ دونوں کذاب مراد ہیں جن کے بیچ میں ہیں ہوں جن میں ایک تو صنعا کا رہنے والا ہے اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَّکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھَلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوْ ھَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ وَرَاَیْتُ فِیْ رُؤْیَایَ ھٰذِہٖ اَنِّیْ ھَزَزْتُ سَیْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُہٗ فَاِذَا ھُوَ مَا اُصِیْبَ بِہِ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ ھَزَزْتُہٗ اُخْرٰی فَعَادَ اَحْسَنَ مِمَّا کَانَ فَاِذَا ھُوَ مَا جَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَاَیْتُ فِیْھَا اَیْضًا بَقَرًا وَاللّٰہُ خَیْرٌ فَاِذَا ھُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَیْرُ مَا جَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ مِنَ الْخَیْرِ بَعْدُ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِیْ اٰتَانَا اللّٰہُ بَعْدَ یَوْمِ بَدْرٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالْوَھْلُ بِالتَّحْرِیْکِ اَلْوَھْمُ

ترجمہ

ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میں نے خیال کیا کہ شاید اس سے یمامہ یا ہجر مراد ہو لیکن وہ مدینہ نکلا جس کو یثرب بھی کہتے ہیں اور میں نے اپنے اسی خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر یہ نکلی کہ جنگ احد میں بہت سے مسلمان شہید ہوئے اس کے بعد پھر میں نے دوبارہ اپنی تلوار ہلائی تو ویسی ہی ثابت ہو گئی جیسے پہلے تھی بلکہ پہلے سے بھی اچھی ہو گئی تو اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہو گئی اور میں نے اسی خواب میں یہ بھی دیکھا کہ گائیں (ذبح کی جاتی)

ہین اور کوئی شخص یہ جملہ کہہ رہا ہے واللہ خیر (اللہ تعالی بہتر ہے) اس سے وہ لوگ مراد ہین جو مسلمان جنگ احد مین کام آئے اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اس کے بعد جنگ بدر مین ہم کو نصیب ہوئی اور اس کے بعد جنگ بدر مین جو خدا نے ہمکو ہماری راست بازی کا ثواب عنایت فرمایا شیخین اس کے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّيْ فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَاُتِيْتُ بِرُطَبٍ مِّنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُهُ اَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَمَالِكٌ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مین نے ایک رات کو ایک ایسی حالت مین دیکھا جس طرح کہ کوئی سویا ہوا آدمی دیکھتا ہے (یعنی مین نے خواب دیکھا) جیسے کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین اور ہمکو اس قسم کے ترکھجور دیے گئے جس کو ابن طاب کہتے ہین۔ تو مین نے اس کی یہ تعبیر کی کہ دنیا مین ہم بلند مرتبہ ہون گے اور ہماری عاقبت بخیر ہوگی۔ اور ہمارا دین بہت اچھا ہے مسلم۔ ابوداؤد مالک اس کے راوی ہین

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَاَوَّلْتُ اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلَيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے (خواب مین) دیکھا کہ ایک سیاہ فام عورت جس کے سر کے بال نہایت پریشان تھے مدینہ سے نکلکر مہیعہ مین پہونچ گئی جس کو جحفہ کہتے ہین تو مین نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ کی وبا وہان منتقل ہوگئی۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَيْهِ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ

أَخَذَانِي فَأَتَيَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَإِذَا
فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ثَلٰثًا فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ
لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ
عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ
إِلَّا قَلِيلًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي كَفِّي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ
لَا أُرِيدُ بِهَا مَكَانًا فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا عَلَى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ۔ السَّرَقَةُ بِتَحْرِيكِ الرَّاءِ
قِطْعَةٌ مِنْ جَيِّدِ الْحَرِيرِ

ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عنایات مین جو شخص کوئی خواب دیکھتا تھا وہ ضرور آپ سے آکر بیان کرتا تھا اور مین ایک نوجوان مجرد لڑکا تھا مسجد مین سویا کرتا تھا تو مین نے خواب مین دیکھا کہ جیسے دو فرشتون نے مجھے پکڑ لیا ہے اور مجھے دوزخ کی طرف لے گئے ہین۔ دیکھا تو وہ پیچ در پیچ کنوے کیطرح گہرا ہوا ہے اور اس پر دو لکڑیان رکھی ہین جس طرح کنوی پر رکھی رہتی ہین اس مین کچھ لوگ ایسے ہین جن کو مین نے پہچان لیا تب مین یہ کہنے لگا کہ مین دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون تین دفعہ مین نے اس طرح کہا اس کے بعد ایک اور دوسرا فرشتہ آکر ان دونون مین مل گیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم کچھ خوف مت کرو تو مین نے یہ خواب حفصہؓ سے بیان کیا انھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر دیا آپ نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو نماز (تہجد) پڑھا کرے۔ سالم کہتے ہین کہ اس کے بعد عبداللہ رات کو بہت ہی کم سوتے تھے۔ شیخین اس کے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ایک حریر کا ٹکڑا ہے اور جنت کے جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہان پہونچا دیتا ہے تب مین نے اپنا یہ خواب (اپنی بہن) ام المومنین حفصہؓ سے بیان کیا انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے

۷۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ

رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّوُزِنَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْبَكْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَاَيْنَا الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پوچھا کہ کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو ایک شخص نے کہا کہ میں نے یہ (خواب) دیکھا ہے کہ جیسے ایک ترازو آسمان سے اتری ہے جس میں آپ اور ابوبکر تولے گئے۔ اور آپ کا وزن زیادہ نکلا۔ پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تو ابوبکر کا وزن زیادہ ہوا پھر عمرؓ اور عثمانؓ تولے گئے تو عمرؓ کا وزن زیادہ نکلا اس کے بعد وہ ترازو اٹھا لی گئی۔ اس کے (سننے کے) بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ہم نے ناراضگی کے آثار پائے۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ كَاَنَّ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ وَاَرٰى نَاسًا يَتَكَفَّفُوْنَ مِنْهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَآءِ وَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَتَدَعَنِّيْ فَاَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِيْ تَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ تَنْطِفُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَيَعْلُوْا بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَاَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ اَلظُّلَّةُ شِبْهُ السَّحَابَةِ وَالسَّبَبُ الْحَبْلُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگا کہ (یا رسول اللہ) رات کو مین نے یہ (خواب) دیکھا کہ جیسے ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور مین نے دیکھا کہ لوگ اس کے نیچے اپنی ہتھیلیان پہیلائے ہوئے ہین اور اپنی ہاتھون سے اس مین سے لے رہے ہین کوئی زیادہ لیتا ہے کوی کم لیتا ہے اور آسمان سے زمین تک ایک رسی لٹکی ہوئی ہے مین نے آپ کو دیکھا کہ آپ اس رسی کو پکڑ کر اوپر چڑہ گئے پہر آپکے بعد ایک اور شخص نے اس کو تہاما اور اوپر چڑہ گیا اس کے بعد ایک اور شخص نے اسکو تہاما اور اوپر چڑہ گیا اسکے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا تو وہ رسی لوٹ گئی اور پہر جڑ گئی اور یہ شخص بہی اوپر چڑہ گیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون مجھے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا کہ اچہا بیان کرو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اس طرح) بیان کرنا شروع کیا کہ ابر کے ٹکڑے سے تو اسلام مراد ہے۔ اور گہی اور شہد جو اس مین سے ٹپکتا ہے اس سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور وہ لوگ جو اس کے تلے ہاتھ پسارے ہوئے ہین کسی نے بہت لیا اور کسی نے تہوڑا لیا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ کسی کو تہوڑا قرآن یاد ہے اور کسی کو بہت یاد ہے اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اس سے وہ دین حق مراد ہی جس پر آپ قائم ہین آپ اسی کو پکڑے رہین گے اور خدا آپ کو اٹہا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تہامیگا اور وہ بہی اوپر چڑہ جائے گا پہر اسکے بعد ایک اور شخص تہامیگا وہ بہی اوپر چڑہ جائیگا اس کے بعد پہر ایک اور شخص اس کو تہامیگا پہر وہ ٹوٹ جائے گی پہر جڑ جائیگی اور وہ اوپر چڑہ جائیگا۔ اب فرمائیے یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہون کیا مین نے ٹہیک تعبیر بیان کی یا غلط بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ کچہ تو تم نے ٹہیک بیان کیا اور کچہ غلط بیان کیا ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ فرما دیجیے کہ مین نے کیا غلطی کی ہے تو آپ نے فرمایا کہ قسم مت کہاؤ بخاری مسلم ترمذی نسائی کے پانچون اس کے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ ثَلٰثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِيْ حُجْرَتِيْ فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَسَكَتَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے یہ (خواب) دیکھا کہ تین چاند میرے حجرہ مین گر گئے مین
تو مین نے اپنا یہ خواب ابو بکرؓ سے بیان کیا تو وہ چپ ہو رہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کا انتقال ہوا اور آپ میری کوٹھری مین دفن کیے گئے تو ابو بکرؓ نے فرمایا کہ یہ منجملہ تین چاند کے
کے) تمہارے ایک چاند ہین اور یہ سب مین بہتر ہین۔ مالک اس کے راوی ہین

(۱۰)۔ **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ
ابْنِ نَوْفَلٍ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ إِنَّهُ قَدْ صَدَّقَكَ وَإِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُ بَيَاضٍ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ
لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل سے متعلق
کسی نے پوچھا تو خدیجہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انہون نے تو آپ کی تصدیق کی اور قبل
اس کے کہ آپ اپنی نبوت کو ظاہر فرمائین وہ مر چکے تھے تو آپنے فرمایا کہ وہ مجھ کو خواب مین ایسی
حالت مین دکھلایا گیا کہ اسپر سفید کپڑے تھے اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس پر اس کے سوا کوئی
اور لباس ہوتا۔ ترمذی اس کے راوی ہین

(۱۱)۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي حَلَمْتُ أَنَّ رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتْبَعُهُ فَزَجَرَهُ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ
بِكَ فِي الْمَنَامِ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ
مین نے . . . . خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اسکے پیچھے چلا رہا ہون۔ تو آپ نے اس کو
جھڑک دیا اور فرمایا کہ یہ تو شیطان تیرے ساتھ نیند مین کھیلتا ہے ایسا خواب مت بیان کیا کر (مسلم

۱؎ اسکے بعد حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی وہین دفن ہوے اس طرح تین چاندون کی تکمیل ہو گئی ۲؎ کہ وہ جنتی ہین یا دوزخی

اس کے راوی ہین

(۱۲) وعن ام العلاء الانصاریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما قدم المہاجرون طار لنا عثمان ابن مظعون فی السکنی فاشتکی فمرضناہ حتی توفی قالت فرأیت لعثمان فی المنام عینا تجری فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلک عملہ یجری لہ۔ اخرجہ البخاری

ترجمہ

ام علاء انصاریہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین لوگ آئے تو عثمان بن مظعون کی سکونت ہمارے حصہ مین آئی[1] اس کے بعد وہ بیمار پڑے اور ہم نے ان کی تیمارداری کی بالآخر ان کا انتقال ہوگیا تو مین نے عثمان کو خواب مین دیکھا کہ ان کے لئے[2] چشمہ جاری ہے تو مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ اس سے مراد اس کے عمل ہین جو جاری ہین۔ بخاری اس کے راوی ہین

کتاب التفلیس

کتاب

افلاس کے بیان مین

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک مالہ بعینہ عند رجل افلس فہو احق بہ من غیرہ اخرجہ الستۃ واللفظ للشیخین و زاد مالک وابو داود وان مات الذی ابتاعہ فصاحب المتاع فیہ اسوۃ الغرماء وزاد ابو داود فقط وان کان قضی من ثمنہا شیئا فہو اسوۃ الغرماء

ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بعینہ اپنا مال کسی ایسے شخص سے پائے جو مفلس ہوگیا ہو تو وہی شخص اس مال کا بہ نسبت اور لوگون کے زیادہ مستحق ہے چہیون اس کے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور مالک اور ابوداود نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ اگر خریدار مرجائے تو مال والا اور دوسرے قرضخواہون کے برابر ہوگا صرف ابوداود نے اتنا

[1] ہر ایک مہاجر ہر ایک انصار کی حصہ مین پڑا اور یہ میرے حصہ مین پڑے تاکہ میرے گھر مین رہا کرین [2] یعنے اسکا کوئی مرجع حق نہ ہوگا ۱۲

زیادہ بیان کیا ہے کہ اگر خریدار نے کچھ قیمت اس کی ادا بھی کردی ہو جب بھی مال والے کا اور دوسرے قرضخواہوں کا حق مساوی ہوگا۔

۲۔ وعن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اصیب رجل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمار ابتاعھا فکثر دینہ فافلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک وفاء دینہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم لہ لیس لکم الا ذلک۔ اخرجہ الخمسۃ الا البخاری

ترجمہ

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک شخص نے چند درخت میوہ کے خرید کیے پھر اس کے میوہ پر آفت آگئی جس کے سبب سے اس پر بہت سا قرضہ ہو گیا۔ اور وہ مفلس ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو صدقہ دو۔ تب لوگوں نے اس کو خیرات دینی شروع کی لیکن خیرات کی مقدار اس کے قرضہ کے ادا کے لیے کافی نہ تھی تو آپ نے اس کے قرضخواہوں سے فرمایا کہ جو اس کے پاس تمکو ملے وہ لے لو اس سے زیادہ تم کو اور کچھ نہیں مل سکتا۔ بجز بخاری کے پانچوں اس کے راوی ہیں

کتاب تمنی الموت

کتاب

موت کی آرزو کرنے کے بیان میں

۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابہ فان کان لا بد فاعلا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی اخرجہ الخمسۃ وفی روایۃ النسائی عن قیس بن ابی حازم قال دخلت علی خباب وقد اکتوی فی بطنہ سبعا وقال لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ

ترجمہ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے جو اسکو پہونچی ہو ہرگز موت کی آرزو نہ کرے اور اگر کسی وجہ سے ایسا کرنا ہی چاہتا ہے تو اس کو ایسی دعا کرنی چاہیے کہ اے خدا مجھکو اس وقت تک زندہ رکھہ جب تک میری زندگی میرے لیئے مفید ہو* پانچوں اس کے راوی ہیں۔ نسائی کی روایت میں جو قیس بن ابو حازم سے مروی ہے اس طرح مذکور ہے کہ میں خباب کے پاس گیا تو ان کے پیٹ میں سات داغ دیے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے کاش اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو موت مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں بالضرور موت ہی مانگتا

* اور مجھکو موت دے اگر موت میرے لئے مفید ہو

حَرْفُ الثَّاءِ وَفِيهِ كِتَابٌ وَاحِدٌ

جس میں صرف ایک ہی کتاب ہے

كِتَابُ الثَّنَاءِ وَالشُّكْرِ

ثنا اور شکر کے بیان میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھہ کوئی احسان کیا جاوے اور وہ شخص اپنے محسن کو یہ دعا دے کہ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا یعنے خدا تمہیں اچھا بدلہ عطا کرے تو گویا کہ اس شخص نے اس کی تعریف کا کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَلْيَجْزِ بِهِ إِنْ وَجَدَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ فَإِنَّهُ مَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ وَفِي أُخْرَى لِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى

ترجمہ

جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھہ کوئی احسان کیا جائے تو اگر اسکو مقدرت ہو تو اپنے محسن کا بدلہ ادا کردے اور اگر ادائے معاوضہ کی مقدرت نہ ہو تو اس کی تعریف ہی کردے اسلئے کہ جس نے اپنے محسن کی تعریف کی تو گویا کہ اس نے اسکا شکریہ ادا کردیا اور جس نے محسن کے احسان کو پوشیدہ رکہا تو اس نے محسن کی ناشکری کی ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی روایت مین مذکور ہے کہ جس شخص نے اپنی ایسی وضع بنائی جو بات اسکو نہین دی گئی ہے[1] تو گویا کہ وہ فریب کے دو کپڑے پہننے والون مین سے ہے اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابوسعید سے مروی ہے مذکور ہے کہ جو شخص لوگون کا شکریہ نہ ادا کریگا ایسا شخص خدا کا بہی شکریہ نہ ادا کریگا

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ وَلَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاَةِ لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ قَالَ لَا مَا دَعَوْتُمْ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ

انس سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم نے تو کوئی ایسی قوم نہین دیکہی جس نے بہت مال سے زیادہ احسان کیے ہون اور تہوڑے مال سے زیادہ مدد کی ہو اور وہ کسی طرح اس قوم سے زیادہ بہتر ہون[2] جنکے پاس ہم لوگ آکر اترے ہین ان لوگون نے ہر طرح سے ہماری خاطرداری اور دلداری کی اور ہماری رنج و مصیبت مین شریک رہے ہمکو یہ خوف لگا ہوا ہے کہ کہین ہمارا سارا ثواب یہی لوگ نہ لیجائین تو آپنے فرمایا کہ ایسا نہین ہوگا تمنے خدا سے ان کے لیے دعا کی اور انکے شکر گزار ہوئے[3]۔ ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

---

[1] مثلا عالم نہ ہو اور علما کی وضع اس غرض سے بنائے کہ لوگ اسکی خاطرداری کرین اسیطرح حاجیون کی وضع بنائی

[2] یعنے انصار سے بڑہکر کوئی قوم نہین ہوسکتی

[3] یعنے اگر تم ان کے لیے نہ خدا سے دعا کرتے نہ انکا شکریہ ادا کرتے تو سب وقت سارا ثواب انہین کو مل جاتا

فہرست مضامین تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد اول

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ القدیم والجدید لہ کتاب یعنی تلخیص الصحاح کا پہلا ربع

زیور طبع سے آراستہ ہوکر نور دیدہ مشتاقین ہوا اور ربع ثانی ہی چھپنا شروع ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اُس کو قبول فرماوے اور ربع ثانی وثالث ورابع کے تمام کرنے کی توفیق عطا کرے وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللہِ نیز شائقین کو جس قسم کی کتابین دین کی مطلوب ہوں اس کارخانہ سے طلب فرما کر مطبع کو ممنون منت کرین انشاء اللہ تعالیٰ بارعایت کتابین روانہ کی جاوین گی اور تعمیل فرمایش مین بالراس والعین کوشش ہوگی فقط والسلام مع الاکرام

الملتمس

شیخ عبد الحی۔ ومحی الدین۔ مالکان مطبع

صدیقی لاہور

محلہ سادہوان

مختصر فہرست کارخانہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول سورہ بقرہ	عہ
،، دوسری جلد سورۂ آل عمران و نساء	عہ
،، تیسری جلد سورۂ مائدہ وانعام۔	عہ
،، چوتھی سورہ اعراف وانفال وتوب	عہ
،، پانچوین سورہ یونس وہود ویوسف	عہ
،، چھٹی سورۂ رعد سے نحل تک	عہ
،، ساتوین سورۂ بنی اسرائیل و مریم	عہ
،، آٹھوین سورہ طٰہٰ وانبیاء وحج۔	عہ
،، نوین جلد سورہ مومنون سی فرقان تک	عہ
،، دسوین سورۂ شعراء سے عنکبوت تک	عہ
،، گیارہوین	عہ
،، اخیر پارہ تبارک وعم	عہ
تلخیص الصحاح مترجم اردو جلد اول	عا
،، جلد دوم زیر طبع	
،، جلد سوم	
،، جلد چہارم	
تفسیر عزیزی پارہ عم	۱۴ر
تفسیر موضح القرآن ہفت منزل کامل	ے
تذکیر الکل	۱۰ر
اقتباس الانوار من کلام الغفار	عہ
سبیکۃ الذہب الابریز فی ذکر مقاصد الکتاب المجید	۸ر
کتب حدیث با ترجمہ اردو	
سنن ابو داؤد مترجم اردو	ے
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری ۲۸	
تیسیر شروح فتح الباری وقسطلانی ونیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	عا
،، پارہ دوئم	عہ
،، پارہ سوئم دو جلدون مین	عہ
،، پارہ چہارم	عا
،، پارہ پنجم	عہ
صحیح مسلم مترجم اردو کامل	ے
جامع ترمذی مترجم اردو دہلی	ے
جامع ترمذی مترجم اردو نولکشور	عہ
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک	عا

نام کتاب	قیمت
موطا امام محمد	۱۰ر
رفع العجاجہ ترجمہ اردو سنن ابن ماجہ جلد اول	عا
،، جلد ثانی	عہ
،، جلد ثالث مکمل یعنے جلد اخیر	۱۰ر
سنن نسائی مترجم	ے
مشکوۃ شریف مترجم ربع اول محشی بحواشی مفیدہ ترجمہ بین السطور	عا
،، ربع ثانی	عا
،، ربع ثالث	عا
،، ربع رابع	عا
ریاض الصالحین مترجم اردو	عا
مصفی شرح مسوی شرحین موطا امام مالک	ے
بلوغ المرام مترجم	عہ
آیات الله الکاملہ ترجمہ اردو حجۃ الله البالغہ	عا
مناہج النبوۃ ترجمہ اردو مدارج النبوۃ	عا
مظاہر حق ہر چہار جلد یہ کتاب نہایت خوش خط چھپی ہے۔ کانپوری	۵
مظاہر حق ایضاً مطبع نولکشور	۵
ظفر الجلیل شرح حصن حصین	۱۴ر
حصن حصین مترجم اردو	۸ر
رسالہ قرءت خلف الامام	۲ر
رسالہ رفع الیدین فی الصلوۃ	۱ر
فقہ محمدیہ حصہ اول	۵ر
،، حصہ دوم	۴ر
،، حصہ سوم	۵ر
،، حصہ چہارم	۲ر
،، حصہ پنجم	۶ر
،، حصہ ششم	۲ر
فتح المغیث بفقہ الحدیث	۲ر
نجات المومنین مترجم اردو	۰ر
سعادۃ الدارین فی حقوق الوالدین	۱ر
ہدیۃ المہدیہ مترجم اردو	۲ر
منبہات مترجم	۳ر
نصیحت نامہ عامہ	
البلاغ المبین حصہ اول	عا

نام کتاب	قیمت
البلاغ المبین حصہ دوم	عا
کتب توحید باری تعالیٰ	
الدر النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید	۲ر
امداد التوحید	۰ر
برہان کلام موسیٰ	ار
مجموعۃ الا قاویل	۲ر
تجرید التوحید	۱ر
دیوان گلشن ہدایت	۶ر
کتاب التوحید	۵ر
کتب متفرق حدیث وفقہ	
غنیۃ الطالبین مترجم اردو بحاشیہ	۸ر
فتوح الغیب اردو مترجم طبع بار دوم	
مشکوۃ الانوار	۸ر
مشارق الانوار شرح تحفۃ الاخبار	عہ
سفر السعادت اردو	۷ر
دو داد ضاد پڑہنے والون کا مناظرہ	۔ر
الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء	۱ر
مجموعۂ خطب مترجم	۲ر
نور الاسلام ترجمہ حقیقت الاسلام	۲ر
مفاتیح لاسرار التراویح	۴ر
العقیدۃ الواسطیہ مترجم اردو وفارسی	۱ر
عقیدہ صابونیہ	۲ر
تنبیہ الغافلین	
رفیق السالکین	ار
تعلیم عزیزی	ار
رسالہ کسب الانبیاء	۔ر
کتب رد شرک وبدعت	
تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ورسالہ	
تہذیب الایمان ترجمہ اغاثۃ اللہفان	عہ
تقویۃ الایمان اسکے حاشیہ پر راہ سنت	
اور طارق الاشرار مین دہلی	۱۰ر
منجی المومنین	۷ر
نصیحت المسلمین	ار
ایضاح الحق	۵ر
بیان نبوت محمدی وشان رسالت احمدی	۸ر